میزان الاعتدال اردو

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابوسعید مدظلہ

جلد چہارم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فون: 042-37224228-37355743

میزان الاعتدال (اردو)

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابو سعید مدظلہ

جلد چہارم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب:

میزان الاعتدال اردو (جلد چہارم)

مؤلفہ:

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

ناشر:

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع:

خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار، لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

فہرست مضامین

﴿حرف العین﴾

(عاصم)

۴۰۴۹- عاصم بن بہدلہ

اس کا ذکر عنقریب آگے آئے گا۔

۴۰۵۰- عاصم بن رجاء (د، ت، ق) بن حیوہ کندی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اور وہب کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کمتر درجہ کا صالح شخص ہے' یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: قتیبہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۴۰۵۱- (صح) عاصم بن سلیمان (ع) احول بصری

یہ ''حافظ الحدیث'' اور ''ثقہ'' ہے' اس کے اکابر مشائخ میں عبداللہ بن سرجس شامل ہیں' علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ مدائن کے قاضی کے عہدے پر فائز تھا اور کوفہ کے خزانے کا نگران رہا۔ اور کوفہ کا حساب داں فرمانروا رہا۔ سفیان کہتے ہیں: لوگوں میں سے حفاظ چار لوگ ہیں' انہوں نے ان حفاظ میں' عاصم بن سلیمان کا بھی ذکر کیا ہے۔ میمونی نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے اور حافظانِ حدیث میں سے ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ابن قطان ان کے حوالے سے احادیث روایت نہیں کرتے تھے وہ انہیں ضعیف قرار دیتے تھے' اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہیں۔

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ انگوٹھی میں کوئی ایسا نگینہ لگایا جائے جو اس (انگوٹھی) کے علاوہ ہو''۔

حماد کہتے ہیں: میں نے حمید سے دریافت کیا: عاصم نے آپ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' تو وہ اس روایت سے واقف نہیں تھے۔ یحییٰ قطان کہتے ہیں: یہ حافظِ حدیث نہیں تھے۔

عبدالرحمٰن بن مبارک نے ابن علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر وہ شخص جس کا نام عاصم ہے' اس کے حافظے میں کچھ خرابی پائی جاتی ہے' ابو احمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ شخص حافظِ حدیث نہیں ہے اور اس کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے ابن ادریس نے اس سے روایات نوٹ نہیں کی ہیں' ویسے اس کے اخلاق میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

۴۰۵۲-عاصم بن سلیمان، ابوشعیب تمیمی کوزی بصری

کوز ایک قبیلہ ہے اس نے ہشام بن عروہ اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ابن عدی کہتے ہیں: اس کا شمار ان میں کیا جاتا ہے جو احادیث ایجاد کیا کرتے تھے فلاس کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کیا کرتا تھا میں نے اس جیسا کوئی شخص کبھی نہیں دیکھا میں نے اسے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "مرفوع" روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

شرب الماء علی الریق یعقد الشحم، فقال له رجل: الرجل یبزق فی الدواة ثم یکتب منها

"پانی میں تھوک ڈال کر پھر اسے پینا چربی کو گرہ لگاتا ہے ایک شخص نے اس سے کہا کیا کوئی شخص اپنی دوات میں تھوک پھینکے گا پھر اس میں سے لکھے گا"

تو اس نے بتایا: سعید نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ پہلے دوات میں تھوک پھینکتے تھے پھر لکھا کرتے تھے تو کسی نے اس سے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تو نابینا تھے تو اس نے کہا: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

عبیداللہ نے نافع کے حوالے سے حضرات عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اسے ناپسندیدہ قرار دیتے تھے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ راوی "متروک" ہے امام دارقطنی کہتے ہیں یہ راوی "کذاب" ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت کو صرف حیرانگی کے اظہار کے لیے نوٹ کیا جاسکتا ہے۔ اسی راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے۔

من علق فی مسجد قندیلا صلی علیه سبعون الف ملك، ومن بسط فیه حصیرا فله من الاجر کذا وکذا

"جو شخص مسجد میں کوئی قندیل لٹکاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور جو شخص مسجد میں چٹائی بچھاتا ہے تو اسے اتنا اتنا اجر ملتا ہے"۔

ہمیں اس بات کا علم ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے کیونکہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں مسجد میں قندیل نہیں جلائی جاتی تھی اور نہ ہی اس میں چٹائی بچھائی جاتی تھی اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ بات کہی ہوتی تو وہ اس فضیلت کو حاصل کرنے کی طرف لپکتے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں:

کان للنبی صلی الله علیه وسلم کمة لاطیة یلبسها

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آستین چھوٹی ٹوپی تھی جسے آپ پہنتے تھے"

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی الجمرۃ یوم النحر، وظھرہ مما یلی مکۃ

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن جمرہ کی رمی کی اُس وقت آپ کی پشت مکہ کی طرف تھی''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

اعط السائل وان اتاك علی فرس

''تم مانگنے والے کو کچھ دو' اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر تمہارے پاس آئے''

امام ابوحاتم اور نسائی کہتے ہیں کہ یہ ''متروک'' ہے' اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

ومقام کریم - قال: المنابر ''اور معزز مقام'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے مراد منبر ہیں۔

عاصم بن سلیمان کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک روایت یہ بھی ہے' جو اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کی ہے۔

علی الاعراف رجال - قال: تل علی الصراط علیہ العباس، وحمزۃ، وعلی، یعرفون محبیھم ببیاض الوجوہ ومبغضیھم بسواد الوجوہ

''اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بتایا ہے: یہ پل صراط پر ایک ٹیلا ہوگا' جس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوں گے' یہ لوگ اپنے محبت کرنے والوں کو ان کے چہروں کے نور کی وجہ سے پہچان لیں گے اور اپنے سے نفرت کرنے والوں کو چہروں کی سیاہی سے پہچان لیں گے''

۴۰۵۳- عاصم بن سوید (س) بن یزید بن جاریہ انصاری

یہ قباء کے رہنے والے ہیں' ابن عدی نے ان کا ذکر کیا ہے' عثمان کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے ان کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: میں ان سے واقف نہیں ہوں، ابن عدی کہتے ہیں: یہ انتہائی کم روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: ابن عدی نے ان کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے اور اس کے حوالے سے علی بن حجر اور ابو مصعب نے بھی روایات نقل کی ہیں، امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس نے دو منکر روایات نقل کی ہیں۔

۴۰۵۴- عاصم بن شریب

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۴۰۵۵- عاصم بن شمیخ (د)

اس نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ بھی اسی طرح (مجہول) ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: عجلی نے

اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس کے حوالے سے عکرمہ بن عمار اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۰۵۶- عاصم بن شتم

اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' ویسے اس شخص کا تعارف حاصل نہیں ہوسکا۔

۴۰۵۷- عاصم بن ضمرہ (عو)

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مصاحب ہے' یحییٰ بن معین اور ابن مدینی نے اس کو "ثقہ" قرار دیا ہے' امام احمد کہتے ہیں: یہ حارث اعور سے زیادہ بہتر مرتبہ کا ہے اور میرے نزدیک حجت ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابن عدی کہتے ہیں: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے چند روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور اس میں خرابی کی وجہ یہ شخص ہے۔

مغیرہ کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سچی روایات صرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے نقل کی ہیں۔

ابن حبان کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ابواسحاق اور حکم نے روایات نقل کی ہیں' اس کا حافظہ خراب تھا اور یہ غلطیاں فحش کیا کرتا تھا۔ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بہت سے اقوال کو مرفوع روایات کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس لیے یہ "متروک" قرار دیے جانے کا مستحق ہے' البتہ اپنی ذاتی حالت کے اعتبار سے یہ حارث سے زیادہ بہتر ہے' جرجانی نے ثوری کا یہ قول نقل کیا ہے: ہم اس بات سے آگاہ ہیں کہ عاصم کی نقل کردہ روایت حارث کی نقل کردہ روایت پر فضیلت رکھتی ہے۔

جرجانی کہتے ہیں: ابواسحاق نے اس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سولہ رکعت نفل ادا کیا کرتے تھے' جن میں سے دو رکعت دن شروع ہونے کے فوراً بعد پھر چار رکعت زوال سے پہلے' پھر چار اس کے بعد' پھر دو رکعت ظہر کے بعد' پھر چار رکعت عصر سے پہلے"۔

(جرجانی کہتے ہیں) اے اللہ کے بندو! کیا صحابہ کرام اور امہات المومنین نے اس طرح نقل کیا ہے؟ حالانکہ وہ لوگ زندگی بھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، جرجانی کی مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات تھے' جنہوں نے اس کے برخلاف روایت نقل کی ہے' عاصم بن حمزہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ باقاعدگی کے ساتھ اس پر عمل کیا کرتے تھے۔

(جرجانی نے) یہ کہا ہے: اس نے امت کے برخلاف یہ بات بھی نقل کی ہے کہ پچیس اونٹوں میں پانچ بکریوں کی ادائیگی لازم ہو گی۔

۴۰۵۸- عاصم بن طلحہ

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ "مجہول" اور "کذاب" ہے۔

۴۰۵۹- عاصم بن عبدالعزیز (ق، ت) اشجعی

اس نے ہشام بن عروہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی اور دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام

بخاری کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اس کے حوالے سے علی بن مدینی نے روایات نقل کی ہیں اور معن قزاز نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

۴۰۶۰-عاصم بن عبدالواحد (د،س،ق)

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جو طالوت بن عباد کے نسخہ میں ہیں' اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے' جو پچھنے لگانے والے کے معاوضے کے بارے میں ہے۔

۴۰۶۱-عاصم بن عبیداللہ (د،ق،س) بن عاصم بن عمر بن خطاب عدوی

اس نے اپنے والد' (اس کے علاوہ) عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے' جبکہ شعبہ اور مالک نے اس سے روایات نقل کی ہیں' پھر امام مالک نے اسے "ضعیف" قرار دیا' یحییٰ کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے' اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابن حبان کہتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتا تھا اور فحش غلطی کرتا تھا' اس لیے اسے "متروک" قرار دیا گیا۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: ابن عیینہ کہتے ہیں: مشائخ' عاصم بن عبیداللہ کی نقل کردہ روایت سے پرہیز کرتے تھے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ثوری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی میت کو بوسہ دیا' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہتے ہوئے دیکھے"

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن عامر کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان امراۃ من بنی فزارۃ تزوجت علی نعلین، فرفع ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فقال لها: ارضیت لنفسك بنعلین؟ قالت: انی رایت ذلك. قال: وانا اری ذلك.

"بنو فزارہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے دو جوتوں کے مہر ہونے کی شرط پر شادی کر لی' یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: کیا تم اپنی ذات کے لیے دو جوتوں سے راضی ہو گئی تھی؟ اس عورت نے جواب دیا: میں نے تو یہی مناسب سمجھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میری بھی یہی رائے ہے"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن ابورافع کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی اذن الحسن حین ولد

"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کانوں میں اذان دی"

امام ترمذی نے اس روایت کو "صحیح" قرار دیا ہے۔

عفان کہتے ہیں: عاصم بن عبیداللہ ایک ایسا شخص ہے کہ اگر تم اس سے یہ دریافت کرو کہ بصرہ کی جامع مسجد کس نے بنائی ہے؟ تو وہ یہ کہے گا کہ فلاں نے فلاں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعمیر کروائی ہے۔ (یعنی یہ راوی

جھوٹی روایات بیان کرتا ہے)

امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے امام دارقطنی کہتے ہیں اسے ''متروک'' قرار دیا گیا ہے اور یہ غفلت کا شکار ہوتا ہے، ابن عدی کہتے ہیں کہ اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی نقل کردہ روایات کو نوٹ کیا جائے گا۔ عجلی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں اس کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے اس سے استدلال نہیں کرتا ہوں۔

۴۰۶۲- عاصم بن عجاج جحدری بصری، ابومجشر مقری۔

یہ عاصم بن ابوصباح ہے اس نے یحییٰ بن یعمر اور نصر بن عاصم سے علم قرات سیکھا تھا اور اس سے سلام ابومنذر اور ایک جماعت نے شاذ قرات حاصل کی ہے، اس کی قرات میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے۔

۴۰۶۳- (صح) عاصم بن علی (خ، ت، ق) (بن عاصم) الواسطی

یہ امام بخاری کا استاد ہے اور اس کا مقام صدق کا ہے اور اس کی کنیت ابوالحسین ہے یہ عالم اور حدیث کا ماہر تھا۔

معاویہ بن صالح اور دیگر حضرات نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ صدوق ہے، ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ماسوائے ان روایات کے جو میں نے ذکر کر دی ہیں۔

عبیداللہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے کہا: اے ابوزکریا! اب آپ لوگوں کے سردار بن گئے ہیں انہوں نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو، تم خاموش رہو، لوگوں کے سردار تو عاصم بن علی ہیں جن کی محفل میں تیس ہزار لوگ (حدیث نوٹ کرنے کے لیے موجود ہوتے ہیں) اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

جاء عبد فبايع النبی صلی اللّٰہ وسلم علی الھجرۃ، ولم یشعر انہ عبد، فجاء سیّدہ یریدہ، فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: بعنیہ.قال: فاشتراہ بعبدین اسودین، ثم لم یبایع احد بعد حتی یسالہ اعبد ھو؟

''ایک غلام آیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پہ ہجرت کی بیعت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ غلام ہے اس کا آقا اسے تلاش کرتا ہوا آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے مجھے فروخت کردو، راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سیاہ فام غلاموں کی عوض میں اسے خرید لیا پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی شخص سے بیعت لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے دریافت کرتے تھے کہ کیا وہ غلام ہے؟''

لیث اور ابن لہیعہ نے ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اس میں ابن ابوذئب اور عکرمہ بن عمار سے احادیث کا سماع کیا ہے اور اس کی حالت وہی ہے جس کے بارے میں شدت پسند شخص امام ابوحاتم نے کہی ہے: یہ صدوق ہے ابوالحسین بن منادی کہتے ہیں: اس کی محفل میں ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کا مجمع نوٹ کیا گیا ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: یہ سنت کے آئمہ میں سے تھا اور حق بات بیان کیا کرتا تھا' امام بخاری نے اس سے روایات نقل کی ہیں' میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 221 ہجری میں ہوا' اس وقت اس کی عمر نوے برس کے لگ بھگ تھی۔

۴۰۶۴-عاصم بن عمر (ع) بن قتادہ مدنی

یہ تابعین کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے علماء میں سے ایک ہے، یحییٰ بن معین اور امام ابوزرعہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' عبدالحق کہتے ہیں: ان دونوں حضرات کے علاوہ لوگوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ابن قطان نے اس بات پر ان کا رد کرتے ہوئے یہ کہا ہے اور بالکل ٹھیک کہا ہے: انہیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے' جس نے اس راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۰۶۵-عاصم بن عمر (ت،ق) بن حفص عمری

یہ عبیداللہ اور عبداللہ کا بھائی ہے' امام احمد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام بخاری کہتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے' امام نسائی کہتے ہیں یہ ''متروک'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سابق بین الخیل، وجعل بینهما سبقا، وجعل بینهما محللا، وقال: لا سبق الا فی نصل او حافر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان مقابلہ کروایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان مسابقت قرار دی اور ان کے درمیان محلل مقرر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے مسابقت مگر کھر یا تیر میں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: من لبد راسه فقد وجب علیه الحلاق.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے سر کی تلبید کر لیتا ہے تو اس پر سر منڈوانا لازم ہوتا ہے''

اسی راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے:

انا اول من تنشق عنه الارض، ثم ابوبکر، ثم عمر ... الحدیث.

''میں وہ پہلا شخص ہونگا' جس کے لیے (قیامت کے دن) زمین کو چیرا جائے گا (یعنی سب سے پہلے مجھے زندہ کیا جائے گا)۔ پھر ابوبکر کو پھر عمر کو''

اس سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

انما هذه ثم علیکن بظهور الحصر.

''بے شک یہ ہے پھر تم پر لازم ہے کہ حصر کے ظہور کا انتظار کرو''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی نقل کردہ روایات حسن ہوتی ہیں۔

۴۰۶۶- عاصم بن عمر (ق).

اس نے عروہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ معروف نہیں ہے۔

۴۰۶۷- عاصم بن عمرو (ت،س).

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں: اس کی شناخت حاصل نہیں ہوسکی' یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس کا نام عاصم بن عمر ہے اس کے حوالے سے صرف عمرو بن سلیم زرقی نے روایات نقل کی ہیں' یہ بات بیان کی گئی ہے: امام نسائی نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے اور مدینہ منورہ کے فضائل کے بارے میں اس کی نقل کردہ روایت کو امام ترمذی نے "صحیح" قرار دیا ہے۔

۴۰۶۸- عاصم بن عمرو (ق) بجلی.

اس نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہیں اور اس سے فرقد سبخی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' اگر اللہ نے چاہا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' یہ شعبہ کے قدیم مشائخ میں سے ایک ہے' ابوحاتم کے صاحبزادے کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ صدوق ہے امام بخاری نے اس کے حوالے سے کتاب "الضعفاء" میں روایات نقل کی ہیں' میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا ہے' انہوں نے وہاں سے روایات کو منتقل کر دیا تھا۔

۴۰۶۹- عاصم بن کلیب (م،عو) جرمی کوفی.

اس نے اپنے والد کلیب بن شہاب، ابوبردہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' یہ عبادت گزار اولیاء میں سے ایک تھا' لیکن مرجئہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: جس روایت کو نقل کرنے میں یہ منفرد ہو' اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ نیک شخص ہے' یہ بات بیان کی گئی ہے: اس کا انتقال 137 ہجری میں ہوا تھا۔

۴۰۷۰- عاصم بن لقیط (عو) بن صبرہ

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور ان کے حوالے سے صرف اسماعیل بن کثیر مکی نے روایت نقل کی ہیں۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ دلہم نے اپنے والد کے حوالے سے اس سے روایات نقل کی ہیں، امام نسائی کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے۔

۴۰۷۱- عاصم بن مخلد

اس نے ابواشعث صنعانی سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت حاصل نہیں ہوسکی اس سے روایات نقل کرنے میں قزعہ بن سوید نامی راوی منفرد ہے' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے)۔

من قرض بيت شعر بعد العشاء لم يقبل الله له صلاة تلك الليلة.

''جو شخص عشاء کی نماز کے بعد ایک شعر سناتا ہے' اللہ تعالیٰ اس رات میں اس کی نماز کو قبول نہیں کرتا''

۴۰۷۲- عاصم بن مضرس

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں: امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

۴۰۷۳- عاصم بن ابی نجود (عو، خ، م قرنہ)

یہ سات قاریوں میں سے ایک ہے' یہ عاصم بن بہدلہ کوفی ہے' جو بنو اسد کا آزاد کردہ غلام ہے' علم قرات میں یہ ''ثبت'' ہے اور علم حدیث میں یہ ''ثبت'' سے کم مرتبہ کا ہے' کیونکہ یہ سچا ہے' لیکن وہم کا شکار ہوتا ہے' یحییٰ قطان کہتے ہیں: میں نے جو بھی عاصم نامی شخص پایا ہے' میں نے اس کا حافظہ خراب ہی پایا ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ حافظ الحدیث نہیں ہے' دارقطنی کہتے ہیں: عاصم کے حافظے میں کچھ خرابی تھی' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا مقام صدق کا ہے، ابن خراش کہتے ہیں: اس کی حدیثوں میں منکر ہونا پایا جاتا ہے میں یہ کہتا ہوں اس کی نقل کردہ روایات حسن ہوتی ہیں' امام احمد اور امام ابوزرعہ کہتے ہیں یہ ''ثقہ'' ہے۔
میں یہ کہتا ہوں: شیخین نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں لیکن وہ دوسری سند کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہیں' ان میں سے کوئی روایت اصل طور پر' یا انفرادی طور پر نقل نہیں کی گئی۔ اس کا انتقال 127 ہجری کے آخر میں ہوا تھا۔
یحییٰ قطان کہتے ہیں: میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عاصم بن ابونجود نے ہمیں حدیث بیان کی اور ذہن میں جو بھی (الجھن) ہے' وہ تو ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ زر کا یہ قول نقل کیا ہے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے زر! کیا تم جانتے ہو، حفد کیا ہوتا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اس سے مراد آدمی کی اولاد کی اولاد' یا اس کے پوتوں کی اولاد ہے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! بلکہ اس سے مراد سسرالی رشتہ دار ہیں، عاصم کہتے ہیں: تو کلبی نے کہا: زر نے ٹھیک کہا ہے اور کلبی نے غلط بیانی کی ہے' اللہ کی قسم امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے اور میں اس کی قرات کو اختیار کرتا ہوں' ابن سعد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے البتہ حدیث میں بکثرت غلطیاں کرتے ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: ان کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ انہیں ثقہ قرار دیا جائے۔

۴۰۷۴- عاصم بن مہاجر کلاعی

ابویمان نے اس کے حوالے سے اس کے والد' یا شاید حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے۔

الخط الحسن یزید الحق وضوحا.

''خوبصورت خط (یعنی لکھائی) حق کی وضاحت میں اضافہ کرتا ہے''

یہ روایت منکر ہے۔

۴۰۷۵-عاصم بن ہلال بارقی (س).

اس نے ایوب اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس کے حوالے سے ابن مدینی اور فلاس نے روایات نقل کی ہیں امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا مقام صدق ہے امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے یہ بات معاویہ اور ابن ابوخیثمہ نے ان کے حوالے سے نقل کی ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ وہم کی وجہ سے اسانید کو الٹ پلٹ کردینے والوں میں سے ایک ہے اس لیے اس سے استدلال کو باطل قرار دیا گیا ابن عدی کہتے ہیں: اس کی کنیت ابونضر ہے پھر انہوں نے اس حوالے سے متعدد روایات نقل کی ہیں اور یہ بات بیان کی ہے اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات وہ ہیں جن میں ''ثقہ'' راویوں نے اس کی متابعت نہیں کی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: اس کی حدیث کا منکر ہونا سند کے حوالے سے ہے متن کے حوالے سے نہیں ہے۔

۴۰۷۶-عاصم، ابومالک عطار.

یہ زید بن حباب کا استاد ہے یہ ''مجہول'' ہے۔

۴۰۷۷-عاصم جذامی.

یہ بقیہ کا استاد ہے اس کی شناخت حاصل نہیں ہوسکی۔

(عافیہ)

۴۰۷۸-عافیہ بن ایوب.

اس نے لیث بن سعد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے یہ حجت نہیں ہے اور اس میں ''مجہول'' ہونا بھی پایا جاتا ہے۔

۴۰۷۹-عافیہ بن یزید قاضی.

اس نے اعمش اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں امام نسائی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس کے نقل کردہ روایت کو نوٹ کیا جائے گا تاہم وہ اس پر حیرانگی کا اظہار بھی کرتے ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ بہترین قاضیوں میں ہے تاریخ بغداد میں اس کے تفصیلی حالات منقول ہیں۔

(عامر)

۴۰۸۰-عامر بن خارجہ.

اس نے اپنے دادا حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں: امام بخاری کہتے ہیں: اس کی اسناد میں غور وفکر کی گنجائش ہے میں یہ کہتا ہوں: حفص بن نضر سلمی نے اس راوی کے حوالے سے اس کے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان قوما شكوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قحط المطر، فقال: اجثوا على الركب، وقولوا: يا رب، يا رب، ففعلوا فسقوا.

''کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بارش کے قحط کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ گھٹنوں کے بل جھک جاؤ اور یہ کہو: اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے پروردگار!، ان لوگوں نے ایسا ہی کیا' تو ان پر بارش نازل ہوئی''۔

۴۰۸۱-عامر بن خداش نیشاپوری.

اس نے شریک اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس کے حوالے سے محمد بن عبدالوہاب فراء اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' امام حاتم کہتے ہیں: یہ فقیہ اور عبادت گزار شخص ہے' اس کا انتقال 205 ہجری میں ہوا۔

میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایسی روایات بھی منقول ہیں' جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث مقارب ہوتی ہیں۔

۴۰۸۲-عامر بن سیار دارمی.

اس نے سوار بن مصعب کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ دارمی' رقی ہے' اس نے عبدالحمید بن بہرام کے حوالے سے اور سلمان بن ارقم کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے عمر بن حسن قاضی' بقی بن مخلد' حسین بن موسیٰ انطا کی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال 240 ہجری کے آس پاس ہوا۔

۴۰۸۳-عامر بن شداد (س).

اس نے عمرو بن حمق سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت حاصل نہیں ہوسکی' درست یہ ہے اس کا نام رفاعہ بن شداد ہے۔

۴۰۸۴-عامر بن شعیب.

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوعبداللہ حاتم کہتے ہیں: اس کے حوالے سے موضوع روایات منقول ہیں۔

۴۰۸۵-عامر بن شقیق (د،ت،ق) اسدی.

اس نے ابووائل سے روایت نقل کی ہیں اور اس کے حوالے سے شعبہ اور دونوں سفیانوں نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کے دادا کا نام جمرہ ہے۔

۴۰۸۶-عامر بن صالح (ت) بن عبداللہ بن عروہ بن زبیر بن عوام.

یہ واہی ہے' شاید امام احمد بن حنبل نے ایسے کسی راوی کے حوالے سے روایت نقل نہیں کی' جو اس سے زیادہ واہی ہو' پھر ان سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا' تو انہوں نے فرمایا: یہ ''ثقہ'' ہے' یہ جھوٹ نہیں بولتا' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: اسے متروک قرار دیا گیا ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: احمد کی عقل پر پردہ پڑ گیا تھا کہ اس نے عامر بن صالح کے حوالے سے حدیث نقل کر دی' یحییٰ بن معین نے یہ بھی کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ایاکم والزنج فانه خلق مشوه.

''حبشیوں سے بچو' کیونکہ وہ ایک ایسی مخلوق ہے' جن کے چہرے بدصورت بنائے گئے ہیں''

احمد بن محمد نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ شخص کذاب' خبیث اور اللہ کا دشمن ہے' تو میں نے یحییٰ بن معین سے کہا: امام احمد نے تو اس سے حدیث روایت کی ہے؟ تو یحییٰ نے جواب دیا: وہ یہ بات جانتے تھے کہ ہم نے اس شیخ کی زندگی میں ہی اسے ''متروک'' قرار دیا تھا' کیونکہ حجاج اعور نے مجھ سے یہ کہا تھا: یہ میرے پاس آیا اس نے میرے حوالے سے ہشام بن عروہ سے منقول روایات نوٹ کیں' جو لیث کے حوالے سے اور ابن لہیعہ کے حوالے سے' ان سے منقول ہیں' پھر یہ چلا گیا اور اس نے ان روایات کا دعویٰ کیا اور وہ روایات ہشام کے حوالے سے براہِ راست نقل کرنا شروع کر دیں۔

زبیر کہتے ہیں: یہ فقہ، علم، عربوں کی تاریخ، حدیث اور علم نسب کے عالم تھے ان کا انتقال بغداد میں ہوا۔

ابن عدی نے ان کے حوالے سے منقول کچھ منکر روایات ذکر کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں میرے نزدیک ان کی نقل کردہ روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۰۸۷-عامر بن ابوعامر (ت) صالح بن رستم خزاز.

انہوں نے یونس بن عبید اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ روایات میں سے کچھ منکر ہیں۔ ان کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ایوب بن موسیٰ کے دادا سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے)

ما نحل والد ولده افضل من ادب حسن.

''کسی والد نے اپنی اولاد کو اچھی تربیت سے زیادہ فضیلت والا کوئی عطیہ نہیں دیا''

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ لیس بشی ء ہے' ابو ولید طیالسی کہتے ہیں: میں نے عامر بن ابو عامر خزاز کے حوالے سے احادیث نوٹ کیں ایک دن انہوں نے کہا: عطاء بن ابی رباحؒ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے میں نے ان سے دریافت کیا' آپ نے کون سے سال میں عطاء سے احادیث کا سماع کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: 124 ہجری میں، میں نے کہا: عطاء کا انتقال 110 ہجری کے آس پاس ہو گیا تھا۔

(امام ذہبی کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: اگر تو اس شخص نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا' تو یہ کذاب ہے اور اگر اسے یہ شبہ لاحق ہوا کہ اس نے عطاء بن سائب کو (عطاء بن ابی رباح سمجھ لیا) تو یہ شخص متروک ہوگا' کیونکہ اس نے (روایت کی سند کو) محفوظ نہیں رکھا۔

۴۰۸۸-عامر بن ابو عامر (ت) اشعری.

انہوں نے اپنے والد اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان کے حوالے سے صرف مالک بن مسروح نے روایات نقل کی ہیں تاہم ابو حاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابن سعد نے یہ بات نقل کی ہے: عامر کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' لیکن یہ انہیں وہم ہوا ہے' ابن سمیع کہتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہوئی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: ان کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے' جو اشعر قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی فضیلت کے بارے میں ہے۔

۴۰۸۹-عامر بن عبد اللہ بن یساف.

انہوں نے یحییٰ بن ابو کثیر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں: یہ عامر بن یساف یمامی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: ثقات کے حوالے سے یہ منکر روایات نقل کرتا ہے اس کے حوالے سے بشر بن ولید اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ذكر عند النبي صلى الله عليه وسلم رجل، فقيل: يا رسول الله، ذاك كهف المنافقين، فلما رآهم اكثروا فيه رخص لهم في قتله، ثم قال: هل يصلي؟ قالوا: (نعم)، صلاة لا خير فيها. قال: اني نهيت عن قتل المصلين.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا' تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ شخص منافقین کی پناہ گاہ ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگ اس کی بکثرت شکایات پیش کر رہے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل کرنے کی ان لوگوں کو اجازت دیدی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ نماز ادا کرتا ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ

ایسی نماز ہے جس میں کوئی بھلائی نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

من قال سبحان الله وبحمده كتب له مائة (الف) حسنة واربعة وعشرون الف حسنة.

''جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے اس کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں''

پھر ابن عدی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی نقل کردہ احادیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۴۰۹۰-عامر بن عبداللہ بن یحییٰ، ابو یمان ہوزنی.

اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ میرے علم کے مطابق صفوان بن عمرہ کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی' ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۴۰۹۱-عامر بن عبداللہ (ق).

اس نے حسن بن ذکوان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور اس کے حوالے سے رواد بن جراح کے علاوہ کسی نے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۴۰۹۲-عامر بن عبدہ (م، ق) بجلی.

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اس کے حوالے سے وہ روایت نقل کرنے میں مثیب بن رافع نامی راوی منفرد ہے۔

۴۰۹۳-عامر بن عمرو.

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ مجہول ہے۔

۴۰۹۴-عامر بن عبدالواحد (م، عو) بصری احول.

اس نے ابوصدیق ناجی اور شہر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس کے حوالے سے شعبہ، ہشیم اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم اور امام مسلم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یہ ''ضعیف الحدیث'' ہے' یحییٰ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن شعیب کے حوالے سے' اس کے والد کے حوالے سے' اس کے دادا کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا)

لا يرجع في هبة الا الوالد من ولده، والعائد في هبته كالعائد في قيئه.

''ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس نہیں لیا جاسکتا' البتہ والد اپنی اولاد سے (ہبہ کی ہوئی چیز) واپس لے سکتا ہے' ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا شخص اسی طرح ہے' جیسے کوئی اپنی قے کو چاٹ لے''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن شعیب کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

كل صلاة لا يقرا فيها بفاتحة الكتاب فهي مخدجة مخدجة، مخدجة.

''ہر وہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے' وہ نامکمل ہوتی ہے' وہ نامکمل ہوتی ہے' وہ نامکمل ہوتی ہے''

عامر احول کا انتقال 130 ہجری میں ہوا۔

۴۰۹۵- عامر بن عمرو.

ایک قول کے مطابق اس کا نام عامر بن عمیر ہے' یہ مسجد ارسوف کا مؤذن تھا اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس سے عبداللہ بن یوسف تینیسی نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۰۹۶- عامر بن مالک (س).

اس نے صفوان بن امیہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں ابوعثمان نہدی منفرد ہے۔

۴۰۹۷- عامر بن محمد بصری.

اس کی شناخت حاصل ہوسکی، اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے)

الزائر اخاه في بيته، الآكل من طعامه، ارفع درجة من المطعم.

''اپنے (مسلمان) بھائی کی اس کے گھر میں زیارت کرنے والا شخص' اور اس کے کھانے میں سے کھانے والا شخص' درجہ کے اعتبار سے کھلانے والے سے بلند ہوتا ہے''

۴۰۹۸- عامر بن مصعب.

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۴۰۹۹- عامر بن ہنی.

اس نے ابن حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۴۱۰۰- عامر،

یہ عمرو بن لیلیٰ کا استاد ہے یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

۴۱۰۱ -عامر عقیلی (ت).

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے جس کے حوالے سے یحییٰ بن ابوکثیر نے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی۔ ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام عقبہ یا عبداللہ بن شقیق ہے۔

۴۱۰۲ -عامر ابورملہ (عو)

یہ ابن عون کا استاد ہے اس میں ''مجہول'' ہونا پایا جاتا ہے' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے کہ اس نے حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا)

یا یها الناس علی کل بیت (فی الاسلام) فی کل عام اضحیة وعتیرة.

''اے لوگو! ہر مسلمان گھرانے پر' ہر سال قربانی کرنا اور عتیرہ (کے طور پر جانور قربان کرنا) لازم ہے''۔

عبدالحق کہتے ہیں: اس کی سند ضعیف ہے ابن قطان نے ان کی تصدیق کی ہے کیونکہ عامر نامی راوی ''مجہول'' ہے اور اس کے حوالے سے یہ روایت ابن عون نے نقل کی ہے۔

(عائذ)

۴۱۰۳ -عائذ بن ایوب.

اس نے اسماعیل ابن ابوخالد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں: اس کی نقل کردہ روایات درست نہیں ہوتی ہیں' یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے انہوں نے اس کے حوالے سے جھوٹی روایت ذکر کی ہے۔

۴۱۰۴ -عائذ بن حبیب (س، ق) کوفی، ابواحمد، بیاع ہروی:

اس نے حمید، ہشام بن عروہ کے حوالے سے' جبکہ اس سے احمد، اسحاق نے روایات نقل کی ہیں' عباس راوی نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ''ثقہ'' ہے' کوفی نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کمتر درجہ کا صالح شخص ہے' میں یہ کہتا ہوں: یہ انتہا پسند شیعہ ہے' جوزجانی کہتے ہیں: یہ گمراہ اور بھٹکا ہوا شخص ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جس کی وجہ سے میں نے اسے منکر قرار دیا ہے' ویسے اس کی نقل کردہ روایات درست ہیں، ابن عدی نے اس کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی۔

۴۱۰۵ -عائذ بن شریح

یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے جس کے حوالے سے بکر بن بکار نے روایات نقل کی ہیں: امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث ضعیف ہوتی ہے ابن طاہر کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے'

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

ما الذی یعطی من سعة باعظم اجرا من الذی یاخذ اذا کان محتاجا.

''جو شخص گنجائش ہونے کی وجہ سے دیتا ہے' اسے اس شخص سے زیادہ اجر نہیں ملتا' جو محتاج ہونے کی وجہ سے لیتا ہے''

۴۱۰۶ -عائذ بن نسیر .

اس نے عطاء اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ابن عدی نے اس کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں جن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من مات فی طریق مکة لم یعرضه الله یوم القیامة ولم یحاسبه.

''جو شخص مکہ کے راستے میں فوت ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے پیش نہیں کرے گا اور اس سے حساب نہیں لے گا''

حسین جعفی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

ان الله یباهی بالطائفین

''بیشک اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے''

جعفی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت بھی مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من بلغ الثمانین من هذه الامة لم یعرض ولم یحاسب، وقیل: ادخل الجنة.

''اس امت میں جو شخص اسی سال کی عمر تک پہنچ جائے' اسے (قیامت کے دن) پیش نہیں کیا جائے گا اور اس سے حساب نہیں لیا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ''

۴۱۰۷ -عائذ بن عمر بن ابی سلمہ .

اس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جھوٹی روایت نقل کی ہے جو جنت اور جہنم کو دیکھنے کے بارے میں ہے۔ یہ شخص ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: میں عائذ سے واقف نہیں ہوں۔

۴۱۰۸ -عائذ اللہ (ق) مجاشعی .

اس نے ابوداؤد نفیع سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' اس کے حوالے سے سلام بن مسکین نے قربانی کے بارے میں روایت نقل کی ہیں کہ اس کے ہر بال کے عوض میں ایک نیکی ملتی ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت درست نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے سلام کے علاوہ کسی نے

روایت نقل نہیں کی۔

(عائش، عائشہ)

۴۱۰۹ -عائش بن انس (س) بکری

ابن خراش کہتے ہیں: یہ مجہول ہے میں یہ کہتا ہوں: یہ کوفہ کا رہنے والا ہے اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے نقل کی گئی ہیں' اس کے حوالے سے عطا بن ابی رباح نے صرف یہ روایت نقل کی ہے۔

كنت رجلا مذاء "میں ایک ایسا شخص تھا' جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی"

۴۱۱۰ -عائشة بنت سعد.

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ خاتون کون ہیں؟ اور اس خاتون سے نقل کرنے والا راوی بھی متہم ہے۔

۴۱۱۱-عائشة بنت عجرد.

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس خاتون کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی' امام دارقطنی کہتے ہیں: اس خاتون کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوگی۔

(امام ذہبی کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے امام ابوحنیفہ نے روایت نقل کی ہے' انہوں نے عثمان بن ابو راشد کے حوالے سے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے' ایک قول کے مطابق اس خاتون کو صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے' تاہم یہ بات ثابت نہیں ہے' البتہ اس خاتون نے مرسل روایات نقل کی ہیں' جس کی وجہ سے یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ شاید یہ صحابیہ ہیں

سنن دارقطنی میں' امام دارقطنی نے اپنی سند کے ساتھ عائشہ بنت عجرد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

يعيد في الجنابة ولا يعيد في الوضوء .

"جنابت کی صورت میں وہ اعادہ کرے گا' اور وضو کی صورت میں وہ اعادہ نہیں کرے گا"

ہشیم نے اپنی سند کے ساتھ عائشہ بنت عجرد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان كان من جنابة اعاد المضمضة والاستنشاق واستانف الصلاة.

"اگر تو وہ جنابت کی وجہ سے ہوا تو وہ بارہ کلی کرے گا' ناک میں پانی ڈالے گا اور نئے سرے سے نماز پڑھے گا"

(عباد)

۴۱۱۲- عباد بن آدم (ق) ہذلی.

اس نے شعبہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے اس کے بیٹے محمد کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی اس کی حالت کا پتہ نہیں چل سکا۔

۴۱۱۳- عباد بن احمد عرزمی.

اس کے حوالے سے علی بن عباس مقانعی نے روایات نقل کی ہیں' امام دار قطنی کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

۴۱۱۴- عباد بن اسحاق.

یہ عبدالرحمٰن ہے۔

۴۱۱۵- عباد بن بشیر.

اس کے حوالے سے داؤد بن ایوب قسملی نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جو امام طبرانی نے روایت کی ہے' جس کا متن یہ ہے۔

ان هذه الامة تفتن بعدی، قال: فی ای ؟ قال: لا یعرف جار حق جاره.

''بیشک یہ امت میرے بعد آزمائش کا شکار ہوگی' سائل نے دریافت کیا: کس طریقے سے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہ پڑوسی اپنے پڑوسی کے حق کو نہیں پہچانے گا''

۴۱۱۶- عباد بن جویریہ.

اس نے امام اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں یہ بصرہ کا رہنے والا ہے' امام احمد کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' اور جھوٹ بولنے والا ہے' امام بخاری نے بھی اسے جھوٹا قرار دیا ہے' امام ابو زرعہ کہتے ہیں: یہ ''لیس بشیء'' ہے' امام نسائی اور دیگر حضرات نے بھی کہا ہے: یہ ''متروک'' ہے۔

۴۱۱۷- عباد بن حبیش (ت)

یہ سماک بن حرب کا شیخ (استاد) ہے' اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جو حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

۴۱۱۸- عباد بن راشد (خ، د، س، ق) بصری.

اس نے حسن بصری اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس کے حوالے سے عبدالرحمٰن، عفان اور ایک

جماعت نے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے' جو دوسرے راوی کے ساتھ ملی ہوئی ہے تاہم انہوں نے اس کا ذکر کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے کچھ روایات منقول ہیں' جس طرح اس کے والد کے حوالے سے کچھ روایات منقول ہیں اور ان دونوں نے جو بھی روایات نقل کی ہیں' ان میں ان دونوں کی متابعت نہیں کی گئی' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''صالح الحدیث'' ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے جہاں تک ابن حبان کا تعلق ہے انہوں نے اسے ''متہم'' قرار دیا ہے۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور صالح ہے یحییٰ بن معین کے اس بارے میں یہ دو قول ہیں۔

جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد عباد بن راشد کا تعلق ہے تو وہ پرانے زمانے کا ہے اور عباد بن راشد یعنی وہ شخص جو علی بن مدینی کا استاد ہے۔

۴۱۱۹- عباد بن ابی روق.

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے کچھ روایات منقول ہیں اس کے والد کے حوالے سے بھی کچھ روایات منقول ہیں اور انہوں نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں ان دونوں کی متابعت نہیں کی گئی۔

۴۱۲۰- عباد بن زیاد (م، د، س).

اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں: ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے ابن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

اس کے حوالے سے ازہری کے علاوہ کسی نے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں: اس سے مکحول نے روایات نقل کی ہیں اس کے حوالے سے ایک اور روایت بھی منقول ہے' جو اس نے عروہ بن مغیرہ سے نقل کی ہے جو مسح کرنے کے بارے میں ہے' یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے بجستان کا گورنر بنا تھا اور اس نے ہندوستانی علاقوں میں جنگیں کی تھیں' اس کا انتقال 100 ہجری میں ہوا۔

۴۱۲۱- عباد بن زید بن معاویہ

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۴۱۲۲- عباد بن سعید، بصری

یہ بہت کم روایات نقل کرنے والا شخص ہے' اس نے مبشر سے روایات نقل کی ہیں' اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

۴۱۲۳- عباد بن سعید جعفی

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' محمد بن عثمان نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث

کے طور پر نقل کی ہے:

ان اللہ عهد الی فی علی انه رایة الهدی وامام اولیائی، وهو الکلمة التی الزمها المتقین، من احبه احبنی.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ''علی'' کے بارے میں مجھ سے یہ عہد لیا ہے کہ وہ ہدایت کا جھنڈا ہے اولیاء کا امام ہے اور وہ کلمہ ہے جسے میں نے پرہیزگاروں کے لیے لازم قرار دیا ہے جو شخص اس سے محبت رکھتا ہے وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے''

یہ روایت جھوٹی ہے اور اس کی سند تاریکیوں پر مشتمل ہے۔

۴۱۲۴- عباد بن ابی سعید (د، س، ق) مقبری.

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس سے اس کے بھائی سعید کے علاوہ کسی نے روایات نقل نہیں کی ہیں (اس کی نقل کردہ) حدیث یہ ہے۔

اعوذ بك من علم لا ینفع. ''میں اس علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے''

۴۱۲۵- عباد بن شیبہ حبطی.

ایک قول کے مطابق اس کا نام عباد بن شبیث ہے اس نے سعید بن انس اور دیگر حضرات نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس کے حوالے سے عبداللہ بن بکر سہمی نے روایات نقل کی ہیں یہ ضعیف ہے ابن حبان کہتے ہیں: جن منکر روایات کو نقل کرنے میں یہ منفرد ہے ان سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۴۱۲۶- عباد بن ابی صالح (م، د، ت) سمان

یہ سہل کا بھائی ہے اور ''صالح الحدیث'' ہے علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے باپ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

یمینك علی ما یصدق به صاحبك

''تمہاری قسم (کا وہ مفہوم مراد ہوگا) جس کی تصدیق تمہارا ساتھی کرے گا''

اس کے حوالے سے یہ روایت ہشیم نے نقل کی ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ روایت عبداللہ بن سعید مقبری کے حوالے سے اس کے دادا سے منقول ہونے کے حوالے سے مشہور ہے اس شخص کو عباد بھی کہا گیا ہے میں یہ کہتا ہوں: عباد بن صالح کے بارے میں بھی یہ کہا گیا ہے: اس کا نام عبداللہ ہے۔

۴۱۲۷- عباد بن صہیب بصری

یہ ''متروک'' راویوں میں سے ایک ہے اس نے ہشام بن عروہ اور اعمش کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ابن مدینی کہتے

ہیں: اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی' امام بخاری، امام نسائی اور دیگر حضرات نے کہا ہے: یہ ''متروک'' ہے' ابن حبان کہتے ہے: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور اس کا داعی تھا' ان کے ہمراہ اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں کہ علم حدیث کا مبتدی طالب علم بھی جب انہیں سنتا ہے' تو اس روایت کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹی روایت ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الزرقة فی العین یمن. ''آنکھ نیلی ہونا' برکت کی علامت ہے''

اس نے حمید کے حوالے سے ایک طویل روایت نقل کی ہے' جو وضو کے بارے میں ہے اور وہ جھوٹی روایت ہے' اس میں یہ بات بھی شامل ہے۔

فلما غسل وجهه قال: اللّٰهم بيض وجهي ... الى ان قال: يا انس، ما من عبد قالها لم يقطر من اصابعه قطرة الا خلق الله منها ملكا يسبح الله بسبعين لسانا يكون ثواب ذلك التسبيح له الى يوم القيامة

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ دھویا' تو یہ دعا پڑھی، اے اللہ! میرے چہرے کو روشن کردے' یہ روایت یہاں تک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! جو بندہ ان کلمات کو پڑھتا ہے تو اس کی انگلیوں سے جو بھی پانی کا قطرہ گرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو ستر زبانوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے اور قیامت کے دن تک کرتا رہے گا اور ہر تسبیح کا ثواب اس شخص کو ملتا ہے''

ابن حبان نے یہ روایت یعقوب بن اسحاق قاضی کے حوالے سے نقل کی ہے' احمد بن ہاشم خوارزمی نے ان کے حوالے سے یہ حدیث ہمیں بیان کی ہے۔

امام بخاری نے اپنی کتاب ''الضعفاء الکبیر'' میں یہ بات نقل کی ہے کہ عباد بن صہیب کا انتقال 200 ہجری کے بعد ہوا' محدثین نے اسے ''متروک'' قرار دیا تھا' یہ بکثرت احادیث نقل کرنے والا شخص ہے' جہاں تک امام ابوداؤد کا تعلق ہے' تو وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے لیکن قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔

امام احمد کہتے ہیں: یہ جھوٹا نہیں ہے اس کے پاس احادیث میں سے بہت سی اہم چیزیں تھیں' جو اس نے اعمش سے سنی ہیں کدیمی یہ کہتے ہیں: میں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مجھے جن احادیث کا علم ہے' میں نے ان میں سے ایک لاکھ احادیث ترک کردیں' جن میں سے نصف روایات عباد بن صہیب سے منقول ہیں' احمد نے عباد کے حوالے سے ایک لاکھ احادیث نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: عباد بن صہیب کی تصانیف بہت زیادہ ہیں اور اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی نقل کردہ روایات کو نوٹ کیا جائے گا۔

یحییٰ بن عبدالرحمان کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا: عباد بن صہیب' ابوعاصم نبیل سے زیادہ ثبت ہے' ابواسحاق ...ری کہتے ہیں: عباد بن صہیب اپنی بدعت میں غالی تھا' اور اپنی باطل روایات کے ذریعے بحث مباحثہ کرتا تھا۔

۴۱۲۸-(صح) عباد بن عباد (ع) مہلبی

یہ صدوق ہے اور بصرہ کے مشہور علماء میں سے ایک ہے' اس نے ابوجمرہ ضبعی اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ ایک معزز، سمجھدار، عقلمند اور بلند مرتبہ کا مالک شخص تھا' کئی حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

ابن سعد نے اپنی کتاب ''الطبقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ قوی نہیں ہے' انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ ثقہ ہے' اور بعض اوقات غلطی کرتا ہے۔

۴۱۲۹-عباد بن عباد (د) ارسوفی زاہد۔

اس نے ابن عون اور دیگر سے روایات نقل کی ہیں' ابن معین اور دیگر نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ ابوعتبہ خواص ہے' اور اصل میں فارس کا رہنے والا ہے' اس نے اسماعیل بن ابوخالد سے، جبکہ اس سے اہل شام نے روایات نقل کی ہیں' اس پر تصوف اور عبادت گزاری کا غلبہ تھا' جس کی وجہ سے یہ حفظ اور اتقان سے غافل ہوا، یہ اپنے وہم کی بنیاد پر روایات بیان کر دیتا تھا' یہاں تک کہ اس کی روایات تھوڑی ہونے کے باوجود ان میں منکر روایات زیادہ ہو گئیں' تو یہ متروک ہونے کا مستحق قرار پایا۔

۴۱۳۰-عباد بن عباد بن علقمہ مازنی

یہ ابن اخضر کے نام سے معروف ہے' اس نے ابومجلز سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین اور امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، البتہ اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بوضوء فتوضا وصلى، وقال: اللهم اصلح لي ديني، ووسع علي في ذاتي، وبارك لي في رزقي.

میں وضو کا پانی لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز ادا کی اور پھر یہ دعا کی۔

''اے اللہ! میرے دین کو میرے لیے بہتر کر دے اور میری ذات کے حوالے سے مجھے وسعت عطا کر دے اور میرے رزق میں میرے لیے برکت رکھ دے''

یہ روایت امام نسائی نے اپنی کتاب ''اليوم والليلة'' میں نقل کی ہے۔

۴۱۳۱-عباد بن عبداللہ اسدی۔

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری کہتے ہیں، منہال بن عمرو نے اس سے سماع کیا ہے' اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

انا عبد الله، واخو رسول الله، وانا صديق الاكبر، وما قالها احد قبلي، ولا يقولها الا كاذب مفتر، ولقد اسلمت وصليت قبل الناس بسبع سنين.

''میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں اور یہ بات مجھ سے پہلے کسی نے نہیں کہی' یہ بات کوئی جھوٹا شخص ہی کہے گا' میں نے لوگوں سے سات سال پہلے اسلام قبول کیا تھا' اور نماز پڑھنی شروع کر دی تھی''۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی گئی ہے' علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ راوی ضعیف ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اس کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ''خصائص'' کے بارے میں ایک کتاب منقول ہے۔

۴۱۳۲- عباد بن عبد الحمید۔

اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے'

امام بخاری فرماتے ہیں: حکیم بن یعلی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے' ابن عدی نے ابن حماد کے حوالے سے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۱۳۳- عباد بن عبد الصمد، ابو معمر

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور واہی ہے' امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من رابط اربعين ليلة سلم وغنم، فاذا مات جعل الله روحه في حواصل طير خضر ... الحديث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص 40 راتوں تک پہرہ داری کرتا ہے وہ سلامت بھی رہتا ہے اور غنیمت بھی حاصل کرتا ہے اور جب وہ انتقال کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی روح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیتا ہے'' الحدیث

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے سعید بن جبیر سے سماع کیا ہے' لیکن یہ بات محل نظر ہے' ابن حبان نے اسے واہی قرار دیا ہے اور اس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک نسخہ نقل ہونے کا ذکر کیا ہے' جس کی زیادہ تر روایات ایجاد شدہ ہیں' ان میں سے ایک روایت یہ ہے:

امتي على خمس طبقات، كل طبقة اربعون عاما .. الحديث.

''میری امت کے پانچ طبقے ہوں گے' جن میں سے ہر طبقہ 40 سال کا ہوگا''

ان میں سے ایک روایت یہ بھی ہے۔

من اغاث ملهوفا غفر الله له ثلاثا وسبعين مغفرة.

''جو شخص کسی ضرورت مند کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی 73 مرتبہ مغفرت کرتا ہے''۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:
اذا كان اول ليلة من رمضان نادى الله رضوان خازن الجنة فيقول: زين الجنان للصائمين
''جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ جنت کے نگران ''رضوان'' کو پکار کر فرماتا ہے: تم روزہ داروں کے لیے جنت کو آراستہ کردو''
اس کے بعد اس نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جو ''قصہ گو'' لوگوں کی ایجاد کردہ روایت کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔
ابوحاتم کہتے ہیں: عباد نامی یہ راوی انتہائی ضعیف ہے جبکہ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں ہیں' یہ راوی ضعیف ہے اور غالی قسم کا شیعہ ہے۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صلت على الملائكة وعلى على بن ابى طالب سبع سنين، ولم يرتفع شهادة ان لا اله الا الله من الارض الى السماء الا منى ومن على
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے 7 سال تک صرف میرے لیے اور علی بن ابوطالب کے لیے دعائے رحمت کرتے رہے' اس دوران زمین سے آسمان کی طرف لا الٰہ الا اللہ کی گواہی کا کلمہ صرف میرے اور علی کی طرف سے آسمان کی طرف گیا''
یہ واضح جھوٹ ہے۔

۴۱۳۴- عباد بن علی سیرینی۔

اس نے بکار (بن محمد) سیرینی سے روایت نقل کی ہیں' صرف ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۱۳۵- عباد بن (ابی) علی۔

اس نے ابوحازم کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔
ويل للامراء ، ويل للامناء ، ويل للعرفاء .
''حکمرانوں کے لیے بربادی ہے' امناء (ریاستی اہلکاروں) کے لیے بربادی ہے اور عرفاء (قبائلی سرداروں) کے لیے بربادی ہے''
یہ حدیث منکر ہے طیالسی نے یہ روایت اپنی مسند میں ہشام بن ابوعبداللہ کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔
امام بخاری نے اس کے حوالے سے ایک روایت تعلیق کے طور پر نقل کی ہے اور حماد بن زید نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں: اس شخص کی عدالت ثابت نہیں ہوسکی۔

۴۱۳۶- عباد بن عمرو.

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے اس کے بیٹے عبدالمومن نے روایات نقل کی ہیں' اس میں حجت نہیں ہے عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں اس کی متابعت نہیں کی گئی، میں یہ کہتا ہوں: اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے حسن بصری سے نقل کی ہیں۔

۴۱۳۷- عباد بن قبیصہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس نے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۴۱۳۸- عباد بن کثیر (ق) بن قیس رملی فلسطینی.

امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے یہ بات عقیلی نے نقل کی ہے کہ آدم بن موسیٰ نے حضرت امام بخاری کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

امام نسائی کہتے ہیں: عباد بن کثیر رملی نامی راوی ثقہ نہیں ہے انہوں نے اس کے اور عباد بن کثیر بصری کے درمیان فرق کیا ہے امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، عثمان راوی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے ابن دورقی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے عباد بن کثیر بن قیس رملی نامی راوی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابوحاتم کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے' یہ بصری کے مقابلے میں زیادہ اچھی حالت کا مالک ہے اور وہ اس کے مقابلے میں ضعیف الحدیث ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

محمد بن عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: میں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عباد بن کثیر رملی ثقہ ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جہاں تک دوسرے عباد بن کثیر کا تعلق ہے وہ بصری ہے اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی، وہ کسی حیثیت کا مالک نہیں ہے' حاکم بیان کرتے ہیں: رملی نے سفیان ثوری کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں' اس نے یہ روایت نقل کی ہے۔

طلب الحلال فريضة بعد الفريضة.

''رزق حلال حاصل کرنا' فرض کے بعد فرض ہے''

ابن حبان کہتے ہیں: یحییٰ بن یحییٰ نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، لیکن میرے نزدیک یہ کسی حیثیت کا مالک نہیں ہے' کیونکہ اس نے سفیان کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

طلب الحلال فريضة بعد الفريضة

''رزق حلال حاصل کرنا' فرض کے بعد فرض ہے''

پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اس بات کی دلیل' یہ عباد بن کثیر وہ والا نہیں ہے' جو مکہ میں رہتا تھا، اس کی وجہ یہ ہے کہ جو مکہ میں رہتا تھا، وہ ثوری سے پہلے انتقال کر گیا تھا، ثوری نے اس کا زمانہ نہیں پایا' جبکہ یحییٰ بن یحییٰ اس زمانے میں کمسن بچہ تھا

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

المصلی یتناثر علی راسه الخیر من عنان السماء الی مفرق راسه..الحدیث.

''نماز پڑھنے والے شخص کے سر پر آسمان سے لے کر اس کی مانگ تک' بھلائی نازل ہو رہی ہوتی ہے''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ ایک خاتون کے حوالے سے اس کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن العصبیة فقال: ان یعین الرجل قومه علی الظلم.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عصبیت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: آدمی کسی ظلم کے معاملے میں اپنی قوم کی مدد کرے''۔

اس نے عروہ بن رویم کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہیں' یہ 180 ہجری کے بعد بھی زندہ رہا تھا' یہ عبداللہ بن مبارک اور ان جیسے لوگوں کے معاصرین میں سے ہے۔

اس نے عروہ بن رویم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

وقد اذا کان الجهاد علی باب احدکم فلا یخرج الا باذن ابویه.

''جب جہاد کسی شخص کے دروازے پر ہو' تو وہ اپنے ماں باپ کی اجازت کے بغیر نہ نکلے''

اس نے اپنی سند کے ساتھ قیس بن طلق کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: اذا جامع احدکم اهله فلا یعجلها.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لے' تو اسے عجلت کا شکار نہ کرے''

ہمارے شیخ ابوالحجاج کہتے ہیں: اس نے ثور بن یزید، ابن طاوس اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بعد انہوں نے اور بھی کچھ لوگوں کے نام ذکر کیے ہیں' احمد بن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ عباد بن کثیر رملی خواص ہے' جو ثقہ ہے' علی بن جنید کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۴۱۳۹- عباد بن کثیر (د،ق) ثقفی بصری

یہ ایک عبادت گزار شخص تھا' جس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی' اس نے ثابت بنانی، ابوعمران جونی، عبداللہ بن دینار، ابن واسع، یحییٰ ابن ابی کثیر، ابوزبیر اور بہت سی مخلوق سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابراہیم بن ادہم، ابونعیم، فریابی، ابوضمرہ، بدل بن محبر، محاربی، ابوعاصم، دراوردی، عبداللہ بن واقد ہروی اور دوسرے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

جریر بن عبدالحمید اس کے حوالے سے حدیث بیان کرنے لگے تو لوگوں نے کہا: اس سے تو ہمیں معاف ہی رکھیں، تو انہوں نے کہا:

تمہارا استیاناس ہو یہ ایک نیک شخص ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی، محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے' ابن ادریس کہتے ہیں: شعبہ، عباد بن کثیر کے لیے دعائے مغفرت نہیں کرتے تھے۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ مکہ میں رہتا تھا' یہ متروک ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ عباد بن کثیر رملی نہیں ہے' بعض محدثین نے یہ بات بیان کی ہے' یہ دونوں ایک ہی فرد ہیں' لیکن انہوں نے غلطی کی ہے۔

مجیب بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: میں سفیان ثوری کے ساتھ مکہ میں موجود تھا، عباد بن کثیر کا انتقال ہو گیا' سفیان اس کے جنازے میں شریک نہیں ہوئے۔

ابن راہویہ نے عبداللہ بن مبارک کا یہ قول نقل کیا ہے: میں سفیان کے پاس گیا تو وہ یہ کہہ رہے تھے: عباد بن کثیر کی نقل کردہ حدیث سے پرہیز کرو۔

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ میں نے بھلائی کے مختلف معاملات میں عباد بن کثیر سے زیادہ فضیلت والا شخص کون دیکھا ہے؟ لیکن جب وہ کوئی حدیث نقل کرتا ہے' تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی حدیث نوٹ نہیں کی جائے گی، صحیح مسلم کے خطبے میں یہ بات مذکور ہے عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے کہا عباد بن کثیر ایسا شخص ہے جس کی حالت سے آپ واقف ہیں' تو جب وہ کوئی ایسی چیز لے کر آتا ہے کہ جو عظیم ہو (یعنی واضح طور پر جھوٹ لگ رہی ہو) تو کیا میں لوگوں کو یہ کہہ دوں کہ تم اس سے روایات حاصل نہ کرو، تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ابن حبان نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

كان احب الفاكهة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الرطب والبطيخ، وكان ياكل القثاء بالملح، وياكل التمر بالجوز.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ پھل' تر کھجور اور تربوز تھا، آپ ککڑی کو نمک کے ساتھ کھایا کرتے تھے اور خشک کھجور کو بادام کے ساتھ کھاتے تھے''

اس نے امام جعفر صادق کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا کے حوالے سے' یہ حدیث مرفوع روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

بروا آباء كم تبركم ابناؤكم، وعفوا تعف نساؤكم.

''تم اپنے باپ دادا کے ساتھ اچھائی کرو، تمہارے بچے تمہارے ساتھ اچھائی کریں گے، تم پاکدامنی اختیار کرو، تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی''

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

الغيبة اشد من الزنا، لان المغتاب لا يغفر له حتى يغفر له صاحبه.

''غیبت، زنا سے زیادہ شدید گناہ ہے' کیونکہ غیبت کرنے والے کی اس وقت تک مغفرت نہیں ہوگی' جب تک وہ شخص اسے معاف نہیں کرتا (جس کی اس نے غیبت کی تھی)''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

قیلوا فان الشیطان لا یقیل. ''دوپہر کو آرام کیا کرو کیونکہ شیطان دوپہر کو آرام نہیں کرتا''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

من قال لا اله الا الله ومد بها صوته اسكنه الله دار الجلال. قالوا: وما دار الجلال ؟ قال: سمى بها نفسه، فقال: ذو الجلال والاكرام. ورزقه الله النظر الى وجهه. قالوا: ومن يهنيه العيش بعد هذا ؟ قال: انه يكون في آخر الزمان قوم ينكرون هذا واشباهه، يعذبهم الله يوم القيامة عذابا لا يعذبه احدا من العالمين.

''جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اور بلند آواز میں پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے دار جلال میں رہائش عطا کرے گا لوگوں نے دریافت کیا، دار جلال کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ ہے جس کے ساتھ اس نے اپنی ذات کا نام لیا ہے اور فرمایا: وہ جلال اور اکرام والا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو اپنا دیدار عطا کرے گا' لوگوں نے عرض کی: اس کے بعد کسے زندگی اچھی لگے گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے، جو اس کا اور اس جیسی دیگر چیزوں کا انکار کریں گے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انہیں ایسا عذاب دے گا، جو تمام جہانوں میں کسی کو بھی نہیں دے گا''

ابن حبان بیان کرتے ہیں: راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

من حدث نفسه بتعظيم الناس له بصيام او صلاة او حج فقد كفر بالله.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے دل میں یہ سوچتا ہے کہ اس کی نماز اور روزے یا حج کی وجہ سے لوگ اس کی تعظیم کریں' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کا کفر کرتا ہے''

یہ روایت فضل بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اس سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر بھی منقول ہے۔

تعوذوا بالله من فخر القراء، فانهم اشد فخرا من الجبابرة في ملكهم.

''قاریوں کے فخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو' کیونکہ وہ فخر کرنے کے معاملے میں ظالم بادشاہوں سے بھی زیادہ شدید ہیں''

امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ما من احد من امتي ولدت له جارية فلم يسخط الله الا هبط ملك من السماء في سلم من نور (حتى) ينتهي اليها بالبركة، فيضع يده على ناصيتها وجناحه على جسدها، ثم يقول: بسم الله، لا

اله الا الله، محمد رسول الله، ربی وربك الله، نعم الخالق، ضعيفة خرجت من ضعيف، والمقيم عليها معان يوم القيامة

''میری امت کے جس بھی گھر میں بچی ہو اور وہ اس پر اللہ تعالیٰ سے ناراض نہ ہو، تو آسمان سے ایک فرشتہ نور کی سیڑھی کے ذریعے اترتا ہے اور اس بچی تک برکت لے کر آتا ہے وہ اپنا ہاتھ اس بچی کی پیشانی پر رکھتا ہے اور اپنے پر اس بچی کے جسم پر رکھتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں' میرا اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' جو بہترین خالق ہے تم ایک کمزور وجود ہو' جو ایک کمزور وجود سے نکلا ہے' اور ایسی بچی کی دیکھ بھال کرنے والے کی قیامت کے دن مدد کی جائے گی''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

تواضعوا لمن تعلمون، ولا تكونوا جبابرة العلماء .

''جن لوگوں سے تم واقف ہو' ان لوگوں کے لیے تواضع اختیار کرو، اور متکبر علماء کی طرح نہ بن جاؤ''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

اتی اعرابی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال: یا رسول الله اسمع الناس یقول بعضهم لبعض: جزاك الله خیرا، فما هذا الخیر ؟ فقال: ما سالنی عن هذا احد قبلك.فلما اتاه جبرائیل ساله رسول الله فقال: نعم، حائط فی الجنة یدعی الخیر، طوله مسیرة مائة عام وعرضه مسیرة سبعین عاما من یاقوتة حمراء ، فی وسطه نهر..

''ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے لوگوں کو ایک دوسرے کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے' تو یہ خیر کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں تم سے پہلے کسی نے مجھ سے سوال نہیں کیا' جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے کہا: جی ہاں! جنت میں موجود ایک باغ کا نام ''خیر'' ہے' اس کی لمبائی ایک سو برس کی مسافت جتنی اور چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے' یہ سرخ یاقوت سے بنا ہوا ہے' اور اس کے درمیان میں ایک نہر ہے''

اس کے بعد اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے' اس راوی نے حسن بصری کا یہ قول بھی نقل کیا ہے، سات صحابہ کرام نے یہ حدیث بیان کی ہے جن میں حضرت ابوہریرہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عمران رضی اللہ عنہ، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، اور حضرت انس رضی اللہ عنہ شامل ہیں، یہ حضرات بیان کرتے ہیں۔

ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الصلاة فی مسجد تجاه حش او حمام او مقبرة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی مسجد میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے' جو کسی چھپر، حمام یا قبرستان کے سامنے ہو''

اس راوی نے حسن بصری کا یہ قول بھی نقل کیا ہے، سات صحابہ کرام نے یہ حدیث بیان کی ہے' جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمران رضی اللہ عنہ، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ شامل ہیں، یہ حضرات بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نھی عن الحجامة یوم السبت والاربعاء ، وقال: من فعل ذلك فاصابه بیاض فلا یلومن الا نفسه.

''بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتے اور بدھ کے دن پچھنے لگوانے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے: جو شخص ایسا کرتا ہے، اگر اسے پھلبہری کی شکایت ہو جاتی ہے' تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے''

عباد بن کثیر نے اس کی سند میں اضطراب اظہار کیا ہے' ایک دفعہ اس نے یہ کہا ہے: یہ عثمان اعرج کے حوالے سے حسن بصری سے منقول ہے' ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ براہ راست حسن بصری سے منقول ہے۔

ابن علان اور دیگر حضرات نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے عمرو بن شعیب کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قال لا اله الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر - رافعا بھاصوته فی سبیل اللّٰہ کتب اللّٰہ له بھا رضوانه الاکبر.ومن کتب له رضوانه الاکبر جمع بینه وبین ابراهیم ومحمد والمرسلین علیه السلام.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ کی راہ میں' لا الہ الا اللہ واللہ اکبر بلند آواز میں پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی بڑی رضامندی نوٹ کر لیتا ہے اور جس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی بڑی رضامندی نوٹ کر لیتا ہے' اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن جنت میں) اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تمام رسولوں کے ساتھ رکھے گا''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من ذرعه القئی فی رمضان فلا یفطر، ومن تقیا افطر.

''جس شخص کو رمضان میں (روزے کے دوران) قے آجائے' تو اس کا روزہ ختم نہیں ہوگا اور جو شخص خود جان بوجھ کر قے کرے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا''

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے' اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' یہ (درج ذیل) ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: ما بین الرکن والباب ملتزم، من دعا من ذی حاجة او ذی غم فرج عنه باذن اللّٰہ.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رکن اور باب کے درمیان چمٹنے کی جگہ ہے' جو ضرورت مند یا غمگین شخص یہاں دعا مانگے گا' تو اللہ کے حکم کے تحت اسے اس (پریشانی) سے نجات مل جائے گی''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعل الخلع تطلیقۃ ثانیۃ .

''نبی اکرم ﷺ نے خلع کو دوسری طلاق قرار دیا ہے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اضربوا الدواب علی النفار ولا تضربوھا علی العثار.

''جو پاؤں کو اڑیل ہونے پر مارو اور پھسلن کی جگہ پر نہ مارو''۔

عباد بن کثیر ثقفی کا انتقال 150 ہجری کے کچھ بعد' مکہ مکرمہ میں ہوا تھا' عباد رملی حدیث میں' اس سے زیادہ بہتر اور زیادہ صالح ہے۔

۴۱۴۰- عباد بن کثیر کاہلی.

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں' یہ متروک الحدیث ہے، ابن حبان کہتے ہیں: یہ (یعنی اس کا اسم منسوب) ثقفی ہے۔

۴۱۴۱- عباد بن کسیب.

اس نے طفیل بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہوتی۔

۴۱۴۲- عباد بن کلیب کوفی.

یہ متروک ہے' نباتی نے ابن حبان کے حوالے سے ''الضعفاء'' کے ''ذیل'' میں اس سے حکایت نقل کی ہے۔

۴۱۴۳- عباد کلیبی.

اس نے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' ان کے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں ایک موضوع روایت نقل کی ہے' شاید یہ وہی راوی ہے' جس کا ذکر اس سے پہلے ہوا ہے۔

۴۱۴۴- عباد بن لیث (ت،س،ق) کرابیسی بصری.

اس نے عبدالمجید بن ابویزید کے حوالے سے عداء بن خالد کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو شرائط مقرر کرنے اور انہیں تحریر کرنے کے بارے میں ہے یہ روایت بندار اور عثمان بن طالوت نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی شے نہیں ہے' امام احمد نے بھی اسی طرح کہا ہے' امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام ترمذی نے ان کے حوالے سے منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے، جو اس نے بہز بن حکیم سے نقل کی ہے۔

۴۱۴۵- عباد بن مسلم فزاری ابو یحییٰ

اس نے ابوداؤد کے حوالے سے ابوحمراء سے، جبکہ اس سے ابوعاصم اور طیالسی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' دار قطنی کہتے ہیں: ابن حبان کو اس کے نام میں وہم ہوا ہے' اس کا نام عبادہ ہے۔

۴۱۴۶- عباد بن منصور (عو) ناجی، ابوسلمہ بصری۔

عکرمہ اور جماعت سے اس نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن سعید اس سے راضی نہیں تھے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن جنید کہتے ہیں: یہ متروک ہے اور قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بصرہ کا قاضی تھا' معاذ بن معاذ کہتے ہیں: عباد بن منصور نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے، جو قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔

عباس نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس راوی کی نقل کردہ حدیث قوی نہیں ہوتی ہے، تاہم اسے نوٹ کیا جائے گا۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے تاہم اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، ہماری یہ رائے ہے کہ اس نے یہ روایات ابن ابو یحییٰ کے حوالے سے داؤد بن حصین کے حوالے سے عکرمہ سے نقل کی ہیں' ساجی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور تدلیس کرنے والا شخص ہے۔

علائی کہتے ہیں: مہنا نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے امام احمد بن حنبل سے اس کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے فرمایا: یہ تدلیس کرتا ہے اور اس نے منکر روایات نقل کی ہیں۔

ابوالحسن بن القطان کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے اس کے بارے میں اچھی رائے رکھنے کے باوجود اسے ثقہ قرار دینے کے باوجود اس کا شمار قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والوں میں کیا ہے۔

بندار بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے عباد بن منصور کا یہ قول نقل کیا ہے۔

''میں نے عمر بن عبدالعزیز کو چوکڑی مار کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

ریحان بن سعید نے عباد بن منصور کا یہ قول نقل کیا ہے:

كان رجل منا يقال له كابس ابن زمعة بن ربيعة، فرآه انس بن مالك فعانقه وبكى، وقال: من احب ان ينظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلينظر الى كابس بن زمعة، وذكر فيه قصة طويلة، فدفعه الى معاوية، وشهد سبعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم له كما شهد انس.

''ہم میں سے ایک شخص تھا، جس کا نام کابس بن زمعہ بن ربیعہ تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا اسے گلے لگا لیا اور رونے لگے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے' وہ کابس بن زمعہ کی طرف دیکھ لے۔ (کیونکہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے)''۔

اس کے بعد اس راوی نے ایک طویل واقعہ کیا ہے، جس میں یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے سات افراد نے' کابس کے بارے میں اسی بات کی گواہی دی' جس کی گواہی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دی تھی۔

عبداللہ بن بکر نے عباد کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یعمل عمل قوم لوط، وفی الذی یؤتی فی نفسه، وفی الذی یقع علی ذات محرم، وفی الذی یاتی البھیمة - قال: یقتل.

''جو شخص قوم لوط جیسا عمل کرتا ہے اور جو شخص یہ عمل کرواتا ہے' جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ یہ عمل کرتا ہے' جو شخص کسی چوپائے کے ساتھ یہ عمل کرتا ہے' ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: اسے قتل کر دیا جائے''

اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

نعم العبد الحجام، یذھب بالدم، ویجلو البصر، ویجف الصلب.

''پچھنے لگانے والا شخص اچھا آدمی ہے جو (فاسد) خون نکال دیتا ہے، بینائی کو روشن کرتا ہے اور پشت کو مضبوط کرتا ہے''۔

امام بخاری کہتے ہیں: عباد بعض اوقات عکرمہ کے حوالے سے تدلیس کے طور پر روایت نقل کرتا ہے۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے عباد بن منصور سے دریافت کیا: تم نے لعان کے حکم سے متعلق حدیث کس سے حاصل کی ہے؟ تو اس نے جواب دیا: ابراہیم بن ابویحییٰ نے داؤد بن حصین کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت میرے سامنے بیان کی تھی۔

اسی راوی نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما مررت بملا من الملائکة لیلة اسری بی الا قالوا: علیك بالحجامة یا محمد.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس رات مجھے معراج کروائی گی اس رات میں فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس گزرا' تو ان فرشتوں نے یہی کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پچھنے لگوانے (کے طریقہ علاج کو) اختیار کر لیں''

علی بن مدینی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، میں نے عباد بن منصور سے دریافت کیا: میں نے تو یہ روایت سن رکھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: میں فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرا اور یہ روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ سرمہ لگایا کرتے تھے (یہ روایت تم نے کس سے سنی ہے؟) تو اس نے جواب دیا: یہ روایت ابویحییٰ کے صاحبزادے نے' داؤد بن حصین کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: اس کا انتقال 152 ہجری میں ہوا' یہ قدریہ فرقے کے نظریات کی طرف دعوت دیتا تھا' اس نے عکرمہ کے

حوالے سے جو بھی روایات نقل کی ہیں وہ اس نے ابراہیم بن ابویحییٰ کے حوالے سے داؤد بن حصین کے حوالے سے عکرمہ سے سنی ہیں۔

۴۱۴۷- عباد بن ابوموسیٰ

اس نے سلیم نامی ایک شخص کے حوالے سے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: یہ سند مجہول ہے یحییٰ بن سلیم طائفی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۱۴۸- عباد بن موسیٰ عکلی

حسن بن عمارہ سے اس نے روایات نقل کی ہیں اس سے صرف اس کے بیٹے محمد نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۱۴۹- عباد بن موسیٰ جہنی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں خریبی اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۱۵۰- عباد بن موسیٰ سعدی بصری

اگر تو یہ وہ راوی ہے جس نے یونس سے روایات نقل کی ہیں تو بندار اور ابن مثنیٰ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۱۵۱- عباد بن موسیٰ عبادانی ازرق

اس نے سفیان ثوری اور اس کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں صاغانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۱۵۲- عباد بن میسرہ (س، د) منقری معلم

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں، امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ایک مرتبہ یحییٰ بن معین نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، امام ابوداؤد یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے البتہ یہ عبادت گزار شخص تھا امام ابوداؤد اور تبوذکی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ "حدیث" نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرا على المنبر آخر الزمر، فتحرك المنبر مرتين.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر سورہ زمر کی آخری آیات تلاوت کیں تو منبر نے دو مرتبہ حرکت کی"۔

طیالسی نے اس کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من عقد عقدة فنفث فيها فقد سحر، ومن سحر فقد اشرك.

"جو شخص گرہ لگا کر اس میں پھونک مارتا ہے وہ جادو کرتا ہے اور جو جادو کرتا ہے، وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے"

یہ روایت درست نہیں ہے کیونکہ اس میں عباد نامی راوی کمزور ہے اور اس روایت کی سند بھی منقطع ہے۔

۴۱۵۳- عباد بن ابو یزید (ت)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اسماعیل سدی اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے:

خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة، فما استقبله شجر ولا جبل الا سلم عليه.

''(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے نکلا' تو جو بھی درخت اور جو بھی پہاڑ سامنے آیا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا''

۴۱۵۴- عباد بن یعقوب (خ، ت، ق) اسدر رواجنی کوفی،

یہ غالی شیعہ تھا اور بدعتیوں کا سردار تھا، البتہ حدیث نقل کرنے میں یہ سچا ہے' اس نے شریک، ولید بن ابی ثور اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے' اس کی سند میں اس کے ہمراہ دوسرے شخص کا بھی تذکرہ ہے' اس کے علاوہ امام ترمذی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابوداؤد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ عمر رسیدہ شخص ہے اور ثقہ ہے' ابن خزیمہ کہتے ہیں: ہمیں ایک ایسے شخص نے حدیث بیان کی' جو اپنی روایت میں ثقہ ہے' لیکن اپنے دین میں اس پر تہمت عائد کی گئی ہے اور اس کا نام عباد ہے۔

عبدان اہوازی نے ایک ثقہ راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: عباد بن یعقوب' اصحاب (یعنی صحابہ کرام) کو برا بھلا کہتا تھا' ابن عدی کہتے ہیں: اس نے فضائل کے بارے میں ایسی روایات نقل کی ہیں، جنہیں میں منکر قرار دیتا ہوں' صالح جزرہ کہتے ہیں: عباد بن یعقوب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہتا ہے' میں نے اسے یہ کہتے ہوئے بھی سنا ہے: اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق یہ نہیں ہے کہ وہ طلحہ اور زبیر کو جنت میں داخل کرے، جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کے بعد ان سے لڑائی کی تھی۔

قاسم بن زکریا بیان کرتے ہیں: میں عباد بن یعقوب کے پاس گیا وہ احادیث کا سماع کرنے والے شخص کا پہلے امتحان لیتا تھا' اس نے دریافت کیا: سمندر کو کس نے بنایا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے کہا: ایسا ہی ہے' اسے بنایا کس نے ہے؟ میں نے کہا: جناب آپ بتا دیں، اس نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے بنایا ہے، اس نے دریافت کیا: سمندر کو جاری کس نے کیا ہے؟ تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، اس نے کہا: یہ ایسا ہی ہے' اسے جاری کس نے کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ بتا دیں، اس نے کہا: امام حسین نے اسے جاری کیا ہے۔

اس نے تلوار لٹکائی ہوئی تھی میں نے دریافت کیا، یہ کس لیے ہے؟ اس نے کہا: یہ میں نے اس لیے تیار رکھی ہے' تاکہ میں اس کے ذریعے امام مہدی کے ساتھ مل کر لڑائی کروں گا، (قاسم کہتے ہیں:) جب میں اس سے وہ روایات سن کر فارغ ہو گیا جو میں اس سے سننا چاہ رہا تھا، تو ایک مرتبہ پھر میں اس کے پاس گیا' اس نے دریافت کیا، سمندر کو کس نے بنایا ہے؟ میں نے کہا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے بنایا ہے' اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسے جاری کیا ہے' پھر میں وہاں سے اٹھا اور بھاگ کھڑا ہوا' وہ پیچھے سے چیخ کر کہتا رہا: اس

فاسق کو' اللہ کے دشمن کو پکڑ و اور اسے قتل کر دو' یہ روایت خطیب نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

محمد بن جریر کہتے ہیں: میں نے عباد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنی نماز میں آلِ محمد کے دشمنوں سے برات کا اظہار نہیں کرتا' اس کا حشر' ان دشمنوں کے ساتھ ہوگا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آل کے ساتھ' حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آل نے دشمنی کی تھی اور یہ دونوں گروہ ''آلِ محمد'' ہیں' اس میں کوئی شک نہیں ہے' تو پھر ہم کس سے برات کا اظہار کریں گے؟ ہم دراصل دونوں گروہوں کے لیے دعائے مغفرت کریں گے اور زیادتی کرنے والے سے برات کا اظہار کریں گے' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے اس طرزِ عمل سے برات کا اظہار کیا تھا' جو انہوں نے بنو خزیمہ کے افراد کو قتل کرنے میں جلد بازی کی تھی لیکن اس کے ہمراہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بھی فرمایا ہے:

خالد سیف سله الله علی المشرکین

''خالد ایک ایسی تلوار ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر سونت رکھا ہے''

تو ایک ایسے گناہ سے برات کا اظہار کرنا' جس کی مغفرت ہو سکتی ہے' اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس شخص سے برات کا اظہار کیا جائے

ابن حبان کہتے ہیں: اس کا انتقال 250 ہجری میں ہوا' یہ شیعہ فرقے کا داعی تھا' اس کے علاوہ اس نے مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں اس کی وجہ یہ متروک ہونے کا مستحق قرار پایا' یہی وہ شخص ہے' جس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

اذا رایتم معاویة علی منبری فاقتلوه.

''جب تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو اسے قتل کر دو''

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

انه کان یقرا وکفی الله المؤمنین القتال بعلی.

''وہ یہ تلاوت کرتے تھے''علی کے ساتھ مل کر لڑائی کرنے کے لیے' اللہ تعالیٰ مومنوں کے لیے کفایت کرنے والا ہے''

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: فضل نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں' امام دارقطنی کہتے ہیں: عباد بن یعقوب نامی شخص شیعہ تھا' لیکن صدوق ہے۔

۴۱۵۵- عباد بن یوسف (ق) حمصی، صاحب کرابیس.

صفوان ابن عمرو (بن عثمان) اور دیگر حضرات سے اس نے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس نے ایسی روایات نقل کیں ہیں' جنہیں نقل کرنے میں یہ منفرد ہے' عمرو بن عثمان اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن ماجہ اور ابن ابو عاصم نے اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کے حوالے سے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے

حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

افترقت اليهود على احدى وسبعين فرقة..الحديث.وفي آ خر ه:قيل: من هم يا رسول الله؟ قال: الجماعة.

''یہودی 71 فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے''۔الحدیث' اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ''عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہونگے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: الجماعت''

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کے علاوہ' اس کے حوالے سے اور کوئی روایت نقل نہیں کی۔

۴۱۵۶-عباد سمان (د).

اس نے سفیان کے حوالے سے اس کا اپنا قول نقل کیا ہے' جبکہ قبیصہ نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ پتہ نہیں چل سکا یہ کون ہے؟

(عبادہ)

۴۱۵۷-عبادہ بن مسلم (عو) فزاری.

اس نے حسن، جبیر بن ابی سلیمان ابن جبیر اور ایک جماعت سے، جبکہ وکیع اور ابو عاصم نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، امام ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں ان لوگوں میں کیا ہے' جن کا نام عباد ہے، انہوں نے ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ منکر الحدیث ہے اور اس سے استدلال کرنا ساقط ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۴۱۵۸-عبادہ بن یحییٰ توءم.

اس نے ابن ابو ملیکہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۱۵۹-عبادہ، ابو یحییٰ

قتادہ نے اس پر جھوٹی روایات نقل کرنے کا الزام عائد کیا ہے' یہ بات ابو عاصم نے بیان کی ہے' عبادہ نے ابو داؤد کے حوالے سے حضرت ابو حمراء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعة اشهر او ثمانية اشهر، ياتي باب فاطمة فيقول: الصلاة،يرحمكم الله، انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهر كم تطهيرا.

''میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی 7 ماہ تک' یا 8 ماہ تک یہ بات سن کر یاد رکھی ہے' آپ جب بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر آتے تھے' تو یہ کہتے تھے: نماز کا وقت ہو گیا ہے' اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تم کو اچھی طرح سے پاک کر دے''

عقیلی کہتے ہیں: ابوداؤد سے مراد نفیع بن حارث ہیں۔

۴۱۶۰- عبادہ (ت)

اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوبردہ سے روایات نقل کی ہیں' اگر تو یہ پہلے والا راوی نہیں ہے' پھر مجھے نہیں معلوم یہ کون ہے؟ ایک قول کے مطابق یہ عبادہ بن یوسف ہے' ایک قول کے مطابق یہ وہ عباد ہے' جس کا ذکر پہلے ہوا ہے' بعض حضرات نے اسے صحیح قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۴۱۶۱- عبادہ بن زیاد اسدی

اس نے قیس بن ربیع سے' جبکہ اس سے ابوحصین وادعی' مطین اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: یہ غالی شیعہ تھا' موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: میں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا' ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے' موسیٰ بن اسحاق انصاری کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' محمد بن محمد بن عمرو نیشاپوری حافظ کہتے ہیں: عبادہ بن زیاد کے جھوٹے ہونے پر اتفاق ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ قول مردود ہے' عبادہ نامی اس راوی میں شیعہ ہونے کے علاوہ اور کوئی خرابی نہیں ہے' اس کا انتقال 231 ہجری میں کوفہ میں ہوا تھا' بعض حضرات نے اس کا نام عباد بیان کیا ہے۔

۴۱۶۲- عباس بن احمد بن عباس

یہ ایک بزرگ ہے' جس نے 600 ہجری سے پہلے روایات نقل کی تھیں' یہ مجروح ہے' یہ عمدہ نہیں ہے۔

۴۱۶۳- عباس بن احمد واعظ

اس نے داود بن علی ظاہری سے روایات نقل کی ہیں' خطیب ابوبکر کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت وہ ہے' جس کا متن یہ ہے:

من آذی ذمیا فانا خصمه

''جو شخص کسی ذمی کو تکلیف پہنچائے' میں اس کا مقابل فریق ہوں گا''

یہ روایت امام مسلم اور امام بخاری کی سند کے ساتھ نقل کی گئی ہے' خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس میں خرابی کی جڑ عباس نامی یہ راوی ہے۔

۴۱۶۴- عباس (بن) اخنس

یہ بقیہ کا استاد ہے' یہ مجہول ہے۔

۴۱۶۵- عباس بن بکار ضبی بصری

اس نے اپنے ماموں ابوبکر ہذلی سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی اس حدیث کے حوالے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

اذا کان یوم القیامة نادی مناد: یاهل الجمع غضوا ابصارکم عن فاطمة حتی تمر علی الصراط الی الجنة.

''جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو جب تک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یہاں سے پل صراط سے گزر کر جنت تک نہیں چلی جاتی ہیں''

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت میں وہم اور منکر ہونا غالب ہوتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الغلاء والرخص جندان من جند الله، احدهما الرغبة، والآخر الرهبة، فاذا اراد الله ان یغلی قذف فی قلوب التجار الرغبة، فحبسوا ما فی ایدیهم، واذا اراد ان یرخصه قذف فی قلوب التجار الرهبة فاخرجوا ما فی ایدیهم.

''چیز کا مہنگا ہونا یا سستا ہونا' اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے دو لشکر ہیں' ان میں سے ایک رغبت کی وجہ سے ہوتا ہے اور دوسرا ڈر کی وجہ سے ہوتا ہے، جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو مہنگا کرنا چاہتا ہے تو تاجروں کے دلوں میں رغبت ڈال دیتا ہے تو ان کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ اسے ذخیرہ کر لیتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو سستا کرنا چاہتا ہے' تو تاجروں کے دلوں میں ڈر ڈال دیتا ہے ان کے پاس جو کچھ ہوتا ہے' وہ اسے نکال دیتے ہیں''

عباس بن ولید بکار نامی راوی' بصرہ کا رہنے والا ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من غرس یوم الاربعاء فقال: سبحان الباعث الوارث، اتته باکلها.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص بدھ کے دن کسی پودے کو لگائے اور اس پر یہ پڑھ لے: ''سبحان الباعث الوارث'' تو وہ اس کے پھل کو کھائے گا''

اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک روایت یہ ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں۔

مکتوب علی العرش: لا اله الا الله وحدی، محمد عبدی ورسولی، ایدته بعلی.

''عرش پر یہ تحریر ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف میں معبود ہوں، محمد میرے بندے اور میرے رسول ہیں جن کی تائید میں نے علی کے ذریعے کی ہے''

اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت وہ ہے' جو اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام مہدی کے بارے میں' مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

فقال سلمان: يارسول الله، من اى ولدك ؟ قال: من ولدى هذا، وضرب بيده على الحسين

حضرت سلمان نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ آپ کی کون سی اولاد میں سے ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اس بیٹے کی اولاد میں سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر رکھ کر یہ بات ارشاد فرمائی''

۴۱۶۶- عباس بن حسن خضری

ابوعروبہ حرانی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' میں یہ کہتا ہوں: اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں اس کے حوالے سے محمد بن سلمہ حرانی اور حران کے رہنے والے دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے، امام ابن عدی کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے برخلاف نقل کرتا ہے، ابوعروبہ کہتے ہیں: اس کے پاؤں میں دھاگا تھا۔

۴۱۶۷- عباس بن حسن جزری

اگر اللہ نے چاہا' تو یہ خضری (یعنی سابقہ راوی) ہوگا۔ اس نے اعرج کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے۔

۴۱۶۸- عباس بن حسن بلخی.

اس نے اصرم بن حوشب سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی نے اصرم کے حالات میں یہ بات ذکر کی ہے، یہ حدیث چوری کرتا تھا، خطیب کہتے ہیں: مجھے اس کی حالت کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے۔ مطین اور محاملی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۱۶۹- عباس بن حسین بصری.

اس نے مبشر بن اسماعیل اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' میں یہ کہتا ہوں: یہ صدوق ہے' موسیٰ بن ہارون، عبداللہ بن احمد نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔

۴۱۷۰- عباس بن حسین

یہ ''رے'' کا قاضی تھا، اس نے یزید بن ہارون سے روایات نقل کی ہیں، میں اس سے واقف نہیں ہوں' عبداللہ بن عمران نجار حافظ نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور میں نجار سے مناسب طور پر واقف نہیں ہوں۔

۴۱۷۱- عباس بن خلیل بن جابر حمصی

اس نے کثیر بن عبید اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۴۱۷۲- عباس بن ضحاک بلخی.

ابن حبان کہتے ہیں: یہ ایک بوڑھا دجال تھا' اس سے روایات نوٹ کرنے والے افراد کم ہیں' اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

من كتب بسم الله الرحمن الرحيم ولم يعور الهاء كتب الله له الف الف حسنة، ورفع له الف الف درجة،

''جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم تحریر کرتا ہے اور اور (اللہ کی) ھاء کو واضح گولائی دے کر لکھے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں نوٹ کر لیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کرتا ہے''

ابتدائی درجے کا طالب علم یہ بات جانتا ہے یہ روایت موضوع ہے۔

۴۱۷۳- عباس بن طالب، بصری

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی' اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں، ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ اس پائے کا نہیں ہے۔

۴۱۷۴- عباس بن عبداللہ بن عصام فقیہہ

اس نے عباس دوری اور ہلال بن علاء سے روایات نقل کی ہیں' اس نے 325 ہجری میں ہمدان میں روایات نقل کی تھیں، یہ ثقہ نہیں ہے' جب اس کا معاملہ لوگوں کے سامنے واضح ہو گیا، تو انہوں نے اسے متروک قرار دیا، صالح بن احمد کہتے ہیں: یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی صدوق ہے۔

۴۱۷۵- عباس بن عبداللہ نخشبی.

یحییٰ بن معین سے اس نے روایات نقل کی ہیں' ابوسعید بن یونس حافظ نے اس پر تنقید کی ہے۔

۴۱۷۶- عباس بن عتبہ

اس نے عطاء کے حوالے روایات نقل کی ہیں، اس کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہیں، اسماعیل بن عیاش نے اس سے روایات نقل کی ہیں، اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ليس من عبد يبيت طاهرا الا بات معه ملك في شعاره لا يتقلب ساعة من الليل الا قال: اللهم اغفر لعبدك فانه بات طاهرا.

''جو بھی بندہ رات کے وقت باوضو ہو کر (سوتا ہے) تو اس کے ساتھ اس کے لحاف میں ایک فرشتہ رات بسر کرتا ہے' رات کی جو گھڑی تبدیل ہوتی ہے' وہ فرشتہ یہ کہتا ہے: اے اللہ! اپنے اس بندے کی مغفرت کر دے' کیونکہ اس نے باوضو حالت میں رات بسر کی ہے''

۴۱۷۷- عباس بن عبدالرحمٰن

نافع بن جبیر سے اس نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے' انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث بھی نقل کی ہے۔

۴۱۷۸- عباس بن عثمان بن شافع

یہ امام شافعی کے دادا ہیں' عمر بن محمد بن حنفیہ سے اس نے روایات نقل کی ہیں' اس کے بیٹے محمد کے علاوہ' میں نے اور کسی کو نہیں دیکھا کہ اُس نے اِس سے روایات نقل کی ہوں' اس کے حوالے سے روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' جو دینار کے عوض میں دینار کے لین دین کے بارے میں ہے۔

۴۱۷۹- عباس بن عمر کلوذانی

ابوجعفر (محمد بن عمرو) بن بختری رزاز سے اس نے روایات نقل کی ہیں' خطیب نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے انہوں نے اس کی نسبت احادیث ایجاد کرنے اور شیعہ ہونے کی طرف کی ہے۔

۴۱۸۰- عباس بن فضل

شاید اس کا نام عباس بن عون ہے' امام دارقطنی نے ایک شخص کے حوالے سے اس سے روایات نقل کی ہیں اور اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۴۱۸۱- عباس بن فضل (ق) انصاری موصلی مقری

یہ ابوعمرو بن علاء کا ساتھی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ثقہ نہیں ہیں' میں نے دریافت کیا: اے ابوزکریا! اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''جب دو سو سال ہو جائیں گے'' یہ موضوع حدیث ہے۔

امام احمد کہتے ہیں: میں نے اس کی صرف اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

قال لی: یلی من ولدك.. وذكر الحديث.

''انہوں نے مجھ سے کہا: تمہاری اولاد میں سے ایک شخص والی (حکمران) بنے گا''

اس کے بعد پوری روایت نقل کی ہے' جہاں تک اس کی ان روایات کا تعلق ہے' جو اس نے یونس' خالد اور شعبہ سے نقل کی ہیں' تو وہ صحیح ہیں' میں ان میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' امام بخاری کہتے ہیں: عباس بن فضل نے موصل میں رہائش اختیار کی تھی' یہ منکر الحدیث ہے' امام

نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے ابن عدی کہتے ہیں۔ ابراہیم بن علی عمری نے موصل میں عبدالغفار بن عبداللہ کے حوالے سے عباس انصاری کے حوالے سے ایک نسخہ ہمارے سامنے پڑھ کر سنایا تھا' جو انہوں نے تصنیف کیا تھا وہ ایک بڑی کتاب ہے اور اس مین صالح روایات منقول ہیں البتہ میں نے ان میں سے چند روایات کو منکر قرار دیا ہے' اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی روایات کو نوٹ کیا جائے گا۔

میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 186 ہجری میں ہوا، اس وقت اس کی عمر 86 برس تھی۔

۴۱۸۲- العباس بن فضل عدنی

اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی' حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات سے اس نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم نے اس سے احادیث کا سماع کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ ایک شیخ ہے' تو یہ لفظ شیخ جرح کی عبارت نہیں ہے' اسی لیے میں نے اپنی کتاب میں ایسے کسی شخص کا ذکر نہیں کیا جس کے بارے میں انہوں نے صرف یہ کہا ہے' البتہ یہ توثیق کی عبارت بھی نہیں ہے' تا ہم تحقیق سے آپ کے سامنے یہ بات واضح ہو جائے گی' یہ راوی حجت نہیں ہے' اسی سے ان کا یہ قول بھی تعلق رکھتا ہے کہ ان کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا اگر چہ یہ حجت نہیں ہے۔

۴۱۸۳- عباس بن فضل ارق بصری

اس کے حوالے سے عباس دوری، محمد بن ضریس نے روایات نقل کی ہیں' یہ عفان کے معاصرین میں سے ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہوگی تھی اس کے بعد انہوں نے انصاری کا ذکر کیا ہے تا ہم ابن عدی نے ان دونوں کو ایک ہی فرد قرار دیا ہے اور انہیں اس بارے میں وہم ہوا ہے' ازرق نے ہمام بن یحییٰ اور اس کے مرتبے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' اس کی کنیت ابوعثمان ہے' جہاں تک اس سے پہلے والے راوی کا تعلق ہے' تو اس کی کنیت ابوالفضل ہے۔

ابراہیم بن عبداللہ بن جنید کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو سنا' ان سے عباس ازرق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے یہ کذاب اور خبیث ہے' علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۴۱۸۴- عباس بن فضل ارسوفی۔

محمد بن عوف حمصی سے اس نے روایات نقل کی ہیں' اُس کے حوالے سے اس نے جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۸۵- عباس بن محمد، ابوفضل رافقی۔

یہ ایک مشہور شخص ہے جو بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے یحییٰ طحان کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۴۱۸۶- عباس بن محمد مرادی۔

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں، امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس نے امام مالک کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔

۴۱۸۷- عباس بن محمد علوی.

عمار نامی اس راوی نے حماد بن زید کے حوالے سے جھوٹی روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)

التفاحة التی انفلقت عن حوراء لعثمان.

''وہ سیب جو عثمان کے لیے مخصوص حور کے ہاتھ سے گرا تھا''

۴۱۸۸- عباس بن ولید بن بکار.

اس کا ذکر بھی پہلے گزر گیا ہے' یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی مامون ہے اور اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔

۴۱۸۹- (صح) عباس بن ولید (خ،م) نرسی.

یہ صدوق ہے' شیخین نے اس سے روایات نقل کی ہیں' علی بن مدینی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے یہ بات ابن جوزی نے بیان کی ہے، جبکہ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، پھر انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ علی بن مدینی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۴۱۹۰- عباس بن ولید (ق) بن صبح خلال دمشقی

اس نے ولید بن مسلم کا زمانہ پایا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا یہ شیخ ہے' آجری کہتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد سے اس بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ رجال اور روایات کا عالم تھا، البتہ میں اس سے احادیث نقل نہیں کروں گا۔

۴۱۹۱- عباس بن یزید بحرانی (ق).

اس نے سفیان بن عیینہ اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں، یہ علم حدیث کا ماہر اور حافظ الحدیث تھا، امام دارقطنی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے یہ روایت ازہری نے امام دارقطنی کے بارے میں نقل کی ہے' جبکہ ابوعبدالرحمٰن سلمی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ثقہ اور مامون ہے۔

(عبادہ، عبایہ)

۴۱۹۲- عبادہ بن کلیب (ق).

اس نے جویریہ بن اسماء کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں: یہ صدوق ہے' اس سے ایسی روایات منقول ہیں جن کو منکر قرار دیا گیا ہے اور دوسرا راوی اس کے مقابلے میں زیادہ ثقہ ہوگا، ابوکریب نے اس کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں' امام بخاری نے اس کا تذکرہ کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کو تبدیل کر دیا گیا۔

۴۱۹۳- عبایہ بن ربعی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کے حوالے سے موسیٰ بن طریف نے روایات نقل کی ہیں، یہ دونوں (یعنی یہ راوی اور اس سے روایت نقل کرنے والا موسیٰ نامی راوی) غالی شیعہ ہیں۔

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

انا قسيم النار ''میں جہنم کو تقسیم کرنے والا ہوں''

ورقاء بیان کرتے ہیں: میں اور مسعر اعمش کی طرف گئے تا کہ دو روایات کی وجہ سے اس پر ناراضگی اظہار کریں ایک یہ روایت کہ میں جہنم کو تقسیم کرنے والا ہوں اور دوسری یہ روایت کہ فلاں اس اس طرح پل صراط پر ہوگا، تو اعمش نے کہا: میں نے تو یہ روایت کبھی نقل نہیں کی۔

خریبی بیان کرتے ہیں: ہم اعمش کے پاس موجود تھے ایک دن وہ غصے کے عالم میں ہمارے پاس آئے اور بولے: کیا تمہیں موسیٰ بن طریف پر حیرت نہیں ہوتی کہ وہ عبایہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کرتا ہے: ''میں جہنم کو تقسیم کرنے والا شخص ہوں''۔

علاء بن مبارک کہتے ہیں: ابوبکر بن عیاش نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اعمش سے کہا کہ موسیٰ نے عبا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث نقل کی تو بولے: اللہ کی قسم! میں نے یہ روایت صرف مذاق اڑانے کے طور پر بیان کی تھی تو میں نے کہا: لوگوں نے تو آپ کے حوالے سے یہ روایت اپنی تحریروں میں نوٹ کر لی ہے۔

اس راوی نے عبایہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے۔

والله لاقتلن ثم لابعثن ثم لاقتلن

''اللہ کی قسم! مجھے قتل کر دیا جائے گا مجھے زندہ کیا جائے گا پھر مجھے قتل کیا جائے گا''

(عبداللہ)

۴۱۹۴- عبداللہ بن ابان ثقفی

سفیان ثوری سے اس نے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے اس کی نقل کردہ روایت منکر اور جھوٹی ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من قاد مكفوفا اربعين ذراعا دخل الجنة.

جو نابینا شخص (لڑائی کے موقعہ پر) چالیس گز تک (چوپائے) کو آگے سے کھینچے گا وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

ابن عدی نے اسے واہی قرار دیا ہے۔

۴۱۹۵- عبداللہ بن ابراہیم غفاری (د،ت)

یہ عبداللہ بن ابوعمرو مدنی ہے' لوگ اس کے کمزور ہونے کی وجہ سے اس کا ذکر تدلیس کے طور پر کرتے ہیں' عبداللہ بن ابی بکر، عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے اس نے' جبکہ حسن ابن عرفہ اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان نے اس کی نسبت اس بات کی طرف کی ہے کہ یہ احادیث ایجاد کرتا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں متابعت نہیں کی گئی ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہوتی ہے' ابن عدی نے اس کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں' جو ابن عرفہ کے جزء میں ہے، جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں ہیں، یہ دونوں روایات جھوٹی ہیں۔

اسی کے حوالے سے ایک وہ روایت منقول ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

نزل علی جبرائیل بالبرنی من الجنة.

''حضرت جبرائیل جنت سے برنی (کھجوریں) لے کر نازل ہوئے''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیه وسلم : السماح رباح، والعسر شؤم.

''خوشحالی' خوش قسمتی ہے' اور غربت' نحوست ہے''

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم : ما قال عبد لا اله الا اللہ الا اهتز عمود بین یدی اللہ، فیقول اللہ له: اسکن، فیقول: یا رب، کیف اسکن ولم تغفر لقائلها! فیقول: فانی قد غفرت له.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی بندہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے سامنے موجود ستون حرکت میں آجاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے: ٹھہر جاؤ' تو وہ عرض کرتے ہیں: اے میرے پروردگار! میں کیسے ٹھہر جاؤں' جبکہ تو نے کلمہ کو پڑھنے والے کی مغفرت ہی نہیں کی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس کی مغفرت کر دی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

احشر یوم القیامة بین ابی بکر وعمر، حتی اقف بین الحرمین، فیاتینی اهل مکة والمدینة.

''قیامت کے دن مجھے' ابوبکر اور عمر کے درمیان اٹھایا جائے گا' یہاں تک کہ میں دونوں حرموں (یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) کے درمیان ٹھہر جاؤں گا' تو اہل مکہ اور اہل مدینہ میرے پاس آجائیں گے''۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں:

مر معاذ برجل قد لسع، فوضع یده علیها، وقال: بسم اللہ - وقرا الحمد، فبرا الرجل واذهب اللہ عنه الداء، فاخبر النبی صلی اللہ علیه وسلم ۔ فقال: والذی بعثنی بالحق نبیا لو قرئت علی کل داء بین

السماء والارض لشفی اللہ صاحبہا

''ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس گزرے' جسے زہریلے جانور نے کاٹ لیا تھا، انہوں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور بسم اللہ پڑھنے کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھی' تو وہ شخص ٹھیک ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تکلیف کو ختم کر دیا، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ نبی بنا کر مبعوث کیا ہے، اس سورۃ کو آسمان اور زمین کے درمیان جس بھی بیماری پر پڑھا جائے' تو اللہ تعالیٰ اس بیماری والے شخص کو شفاء نصیب کرے گا''

اس میں نافع کا بھائی مجہول ہے' خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم: احشر یوم القیامۃ بین ابی بکر وعمر حتی اوقف بین الحرمین

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن مجھے ابو بکر اور عمر کے درمیان اٹھایا جائے گا' یہاں تک کہ میں دونوں حرموں کے درمیان ٹھہر جاؤں گا''

یہ روایت صحیح نہیں ہے' حاکم کہتے ہیں: عبداللہ نے ضعیف راویوں کی ایک جماعت سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

۴۱۹۶- عبداللہ بن ابراہیم (س) بن عمر صنعانی

اس نے اپنے والد ابراہیم اور اپنے چچاؤں حفص، محمد، وہب' جو عمر بن کیسان کی اولاد ہیں، ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس کے حوالے سے احمد، ابن مدینی، محمد بن رافع نے روایات نقل کی ہیں' امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام نسائی نے اس کے حوالے سے ایک روایت بھی نقل کی ہے۔

۴۱۹۷- عبداللہ بن ابراہیم دمشقی۔

اس نے لیث کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' نباتی نے اسے نقل کیا ہے' البتہ میں نے تاریخ دمشق میں یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

۴۱۹۸- عبداللہ بن ابراہیم مؤدب۔

سوید بن سعد سے اس نے روایات نقل کی ہیں' دار قطنی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۴۱۹۹- عبداللہ بن احمد بن افلح بکری

یہ ایک قصہ گو تھا' یہ یوسف قواس کا استاد ہے' جس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے' اس نے جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی 'سند' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما من یوم جمعۃ الا ویطلع اللہ علی دار الدنیا فیعتق مائتی

الف من النار ویقول عبادی: سبحانی احتجبت فلا عین ترانی.. الحدیث بطوله.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہو کر دو لاکھ افراد کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور یہ فرماتا ہے: اے میرے بندو! میں پاک ہوں، اگر میں حجاب کرلوں تو کوئی آنکھ مجھے نہ دیکھ سکے''

اس کے بعد اس نے طویل روایت نقل کی ہے۔

۴۲۰۰- عبداللہ بن احمد بن محمد بن طلحہ، ابوبکر بغدادی مقری خباز

اس نے عبدالحق بن یوسف اور اس کے بعد کے افراد سے احادیث کا سماع کیا ہے اس نے بہت سے مشائخ سے سماع کا دعویٰ کیا ہے ابن نجار کہتے ہیں: اس کے اس قول پر اعتماد نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کی تحریر پر اعتماد کیا جائے گا' کیونکہ یہ بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتا ہے' میں نے اس کی دین داری کے باوجود اس کے حوالے سے کئی ضعیف چیزیں دیکھی ہیں۔

۴۲۰۱- عبداللہ بن احمد بن راشد

یہ ولید کے بھانجے کے نام سے معروف ہے' یہ قاضی تھا' فقہ کا ماہر تھا' اور ظاہری فرقے سے تعلق رکھتا تھا' یہ دمشق اور دیگر علاقوں کا قاضی رہا' اس نے ابن قتیبہ عسقلانی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ بے حیائی کا کام کر کے اپنے مرتبے کو گرانے والا رشوت باز تھا' یہ چوتھی صدی ہجری کے درمیان میں موجود تھا' یہ ظاہری مکتبہ فکر کے اکابرین میں ایک شمار ہوتا ہے۔

۴۲۰۲- عبداللہ بن احمد فارسی

ابوبکر نجاد سے اس نے روایات نقل کی ہیں' یہ بغداد میں قدریہ فرقے کا داعی تھا' یہ بات خطیب نے بیان کی ہے' لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال 407 ہجری میں ہوا۔

۴۲۰۳- عبداللہ بن احمد بن قاسم نہاوندی

حاکم نے بغداد میں اس سے استفادہ کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۴۲۰۴- عبداللہ بن احمد دشتکی۔

علی بن محمد بن مہرویہ قزوینی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور پھر ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۰۵- عبداللہ بن احمد بن عامر

اس نے اپنے والد کے حوالے سے امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ان کے آباؤ اجداد کے حوالے سے ایک نسخہ نقل کیا ہے' جس میں جھوٹی روایات ہیں اور اس جھوٹ کا سہرا' یا اس کے سر ہوگا' یا اس کے باپ کے سر ہوگا۔

حسن بن علی زہری کہتے ہیں: یہ پڑھا لکھا نہیں تھا اور پسندیدہ شخصیت کا مالک نہیں ہے' حابی، ابن شاہین اور ایک جماعت نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال 324 ہجری میں ہوا۔

۴۲۰۶- عبداللہ بن احمد بن ربیعہ بن زبر قاضی.

عباس دوری اوران کے طبقے افراد سے اس نے روایات نقل کی ہیں' یہ فقہ اور حدیث کے ماہرین میں ایک شمار ہوتا ہے' البتہ یہ کچھ چیزیں نقل کرنے میں منفرد ہے' خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' اس کا انتقال 329 ہجری میں ہوا' دار قطنی نے اس پر خط کھینچا ہے۔

اس نے ہیثم بن سہل کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۰۷- عبداللہ بن احمد بن عبداللہ بن حمدیہ

یہ حسن کا بھائی ہے' بغداد کا رہنے والا ہے اس پر الزام عائد کیا گیا ہے' کہ اس نے سماع کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے' نجاد، ابن قانع نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال 421 ہجری میں ہوا۔

۴۲۰۸- عبداللہ بن احمد یحصبی دمشقی.

ابن جریج سے اس نے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں عقیلی نے یہ کہا ہے کہ یہ حمص کا رہنے والا ہے' اس کی حدیث میں اس کی متابعت نہیں کی گئی' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

كان يقتل الحية والعقرب في الصلاة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مار دیتے تھے''

۴۲۰۹- عبداللہ بن اذین

ثور بن یزید سے اس نے روایات نقل کی ہیں' امام ابن حبان کہتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ذبائح الجن وعن ذبائح الزنج.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے ذبیحہ اور زنگی کے ذبیحہ سے منع کیا ہے''۔

تو یہ بات بیان کی گئی ہے جن کے ذبیحہ سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جب کوئی گھر خرید تے تھے تو اس گھر کے لیے قربانی کرتے تھے' تا کہ اس گھر میں انہیں جن کی طرف سے کوئی تکلیف لاحق نہ ہو۔

۴۲۱۰- عبداللہ بن ازہر مصری.

یزید بن سعید اسکندرانی سے اس نے روایات نقل کی ہیں' ابوسعید بن یونس کہتے ہیں یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے' یہ 300 ہجری کے بعد (زندہ تھا)۔

۴۲۱۱- عبداللہ بن ازور.

اس نے ہشام بن حسان کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے ازدی کہتے ہیں یہ انتہائی ضعیف ہے اس کے حوالے سے ایک

روایت منقول ہے جو اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

الاختصار فی الصلاۃ استراحۃ اھل النار.

''نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا' اہل جہنم کا راحت حاصل کرنے کا طریقہ ہے''

۴۲۱۲- عبداللہ بن اسحاق کرمانی

یہ واہی ہے حافظ ابوعلی نیشاپوری کہتے ہیں: اس نے محمد بن ابویعقوب کرمانی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں میں اس کے پاس آیا تا کہ اس سے اس کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کروں تو اس نے بتایا: اس کی پیدائش 251 ہجری میں ہوئی تھی' تو میں نے کہا: محمد بن ابویعقوب تو تمہاری پیدائش سے 7 سال پہلے ہی فوت ہو گئے تھے (تو تم نے اس سے کیسے روایات نقل کر لی ہیں؟)۔

۴۲۱۳- عبداللہ بن اسحاق ہاشمی.

عقیلی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں' جن میں سے کسی میں بھی اس کی متابعت نہیں کی گئی' اس نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام.

''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کر دے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے،

۴۲۱۴- عبداللہ بن اسحاق خراسانی، ابومحمد معدل، بغداد

یہ صدوق اور مشہور ہے' اس کا باپ اسحاق بن ابراہیم بن عبدالعزیز بغوی' محدث ''ابوالقاسم بغوی'' کا چچازاد ہے' ابومحمد (نامی اس راوی) نے یحییٰ بن ابوطالب اور ان کے طبقے کے افراد سے سماع کیا ہے' ان سے روایات نقل کرنے والا آخری فرد علی بن شاذان ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: اس میں (کچھ) لین (کمزوری) پائی جاتی ہے۔

۴۲۱۵- عبداللہ بن اسحاق بن عثمان وقاصی،

میں اس سے واقف نہیں ہوں، ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۴۲۱۶- عبداللہ بن اسحاق، ابواحمد جرجانی.

امام دارقطنی نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں اور اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۴۲۱۷- عبداللہ بن اسماعیل بن عثمان بصری.

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں، ابوحاتم نے اسے لین قرار دیا ہے، شاید یہ ''جودانی'' ہے، جس نے جریر بن حازم سے روایات نقل کی ہیں' حافظ محمد بن سنجر نے اس سے روایات نقل کی ہیں' عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۴۲۱۸- عبداللہ بن اسماعیل (ت،ق).

اسماعیل بن ابی خالد سے اس نے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ابوکریب نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے، ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۲۱۹- عبداللہ بن ابی امیہ.

اس نے اپنی سند کے ساتھ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لم یمت نبی حتی یؤمه رجل من قومه.

''کسی بھی نبی کا اس وقت تک انتقال نہیں ہوا، جب تک اس کی امت کے کسی فرد نے اس کی امامت نہیں کی''

عثمان بن خرزاذ نے اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ روایت امام دارقطنی نے اپنی ''سنن'' میں نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: عبداللہ (نامی راوی) قوی نہیں ہے۔

۴۲۲۰- عبداللہ بن انسان، ابومحمد (د).

اس سے عروہ نے اور اس کے حوالے سے اس کے بیٹے محمد نے ''وج'' کے شکار کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

ابن حبان اور ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہے اس بارے میں ان دونوں نے امام بخاری کے اپنی تاریخ میں (تحریر کیے ہوئے الفاظ) کی پیروی کی ہے' خلال نے ''العلل'' میں یہ ذکر کیا ہے: امام احمد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

ابن حبان نے ''الثقات'' میں یہ بیان کیا ہے: یہ غلطی کرتا ہے۔ ابن حبان یہ بات ان لوگوں کے بارے میں کہہ سکتے ہیں، جن سے متعدد روایات منقول ہوں لیکن عبداللہ نامی اس راوی سے تو صرف یہی ایک روایت منقول ہے، اور اگر اس نے اس میں بھی غلطی کی ہے تو ابن حبان کے قاعدے کے مطابق اس کی نقل کردہ روایت مردود شمار ہوگی۔

یہ حدیث ''مسند احمد'' میں موجود ہے، جو مصنف نے اپنی سند کے ساتھ، اس راوی کے حوالے سے، عروہ بن زبیر کے حوالے سے، ان کے والد سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں۔

اقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من لية حتى اذا كنا عند السدرة وقف فى طرف القرن الاسود حذوها، فاستقبل نخبا ببصره - يعنى واديا، ووقف حتى اتقف الناس كلهم، ثم قال: ان صيدوج وعضاهه حرم محرم لله، وذلك قبل نزوله الطائف وحصار ثقيف.

''ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ''لیہ'' سے آرہے تھے، یہاں تک کہ جب ہم سدرہ کے پاس پہنچے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ کنارے والی طرف کے مدمقابل ٹھہر گئے آپ نے نگاہ اٹھا کر وادی (نشیبی حصے) کا جائزہ لیا، آپ اتنی دیر ٹھہرے رہے کہ سب لوگ بھی ٹھہر گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وج'' (نامی جگہ) کا شکار اور درخت، اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ''حرم'' (کا حصہ) ہیں''

یہ بات آپ نے طائف میں پڑاؤ کرنے اور ثقیف قبیلے کا محاصرہ کرنے سے پہلے ارشاد فرمائی۔

(ذہبی کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: امام شافعی نے اس کی حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا ہے اور اس پر اعتماد کیا ہے، امام ابوداؤد نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

۴۲۲۱- عبداللہ بن اوس (د، ت)۔

اس نے صرف یہ روایت نقل کی ہے، جو بریدہ سے منقول ہے:

بشر المشائین فقط۔ ''پیدل چل کر (مسجد کی طرف) آنے والوں کو خوشخبری دیدو''

صرف ابوسلیمان کحال اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے: یہ بات ابن قطان نے بیان کی ہے' انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ مجہول ہے' میں یہ کہتا ہوں: یہ ''صدوق'' ہے اور ابوسلیمان کا نام ''اسماعیل'' ہے۔

۴۲۲۲- عبداللہ بن ایوب بن ابوعلاج موصلی۔

اس نے سفیان بن عیینہ اور امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ اس پر احادیث ایجاد کرنے کا الزام ہے، یہ کذاب ہے، لیکن (بظاہر) بڑا نیک شخص تھا' ابن عدی کہتے ہیں: یہ (بظاہر) بڑا عبادت گزار تھا۔ یہ اجرت مقرر کر کے رسیاں بٹنے اور کھجور کے پتوں کے بیچنے کا کام کرتا تھا، اور اس کی خوراک کے علاوہ جو رقم بچتی تھی اسے صدقہ کر دیتا تھا' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے، جو اس نے اپنی سند کے ساتھ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ان الله لا يغضب ، فاذا غضب سبحت الملائكة لغضبه، فاذا نظر الى الولدان يقرء ون القرآن تملا رضا.

''بے شک اللہ تعالیٰ غضب کا اظہار نہیں کرتا، لیکن جب وہ غضب کا اظہار کرتا ہے، تو فرشتے اس کے غضب (کو ختم کرنے کے لیے) تسبیح پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، پھر جب اللہ تعالیٰ زمین میں بچوں کو قرآن پڑھتے ہوئے دیکھتا ہے، تو بھرپور طریقے سے راضی ہو جاتا ہے''

ابن حبان نے اپنی سند کے ساتھ، اس راوی کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت مرفوع کے طور پر نقل کی ہے:

من اشترى ثوبا بعشرة دراهم في ثمنه درهم حرام لم تقبل له صلاة.. الحديث.

''جو شخص دس درہم کے عوض ہیں، کوئی کپڑا خریدے، جن میں سے ایک درہم حرام (کی کمائی کا) ہو، تو اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی''۔

یہ روایت جھوٹی ہے' اسی سند کے ساتھ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، یہ مرفوع روایت بھی منقول ہے:

انما سمي الدرهم لانه دار هم، وانما سمي الدينار لانه دار نار.

''درہم کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے، کیونکہ یہ ''غم کا گھر'' ہے اور دینار کو یہ نام اس لیے دیا گیا، کیونکہ یہ ''آگ کا گھر'' ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

سئل علیه السلام عن الرجل یتخذ الحمام فی القریة، فقال: ان کان یزرع کما تزرعون والا فلا.

''نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو بستی میں حمام بنالیتا ہے، تو آپ ﷺ نے جواب دیا: اگر وہ اسی طرح زراعت کرتا ہے، جس طرح تم زراعت کرتے ہو، (تو ٹھیک ہے) ورنہ نہیں''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان لله ملکا من حجارة یقال له عمارة، ینزل علی فرس من یاقوت، طوله مد بصره یدور فی البلدان ویسعر.

''اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے، جو پتھروں سے بنا ہے، اس کا نام ''عمارہ'' ہے، وہ یاقوت سے بنے ہوئے گھوڑے پر سوار ہو کر نازل ہوتا ہے، اس کی لمبائی اتنی ہے، جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے وہ شہروں میں چکر لگاتا ہے اور (چیزیں) مہنگی کرتا ہے''

یہ (تمام روایات) جھوٹی ہیں' حمیدی نے علی بن حرب کے والد کو خط میں لکھا تھا: ابن ابوعلاج سے توبہ کروائی گئی تھی' اور اسے ادب سکھایا گیا تھا۔

۴۲۲۳- عبداللہ بن ایوب بن زاذان قربی ضریر۔

اس نے ابوولید طیالسی سے روایات نقل کی ہیں، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے' ابن قانع کہتے ہیں: اس کا انتقال 292 ہجری میں ہوا۔

۴۲۲۴- عبداللہ بن بارق (ت)

یہ عبدربہ ہے' امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یحییٰ بن معین نے اسے لین قرار دیا ہے۔

۴۲۲۵- عبداللہ بن بدیل (د، س) ابن ورقاء المکی۔

اس نے زہری اور عمرو سے، جبکہ اس سے امام ابوداؤد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: اس سے ایسی روایات منقول ہیں' جن میں موجود کمی وبیشی کی وجہ سے انہیں منکر قرار دیا گیا ہے' امام دارقطنی نے اس پر تنقید کی ہے اور دیگر حضرات نے ان کا ساتھ دیا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے، جہاں تک اس کے ہم نام (درج ذیل راوی) کا تعلق ہے۔

۴۲۲۶- عبداللہ بن بدیل بن ورقاء خزاعی

یہ صحابی کے صاحبزادے ہیں' یہ ''صفین'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔

۴۲۲۷- عبداللہ بن بحیر (د، ت، ق) صنعانی القاص

یہ امام عبدالرزاق کا استاد ہے' یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ایسی حیرت انگیز روایات نقل کی ہیں، جیسے یہ معمول کے مطابق ہوں، اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا، یہ ابووائل ہے، یہ عبداللہ بن بحیر بن ریسان نہیں ہے، کیونکہ وہ ثقہ

ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن ریسان نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مراکش کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا تھا، بکر بن مضر اور ابن لہیعہ نے اس کا زمانہ پایا ہے۔

ابووائل نامی اس راوی نے، اپنی سند کے ساتھ، عروہ محمد سعدی، ان کے والد، ان کے دادا کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الغضب من الشیطان، وان الشیطان خلق من النار، وانما تطفا النار بالماء، فمن غضب فلیتوضا.

''غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے، اور آگ کو پانی کے ذریعے بجھایا جاتا ہے، تو جسے غصہ آئے، اسے وضو کر لینا چاہیے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

من سره ان ینظر الی یوم القیامة کانه رای عین فلیقرا: اذا الشمس کورت..الحدیث.

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ قیامت کے دن (کی صورتحال کو) واضح طور پر دیکھ لے، اسے سورہ تکویر کی تلاوت کرنی چاہیے''

ابن ماکولا کہتے ہیں: میرے خیال میں یہ عیسیٰ بن عبداللہ بن بجیر ہے، جس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔

ہشام بن یوسف کہتے ہیں: عبداللہ بن بجیر القاص نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی سے روایات نقل کی ہیں، اس نے جو سماع کیا ہے، اس میں یہ ''متقن'' ہے۔

۴۲۲۸-(صح) عبداللہ بن بریدہ (ع) بن حصیب اسلمی مروزی.

یہ ثقہ تابعین میں سے ایک ہے' امام ابوحاتم اور دیگر لوگوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' وکیع کہتے ہیں: سلیمان اس کا بھائی ہے اور احمد نے اس سے لوگ یہ کہتے ہیں: ان دونوں میں حدیث نقل کرنے کے حوالے سے سلیمان زیادہ مستند ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: میں نے اس کا تذکرہ صرف اس لیے کیا ہے کیونکہ نباتی نے ابن عدی پر اس کے حوالے سے استدراک کیا ہے. جی ہاں! عقیلی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے' وہ کہتے ہیں: احمد بن محمد نے یہ بات بیان کی ہے' میں نے امام احمد سے کہا: بریدہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' تو انہوں نے کہا: جہاں تک سلیمان کا تعلق ہے' تو میرے علم میں اس کی طرف سے کوئی الجھن نہیں ہے لیکن جہاں تک عبداللہ کا تعلق ہے اس کے بعد وہ خاموش ہو گئے۔

امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے یہ بات روایت کی ہے' امام احمد یہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن یزید' جس سے حسین بن واقد نے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ روایت کو میں منکر قرار نہیں دیتا۔

ابومنیب نے بھی یہ کہا ہے: گویا یہ شخص اسی نوعیت کے لوگوں میں سے ایک ہے۔

۴۲۲۹-عبداللہ بن بزیغ انصاری.

اس نے روح بن قاسم سے روایات نقل کی ہیں' امام دار قطنی بھی کہتے ہیں: یہ لین ہے لیکن متروک نہیں ہے ابن عدی کہتے

۴۲۳۳- عبداللہ بن ابی بصیر (د،س،ق) عبدی

اس نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ اور اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت صرف اس روایت کے حوالے سے ہوسکی ہے' جو ابواسحاق نے اس سے نقل کی ہے۔

۴۲۳۴- عبداللہ بن بکار.

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: اس کا نسب مجہول ہے' اس کی نقل کردہ روایات محفوظ نہیں ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ام حبیبة وراس معاویة فی حجرھا، فقال لھا: اتحبینه؟ قالت: ومالی لا احب اخی! قال: فان اللہ ورسوله یحبانه.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے' اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا سر ان کی گود میں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا تم اس سے محبت کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں اپنے بھائی سے کیونکر محبت نہ کروں؟، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں''

یہ روایت درست نہیں ہے۔

۴۲۳۵- عبداللہ بن ابی بکر (ت) بن زید (مدنی)

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' موسیٰ بن یعقوب کے علاوہ' اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں' علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۴۲۳۶- عبداللہ بن ابوبکر (س،ق) بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام مخزومی مدنی

یہ عبدالملک بن ابوبکر عمر بن ابوبکر اور حارث بن ابوبکر کا بھائی ہے' اس نے اپنے والد اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس کے حوالے سے زہری، محمد بن عبداللہ شعیثی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں اس کی نقل کردہ روایات کم ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہیں' ایک قول کے مطابق اس کا نام عبدالملک ہے' ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۲۳۷- عبداللہ بن ابوبکر مقدمی

یہ محمد کا بھائی ہے' اس نے جعفر بن سلیمان اور حماد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ابن عدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے حسن بن سفیان اور ابویعلی نے اس کے حوالے سے ہمیں احادیث بیان کی ہیں: ابویعلی جب بھی اس کا ذکر کرتے تھے' تو اسے ضعیف قرار دیتے تھے۔

ابویعلی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

لما دخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مکۃ استشرفہ الناس، فوضع راسہ علی رحلہ تخشعا

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخلہ ہوئے تو لوگ گردنیں اونچی کر کے آپ کو دیکھنے لگے' آپ نے خشوع وخضوع کی وجہ سے اپنا سر پالان پر رکھ لیا''

اس سے ایک اور روایت بھی منقول ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا)

شفاعتی لاهل الکبائر من امتی

''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے''

امام بوحاتم کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔

۴۲۳۸- عبداللہ بن بکیر غنوی کوفی.

اس نے محمد بن سوقہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ اکابر شیعہ میں سے ایک ہے۔

ساجی کہتے ہیں: یہ اہل صدق میں سے ہے' لیکن قوی نہیں ہے' ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ منکر روایات نقل کی ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں: ابن مہدی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۲۳۹- عبداللہ بن ابوبلال (د،ت،س).

اس نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' خالد بن معدان کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۴۲۴۰- عبداللہ بن ثابت، شامی.

یہ محمد بن حمیر کے مشائخ میں سے ایک ہے' یہ مجہول ہے' وہ حدیث جو اس نے روایت کی ہے وہ منکر ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

الشفاء داوء لکل داء ، لم یداو الورم والضربان بمثلہ.

''شفاء ہر بیماری کی دوا ہے' لیکن اسے ورم یا ضرب پر دوا کے طور پر استعمال نہ کیا جائے''

ابن حمیر کہتے ہیں: شفاء سے مراد حرف ہے' میں یہ کہتا ہوں یہ حب رشاد ہے۔

۴۲۴۱- عبداللہ بن ثابت (د) مروزی نحوی،

یہ ابن مبارک کے زمانے سے تعلق رکھنے والا ایک عمر رسیدہ شخص ہے' جس کی شناخت نہیں ہو سکی، ابوتمیلہ اس سے روایت نقل کرنے

میں منفرد ہے۔

۴۲۴۲- عبداللہ بن ثعلبہ (س) حضرمی.

اس نے ابن حجیر سے روایات نقل کی ہیں' عبدالرحمٰن بن شریح اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے' اس کی نقل کردہ حدیث شہداء کے بارے میں ہے۔

۴۲۴۳- عبداللہ بن جابر بن ربیعہ.

ابونعیم نے اس سے احادیث روایت کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۲۴۴- عبداللہ بن جابر بصری.

اس نے فضیل بن مرزوق سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۴۲۴۵- عبداللہ بن جبلہ طائی.

ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۴۲۴۶- عبداللہ بن جبیر خزاعی.

اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے سماک بن حرب نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۴۲۴۷- عبداللہ بن جراد.

یہ مجہول ہے اس کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہے کیونکہ وہ روایت اس سے یعلیٰ بن اشدق کذاب نے نقل کی ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی۔ اور اس کی نقل کردہ روایت بھی درست نہیں ہے۔

۴۲۴۸- عبداللہ بن جریر

اس نے ابن نمیر سے روایات نقل کی ہیں' یہ قدریہ فرقے کا داعی ہے اس کے حوالے سے جھوٹی روایات منقول ہیں جس میں خرابی کی جڑ یہی شخص ہے امام بخاری نے اپنی کتاب الضعفاء الکبیر میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

لما ولدت فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیه وسلم سماها المنصورة، فنزل جبرائیل فقال: اللہ یقرئك السلام ویقرء مولودك السلام.. الحدیث بطوله.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام منصورہ رکھا حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدا ہونے والی بچی کو بھی

سلام بھیجا ہے''

اس کے بعد طویل حدیث ہے' اس کا تذکرہ مجالد نامی راوی کے حالات میں آئے گا' جیسا کہ امام بخاری نے کیا ہے: تاہم تعلیق میں یہ بات تحریر ہے کہ اولیٰ یہ ہے: یہ جھوٹ ابن جریر نامی اس راوی کے سر ہے۔

۴۲۴۹- عبداللہ بن جرہد (ت)

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اور اس کے حوالے سے صرف ابن عقیل نے روایات نقل کی ہیں اور ابن عقیل خود بھی لین ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ مسلم بن جرہد کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

الفخذ عورة. ''زانو ستر ہے''۔

۴۲۵۰- عبداللہ بن ابی جعد

یہ سالم کا بھائی ہے اس نے حضرت جعیل اشجعی سے روایت نقل کی ہے۔

غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی فرس لی عجفاء .

''میں نے اپنے ایک انتہائی کمزور گھوڑے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں حصہ لیا''۔

اس روایت کو اس سے نقل کرنے میں رافع بن سلمہ منفرد ہے رافع نامی یہ شخص درمیانے طبقے کا مالک ہے اور معاملے کے اعتبار سے صالح ہے لیکن جب یہ کسی چیز کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اسے منکر شمار کیا جاتا ہے جبکہ عبداللہ نامی اس راوی کو اگرچہ ثقہ قرار دیا ہے لیکن اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۴۲۵۱- عبداللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نحوی، ابومحمد

یہ یعقوب فسوی کا شاگرد ہے۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے لالکائی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے اور اسے ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا ہے میں نے برقانی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو بولے: محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ کیونکہ جب اس نے یعقوب کے حوالے سے تاریخ روایت کی تو اس کو علماء نے منکر قرار دیا اور یہ بات بیان کی کہ یعقوب نے یہ کتاب بہت پہلے بیان کر دی تھی' تو اس نے اس سے سماع کب کیا ہے؟ پھر خطیب نے اس بات کو یہ کہہ کر پرے کیا ہے' جعفر بن درستویہ اکابر محدثین اور فقہاء میں سے ایک ہے' انہوں نے علی بن مدینی اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں تو ایسی روایات کو منکر قرار نہیں دیا جا سکتا' جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے کثرت سے نقل کی ہیں' باوجودیکہ ابوالقاسم ازہری نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے مجھے حدیث بیان کی ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے ابن درستویہ کی اصل' یعقوب کی تاریخ میں دیکھی ہے' جو ابن آبنوسی کی میراث کو فروخت کرنے کے بارے میں ہے' تو میں نے اس میں اس کا سماع درست پایا ہے' میں نے حسین بن عثمان سے ابن درستویہ کے بارے میں دریافت کیا: تو وہ بولے: یہ ثقہ ہے' یہ ثقہ ہے۔

۴۲۵۲- عبداللہ بن جعفر (ت،ق) بن نجیح،

یہ علی بن مدینی کا والد ہے اوراس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے' عبداللہ بن دینار اور ایک گروہ کے حوالے سے اس نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے علی بن مدینی کہتے ہیں: میرے والد ضعیف ہیں ابوحاتم کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے جوزجانی کہتے ہیں: یہ واہی ہے' سہل بن عثمان کہتے ہیں: عبداللہ بن جعفر ہمارے ہاں اہوا آئے تو اغعضف نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم ان کے پاس جائیں اوران کے پاس منقول روایات نوٹ کریں امام احمد کہتے ہیں: وکیع جب عبداللہ کی نقل کردہ روایت کو موصول روایت کے طور پر نقل کرتے تھے' تو یہ کہتے تھے: اسے اجر دیا جائے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لا تدعوا علی ابنائکم ان توافق من اللہ اجابۃ.

''اپنی والاد کو بددعا نہ دو' کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اللہ کی طرف سے (مقرر کردہ) اجابت (کی کسی گھڑی) کے موافق ہو جائے''۔

ایک جماعت نے اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اذا دعوتم لاحد من الیھود والنصاری فقولوا: اکثر اللہ مالک وولدک.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم کسی یہودی یا عیسائی کو دعا دو' تو یہ کہو: اللہ تمہارے مال اور اولاد کو زیادہ کردے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ما یحدث عن امراۃ کانت فی الجاھلیۃ علی راس جبل، معھا ابن لھا یرعی غنما، فقال لھا ابنھا: یا امہ، من خلقک؟ قالت: اللہ.قال: فمن خلق ابی؟ قالت: اللہ قال: فمن خلقنی؟ قالت: اللہ.قال: فمن خلق السموات والارض؟ قالت: اللہ.قال: فمن خلق الجبل؟ قالت: اللہ.قال: فمن خلق ھذہ الغنم؟ قالت: اللہ.قال: انی لاسمع للہ شانا، فالقی نفسہ من الجبل فتقطع.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ایک خاتون کے بارے میں بات چیت کیا کرتے تھے' جو زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھتی تھی' جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا تھا، جو بکریاں چرایا کرتا تھا' اس عورت سے اپنے بیٹے نے کہا: اے امی جان! آپ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے' لڑکے نے دریافت کیا: میرے باپ کو کس نے پیدا کیا؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے' لڑکے نے دریافت کیا: مجھے کس نے پیدا کیا ہے؟ اس عورت نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے، لڑکے نے دریافت کیا: آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اس عورت نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے' لڑکے نے دریافت کیا: پہاڑ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اس عورت نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے' لڑکے نے دریافت کیا: ان بکریوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اس عورت نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے، تو اس لڑکے نے کہا' مجھے تو اللہ تعالیٰ کی شان بہت عظیم معلوم ہو رہی ہے: یہ کہہ کر

اس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے نیچے گرالیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے

کان بالمدینة رجل وامراة مقعدان لهما ابن، فکان اذا اصبح رجلهما واطعمهما، ثم حملهما الی المسجد، وذهب یعتمل، فمر النبی صلی الله علیه وسلم ذات یوم فلم یرهما، فقیل: یا رسول الله، مات ابنهما. فقال: لو ترك احد لاحد لترك ابن المقعدین لوالدیه.

"مدینہ منورہ میں ایک مرد اور عورت جو اپاہج تھے' دونوں کا ایک بچہ تھا' جب وہ چلنے پھرنے کے قابل ہوا' تو وہ اپنے ماں باپ کو کھانا کھلاتا تھا اور انہیں اٹھا کر مسجد میں لے آتا تھا، اور پھر کام پر چلا جاتا تھا' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو نہیں دیکھا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں دریافت کیا) تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! ان کا بچہ فوت ہو گیا ہے (اس لیے اب وہ مسجد میں نہیں آسکتے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی ایک کو کسی کے لیے چھوڑا جاتا' تو ان اپاہج میاں بیوی کے بچے کو اس کے ماں باپ کے لیے چھوڑ دیا جاتا"

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من اقال نادما اقاله الله.

"جو شخص ندامت کا اظہار کرتے ہوئے اقالہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کا اقالہ کرے گا"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن مصافحة النساء.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے ساتھ مصافحہ کرنے سے منع کیا ہے"

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

احد رکن من ارکان الجنة.

"اُحد پہاڑ جنت کے ارکان میں سے ایک ہے"

ابوحاتم بیان کرتے ہیں: ابن حبان نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

الدیك الابیض صدیقی وصدیق صدیقی وعدو عدوی

"سفید مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست کا دوست ہے اور میرے دشمن کا دشمن ہے"

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

جاء رجل اقبح الناس وجها وثوبا وانتنهم ریحا یتخطی الناس حتی جلس بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم، فقال: من خلقك؟ قال: الله. قال: فمن خلق السماء؟ قال: الله. قال: فمن

خلقالارض ؟ قال: اللہ.قال: فمن خلق اللہ ؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ھذا ابلیس جاء یشککم فی دینکم۔

''ایک شخص آیا جو انتہائی بدصورت تھا اور اس کے کپڑے بھی انتہائی خراب تھے اور بدبودار تھے، اور وہ لوگوں کو پھلانگتے ہوئے آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اس نے دریافت کیا: آپ ﷺ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے' اس نے دریافت کیا: زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے' اس نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شیطان ہے' جو تمہارے پاس اس لیے آیا ہے' تاکہ تمہارے دین کے بارے میں تمہیں شکوک وشبہات کا شکار کرے''

فلاس بیان کرتے ہیں: امام ابوداؤد نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ عبداللہ بن جعفر ہمارے پاس آیا، ہم نے کہا: کیا تم نے ضمرہ بن سعید سے احادیث کا سماع کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں پھر وہ چلا گیا پھر وہ دوبارہ ہمارے پاس آیا' پھر اس نے یہ بات بیان کی: ضمرہ بن سعید نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

اتی فتیان من بنی عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا: استعملنا علی الصدقة.قال: ان الصدقة لا تحل لآل محمد، ولکن انظروا اذا اخذت بحلقة باب الجنة هل اوثر علیکم احدا.

''اولادِ عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والے دونوجوان آئے' انہوں نے عرض کی: آپ ہمیں صدقہ وصول کرنے کا عامل مقرر کریں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: محمد کے خاندان والوں کے لیے صدقہ جائز نہیں ہے' البتہ تم اس بات کا جائزہ لو جب میں جنت کے دروازے کی کنڈی کو پکڑوں گا' تو کیا میں تم پر کس کو ترجیح دوں گا''۔

اس شخص کا انتقال 178 ہجری میں ہوا۔

۴۲۵۳ - (صح) عبداللہ بن جعفر (عو،م تبعا) بن عبدالرحمٰن بن مسور مخرمی مدنی

امام احمد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ یہ ثبت بھی نہیں ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتا ہے اور متروک قرار دیئے جانے کا مستحق ہے اس کا انتقال 170 ہجری میں ہوا، یحییٰ بن معین نے اس کے بارے میں تردد کیا ہے اور یہ ویسا ہی ہے' جیسا اس کے بارے میں امام ابوحاتم اور امام نسائی نے کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۲۵۴ - عبداللہ بن جعفر (ع) بن غیلان رقی،

یہ ثقہ اہل علم میں سے ایک ہے' یحییٰ بن معین اور ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، امام نسائی کہتے ہیں: تغیر کا شکار ہونے سے پہلے اس میں کوئی حرج نہیں تھا، ہلال بن علاء کہتے ہیں: یہ 266 ہجری میں انتقال کر گیا' ابن حبان کہتے ہیں: یہ 128 میں اختلاط کا شکار ہوا تھا تا

ہم اس کا اختلاط انتہائی زیادہ نہیں تھا' قریش بن حیان اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۲۵۵- عبداللہ بن جعفر رقی معیطی

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت نقل کی ہیں۔

۴۲۵۶- عبداللہ بن جعفر تغلبی

یہ ابوحسین بن مظفر کا استاد ہے' یہ ثقہ نہیں ہے' یہ اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

من لم يقل علي خير البشر فقد كفر،

''جو شخص یہ نہیں کہتا کہ علی سب سے بہترین فرد ہے وہ کفر کرتا ہے''

اس نے اس روایت کو ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جسے نقل کرنے میں یہ منفرد ہے' یہ روایت جھوٹی ہے' اس روایت کو اس نے محمد بن منصور کے حوالے سے محمد بن کثیر کوفی سے نقل کیا ہے' جو ضعیف راویوں میں سے ایک ہے۔

۴۲۵۷- عبداللہ بن ابوجعفر (د) رازی

اس نے اپنے والد عیسیٰ، ایوب بن عتبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں محمد بن حمید راوی کہتے ہیں: میں نے اس سے دس ہزار روایات کا سماع کیا لیکن پھر انہیں ایک طرف رکھ دیا کیونکہ یہ فاسق تھا اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى صلاة، ثم قام فتوضا واعادها، فقلنا: يا رسول الله، هو كان من حدث يوجب الوضوء ؟ قال: لا، (الا) انى مسست ذكرى.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز ادا کی پھر آپ اٹھے آپ نے وضو کیا آپ نے اس نماز کو دہرایا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی ایسا حدث لاحق ہوا تھا' جو وضو کو لازم کردے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں، لیکن میں نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا تھا''

یہ روایت منکر ہے۔ جسے نقل کرنے میں عبداللہ نامی راوی منفرد ہے' امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی روایت میں ایسی روایات ہیں' جن میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۴۲۵۸- عبداللہ بن ابوجمیلہ میسرہ طہوی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' قاضی شریک کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۴۲۵۹- عبداللہ بن جہم (د) رازی۔

اس نے جریر اور عمرو بن ابوقیس ملائی سے، جبکہ اس سے احمد بن ابی سریج، یوسف بن موسیٰ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' میں نے اسے دیکھا ہوا ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ نہیں کی ہیں، اس

میں تشیع پایا جاتا تھا' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۴۲۶۰ - عبداللہ بن حاجب (د) بن عامر منتفقی

اس نے اپنے چچا لقیط سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے اسود ابودلہم نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۴۲۶۱ - عبداللہ بن حارث (د) ازدی

یہ مصری ہے' اس نے غرفہ کندی سے روایات نقل کی ہیں' حرملہ بن عمران کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۴۲۶۲ - عبداللہ بن حارث (م،عو) کوفی زبیدی

یہ عمرو بن مرہ کا استاد ہے۔

۴۲۶۳ - عبداللہ بن حارث (ع) ابوولید بصری

یہ ابن سیرین کا بہنوئی ہے' یہ دونوں ثقہ ہیں اور دونوں تابعی ہیں۔

۴۲۶۴ - عبداللہ بن حارث صنعانی

اس نے امام عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن حارث بن حفص بن حارث بن عقبہ ابومحمد جو ایک دجال بوڑھا ہے' اُس نے امام عبدالرزاق اور اہلِ عراق کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں۔ اس نے اُس کی طرف جھوٹی روایات منسوب کی ہیں۔ میں نے اسے اسفرائین کے علاقے میں دیکھا تھا تو اس نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے ایک نسخہ ہمیں بیان کیا جو پورے کا پورا موضوع تھا۔ اس نے یحییٰ بن یحییٰ اور احمد بن یونس سے روایات نقل کی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ اکثر اہلِ رائے اور کرامیہ فرقے کے لوگ اس کی طرف آتے جاتے ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

المرض ينزل جملة والبرء ينزل قليلا قليلا.

''بیماری ایک ساتھ ہوتی ہے جبکہ تندرستی تھوڑی تھوڑی کر کے نازل ہوتی ہے''۔

یہ روایت جھوٹی ہے' یہ روایت عروہ کے قول کے طور پر منقول ہے۔

۴۲۶۵ - عبداللہ بن حارث (م،عو) مخزومی مکی

امام شافعی اور امام احمد کا استاد ہے' محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۲۶۶ - عبداللہ بن حارث بن محمد بن عمر بن حاطب جمحی حاطبی مدنی مکفوف

اس نے زید بن اسلم اور ہشام بن عروہ سے جبکہ اس سے حمیدی' محمد بن مہران رازی اور ہشام بن عمار نے روایات نقل کی ہیں۔ امام

بوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے اور مخزومی ہمارے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے۔ میں کہتا ہوں اس راوی کے حوالے سے کتابوں میں کچھ منقول نہیں ہے۔ عبداللہ بن حارث یہ ایک مدنی بزرگ ہے جس سے میں واقف نہیں ہوں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعمل عتاب بن اسید علی مکۃ، فکان یقول :واللہ لا اعلم متخلفا یتخلف عن ھذہ الصلاۃ فی جماعۃ الا ضربت عنقہ، فانہ لا یتخلف عنھا الا منافق، فقال اھل مکۃ: یا رسول اللہ، استعملت علی اھل اللہ اعرابیا جافیا.فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم :انی رایت فیما یری النائم کانہ اتی باب الجنۃ فاخذ بحلقۃ الباب فقلقلھا حتی فتح لہ فدخل.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب بن اسید کو مکہ کا گورنر مقرر کیا تو وہ یہ فرمایا کرتے تھے: اللہ کی قسم! مجھے کبھی بھی کسی ایسے شخص کا پتا چلا جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوا تو میں اُس کی گردن اُڑا دوں گا کیونکہ نماز باجماعت سے کوئی منافق ہی پیچھے رہ سکتا ہے' اس پر اہلِ مکہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اللہ تعالیٰ کے پڑوسیوں پر ایک سخت دیہاتی کو عامل مقرر کر دیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ یہ جنت کے دروازے پر آیا' اس نے جنت کی ایک دروازے کی کنڈی کو پکڑ کر اُسے کھٹکھٹایا یہاں تک کہ وہ دروازہ اس کیلئے کھل گیا اور یہ اُس کے اندر داخل ہو گیا''۔

۴۲۶۷ - عبداللہ بن حاضر بن عبدوس

امام دارقطنی کہتے ہیں: اس نے انصاری سے روایات نقل کی ہیں' یہ قوی نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کے دادا کا نام عبد القدوس ہے۔

۴۲۶۸ - عبداللہ بن حبیب (م) بن ابوثابت

اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں یہ 150 ہجری کے بعد تک زندہ تھا۔

۴۲۶۹ - عبداللہ بن حسن بن ابراہیم بن انباری

اس نے اصمعی کے حوالے سے امام مہدی کے بارے میں ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۷۰ - عبداللہ بن حسن بن غالب

اس نے ابوالقاسم بغوی سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ نہیں ہے۔

۴۲۷۱ - عبداللہ بن حسن، ابوشعیب حرانی

یہ ایک معمر' صدوق راوی ہے۔ اس نے بابلتی اور عفان سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔ احمد

بن کامل کہتے ہیں: اس کا انتقال 295 ہجری میں ہوا۔ وہ یہ کہتے ہیں: اس پر کوئی تہمت عائد نہیں کی گئی تاہم یہ حدیث بیان کرنے کے عوض میں دراہم وصول کرتا تھا۔

۴۲۷۲ - عبداللہ بن حسین (عو) ابوحریز

یہ بجستان کا قاضی تھا' اس میں کچھ خرابی ہے۔ یہ ازدی بصری ہے' اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے شہر، امام شعبی اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے سعید بن ابوعروبہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ اور یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ یحییٰ اور امام نسائی نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ حسن الحدیث ہے' اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے۔ یحییٰ بن سعید نے اس پر تنقید کی ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ رجعت کے عقیدے پر ایمان رکھتا تھا' تاہم یہ بات درست نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت نعمان بشیر رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

الخمر من العصير والتمر والزبيب والبر والشعير والذرة، فانها كم عن كل مسكر.

''خمر، انگور، کھجور، کشمش، گندم، جو اور چاول سے بنائی جاتی ہے اور میں تم لوگوں کو ہر ایک نشہ آور سے منع کرتا ہوں''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے فضیل بن میسرہ سے کہا: ابومعاذ نے ابوحریز کی جو روایات نقل کی ہیں (اُن کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟) اُنہوں نے جواب دیا: میں نے ان کا سماع کیا تھا' پھر میری وہ تحریر گم ہوگئی تو میں نے بعد میں وہ روایات ایک شخص سے حاصل کیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت صعصعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انه راى ابا ذر متوشحا، فقال :الا احدثك؟ قلت :بلي.قال :من اعتق مسلما جعل الله مكان كل عضو منه فكاك عضو منه من النار.

''اُنہوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو توشیح کے طور پر چادر لپیٹے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں حدیث بیان نہ کروں؟ میں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس آزاد ہونے والے ہر ایک عضو کے عوض میں آزاد کرنے والے کے ہر ایک عضو کو جہنم سے آزاد کرے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تزوج المراة على العمة والخالة، وقال :انكن ان فعلتن ذلك قطعتن ارحامكن.

''نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ اپنی بیوی کی بھتیجی یا اُس کی بھانجی کے ساتھ شادی کی جائے۔ آپ نے

ارشاد فرمایا ہے: اگر تم ایسا کرو گے تو اس کے نتیجے میں رشتہ داری کے حقوق پامال ہوں گے''۔

یہ روایت عبدالاعلیٰ شامی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس کی سند میں ایک راوی کا اضافہ ہے۔ تاہم پہلی سند زیادہ درست ہے۔ ابن عدی نے ابوحریز عبداللہ نامی راوی کے حوالے سے بارہ حدیثیں نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات وہ ہیں جن میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی۔ تبوذ کی کہتے ہیں: ہشام سجستانی نے ہمیں یہ حدیث بیان کی کہ ابوحریز نے ہم سے کہا: کیا تم رجعت پر ایمان رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُس نے کہا: اس کا ذکر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی بہتر آیات میں ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام بخاری نے اس راوی سے استشہاد کیا ہے۔

۴۲۷۳ - عبداللہ بن حسین (ق) بن عطاء بن یسار

اس نے سہیل سے جبکہ اس سے محمد بن فلیح اور حاتم بن اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۴۲۷۴ - عبداللہ بن حسین بن جابر مصیصی

یہ اصل کے اعتبار سے بغدادی ہے۔ اس نے محمد بن مبارک صوری اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ روایات چوری کرتا تھا اور اُنہیں اُلٹ پلٹ دیتا تھا' جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لم يعط احد خيرا من العافية.

''عافیت سے زیادہ بہتر اور کوئی چیز (کسی انسان کو) عطا نہیں کی گئی''۔

اسی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے:

ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم توضا فخلل لحیته.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ نے اپنی داڑھی کا خلال کیا''۔

امام طبرانی نے اس سے ملاقات کی ہوئی ہے۔

۴۲۷۵ - عبداللہ بن حسین ابواحمد سامری

یہ مصر میں قاضیوں کا استاد ہے' یہ ابن مجاہد اور ابن شنبوذ کا شاگرد ہے۔ دانی کہتے ہیں: اس نے علم قرات عرض کے طور پر محمد بن حمدون الحذاء' یموت بن مزرع' احمد بن سہل اشنانی' ابوالحسن بن رقی سے حاصل کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے ایک جماعت کا نام لیا ہے اور آگے چل کر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ مشہور ہے' ضبط کرنے والا ہے' ثقہ ہے' مامون ہے۔ البتہ اس کی عمر زیادہ ہوگئی تھی جس کے نتیجے میں اس کے حافظے میں خلل آگیا اور اسے وہم لاحق ہونے لگا۔ تو جن لوگوں نے اس کے آخری دنوں میں اس سے روایات نقل کی

ہیں'اُس میں اس کی طرف سے ضبط کم نظر آیا ہے۔اس کے ضبط کے ایام میں اس سے قرات ہمارے استاد ابوالفتح فارس اور ایک مخلوق نے روایت کی ہے۔میں کہتا ہوں ابواحمد نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس کی پیدائش 295 یا شاید 296 ہجری میں ہوئی' پھر اس نے یہ بات بیان کی کہ شیخ ابوالعلاء کوفی اور شیخ عبداللہ بن معتز اور شیخ یموت بن مزرع سے سماع کیا ہے۔یہاں تک کہ اس نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ اس نے محمد بن یحییٰ کسائی سے بھی قرات سیکھی ہے' حالانکہ اس کی ان لوگوں سے ملاقات بھی نہیں ہوئی۔اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس نے اشنانی سے علمِ قرات سیکھا ہے'اس نے اُن کا زمانہ پایا ہے' اُس وقت اس کی عمر گیارہ سال تھی' تو اس پر سارا وزن اسی شخص پر ہوگا۔حافظ صوری بیان کرتے ہیں: ابوالقاسم عنابی نے مجھے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ ہم ابواحمد کے پاس موجود تھے تو اُس نے ابوالعلاء کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے حافظ عبدالغنی کو یہ بات بتائی تو اُنہوں نے اسے عظیم شمار کیا اور کہا: تم اُس سے دریافت کرو کہ تمہاری اُن سے ملاقات کب ہوئی تھی؟ میں واپس اس کے پاس گیا تو اس نے بتایا: میری اُن سے ملاقات مکہ میں 300 ہجری میں ہوئی۔میں عبدالغنی کے پاس آیا اور اُنہیں اس کے بارے میں بتایا تو وہ بولے: ہمارے خیال میں ابوالعلاء کا انتقال 300 ہجری کے آغاز میں ہوگیا تھا۔پھر اس کے بعد یہ ایک طویل عرصے تک عبدالغنی اور ابواحمد ساعدی کے پاس آتا رہا اور قرات سیکھتا رہا' میں نے کہا: کیا تم اُنہیں سلام نہیں کرو گے؟ تو اُس نے جواب دیا: میں ایسے شخص کو سلام نہیں کروں گا جو نبی اکرم ﷺ کی حدیث میں غلط بیانی کرتا ہے۔صوری بیان کرتے ہیں: اس نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے کسائی صغیر سے علم قرات سیکھا ہے۔مجھ تک یہ روایت پہنچی کہ اس نے اس بارے میں اہلِ بغداد میں خط لکھا اور اُن سے کسائی کی وفات کے بارے میں دریافت کیا تو یہ بات بعید از امکان ہے۔(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا انتقال ابواحمد کی پیدائش سے پہلے ہوگیا تھا اور ابواحمد نے اس کی سند فارس بن احمد کے حوالے سے ذکر کی ہے جو درست ہے کہ ابن مجاہد کے حوالے سے کسائی صغیر سے قرات سیکھی ہے۔تو یہ وہ اُمور ہیں جو اس آدمی کو کمزور کرتے ہیں' میں نے اس کے تمام تر حالات اپنی کتاب "طبقات القراء" میں نقل کیے ہیں۔دانی نے اپنی کتاب "التیسیر" میں اور دیگر جگہوں پر اس پر اعتماد کیا ہے۔

۴۲۷۶ - عبداللہ بن حسین بن عبداللہ بن رواحہ

یہ شیخ عزالدین ابوقاسم حموی کا استاد ہے'اس نے سلفی سے بکثرت روایات نقل کی ہیں اور اس کا سماع صحیح ہے۔گواہی کے بارے میں اس پر تہمت عائد کی گئی ہے تو ہم اللہ تعالیٰ سے پردہ پوشی کی درخواست کرتے ہیں۔

۴۲۷۷ - عبداللہ بن حشرج

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔اس کی شناخت نہیں ہوسکی کہ یہ کون ہے۔

۴۲۷۸ - عبداللہ بن حفص بن عمر

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔یہ حضرت سعد القرظ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔

۴۲۷۹ - عبداللہ بن حفص (ع) بن عمر بن سعد بن ابووقاص، ابوبکر

یہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر' عروہ بن زبیر اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے شعبہ اور بہت سے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۲۸۰ - عبداللہ بن حفص، الوکیل، ضریر سامری

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں' یہ حدیث چوری کرتا تھا اور موضوع احادیث املاء کرواتا تھا' مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ روایات اس نے ایجاد کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا افتقد احدا من اصحابی غیر معاویة، لا اراه ثمانین عاما، ثم یقبل الی علی ناقة من المسك حشوها من الرحمة، قوائمها من الزبرجد، فاقول :این کنت ؟ فیقول :کنت فی روضة تحت عرش ربی یناجینی واناجیه، ویقول :هذا عوض لما کنت تشتم فی الدنیا.

''میں نے معاویہ کے علاوہ اپنے کسی اور صحابی کو غیر موجود نہیں پایا' میں نے اسّی برس تک اُسے نہیں دیکھا پھر وہ ایک اونٹنی پر سوار ہو کر آیا جو مشک سے بنی ہوئی تھی اور اُس کے اندر رحمت بھری ہوئی تھی' اُس کی ٹانگیں زبرجد سے بنی ہوئی تھیں' میں نے دریافت کیا: تم کہاں تھے؟ تو اُس نے بتایا: میں اپنے پروردگار کے عرش کے نیچے ایک باغ میں تھا' وہ مجھ سے سرگوشی سے بات کرتا تھا' میں اُس سے سرگوشی میں بات کرتا تھا۔ تو اُس نے کہا: یہ اُس چیز کا عوض ہے جو دنیا میں تمہیں بُرا بھلا کہا گیا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن عدی کیلئے یہ بات مناسب نہیں تھی کہ اس طرح کے نابینا' دجال سے استفادہ کرنے میں مشغول کرتے جس میں بینائی بھی نہیں تھی اور جس میں بصیرت بھی نہیں تھی اور اُس جیسے شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: ''جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا' اور راستے کے اعتبار سے زیادہ گمراہ ہوگا''۔

پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سجد نبی الله خمس سجدات لیس فیهن رکوع.وقال :اتانی جبرائیل فقال :یا محمد، ان ربك یحب فاطمة فاسجد، فسجدت. ثم قال :ان الله یحب الحسن والحسین فسجدت، ثم قال :ان الله یحب من احبهما ..الحدیث.

''اللہ کے نبی نے ایک مرتبہ پانچ سجدے کیے جن کے درمیان آپ نے کوئی رکوع نہیں کیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبریل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا پروردگار فاطمہ سے محبت کرتا ہے تو آپ سجدہ کیجئے' تو میں نے سجدہ کیا' پھر حضرت جبریل نے بتایا: اللہ تعالیٰ حضرت حسن اور حضرت حسین سے محبت کرتا ہے' تو میں نے سجدہ کیا' پھر حضرت جبریل نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے بھی محبت کرتا ہے جو ان دونوں سے محبت کرتے ہیں' الحدیث۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من احبني فليحب علياً، ومن ابغض احدا من اهل بيتي حرم شفاعتي.. الحديث.

''جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ علی سے بھی محبت کرے اور جو شخص میرے اہلِ بیت میں سے کسی سے بغض رکھے گا وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک اور حدیث بھی نقل کی ہے' جو جھوٹی ہے اور اس کے ماقبل کی جنس سے تعلق رکھتی ہے۔

۴۲۸۱ - عبداللہ بن حکیم ابوبکر اہری بصری

اس نے ہشام بن عروہ' اسماعیل بن ابوخالد اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے عمرو بن عون اور جبارہ بن مغلس نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن مدینی اور دیگر حضرات نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ ایک مرتبہ یحییٰ بن معین نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے' امام نسائی نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ بعض حضرات نے اس بارے میں اس کا ساتھ دیتے ہوئے اسے قوی قرار دیا ہے تو اس بات کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جفینہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب اليه كتاباً فرقع به دلوه، فقالت له بنته :عمدت الى كتاب سيد العرب فرقعت به دلوك ليسنك بلاء ، فغارت عليه خيل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذوا كل مال له، ثم جاء بعد مسلما، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم :اذهب فما وجدت قبل قسمة السهام فهو لك.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک خط لکھا جو انہوں نے اپنے ڈول میں رکھ دیا' اُن کی صاحبزادی نے اُن سے کہا: آپ نے عربوں کے سردار کے خط کو اپنے ڈول کے اندر رکھ دیا ہے! آپ کو ضرور کوئی پریشانی لاحق ہوگی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسواروں نے اُن لوگوں پر حملہ کر دیا اور وہاں کا سارا مال حاصل کر لیا' اُس کے بعد وہ مسلمان ہو کر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم جاؤ اور حصوں کی تقسیم سے پہلے جو کچھ تمہیں ملتا ہے وہ تمہارا ہوا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رجلا شكا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم النقرس، فقال :كذبتك الهواجر.

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دردِ نقرس کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوپہر کی گرمیوں نے تمہیں جھٹلایا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذااضاف احدكم بقوم فلا يصم الا باذنهم.

''جب کوئی شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنے تو وہ اُن کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے''۔

۴۲۸۲ - عبداللہ بن حکیم بن جبیر اسدی کوفی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ رافضی ہے اور اپنے والد کی طرح غالی ہے۔ ابراہیم بن اسحاق صینی نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو موضوع ہونے کے مشابہ ہے۔

۴۲۸۳ - عبداللہ بن حکیم شامی

اس نے محمد بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عقیلی نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

عاد رسول الله صلى الله عليه وسلم جارا له يهوديا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک یہودی پڑوسی کی عیادت کی''۔

میں کہتا ہوں: یہ راوی ہے جس کا اسم منسوب داہری ہے۔

۴۲۸۴ - عبداللہ بن حکیم کنانی

اس نے بشر بن قدامہ سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

۴۲۸۵ - عبداللہ بن حلام

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

انی رایت امراۃ فاعجبتنی.. الحدیث.

''میں نے ایک عورت کو دیکھا' وہ مجھے اچھی لگی''

یہ روایت ابواسحاق نے اس سے نقل کی ہے' جبکہ بعض حضرات نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے، اس راوی کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۴۲۸۶ - عبداللہ بن حمدان بن وہب دینوری ابومحمد

اس پر تہمت عائد کی گئی ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۴۲۸۷ - عبداللہ بن حیدر قزوینی

یہ فقیہ ہے' اس نے زاہر شحامی اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' اس نے اپنی طرف سے 40 روایات نقل کی ہیں' ابن صلاح نے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۴۲۸۸- عبداللہ بن خازم بن خالد

میرے علم کے مطابق کسی نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا' البتہ اس نے عبداللہ بن عبدالعزیز کے حوالے سے منکر روایت نقل کی ہے اور اس کا تذکرہ عبداللہ نامی راویوں کے حالات میں آئے گا' یہ روایت عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی کے حوالے سے نقل کی ہے' درست یہ ہے: اسے سعید بن مسعود نے عبداللہ بن عبدالعزیز کے حوالے سے زہری کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

اول من يختصم الرجل وامراته.

''سب سے پہلے جب آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان کسی چیز کے بارے میں جھگڑا ہو''

۴۲۸۹- عبداللہ بن خالد بن سلمہ مخزومی.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ بصرہ میں بنو راسب کے محلے میں پڑاؤ کرتا تھا' محمد بن عقبہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں' جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو اس کی روایت سے پرہیز کرنا لازم ہے۔

۴۲۹۰- عبداللہ بن خالد (د) بن سعید بن ابومریم، ابوشاکر، مدنی.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا' یحییٰ بن محمد جاری اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۲۹۱- (صح) عبداللہ بن خباب (ع) مدنی، مولیٰ بنی نجار.

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابن الہاد نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے جوزجانی کہتے ہیں: لوگ اس سے واقف نہیں ہیں' میں یہ کہتا ہوں: یہ معروف ہے امام ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ قاسم بن محمد نے اپنے مقدم ہونے کے باوجود اس سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۲۹۲- عبداللہ بن خراش (ق) بن حوشب.

اس نے اپنے چچا عوام بن حوشب سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہو گئی تھی' یہ شہاب کا بھائی ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' ابوسعید اشج نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما اسلم عمر نزل جبرائيل فقال: يا محمد، لقد استبشر اهل السماء باسلام عمر.

''جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

آسمان والے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر خوشیاں منا رہے ہیں''
اشج نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا..قال: نزلت فی عائشة خاصة، واللعنة فی المنافقین عامة.

''ارشاد باری تعالیٰ ہے'' وہ لوگ جو پاک دامن غافل عورتوں پر الزام عائد کرتے ہیں' ان پر لعنت کی گئی ہے''
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت بطور خاص سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی تھی' لیکن منافقین کے بارے میں لعنت کرنے کا حکم عام ہے۔

یہ روایت ہشیم نے عوام کے حوالے سے نقل کی ہے' یہ کہا ہے: بنو کاہل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ہمیں حدیث بیان کی:

ان ابن عباس تلا: ان الذین یرمون المحصنات، فقال: هذه فی شان امهات المؤمنین خاصة، وهی مبهمة لیس فیها توبة، ومن قذف مؤمنة فله توبة، وتلا: الا الذین تابوا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی'' بے شک وہ لوگ جو پاکدامن عورتوں پر الزام عائد کرتے ہیں'' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت بطور خاص ام المومنین کے بارے میں ہے' لیکن یہ مبہم ہے' اس میں توبہ کا ذکر نہیں ہے' جو شخص کسی مومن عورت پر الزام عائد کرتا ہے اس کے لیے توبہ کی گنجائش ہے' پھر انہوں نے یہ الفاظ تلاوت کیے۔
''سوائے ان لوگوں کے' جنہوں نے توبہ کی''
ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت: یا رسول الله، اوصنی.قال: اوصیك بحسن الخلق وطول الصمت.قلت: زدنی.قال: هما اخف الاعمال علی الابدان واثقلهما فی المیزان.

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تلقین کیجئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اچھا اخلاق اختیار کرنے اور خاموش رہنے کی تلقین کرتا ہوں، میں نے عرض کی: مزید کچھ ارشاد فرمایئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں جسم کے لیے آسان ترین عمل ہیں لیکن میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہونگے''
اسی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث بھی منقول ہے۔

لا یجتمع الشح والایمان فی قلب عبد ابدا.

''کنجوسی اور ایمان' ایک بندے کے دل میں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے''
ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات محفوظ نہیں ہیں' اس کے حوالے سے ایک اور روایت بھی منقول ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ان النبی صلی الله علیه وسلم نصب المنجنیق علی اهل الطائف.

''نبی اکرم ﷺ نے اہل طائف کے خلاف منجنیق نصب کروائی تھی''

۴۲۹۳- عبداللہ بن خلج صنعانی

اس نے وہب سے روایات نقل کی ہیں' ہشام بن یوسف نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اس کا تذکرہ عبدالملک نامی راویوں کے حالات میں دوبارہ آئے گا۔

۴۲۹۴- عبداللہ بن خلف طفاوی.

ہشام بن حسان سے اس نے روایات نقل کی ہیں' عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں وہم اور منکر ہونا پایا جاتا ہے' پھر انہوں نے اس کے حوالے سے مستند حدیث نقل کی ہے' جس کی سند میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔

۴۲۹۵- عبداللہ بن خلیفہ (فق) ہمدانی

یہ تابعی ہیں' لیکن مخضرم ہیں' ان کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ ان سے ابواسحاق اور یونس بن ابواسحاق نے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان نے اس کا تذکرہ الثقات میں کیا ہے' ابن ماجہ نے اپنی تفسیر میں ان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے ''رحمٰن نے عرش پر استواء کیا''

اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۴۲۹۶- عبداللہ بن خلیفہ (س).

ایک قول کے مطابق اس کا نام خلیفہ بن عبداللہ عنبری ہے' اس اعتبار سے یہ بزرگ ہوگا یہ بصرہ کا رہنے والا اور صدوق ہے' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جو اس نے عائذ بن عمرو اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جبکہ شعبہ اور بسطام بن مسلم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۲۹۷- عبداللہ بن خلیل (عو) حضرمی.

ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ بن غلیل ہے' اس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے قرعہ اندازی کے بارے میں روایت نقل کی ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی، دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ صدوق ہے' ابن عیینہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اتی علی بالیمن فی ثلاثة وقعوا علی جارية لهم فی طهر، فجاء ت بولد، فقال علی لاثنين منهما: اتطيبان به نفسا لصاحبكما؟ قال: لا.وقال للآخرين: اتطيبان به نفسا للآخر؟ قالا: لا.قال: انتم شركاء متشاكسون، انی مقرع بينكم، فايكم اصابته القرعة الزمته الولد واغرمته ثلثی ثمن الجارية.قال زيد بن ارقم: فلما قدمنا علی النبی صلی الله عليه وسلم قال: ما اعلم فيها الا ما قال

علی.

''یمن میں تین آدمیوں کا واقعہ پیش آیا' جنہوں نے ایک ہی طہر کے دوران اپنی (مشترکہ) کنیز کے ساتھ صحبت کر لی تھی اور اس عورت نے بچے کو جنم دیا تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے دو افراد سے کہا: کیا تم اپنی خوشی سے اپنے باقی دو ساتھیوں کے حق میں دست بردار ہوتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بقیہ دو افراد سے دریافت کیا: کیا تم اپنی خوشی کے ساتھ تیسرے کے حق میں دست بردار ہوتے ہو؟ ان دنوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسے شراکت دار ہو' جو ایک دوسرے کا نقصان کرواؤ گے، میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کرنے لگا ہوں' جس کے نام کا قرعہ نکل آئے گا میں بچہ اس سے منسوب کردوں گا اور اسے دو تہائی دیت تاوان کے طور پر ادا کرنے کا پابند کروں گا۔ جو کنیز کی قیمت کے حوالے سے ہوگی''۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورتحال کے بارے میں میرا علم بھی وہی ہے' جو علی نے بیان کیا ہے''

سفیان کہتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اجلح نامی راوی ان دونوں سے بڑا حافظ الحدیث ہے۔

۴۲۹۸- عبداللہ بن خیران بغدادی

اس نے شعبہ اور مسعودی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ عیسیٰ رغاث، تمتام اور ایک گروہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں' حافظ ابوبکر خطیب بغدادی کہتے ہیں: میں نے اس کی نقل کردہ بہت سی روایات کا جائزہ لیا' تو میں نے انہیں مستقیم پایا' جو اس کے ثقہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں' عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے تین روایات نقل کی ہیں' جن کا متن محفوظ ہے' لیکن ان کی سند کو اس کے برخلاف طور پر نقل کیا گیا ہے' یہ سب سے زیادہ عمر رسیدہ شیخ ہے' جس سے ابن ابودنیا نے ملاقات کی تھی۔

۴۲۹۹- عبداللہ بن داؤد واسطی التمار (ت).

امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس کی نقل کردہ حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' ابن حبان اور ابن عدی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' ابن عدی نے اس کے حالات میں اس کے حوالے سے کچھ روایات نقل کی ہیں' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں:

ان عمر قال لابی بکر یوما: یا سید المسلمین.فقال: اما اذ قلت ذا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ما طلعت الشمس علی احد افضل من عمر.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ایک دن کہا: ''اے مسلمانوں کے سردار'' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم

نے یہ کہہ تو دیا ہے لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سورج ایسے کسی شخص پر طلوع نہیں ہوا' جو عمر سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو"

(امام ذہبی کہتے ہیں:) یہ روایت جھوٹی ہے' اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

الناظر الى عورة اخيه متعمدا لا يتلاقيان في الجنة.

"اپنے بھائی کے ستر کو جان بوجھ کر دیکھنے والا شخص (اور جس کا ستر دیکھا گیا ہے) یہ دونوں جنت میں ایک دوسرے سے ملاقات نہیں کریں گے"

یہ روایت بھی جھوٹی ہے' عبداللہ بن داؤد واسطی کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک جگہ ٹھہرا ہوا تھا' اسی دوران وہاں ایک عورت آ گئی' پھر اس نے اس عورت کے حالات کے بارے میں بتایا کہ وہ گفتگو کرتے ہوئے صرف قرآن کی آیات پڑھتی تھی۔

سہیل بن ابراہیم جارودی نے اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

لما مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم اتيته بسواك رطب، فقال: امضغيه لكي يختلط ريقي بريقك، لكي يهون (به) على الموت.

"جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے' تو میں تازہ مسواک لے کر آپ کے پاس آئی آپ نے ارشاد فرمایا: اسے چباؤ' تا کہ میرا لعاب تمہارے لعاب کے ساتھ مل جائے' اس طرح میرے لیے مرنا آسان ہو گا"۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من صلى ركعتين في ليلة جمعة قرا فيهما بالفاتحة وخمس عشرة " اذا زلزلت " - امنه الله من عذاب القبر، ومن اهوال يوم القيامة.

"جو شخص شب جمعہ میں دو رکعات ادا کرے' جن میں سورۃ الفاتحہ اور پندرہ مرتبہ سورہ زلزال کی تلاوت کرے' تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کے عذاب سے اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے محفوظ رکھے گا"

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے' جن میں کوئی حرج نہیں ہے' انشاء اللہ' میں یہ کہتا ہوں: بلکہ اس میں حرج ہی حرج ہے' اس کی نقل کردہ روایات اس بات کی گواہی دیتی ہیں' امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' عام طور پر امام بخاری یہ کلمات ایسے شخص کے بارے میں کہتے ہیں: جس پر ان کی طرف سے تہمت عائد کی گئی ہو۔

اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک روایت وہ ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

جاء ني جبرائيل بسفرجلة من الجنة فاكلتها فواقعت خديجة فعلقت بفاطمة..الحديث.

"جبرائیل جنت سے سفرجل لے کر میرے پاس آئے' میں نے اسے کھایا' پھر میں نے خدیجہ کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا

کیا' تو فاطمہ کا حمل ٹھہر گیا''

بچے بھی یہ بات جانتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمارے نبی پر' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش کے طویل عرصے بعد نازل ہوئے تھے۔

۴۳۰۰- عبداللہ بن داہر بن یحییٰ بن داہر رازی، ابوسلیمان' معروف بہ احمری

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' احمد بن ابوخیثمہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد اور یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' انہوں نے یہ بھی کہا ہے: کوئی بھی ایسا شخص اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کرے گا' جس میں ذرا سی بھی بھلائی موجود ہو، عقیلی کہتے ہیں: یہ رافضی اور خبیث ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ بن محمد ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

بينا نحن عندرسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل نفر من بني هاشم او فتية ، فلما رآهم تغير، فقلت: ما نزال نرى في وجهك ما نكره! فقال: انا اهل بيت اختار الله لنا الآخرة على الدنيا، واهل بيتي هؤلاء سيلقون بعدي بلاء ، حتى يجء قوم من ها هنا من قبل المشرق اصحاب رايات سود، يسالون الحق فلا يعطونه.قال: فيقاتلون فينصرون فيعطون ما سالوا فلا يقبلون، ثم يعطون ما سالوا فلا يقبلونه، حتى يدفعونها الى رجل من اهل بيتي يملؤها قسطا كما ملئت (جوراو) ظلما، فمن ادرك منكم ذلك الزمان فليجئهم ولو حبوا على الثلج.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اس دوران بنو ہاشم کے کچھ افراد (راوی کو شک ہے' یہ الفاظ ہیں:) کچھ نوجوان آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا' تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا' میں نے عرض کی: ہم آپ کے چہرے میں دیکھ رہے ہیں' آپ کے چہرے کی صورت ٹھیک نہیں ہے (جو ہمیں پسند نہیں آ رہی ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم ایک ایسا گھرانہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو اختیار کر لیا ہے اور میرے یہ اہل بیت میرے بعد آزمائشوں کا سامنا کریں گے' یہاں تک کہ اس طرف سے مشرق کی طرف سے' سیاہ جھنڈوں والے کچھ لوگ آئیں گے' وہ لوگ حق کا مطالبہ کریں گے' وہ لوگ انہیں حق نہیں دیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ لوگ جنگ کریں گے' تو ان کی مدد کی جائے گی اور انہیں وہ چیز دی جائے گی' جو انہوں نے مانگی تھی' لیکن وہ قبول نہیں کریں پھر انہیں وہ چیز دی جائے گی' جو انہوں نے مانگی تھی لیکن وہ اسے قبول نہیں کریں گے' یہاں تک کہ وہ اس حکومت کو میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے سپرد کر دیں گے' جو زمین کو انصاف سے بھر دے گا' جس طرح پہلے یہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی' تم میں سے جو شخص اس زمانے کو پائے وہ ان کے ساتھ جائے' خواہ اسے برف پر گھسٹ کر چلنا پڑے''

اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

يا ام سلمة، ان عليا لحمه من لحمي، ودمه من دمي.. الحديث.

''اے ام سلمہ! علی کا گوشت میرے گوشت کا حصہ ہے اس کا خون میرے خون کا حصہ ہے''
اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے۔

ستكون فتنة، فمن ادركها فعليه بالقرآن وعلي بن ابي طالب،فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو آخذ بيد علي يقول: هذا اول من آمن بي واول من يصافحني، وهو فاروق الامة، وهو يعسوب المؤمنين، والمال يعسوب الظلمة، وهو الصديق الاكبر، وهو خليفتي من بعدي.

''عنقریب فتنہ ہوگا جو شخص اس فتنے کو پائے اس میں قرآن اور علی بن ابو طالب کے ساتھ رہنا لازم ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ پہلا شخص ہے جو مجھ پر ایمان لایا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے میرے ساتھ معانقہ کیا کہ اس امت کا فاروق ہے اور یہ اہل ایمان کا یعسوب ہے اور مال ظلمت کا یعسوب ہے اور یہی صدیق اکبر ہے اور یہ میرے بعد خلیفہ ہوگا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں ہے اور ان کے حوالے سے ان پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس چیز سے بے نیاز کیا ہے کہ ان کے فضائل مناقب جھوٹی اور باطل روایتوں کے ذریعے ثابت کیے جائیں۔

۴۳۰۱- عبداللہ بن دکین (بخ) ابوعمر کوفی۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے یزید بن ہارون نے اس سے روایات نقل کی ہیں جو اس نے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ان کے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے ان کے دادا امام زین العابدین اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

يوشك الا يبقى من الاسلام الا اسمه، ومن القرآن الا رسمه، مساجدهم عامرة، وهي خراب من الهدى، علماؤهم شر من تحت اديم السماء، من عندهم خرجت الفتنة، وفيهم تعود.

''عنقریب یہ صورتحال آئے گی کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف حروف باقی رہ جائیں گے مسجد بظاہر بسی ہوئیں ہوگی لیکن یہ ہدایت کے حوالے سے ویران ہوگی مسلمانوں کے علماء آسمان کے نیچے موجود بدترین لوگ ہوگے اور انہیں سے فتنہ نکلے گا اور انہیں لوگوں میں وہ لوٹے گا''۔

یہ روایت بشر بن ولید نے ابن دکین کے حوالے سے وقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے بشر نے اسی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے۔

ستة لا يامنهم مسلم: اليهودي، والنصراني، والمجوسي، وشارب الخمر، وصاحب الشطرنج،

والمتلهي بامه.

''چھ چیزیں ہیں (یا چھ قسم کے افراد ہیں کہ جن سے کوئی مسلمان محفوظ نہیں ہے یہودی عیسائی مجوسی شرابی شطرنج کھیلنے والا اور اپنی ماں کے ساتھ لہو حرکت کرنے والا''

امام جعفر صادق فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ شخص ہے' جو یہ کہتا ہے کہ اس کی ماں زانیہ ہے یعنی اگر اس نے عملاً ایسا نہیں کیا (تو اس کا یہ کہنا بھی ایسا کرنے کے مترادف ہوگا)

ابن جوزی نے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ یحییٰ بن معین نے کہا اس راوی میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوداؤد کہتے ہیں: امام احمد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۳۰۲- (صح) عبداللہ بن دینار (ع) مولی ابن عمر

یہ ثبت ائمہ میں سے ایک ہے اور ولاء سے متعلق حدیث نقل کرنے میں منفرد ہے اس وجہ سے عقیلی نے اس کا تذکرہ کتاب الضعفاء میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے مشائخ نے اس سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں اضطراب پایا جاتا ہے پھر اس نے اس کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں جن کے سند میں اضطراب ہے اور وہ اضطراب اس کے بجائے دوسرے شخص کی طرف سے ہے اس لیے عقیلی کی طرز عمل کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا کیونکہ عبداللہ نامی یہ راوی بالاتفاق حجت ہے۔

امام احمد بن حنبل یحییٰ بن معین اور امام ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن معین سے ایک قول روایت کیا گیا ہے یہ اس پائے کا نہیں تھا۔ پھر اس پائے کا ہو گیا۔

۴۳۰۳- عبداللہ بن دینار (ق) بہرانی الشامی.

اس نے عمر بن عبدالعزیز اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں یہ قوی نہیں ہے یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا میں نے یہ الفاظ اپنے شیخ ابدالجاج تاریخ سے نقل کیے ہیں امام ابوعلی نیشاپوری کہتے ہیں یہ میرے نزدیک ثقہ ہے' مفضل غلابی نے یحییٰ بن معین سے قول نقل کیا ہے یہ ضعیف' ہے اور شام کا رہنے والا ہے۔

۴۳۰۴- عبداللہ بن ذکوان.

اس نے محمد بن منکدر سے روایات نقل کی ہیں: جبکہ عبدالصمد نے اس سے اذان کے بارے میں روایت نقل کی ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۴۳۰۵- عبداللہ بن ذکوان.

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں: یہ پتہ نہیں چل سکا یہ کون ہے؟

۴۳۰۶-(صح) عبداللہ بن ذکوان (ع) ابوزناد

یہ امام اور ثبت ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے یہ ثقہ اور حجت ہے حرب نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے سفیان نے ابوزناد کو ''امیر المومنین فی الحدیث'' کا نام دیا ہے۔

پھر حرب نے امام احمد کا یہ قول بھی نقل کیا ہے یہ علاء اور سہیل سے بلند ہے۔

امام ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ابوزناد ربیعۃ الرائے سے زیادہ بڑے عالم ہیں ابن مدینی کہتے ہیں: اکابر تابعین کے بعد مدینہ منورہ میں زہری یحییٰ بن سعید، ابوزناد اور بکیر بن اشج سے زیادہ بڑا عالم اور کوئی نہیں ہے۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ثقہ فقیہ اور حجت اور سنت کے عالم ہیں۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ احادیث میں زیادہ مستند وہ ہیں' جو ابوزناد نے اعرج کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

قاضی ابویوسف نے امام ابوحنیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں مدینہ منورہ آیا' میں ابوزناد کے پاس آیا' لوگ ربیعہ کے پاس بھی آتے جاتے تھے' لیکن ابوزناد ان دونوں میں زیاد بڑے فقیہ تھے' ربیعہ نے ان کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ ثقہ اور پسندیدہ نہیں ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں ان کے بارے ربیعہ کے قول پر توجہ نہیں دی جائیگی' کیونکہ ان دونوں حضرات کے درمیان واضح عداوت تھی۔

امام مالک نے ان سے بکثرت روایات نقل کی ہیں' ایک قول یہ ہے کہ امام مالک بھی ان سے راضی نہیں تھے' لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔

ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور یہ شیبہ بن ربیعہ کی صاحبزادی کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: میں نے سفیان سے کہا: کیا آپ ابوزناد کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے مدینہ منورہ میں ان کے علاوہ اور کوئی امیر نہیں دیکھا' ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں' اسماعیل بن محمد کے پاس بیٹھا ہوا تھا' میں نے کہا: ابوزناد نے تمہیں حدیث بیان کی ہے' انہوں نے ایک مٹھی میں کنکریاں لیں اور مجھے ماریں' میں نے ابوزناد کے بارے میں تحقیق کی تو پتہ چلا کہ وہ بڑے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔

یحییٰ بن بکیر بیان کرتے ہیں: لیث نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک شخص ربیعہ کے پاس آیا اور بولا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ سے ایک مسئلہ دریافت کروں اور آپ سے یحییٰ بن سعید اور ابوزناد کے بارے میں بھی دریافت کروں' تو انہوں نے جواب دیا: یہ تو یحییٰ ہے لیکن جہاں تک ابوزناد کا تعلق ہے' وہ ثقہ نہیں ہے پھر لیث بیان کرتے ہیں: میں نے ابوزناد کو دیکھا ان کے پیچھے 300 افراد چل رہے تھے' جو علم' فقہ' شعر اور علم کی مختلف اقسام کے طالب علم تھے' پھر ان میں سے ایک بھی شخص باقی نہ رہا' یہاں تک کہ سب لوگ ربیعہ کی طرف آنے لگے ربیعہ یہ کہا کرتے تھے: دنیاوی مرتبہ کا ایک بالشت' علم کے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنے حصے سے زیادہ بہتر ہے' اے اللہ! تو ربیعہ کی مغفرت کردے (کیونکہ حقیقت یہ ہے) جہالت کا ایک بالشت دنیاوی مرتبے کے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنے حصے سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ عالم کے لئے دنیاوی مرتبہ وبال کی حیثیت رکھتا ہے اور گمنامی میں ہی سلامتی پائی جاتی ہے' تو ہم اللہ تعالیٰ سے

درگزر کرنے کا سوال کرتے ہیں۔

یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: امام مالک نے یہ بات بیان کی ہے' ابوزناد ان لوگوں کے سیکرٹری تھے' یعنی بنوامیہ کے سیکرٹری تھے اسی وجہ سے وہ ان سے راضی نہیں تھے۔

ابن عدی کہتے ہیں: ابوزناد جیسا کہ یحییٰ نے بیان کیا ہے' ثقہ اور حجت ہیں' میں نے ان کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

کیونکہ وہ تمام روایات درست ہے۔

عقیلی نے ان کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے کہ ابن قاسم بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا جو اس حدیث کو بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم رضی اللہ عنہ کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے' تو امام مالک نے اس کا شدید انکار کیا اور اس بات سے منع کر دیا کہ کوئی شخص اس حدیث کو بیان کرے ان سے کہا گیا: کچھ اہل علم تو اس حدیث پر گفتگو بھی کرتے ہیں' امام مالک نے دریافت کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ انہیں بتایا گیا' ابن عجلان نے ابوزناد کے حوالے سے روایت نقل کی ہیں' تو امام مالک نے فرمایا: ابن عجلان ان چیزوں سے واقف نہیں ہے وہ عالم نہیں ہے' لیکن ابوزناد مرتے دم تک اس پر عمل پیرا رہے' وہ سرکاری اہلکاروں کے ساتھی تھے اور ان کے پیچھے جایا کرتے تھے۔

میں یہ کہتا ہوں: وہ حدیث جس میں یہ مذکور ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے' ابن عجلان اس کو نقل کرنے میں منفرد نہیں ہے' کیونکہ ہمام نے قتادہ کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور ایوب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے' جبکہ یہی روایت شعیب اور ابن عیینہ نے ابوزناد کے حوالے سے اعرج کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے۔

ایک جماعت نے اپنی اپنی سند کے ساتھ اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، جبکہ ایک اور سند کے ساتھ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے'

اس کے کچھ دیگر طرق بھی ہیں' حرب بیان کرتے ہیں: میں نے اسحاق بن راہویہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مستند طور پر ثابت ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے

کوسج بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ کتب صحاح میں بھی روایت ہوئی ہے' اور ابوزناد دینی اعتبار سے عمدہ ہیں' اور ابن عجلان صدوق ہیں' یہ مدینہ منورہ کے علماء اور وہاں کے جلیل القدر حضرات میں سے ایک ہیں' وہاں کے مفتی ہیں' البتہ ان کی بجائے دوسرے لوگ (حدیث کے) زیادہ حافظ ہیں' جہاں تک صورت سے متعلق حدیث کے مفہوم کا تعلق ہے' تو ہم اس کا علم اللہ اور اس کے رسول کے سپرد کرتے ہیں' اور (اس بارے میں) خاموشی اختیار کرتے ہیں' جس طرح اسلاف نے خاموشی اختیار کی تھی' اس بات پر یقین رکھتے ہوئے' کہ اللہ تعالیٰ کی مانند کوئی بھی چیز نہیں ہے۔

۴۳۰۷- عبداللہ بن ابوصالح (م، د، ت) ذکوان سمان.

اس کا نام عباد ہے: جس کا ذکر گزر چکا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۴۳۰۸- عبداللہ بن راسب.

یہ حروریوں (خارجیوں) کے اکابرین میں سے ایک ہے بعض حضرات نے اس کا ذکر ضعیف راویوں سے متعلق کتابوں میں کیا ہے اور اس کا تذکرہ ابواسحاق جوزجانی کی کتاب میں بھی ہے یہ عبداللہ بن کواء کے معاصرین میں سے ہے ان دونوں نے زمانہ جاہلیت پایا ہے۔

۴۳۰۹- عبداللہ بن راشد.

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے یہ بصری ہے۔

۴۳۱۰- عبداللہ بن راشد (د، ت، ق) ابوضحاک (زوفی) مصری.

اس نے عبداللہ بن ابومرہ زوفی سے روایت نقل کی ہیں اس نے ان کے حوالے سے خالد سے وتر سے متعلق حدیث نقل کی ہے یہ روایت یزید بن ابوحبیب اور خالد بن یزید نے اس راوی سے نقل کی ہے ایک قول کے مطابق اس کا ابومرہ سے سماع معلوم نہیں ہو سکا۔ میں یہ کہتا ہوں جی نہیں بلکہ یہ معروف ہے اور ابن حبان نے اس کا تذکرہ الثقات میں کیا ہے۔

۴۳۱۱- عبداللہ بن ابی راشد

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۴۳۱۲- عبداللہ بن رافع بن خدیج.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام عبدالرحمٰن ہے۔

۴۳۱۳- (صح) عبداللہ بن رجاء (م، س، ت) مکی.

اس راوی نے امام جعفر صادق' عبداللہ بن عمر اور ایک جماعت روایات نقل کی ہیں۔ یہ صدوق ہے اور محدث ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس کی تحریر ضائع ہو گئی تھی۔ تو یہ اپنے حافظے کی بنیاد پر احادیث بیان کرتا تھا' اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

امام ابوحاتم اور امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ ازری کہتے ہیں: اس کے حوالے سے متعدد منکر روایات منقول ہیں۔

اثرم بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد سے کہا آپ نے عبداللہ بن رجاء کے حوالے سے منقول وہ روایت یاد رکھی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ کہ حلال واضح ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا:

یہ حدیث منکر ہے' لیکن شاید اسے اس بارے میں وہم ہوا تھا۔ بعد میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ نامی راوی کے معاملے کو حسن قرار دیا۔
ابن سعد کہتے ہیں: یہ ثقہ تھا۔ اس نے بکثرت روایات نقل کی یہ بصرہ کا رہنے والا تھا۔ پھر یہ مکہ منتقل ہو گیا اور مرتے دم تک اس نے وہیں رہائش اختیار کیے رکھی۔

۴۳۱۴- (صح) عبداللہ بن رجاء (خ،س،ق) غدانی.

یہ بصرہ کے ثقہ اور مسند راویوں میں سے ایک ہے' اس نے عکرمہ بن عمار، شعبہ اور ایک مخلوق سے، جبکہ اس سے بخاری، کجی، ابوخلیفہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ثقہ اور پسندیدہ شخصیت کا مالک ہے فلاس کہتے ہیں: یہ صدوق ہے یہ بکثرت غلطیاں اور تصحیف کرتا تھا۔ یہ حجت نہیں ہے۔
ابن مدینی کہتے ہیں: اہل بصرہ کا دو آدمیوں کی عدالت پر اتفاق ہے۔ ابوعمر حوضی اور عبداللہ بن رجاء' میں یہ کہتا ہوں اس کا انتقال 219 ہجری کے آخر میں ہوا۔

۴۳۱۵- عبداللہ بن رجاء حمصی.

اسحاق بن زبریق نے اس سے احادیث روایت کی ہیں کتانی نے امام ابوحاتم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ راوی مجہول ہے۔

۴۳۱۶- عبداللہ بن رجاء قیسی.

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ عبدالمؤمن بن عبداللہ عبسی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۳۱۷- عبداللہ بن رزیق.

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں ازری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۴۳۱۸- عبداللہ بن ابی رزین بن مسعود بن مالک.

اس نے اپنے والد سے اور اس سے موسیٰ بن ابوعائشہ نے روایات نقل کی ہیں امام ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب الثقات میں کیا ہے پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۴۳۱۹- عبداللہ بن ابی رغباء حنفی.

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ معروف نہیں ہے اس کی نقل کردہ روایت انتہائی منکر ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

اربعة سادة فی الاسلام: بشر ابن هلال، وعدی بن حاتم، وسراقة المدلجی، وعروة بن مسعود الثقفی:

''اسلام میں سردار چار لوگ ہیں بشر بن ہلال' علی بن حاتم ہے۔ اس نے عرض کی جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اسے بتاؤ وہ شخص اس دوسرے شخص کے پاس ایا۔ اور اسے اس بارے میں بتایا' تو دوسرے شخص نے جواب دیا وہ ذات تم سے بھی محبت رکھے جس کی وجہ سے تم مجھ سے محبت رکھتے ہوں۔''

یہ روایت عباد بن ولید غبری نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۴۳۲۰- عبداللہ بن ابورفاعہ اسکندرانی.

اس نے لیث سے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر الحدیث ہے۔ بعض حفاظ نے یہ بات بیان کی ہے۔

۴۳۲۱- عبداللہ بن رقیم (ص).

ابن خراش کہتے ہیں: عبداللہ بن شریک کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے' اس نے سعد سے سماع کیا ہے۔

۴۳۲۲- عبداللہ بن ابی رومان معافری.

اس نے ابن وہب سے روایات نقل کی ہیں کئی حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس نے ایک جھوٹی روایت بھی نقل کی ہے۔

۴۳۲۳- عبداللہ بن زبیر،

یہ ابواحمد زبیری کا والد ہے۔ اس نے عبداللہ بن شریک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابونعیم کوفی اور امام ابوزرعہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۳۲۴- عبداللہ بن زبیر.

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: یہ ایک مجہول شخص ہے پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لا تخللوا بالقصب ولا بالرمان، فانه يحرك عرق الجذام.

''نرکل اور انار کے درخت کے ذریعے خلال نہ کرو کیونکہ یہ جذام کی رگ کو حرکت دیتا ہے۔''

یہ روایت ایجاد کی ہوئی ہے اور شاید اس میں خرابی کی جڑ شعبانی شامی راوی ہے۔

۴۳۲۵- عبداللہ بن زبیر (ق) باہلی.

اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں اور دیگر حضرات سے بھی نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے محمد بن موسیٰ حرشی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی نے اسکا تذکرہ کیا ہے۔ اور اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس سے نقل کی ہے۔

قال رجل: يارسول الله، انى احب فلانا فى الله. قال: اعلمته؟ قال: لا. قال: فاعلمه. فاتاه

فاعلمه.قال: احبك الذی احببتنی له.

''ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ میں فلاں شخص سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا تم نے اس کو بتادیا''۔ اس نے کہا نہیں......؟

۴۳۲۶- عبداللہ بن زبرقان.

ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۴۳۲۷- عبداللہ بن زغب (ایادی)

اس نے عبداللہ بن حوالہ سے روایت نقل کی ہیں ضمرہ بن حبیب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۴۳۲۸- عبداللہ بن زمل جہنی.

یہ تابعی ہے اس نے مرسل روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی اور یہ قابل اعتماد بھی نہیں ہے۔

۴۳۲۹- عبداللہ بن زیاد (ق) بن سمعان مدنی فقیہ.

محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ اس کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور سیدہ ام سلمٰی کا آزاد کردہ غلام ہے امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے کہا ہے یہ ضعیف ہے ایک دفعہ کہا ہے ان کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن سعد کو قسم اٹھا کر یہ بات بیان کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ ابن سمعان جھوٹ بولا کرتا تھا۔ جوزجانی کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی۔ ابن قاسم نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ یہ جھوٹا ہے ابومسہر بیان کرتے ہیں۔ میں نے سعید بن عبدالعزیز کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن سمعان عراق آیا۔ وہاں اس کی کتاب لوگوں کے ہاتھ لگ گئی انہوں نے اس میں اضافے کردیئے تو اس نے ان کے سامنے جب اسے پڑھا تو انہوں نے کہا یہ کذاب ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ان لکل شیء معدنا، ومعدن التقوی قلوب العارفین.

''ہر چیز کا کوئی معدن ہوتا ہے اور تقویٰ کا معدن عارفین کے دل ہیں''

میں نے اسے مسند شہاب سے نقل کیا ہے۔

۴۳۳۰ - عبداللہ بن زیاد بن سلیم

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ یہ بقیہ کے استادوں میں سے ہے۔ ابن حبان نے اسے واہی قرار دیا ہے۔

۴۳۳۱ - عبداللہ بن زیاد ابوعلاء

اس نے عکرمہ بن عمار سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ منکر الحدیث ہے' یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے درج ذیل حدیث نقل کی ہے:

الربا سبعون بابا اصغرها كالذی ینكح امه.

''سود کے ستر دروازے ہیں جن میں سے سب سے چھوٹا یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ نکاح کر لے''۔

یہ روایت اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ یہی روایت طلحہ بن زید کے حوالے سے بھی منقول ہے جو ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔ اُس نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ صالح نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پرندے کے متعلق بھی حدیث نقل کی ہے' اُس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

من قرا سورة البقرة وآل عمران جعل الله له جناحين منظومين بالدر والياقوت.

''جو شخص سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کیلئے دو پَر بنادے گا جو موتیوں اور یاقوت سے سجے ہوئے ہوں گے یا جن میں موتی اور یاقوت پروئے ہوئے ہوں گے''۔

۴۳۳۲ - عبداللہ بن زیاد (ق) بحرانی بصری

اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے علی بن جدعان سے نقل کی ہے' جبکہ اس سے عبداللہ بن غالب عبادانی اور ہریم بن عثمان نے روایات نقل کی ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے' شاید یہ برسانی کا استاد ہے۔

۴۳۳۳ - عبداللہ بن زیاد بن درہم

اس نے عبدالملک بن سوید سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۴۳۳۴ - عبداللہ بن زیاد فلسطینی

اس نے زرعہ بن ابراہیم کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۴۳۳۵ - عبداللہ بن زیاد (ق)

اس نے ابوعبیدہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ صرف محمد بن بکر برسانی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۳۶ - عبداللہ بن زید (ت،ق) بن اسلم

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین اور امام ابوزرعہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام احمد اور دیگر حضرات

نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ خالد بن خداش کہتے ہیں: معن قزاز نے مجھ سے کہا: تم عبداللہ بن زید بن اسلم سے روایات نوٹ کرو کیونکہ وہ ثقہ ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے حوالے سے اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: جہاں تک اس کے بھائی اسامہ اور عبداللہ کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اس کے حوالے سے مستند ہونا نقل کیا ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ تینوں راوی حدیث میں ضعیف ہے البتہ ان میں کوئی بدعت یا گمراہی نہیں پائی جاتی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ اسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان عمر رضی اللہ عنہ اصدق ام کلثوم بنت علی اربعین الف درھم.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیّدہ اُم کلثوم کا مہر چالیس ہزار درہم ادا کیا تھا''۔

۴۳۳۷ - عبداللہ بن زید حمصی

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لن تھلک الرعیة وان کانت ظالمة مسیئة اذا کانت الولاة ھادیة مھدیة.

''رعایا ہلاکت کا شکار نہیں ہوتی اگرچہ وہ ظلم کرنے والی اور بُرائیاں کرنے والی ہو جبکہ اُس کے حکمران ہدایت دینے والے اور ہدایت یافتہ ہوں''۔

ازدی بیان کرتے ہیں: یہ راوی ضعیف ہے۔ محمد بن حسان سمتی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۳۳۸ - عبداللہ بن زید، ابوعلاء بصری

ازدی بیان کرتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۴۳۳۹ - عبداللہ بن زید (ع) ابوقلابہ جرمی

یہ امام ہے اور تابعین کے مشہور علماء میں سے ایک ہے۔ اپنی ذات کے اعتبار سے یہ ثقہ ہے' تاہم یہ اُن لوگوں کے حوالے سے تدلیس کرتا ہے جن سے اس کی ملاقات ہوئی اور جن سے اس کی ملاقات نہیں ہوئی۔ اس کے حوالے سے ایک صحیفہ بھی منقول ہے: جس کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتا تھا اور تدلیس کرتا تھا۔ ابن علیہ بیان کرتے ہیں: ایوب نے ہمیں حدیث بیان کی' وہ یہ کہتے ہیں: ابوقلابہ نے مجھے تلقین کی کہ میں اُن کی کتابوں کو نوٹ کروں۔ تو میں شام سے وہاں آیا اور میں نے ان کے کرایہ دس درہم سے زیادہ ادا کیا۔

۴۳۴۰ - عبداللہ بن زید (ت، ق) ازرق

اس نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے تیر اندازی کی فضیلت کے بارے میں روایت نقل کی ہے' جبکہ اس سے صرف ابوسلام اسود نے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۴۱ - عبداللہ بن ابی زینب

اس نے ابوادریس خولانی سے روایت نقل کی ہے۔ یہ مجہول ہے اور شام کا رہنے والا ہے۔

۴۳۴۲ - عبداللہ بن سالم (د،ت) زبیدی

یہ ثقہ ہے اور کوفی ہے۔

۴۳۴۳ - عبداللہ بن سالم (د،س) اشعری حمصی

اس نے محمد بن زیاد ہانی اور محمد بن ولید زبیدی سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن حسان تنیسی کہتے ہیں: میں نے شام میں اس سے زیادہ سمجھدار اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ کہتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کروانے میں مدد کی تھی' اسی لیے امام ابوداؤد اس کی مذمت کیا کرتے تھے' یعنی یہ راوی ناصبی تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۳۴۴ - عبداللہ بن سائب (د،ت) بن یزید کندی

یہ صحابہ کے صاحبزادوں میں سے ہے' اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوذئب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ امام نسائی اور ابن سعد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۳۴۵ - عبداللہ بن سائب (م،س) کندی

ایک قول کے مطابق اس کا یہ شیبانی کوفی ہے۔ اس نے زاذان کے حوالے سے اپنے والد کے حوالے سے عبداللہ بن معقل سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے اعمش' سفیان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۳۴۶ - عبداللہ بن سائب شیبانی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۴۳۴۷ - عبداللہ بن سبا

یہ غالی زندیق لوگوں میں سے ایک ہے' گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے۔ میرا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے جلوا دیا تھا۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ اس بات کا قائل تھا کہ یہ قرآن نو اجزاء میں سے ایک جزء ہے اور اس پورے قرآن کا علم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو ایسا کہنے سے منع بھی کیا تھا۔

۴۳۴۸ - عبداللہ بن سبع' او سبیع

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ سالم بن ابوالجعد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۳۴۹ - عبداللہ بن سخبرہ (ت)

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوداؤد نفیع اعمی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس کے علاوہ امام ابوداؤد اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہیں' یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۴۳۵۰ - عبداللہ بن سخبرہ (ع) ازدی

اس نے حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ابراہیم نخعی اور مجاہد کے اساتذہ میں سے ایک ہے' یہ حجت ہے۔

۴۳۵۱ - عبداللہ بن سراقہ (د،ت)

اس نے ابوعبیدہ بن جراح سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کے حوالے سے دجال کے تذکرہ کے بارے میں ایک روایت منقول ہے۔ میں کہتا ہوں عبداللہ بن شقیق عقیلی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۴۳۵۲ - عبداللہ بن سری (ق) مدائنی ثم انطاکی

اس نے ابوعمران جونی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ خلف بن تمیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ میں کہتا ہوں جونی نامی راوی کے بارے میں میرا یہ گمان نہیں ہے کہ عبدالملک بن خبیب ہوگا جو مشہور تابعی ہے' بلکہ یہ ایک مجہول شخص ہے کیونکہ جو تابعی ہے' ابن سری نے اُس کا زمانہ نہیں پایا اور جو شخص مجہول ہے تو اُس نے اُس طرح کی روایات نقل کی ہیں جس طرح آپ نے دیکھا ہے کہ اُس نے مجالد سے روایات نقل کی ہیں اور یہ عبدالملک سے کمسن ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ابوعمران کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں جن کے بارے میں یہ شک نہیں ہے کہ وہ موضوع ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قلت :یارسول الله، ما رایت للروم ، مثل مدینة یقال لها انطاکیة، ما رایت اکثر مطرا منها.فقال :نعم، لان فیها التوراة، وعصا موسیٰ، ورضراض الالواح، وسریر سلیمان فی غار، ولا تذهب الایام حتی یسکنها رجل من عترتی اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی، خلقه خلقی، یملا الدنیا قسطا وعدلا، کما ملئت ظلما وجورا.

''میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اہلِ روم کے شہر جیسا اور کوئی شہر نہیں دیکھا' اُس شہر کا نام انطاکیہ ہے اور میں نے وہاں سے زیادہ بارش اور کہیں ہوتے ہوئے نہیں دیکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس شہر کے اندر تورات ہے' حضرت موسیٰ کا عصا ہے اور الواح کے ٹکڑے ہیں' حضرت سلیمان کا پلنگ' یہ ایک غار میں ہے اور زمانہ اُس وقت تک ختم نہیں ہوگا (یعنی قیامت آنے سے پہلے) میرے خاندان کا ایک شخص وہاں پر رہائش اختیار کرے گا جس کا نام

میرے نام کے مطابق ہوگا' اُس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا' اُس کی شکل وصورت (یا اخلاق) میرے شکل وصورت (یا اخلاق) کے مطابق ہوں گے' وہ دنیا کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا جیسا کہ یہ پہلے ظلم اور ستم سے بھری ہوئی تھی''۔

یہ روایت خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں نقل کی ہے۔ اُنہوں نے اسے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اس روایت کو ابن جوزی نے اپنی کتاب ''الموضوعات'' میں نقل کیا ہے۔ ہمارے شیخ ابوالحجاج کہتے ہیں: درست یہ ہے کہ یہ ابوعمر بزار ہے اور یہ حفص بن سلیمان قاری ہے۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اذا لعنت هذه الامة اولها فمن كان عنده علم فليظهره، فان كاتم العلم يومئذ ككاتم ما انزل الله على محمد صلى الله عليه وسلم.

''جب اس اُمت کے ابتدائی حصے پر لعنت کی جانے لگی تو اُس وقت جو علم ہوگا اُسے ظاہر کرنا ضروری ہوگا کیونکہ اُس وقت اُس علم کو چھپانے والا شخص ایسے ہوگا جیسے وہ اُس شخص کو چھپا رہا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ دوسری سند زیادہ مناسب اور زیادہ اولیٰ ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: عبداللہ بن سری انطا کی عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خلف بن تمیم اور احمد بن نصر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۳۵۳ - عبداللہ بن سعد (د)

اس نے صنابحی سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔ میں کہتا ہوں اوزاعی کے علاوہ اس سے روایت نقل کرنے والا اور کوئی شخص نہیں ہے۔ دحیم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۴۳۵۴ - عبداللہ بن سعد (س)

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔ بکیر بن اشج کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۴۳۵۵ - عبداللہ بن سعد (ع) بن معاذ انصاری رقی

اس نے ہشام بن عمار اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ احمد بن عبدان نے اسے واہی قرار دیا ہے۔

۴۳۵۶ - عبداللہ بن ابوسعید

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔ یزید بن ہارون نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۳۵۷- (صح) عبداللہ بن سعید (ع) بن ابوہند، ابوبکر مدنی

یہ بنوفزارہ کا استاد ہے' اس نے اپنے والد اور سعید بن مسیب اور ابوامامہ بن سہل سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے یحییٰ قطان' مکی بن ابراہیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ قطان کہتے ہیں: یہ نیک ہے' کچھ معروف اور کچھ منکر ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

۴۳۵۸ - عبداللہ بن سعید (ت، ق) بن ابوسعید کیسان مقبری

اس نے ایک مرتبہ اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جو واہی تھا۔ اس کی کنیت ابوعباد ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے یہ ثقہ نہیں ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور متروک ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: ایک محفل میں اس کا جھوٹا ہونا میرے سامنے واضح ہو گیا تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک اور ذاہب ہے ایک مرتبہ امام احمد نے یہ کہا یہ اس پائے کا نہیں ہے اور ایک مرتبہ یہ کہا یہ متروک ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صوم ستة ایام فی السنة :ایام التشریق، ویوم الاضحی، ویوم الفطر، وآخر یوم من شعبان یوصل برمضان.

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سال میں چھ دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے: ایامِ تشریق' عید الاضحیٰ کا دن' عید الفطر کا دن اور شعبان کا آخری دن جو رمضان کے ساتھ ملا ہوا ہو''۔

اس راوی نے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

انکم لا تسعون الناس باموالکم، ولکن لیسعهم منکم بسط الوجه وحسن الخلق.

''بے شک تم اپنے اموال کے ذریعے لوگوں کو گنجائش فراہم نہیں کرتے' بلکہ اپنے خندہ پیشانی اور اچھے اخلاق کے ذریعے انہیں کشادگی فراہم کرتے ہو''۔

۴۳۵۹- (صح) عبداللہ بن سعید (خ، م، د، ت) بن عبدالملک بن مروان، ابوصفوان اموی مروانی دمشقی

اس کا باپ اُس وقت قتل کیا ہوا' جب ان کی حکومت ختم ہوئی تھی تو اس کی ماں اسے ساتھ لے کر بھاگ کر مکہ آئی تھی۔ اس نے ثور بن یزید' یونس' ابن جریج اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام شافعی اور امام احمد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' میں نے اس کا ذکر ''المغنی'' میں کیا ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس وقت مجھے یہ یاد نہیں ہے کہ میں نے یہ بات کہاں سے نقل کی تھی۔ اس حوالے سے اس راوی کے بارے میں یحییٰ بن معین کے دو قول ہوں گے۔

۴۳۶۰ - عبداللہ بن سفیان (س) ثقفی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ میرے علم کے مطابق یعلی بن عطاء کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۳۶۱ - عبداللہ بن سفیان خزاعی واسطی

اس نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تفترق هذه الامة على ثلاث وسبعين فرقة كلها في النار الا فرقة واحدة، ما انا عليه اليوم واصحابي.

''یہ اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی' ان میں سے سب جہنم میں جائیں گے' صرف ایک فرقہ نہیں جائے گا' یہ وہ ہے' جس پر آج میں اور میرے اصحاب گامزن ہیں''۔

یہ راوی ابن انعم افریقی کے نام سے معروف ہے۔ اس نے عبداللہ بن یزید کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۳۶۲ - عبداللہ بن سفیان صنعانی

یحییٰ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے اس وقت اس کے حوالے سے کوئی حدیث یاد نہیں ہے۔

۴۳۶۳ - عبداللہ بن ابوسفیان (د)

اس نے عدی بن زید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حمى رسول الله صلى الله عليه وسلم كل ناحية من المدينة بريدا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے ہر طرف کے ایک برید جتنے حصے کو چراگاہ قرار دیا تھا''۔

عدی نامی یہ راوی صرف اسی حدیث کے حوالے سے معروف ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ مخلوق میں عبداللہ بن ابوسفیان نامی راوی کون ہے۔ سلیمان بن کنانہ اس سے اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور وہ راوی بھی مشہور نہیں ہے۔

۴۳۶۴- عبداللہ بن سفیان (م،د،س،ق) قرشی مخزومی، ابوسلمہ حجازی

یہ ثقہ ہے اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس حضرت عبداللہ بن سائب مخزومی اور دیگر حضرات سے نقل کی ہے جبکہ اس سے محمد بن عباد بن جعفر نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔

۴۳۶۵- عبداللہ بن سلمۃ (م،عو) ہمدانی مرادی

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھی ہے شعبہ کہتے ہیں: عمرو بن مرہ نے یہ بات بیان کی ہے میں نے عبداللہ بن سلمیٰ کو احادیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ ان میں سے کچھ روایات سے ہم واقف تھے اور کچھ کو ہم نے منکر قرار دیا یہ اس وقت عمر رسیدہ ہو چکا تھا امام احمد کہتے ہیں: اس کی کنیت ابو العالیہ تھی میرے علم کے مطابق عمرو بن مرہ اور ابو اسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی میں یہ کہتا ہوں اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے حضرت صفوان بن عسال' حضرت عمار بن یاسر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے نقل کی ہیں۔ امام نسائی کہتے یہ مرادی ہے حطیب بیان کرتے ہیں عمرو بن مرہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس سے عمرو بن مرہ نے روایات نقل کی ہیں لیکن ابن نمیر کا یہ کہنا ہے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے بلکہ کوئی دوسرا شخص ہے۔

عجلی اور یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام ابو حاتم اور امام نسائی بیان کرتے ہیں یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت صفوان بن عسال کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان یهودیین قال احدهما لصاحبه: انطلق بنا الی هذا النبی.فقال: لا تقل نبی، فانه ان سمعك صارت له اربعة اعین.فانطلقا فسالاه عن قوله: ولقد آتینا موسیٰ تسع آیات..الحدیث.

''دو یہودیوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا تم اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میرے ساتھ چلو تو دوسرے نے کہا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہو کیونکہ اگر انہوں نے تمہاری اس بات کو سن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (یعنی وہ خوشی سے پھولے نہیں سمائیں گے) پھر وہ دونوں گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔ ''ہم نے موسیٰ کو نو نشانیاں عطاء کیں۔''

اس راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرئنا القرآن علی کل حال، الا ان یکون جنبا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر حالت میں قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ البتہ جنابت کی حالت کا حکم مختلف ہے''

شعبہ کہتے ہیں: یہ روایت میرے تمام مال کا ایک تہائی حصہ ہے۔

۴۳۶۶- عبداللہ بن سلمہ بصری افطس۔

اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ عمر بن شبہ نے اسے اس سے ملاقات کی ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے فلاس کہتے ہیں: یہ لوگوں پر تنقید کیا کرتا تھا امام احمد کہتے ہیں: لوگوں نے اس کی احادیث کو ترک کر دیا تھا یہ ازہر کے پاس گیا اس نے ازہر کو احادیث روایت کیں تو ہم نے زمین پر یہ نوٹ کیا کہ یہ جھوٹ ہے جھوٹ ہے یہ زبان کا بھی برا تھا امام نسائی کہتے ہیں: اور

دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہ متروک ہے۔

۴۳۶۷- عبداللہ بن سلمہ بن اسلم۔

اس نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ابونعیم کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۴۳۶۸- عبداللہ بن سملہ۔

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے یہ متروک ہے محمد بن اسماعیل جعفری نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۳۶۹- عبداللہ بن سلم بصری۔

اس ابن عون سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس سے واقف نہیں ہوں۔

۴۳۷۰- عبداللہ بن سلیمان (د،ت،ق) بن جنادہ

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری نے پنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے اس کی نقل کردہ احادیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ بشر بن رافع نے اس سے روایات نقل کی ہیں ابن حبان نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب الثقات میں کیا ہے میں یہ کہتا ہوں یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ کون ہے۔

۴۳۷۱- عبداللہ بن سلیمان عبدی بعلبکی۔

اس نے لیث بن سعد اور عبداللہ بن مبارک سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے یحییٰ بن محمد بن ابی الصفیرا اور باغندی ''نے'' روایات نقل کی ہیں۔ اس میں کچھ خرابی ہے ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں اور یہ ان دونوں روایات کو نقل کرنے میں منفرد نہیں ہیں جی ہاں! اس کے حوالے سے ایک منکر روایت بھی منقول ہے جسے باغندی نے اس کے حوالے سے اسے سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

لما عرج بی دخلت الجنة فاعطیت تفاحة فانفلقت عن حوراء .قلت: لمن انت؟ قالت: للخليفة عثمان .. الحديث.

''جب مجھے معراج کروائی گئی تو میں جنت میں داخل ہوا مجھے ایک سیب دیا گیا جس میں سے ایک حور نکلی میں نے دریافت کیا تم کس کو ملو گی اس نے جواب دیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جو خلیفہ بنیں گے''۔

یہ روایت خیثمہ نے صحابہ اکرام علیہم الرضوان کے فضائل سے متعلق کتاب میں اپنی سند کے ساتھ لیث کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۴۳۷۲- عبداللہ بن سلیمان (ت) نوفلی.

اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے زہری' ثابت بن ثوبان اور دیگر حضرات سے نقل کی ہیں اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ ہشام بن یوسف کے علاوہ اور کسی نے اس کے حوالے سے حدیث روایات نہیں کی۔ اس کی نقل کردہ روایت وہ ہے جو شیخ ابر قوہی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

قال علیه الصلاة والسلام: احبوا الله لما یغذوکم به من نعمه، واحبونی لحب الله، واحبوا اهل بیتی لحبی

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ سے اس وجہ سے محبت رکھو کیونکہ اس نے تمہیں مختلف قسم کی نعمتیں عطاء کی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت رکھو اور مجھ سے محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت رکھو۔''

یہ روایت امام ترمذی نے ابوداؤد کے حوالے سے یحییٰ بن معین سے نقل کی ہیں۔

۴۳۷۳- (صح) عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سجستانی، ابوبکر

یہ حافظ الحدیث اور ثقہ ہیں اور تصانیف کے مصنف ہیں۔ امام دارقطنی نے انہیں ثقہ قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے یہ ثقہ ہے' لیکن حدیث پر کلام کرتے ہوئے بکثرت غلطیاں کرتے ہیں۔ ابن عدی نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے اگر ہم نے مشروط طور پر کتاب کو مرتب نہ کیا ہوتا تو ہم اس کا تذکرہ نہ کرتے یہاں تک کہ آگے چل کر انہوں نے کہا ہے کہ یہ علم حدیث کی طلب کے حوالے سے معروف ہیں۔ انہوں نے زیادہ تر روایات جو نوٹ کی ہیں وہ اپنے والد کے ساتھ نوٹ کی ہیں (ان کے والد امام ابوداؤد ہیں) اور محدثین کے نزدیک یہ مقبول ہے۔ جہاں تک ان کے بارے میں ان کے والد کے کلام کا تعلق ہے تو اس سے ان کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

علی بن حسین نے امام ابوداؤد کا یہ قول نقل کیا ہے میرا بیٹا عبداللہ کذاب ہے۔ ابن صاعد کہتے ہیں: ہمارے لئے وہی کافی ہے جو ان کے بارے میں ان کے والد (امام ابوداؤد) نے کہا ہے۔ پھر ابن عدی نے یہ بات بیان کی ہے میں نے موسیٰ بن قاسم کو اپنی سند کے ساتھ ابراہیم اصبہانی کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔ ابوبکر بن ابوداؤد کذاب ہے۔ اور میں نے ابوالقاسم بغوی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابوبکر بن ابوداؤد نے ان کی طرف ایک رقعہ لکھ کر بھیجا جس میں ان سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے دادا کے حوالے سے منقول حدیث کے الفاظ بھیج دیں جب انہوں نے اس کا رقعہ پڑھا تو بولے اللہ کی قسم تم میرے نزدیک علم سے لاتعلق ہو۔

عبدان بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوداؤد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ایک مصیبت یہ ہے کہ عبداللہ قاضی کے عہدے کا طلب گار ہے' محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں میں محمد بن یحییٰ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ انہوں نے یہ کہا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ ابوبکر بن ابوداؤد نے زہری کے حوالے سے عروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

''فلاں شخص کے ناخن گھسے ہوئے تھے کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو چھلکے اتار کر دیتا تھا۔

میں یہ کہتا ہوں ابوبکر نے زہری تک اس کی سند بیان نہیں کی تو یہ روایت منقطع ہوگئی پھر ایسے لوگوں کے قول کو نہیں سنا جائے گا جو ایک دوسرے سے دشمنی رکھتے تھے۔ قریب تھا کہ عبداللہ کی گردن اڑا دی جاتی' کیونکہ اس نے یہ حکایت بیان کی ہے۔

تو اس سے محمد بن عبداللہ بن حفص ہمدانی نے اسے بچایا اور امیر اصفہان ابولیلی سے اسے چھڑوایا' دراصل بعض علویوں نے دشمنی کی وجہ سے' عبداللہ کی طرف ایک جھوٹی بات منسوب کی اور ابن مندہ' جس کا ذکر ہوا' محمد بن عباس اخرم' احمد بن علی بن جارود نے اس کے خلاف گواہی دی' تو امیر ابولیلیٰ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیدیا' تو ہمدانی آیا اس نے گواہوں پر جرح کی' تو ابن مندہ کی نسبت نافرمانی' احمد کی نسبت سود خوری کی طرف کی گئی اور تیسرے شخص کے بارے میں بھی اسی نوعیت کی صورت حال سامنے آئی' کیونکہ ہمدانی کو بڑا مرتبہ ومقام حاصل تھا'

اس لیے وہ کھڑا ہوا' اس نے عبداللہ کا ہاتھ تھاما' اور اسے شیر کے منہ میں سے نکال کر لے گیا' تو عبداللہ زندگی بھر اسے دعائیں دیتا رہا اور ان گواہوں کو بددعائیں دیتا رہا' یہ واقعہ حافظ ابونعیم نے نقل کیا ہے' تو ان گواہوں کے بارے میں اس کی دعا مستجاب ہوئی' ان میں سے ایک جل گیا' ایک پاگل ہوگیا۔

احمد بن یوسف ازرق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابی داود کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ہر شخص کو معاف کیا سوائے اس کے' جس نے مجھ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے کا الزام لگایا' ابن عدی کہتے ہیں: ابتداء میں اس کی نسبت کسی حد تک ناصبی ہونے کی طرف کی گئی تھی' تو ابن فرات نے اسے بغداد سے جلاوطن کروادیا' تو علی بن عیسیٰ اسے واپس لایا' اس نے حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل بڑھ چڑھ کر بیان کیے' تو یہ ان کے درمیان شیخ بن گیا' میں یہ کہتا ہوں: یہ قوی النفس تھا' اس کے اور ابن صاعد اور ابن جریر کے درمیان چپقلش تھی' تو ہم اللہ تعالیٰ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔

ابن شاہین کہتے ہیں: وزیر علی بن عیسیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ ابوبکر بن ابی داود اور ابن صاعد کے درمیان صلح کروادے' اس نے ان دونوں کو اکٹھا کیا' قاضی ابوعمر بھی وہاں موجود تھا' وزیر نے ابوبکر سے کہا: ابومحمد بن صاعد آپ سے عمر میں بڑے ہیں' اگر آپ اُٹھ کر ان کے پاس آئیں (تو یہ مناسب ہوگا) اس نے کہا: میں ایسا نہیں کروں گا' وزیر نے اس سے کہا: تم ایک کھوٹے شیخ ہو' اس نے کہا: کھوٹا شیخ وہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہے' وزیر نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی باتیں کون منسوب کرتا ہے؟ ابوبکر نے کہا: یہ (ابن صاعد) پھر اس نے کہا: مجھے یہ ذلت اس رزق کی وجہ سے اٹھانی پڑ رہی ہے جو تمہارے ذریعے سے مجھ تک پہنچا ہے' اللہ کی قسم! میں اب تم سے کبھی کوئی چیز نہیں لوں گا' اگر میں نے کبھی تم سے کچھ بھی لیا تو مجھ پر ایک ہزار اونٹ قربان کرنا لازم ہوں' تو اس کے بعد مقتدر اس کا حصہ اپنے ہاتھ سے وزن کرکے اپنے خادم کے ہاتھ اسے بھیجتا تھا'

محمد بن عبداللہ قطان بیان کرتے ہیں: میں محمد بن جریر کے پاس موجود تھا' ایک شخص نے کہا: ابن ابوداؤد لوگوں کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کر رہا ہے' تو ابن جریر نے کہا: یہ محافظ کی تکبیر ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: ابن ابوداؤد اور اس کے ساتھی جن کی تعداد بہت زیادہ ہے' یہ ابن جریر پر الزام تراشی کرتے تھے اور اسے لفظی بدعت کی طرف منسوب کرتے تھے'

ابوبکر اکابر حافظان حدیث اور جلیل القدر ائمہ میں سے ایک تھے' یہاں تک کہ خطیب بغدادی نے یہ کہا ہے: میں نے حافظ ابومحمد خلال کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوبکر اپنے والد ابوداؤد سے بڑے حافظ الحدیث تھے' ابن شاہین نے ابوبکر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے ایک ماہ میں ابوسعید اشج سے تیس ہزار روایات نوٹ کی تھیں'

ابوبکر نقاش بیان کرتے ہیں: اور ساری ذمہ داری ان کی ہے: میں نے ابوبکر بن ابی داود کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ان کی تفسیر میں ایک لاکھ بیس ہزار احادیث ہیں'

میں یہ کہتا ہوں: ان کی پیدائش 230 میں ہوئی' انہوں نے اپنے والد کے ہمراہ سفر کیا اور اکابرین سے ملاقات کی' انہوں نے لیث بن سعد کے شاگرد عیسیٰ بن حماد اور ان کے طبقے کے افراد سے سماع کیا' یہ ایک گروہ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں'

ابوبکر احمد بن ابراہیم بن شاذان بیان کرتے ہیں: ابوبکر سجستان گئے لوگ ان کے گرد اکٹھے ہو گئے' اور انہوں نے ان سے درخواست کی کہ ہمیں حدیث بیان کریں انہوں نے کہا: میرے پاس کوئی کتاب نہیں ہے' انہوں نے کہا: امام ابوداؤد کے صاحبزادے کو کتاب کی کیا ضرورت ہے؟ ان لوگوں نے اصرار کیا' تو (ابوبکر کہتے ہیں:) میں نے اپنے حافظے کی بنیاد پر تیس ہزار احادیث انہیں املاء کروائیں' جب میں بغداد آیا تو اہل بغداد نے کہا: اہل سجستان کے ساتھ مذاق ہوا ہے' پھر انہوں نے ایک شخص کو مقرر کیا جو ایک نسخہ نقل کر کے لائے اسے لایا گیا' اور حافظان حدیث کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے (تیس ہزار میں سے) چھ احادیث میں میری غلطی نکالی' جن میں سے تین احادیث ویسی ہی تھیں جس طرح میں نے سماع کیا تھا۔

حافظ ابوعلی نیشاپوری بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابی داود کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے اصبہان میں اپنے حافظے کی بنیاد پر 36000 احادیث بیان کیں' جن میں سے سات احادیث کے بارے میں لوگوں نے مجھ پر وہم لاحق ہونے کا الزام عائد کیا' جب میں واپس آیا تو میں نے اپنی تحریر میں ان میں سے پانچ احادیث کو ویسا ہی پایا جیسے میں نے بیان کی تھیں۔

صالح بن احمد حافظ کہتے ہیں: ابوبکر بن ابی داود' عراق کے امام تھے' ان کے زمانے میں بغداد میں ایسے مشائخ تھے' جو ان سے زیادہ مسند تھے' لیکن مہارت اور اتقان میں وہ مشائخ امام ابوبکر کے پائے کے نہیں تھے' ابن شاہین بیان کرتے ہیں: ابوبکر نے دو برس تک ہمیں املاء کروائی' میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کتاب نہیں دیکھی' جب وہ نابینا ہو گئے تو ان کا صاحبزادہ ابومعمر ان سے ایک درجہ نیچے بیٹھ جاتا تھا اس کے ہاتھ میں کتاب ہوتی تھی' وہ یہ کہتا تھا: اب یہ حدیث ہے: تو وہ اپنے حافظے کی بنیاد پر وہ حدیث بیان کر دیتے تھے' ایک مرتبہ اسی قسم کی ایک محفل کے اختتام پر ابوتمام زینبی کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کی قسم! میں نے ابراہیم حربی کے علاوہ' آپ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا' تو امام ابوبکر نے کہا: ابراہیم حربی کو جتنی حدیثیں یاد تھیں وہ مجھے بھی یاد ہیں لیکن میں ان کے علاوہ علم طب اور علم نجوم میں بھی مہارت رکھتا ہوں' اور وہ ان سے واقف نہیں تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان فی الجنة شجرة یسیر الراکب فی ظلها مائة سنة.

''جنت میں درخت ایسے ہیں کہ کوئی شہسوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک سفر کر سکتا ہے''

امام مسلم اور امام نسائی نے یہ روایت قتیبہ کے حوالے سے لیث سے نقل کی ہے۔

امام ابوبکر کا انتقال 316 ہجری کے آخر میں ہوا' تقریباً تین لاکھ لوگوں نے ان کی نماز جنازہ ادا کی' ان کی نماز جنازہ 80 مرتبہ ادا کی گئی' انہوں نے اپنے پسماندگان میں 8 بچے چھوڑے' میں نے ان کا تذکرہ یہاں صرف اس لیے کیا ہے' تاکہ ان سے الزامات کو پرے کر سکوں۔

۴۳۷۴- عبداللہ بن سمط.

اس نے صالح بن علی سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔

۴۳۷۵- عبداللہ بن سنان زہری کوفی.

اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

میں یہ کہتا ہوں اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے ابن منکدر' زید بن اسلم اور ہشام بن عروہ سے نقل کی ہیں۔

احمد بن ابوحاتم بیان کرتے ہیں اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام.

''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کردے اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔''

ابن عدی بیان کرتے ہیں اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی ہے میں یہ کہتا ہوں (درج ذیل راوی کا تعلق ہے)

۴۳۷۶- عبداللہ بن سنان ہروی،

اس نے فضیل بن عیاض اور ابن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اس کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔

۴۳۷۷- عبداللہ بن سہل الاستاذ، ابومحمد انصاری مرسی مقرء

یہ اندلس میں قاریوں کا شیخ ہے اس نے مکی اور ابوعمر طلمنکی اور ایک جماعت سے استفادہ کیا تھا اور یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے مصر میں عبدالجبار بن احمد طرسوسی اور دیگر حضرات کو پایا ہے۔

علی بن سکرہ بیان کرتے ہیں: یہ اپنے زمانے میں اپنے فن کا امام تھا۔ اور اپنے عہد کا سب سے بڑا قاری تھا یہ اہل بدعت کا بدترین مخالف تھا اسے آزمائش میں مبتلا کیا گیا جلاوطن کیا گیا بہت سے لوگوں نے اس پر تنقید بھی کی ہے۔ ابواصبغ بیان کرتے ہیں اس کے اور ابوولید باجی کے درمیان بہت زیادہ دشمنی تھی۔ جو کتابت کے مسئلے کی وجہ سے تھی۔

ابن سہل کا انتقال 408 ہجری میں ہوا۔

۴۳۷۸- عبداللہ بن سیدان مطرودی.

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔ اس نے یہ بات بیان کی ہے میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعے کی نماز ادا کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا کی تو وہ نماز نصف النہار سے پہلے ادا کی گئی تھی' لا لکائی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ اس میں حجت نہیں ہے۔

79- عبداللہ بن سیف خوارزمی.

اس نے مالک بن مغول سے اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کئی منکر روایات دیکھی ہیں عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات محفوظ نہیں ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

لعن الله من يسب اصحابي.

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو میرے اصحاب کو برا کہتا ہے۔''

یہ روایت مرسل ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

لا يضرب احدكم وجه خادمه، ولا يقول: لعن الله من اشبه وجهك، فان الله خلق آدم على صورة وجهه

''کوئی شخص اپنے خادم کے چہرے پر ہرگز نہ مارے اور یہ نہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس کا چہرہ تیرے چہرے جیسا ہے' چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔''

اس سے روایت نقل کرنے والوں میں سادان بن نصر اور حسین بن عیسیٰ بسطامی کے نام شامل ہیں۔

۴۳۸۰- (صح) عبداللہ بن شبرمہ (م، س) کوفی

یہ جلیل القدر فقہاء میں سے ایک ہیں۔ امام احمد اور امام ابوحاتم نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: میں کچھ دیر ان کے پاس بیٹھا تھا لیکن مجھے ان کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔

۴۳۸۱- عبداللہ بن شبیب، ابوسعید ربعی،

یہ اخبار و روایات کے عالم ہیں لیکن واہی ہیں۔ ابواحمد حاتم کہتے ہیں: ان کی حدیث رخصت ہوگئی تھی میں یہ کہتا ہوں انہوں نے امام مالک کے شاگردوں سے روایات نقل کی ہیں فضلک رازی نے یہ زیادتی کی ہے اور یہ کہا ہے کہ ان کی گردن اڑا دینا جائز ہے۔ حافظ ابدان کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن خراش سے دریافت کیا یہ روایات جنہیں غلام خلیل نے نقل کیا ہے یہ کہاں سے منقول ہیں تو انہوں نے جواب دیا اس نے یہ روایات عبداللہ بن شبیب سے چوری کی ہیں اور ابن شبیب نے یہ روایات نضر بن سلمٰی شاذان سے چوری کی تھی اور شاذان نے انہیں ایجاد کیا تھا۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للعباس: فیکم النبوۃ والمملکۃ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم لوگوں کے درمیان نبوت بھی ہے اور حکومت بھی ہوگی۔''

ابن حبان کہتے ہیں: یہ روایت کو الٹ پلٹ دیتا تھا اور ان میں سرقہ کرتا تھا میں یہ کہتا ہوں اس سے روایات نقل کرنے والے آخری افراد محاملی اور ابو روق ہزانی ہیں۔

اس کی نقل کردہ روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : الدین شین الدین.

''قرض دین کے لئے شرمندگی کا باعث ہے۔''

۴۳۸۲- عبداللہ بن ابی شدیدہ

تابعی ہے اور اس نے مرسل روایات نقل کی ہیں مغیرہ بن سعد نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۴۳۸۳- عبداللہ بن شرود،

یہ بکر کا والد ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ اور اس کا بیٹا دونوں ضعیف ہیں یہ بکر کا والد ہے۔

۴۳۸۴- عبداللہ بن شریک (س) عامری.

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ایک جماعت سے روایت نقل کی ہیں پہلے یہ مختار کے ساتھیوں میں سے تھا لیکن پھر اس نے توبہ کر لی۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں میں عبداللہ بن شریک کے ساتھ بیٹھتا رہا ہوں یہ اس وقت ایک سو سال کا تھا اور یہ ان افراد میں سے ایک تھا جو ابن حنفیہ کی طرف آئے تھے اور ان کا امیر ابو عبداللہ جدلی تھا۔ حمیدی نے عبداللہ بن شریک کے حوالے سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

قال الحسین: نبعث نحن وشیعتنا کھاتین - واشار بالسبابۃ والوسطی.

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہمیں اور ہمارے شیعہ کو ان دو کی طرح (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا۔'' انہوں نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

ابراہیم بن عرعرہ نے سفیان کا یہ قول نقل کیا ہے یہ راوی مختار کے فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ سفیان نے اس کے حوالے سے احادیث بیان نہیں کی ہیں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کے حوالے سے منقول روایات کو متروک قرار دیا ہے۔

۴۳۸۵-(صح) عبداللہ بن شقیق (م،عو) عقیلی.

یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور ثقہ ہے تاہم یہ ناصبی تھا۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: سلیمان تیمی کی عبداللہ بن شفیق کے بارے میں رائے خراب تھی۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کی احادیث میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من ضرب سوطا اقتص منه يوم القيامة.

''جو شخص ایک سوٹی بھی کسی کو مارے گا تو قیامت کے دن اس سے قصاص لیا جائے گا''

اس راوی کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہیں جبکہ اس کے حوالے سے خالد الحزا اور جریری نے روایات نقل کی ہیں۔

احمد بن زوہر نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ بہتر مسلمانوں میں سے ایک تھا اور اس کی نقل کردہ احادیث پر طعن نہیں کیا جائے گا۔ کوسج نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ثقہ ہے۔ اسی طرح امام ابوزراعاء اور امام ابو حاتم نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن سیراشی کہتے ہیں: یہ ثقہ تھا لیکن یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔

۴۳۸۶- عبداللہ بن ابی شقیق سلولی.

یہ تابعین میں سے ایک ہے اس نے ابوزید سے روایات نقل کی ہیں جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے یہ مجہول ہے۔

۴۳۸۷- عبداللہ بن شوذب (عو).

یہ صدوق ہے اور امام ہے اور امام اوضاعی کے طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ سنن کے مصنفین نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۴۳۸۸- عبداللہ بن صالح (خ،د،ت،ق) بن محمد بن مسلم جہنی مصری، ابوصالح

یہ لیث بن سعد کے اموال کے بارے میں ان کا منشی تھا یہ علم حدیث کا ماہر ہے اور اس نے بکثرت روایات نقل کی ہیں تاہم اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں۔ اس نے معاویہ بن صالح' لیث بن سعد' موسیٰ بن علی اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے اس کے شیخ لیث بن سعد' ابن واہب' یحییٰ بن معین' احمد بن فراط اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالملک بن شعیب کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے اس نے میرے دادا (لیث بن سعد) سے اُن کی احادیث کا سماع کیا ہے۔

ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے محمد بن عبداللہ بن حکم کو سنا ان سے ابوصالح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے تم نے مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا ہے۔ جو لیث کے سب سے زیادہ قریب تھا یہ سفر اور حضر میں ان کے ساتھ رہتا تھا اور اکثر ان کے ساتھ اکیلا ہوتا تھا ایسے شخص کو منکر قرار نہیں دیا جا سکتا جس نے ان سے بکثرت روایات نقل کی ہیں اور اسنے ان سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کم از کم یہ ہوگا کہ انہوں نے لیث کے سامنے ان روایات کو پڑھا

ہواور لیث نے ان روایات کی انہیں اجازت دے دی ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ ابن ابوزئب نے یہ درج ان کی طرف لکھ کر بھیجا ہو۔ وہ بیان کرتے ہیں میں نے احمد بن صالح کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے لیث بن سعد کے حوالے سے ابن ابوزئب سے روایات نقل کی ہوں صرف ابوصالح نے ایسا کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: پہلے اس کا معاملہ متماسک والا تھا لیکن پھر بعد میں خرابی کا شکار ہوگیا۔

اس نے لیث بن سعد کے حوالے سے ابن ابوزئب سے روایات نقل کی ہیں حالانکہ لیث نے ابن ابوزئب کے حوالے سے کسی بھی روایت کا سماع نہیں کیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق اور امین ہے میرے علم کے مطابق ایسا ہی ہے۔

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ جان بوجھ کر غلط بیانی نہیں کرتا تھا اور یہ حسن الحدیث ہے۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس نے اپنی آخری عمر میں کچھ ایسی روایات نقل کی ہیں جنہیں محدثین نے منکر قرار دیا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ان خرابیوں میں سے ہے جو خالد بن نجیح نے ایاد کی تھیں کیونکہ ابوصالح ان کے پاس اٹھتا بیٹھتا تھا ابوصالح کا وزن جھوٹ کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وہ ایک نیک شخص تھا۔

احمد بن محمد نے احمد بن صالح کا یہ قول نقل کیا ہے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے ان کی مراد عبداللہ بن صالح کے ہمروی راوی ہے۔

احمد بن محمد کہتے ہیں: میں نے احمد بن صالح کو عبداللہ بن صالح کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے پھر انہوں نے اس کے خلاف ایک اور کلمہ کہا۔ ابن عبدالحکم کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ کو کئی مرتبہ کہتے ہوئے سنا ان سے دریافت کیا گیا۔ یحییٰ بن بکیر ابوصالح کے بارے میں کچھ کہتے ہیں: تو انہوں نے جواب دیا تم اس سے کہو کہ لیث نے جب بھی تمہیں کوئی حدیث بیان کی تو کہا اس وقت ابوصالح ان کے پاس موجود نہیں تھا اس کے علاوہ وہ ان کے ساتھ اسفار پر جاتا رہا ہے یہ ان کا سیکرٹری تھا اب تم اس چیز کو منکر قرار دے رہے ہو جو اس کے پاس ہے اور دوسروں کے پاس نہیں ہے۔

سعید بن منصور کہتے ہیں: یحییٰ بن معین نے میرے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے یہ کہا مجھے یہ بات پسند ہے کہ تم عبداللہ بن صالح سے احادیث کا استفادہ کرو۔ تو میں نے جواب دیا میں اس سے روایات نوٹ نہیں کروں گا۔ میں لوگوں کی بانسبت اس کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں یہ صرف مال کا سیکرٹری تھا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے مجھے خط لکھا میں اس وقت حمس میں تھا اس نے مجھ سے زیارت کے بارے میں دریافت کیا۔

فضیل بن محمد کہتے ہیں: میں نے ابوصالح کو دیکھا ہے وہ یا تو حدیث بیان کررہا ہوتا تھا یا تسبیح پڑھ رہا ہوتا تھا۔

صالح جزرہ بیان کرتے ہیں یحییٰ بن معین اسے ثقہ قرار دیتے تھے اور میرے نزدیک یہ جان بوجھ کر حدیث میں غلط بیانی کرتا تھا۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے یحییٰ بن بکیر میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے ابن مدینی کہتے ہیں: میں اس سے کوئی چیز روایت نہیں کروں گا ابن حبان کہتے ہیں: اپنی ذات کے اعتبار سے یہ صدوق تھا لیکن اس کی روایات میں منکر روایات اس کے پڑوسی کی طرف سے شامل ہوئیں ہیں۔ میں نے امام ابن خزیمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے اس کے اور اس کے پڑوسیوں کے درمیان دشمنی تھی تو اس کا

پڑوسی شیخ ابوصالح کی طرف جھوٹی احادیث منسوب کر دیتا تھا اور اسے خط میں تحریر کرتا تھا جو عبداللہ کے خط کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا۔ اور وہ اس تحریر کو ان کی تحریرات میں شامل کر دیتا تھا تو عبداللہ کو یہ غلط فہمی ہوتی تھی کہ شاید یہ ان کی اپنی تحریر ہے تو وہ اس تحریر کی بنیاد پر بیان کر دیتے تھے۔

ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ مستقیم الحدیث ہے تاہم ان کی اسناد اور متن میں غلطیاں واقع ہوئی ہیں لیکن یہ غلطیاں انہوں نے جان بوجھ کر نہیں کیں ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے اپنی صحیح میں روایات نقل کی ہیں لیکن انہوں نے تدلیس کے طور پر اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے عبداللہ نے ہمیں احادیث بیان کی انہوں نے اس کا اسم منسوب بیان نہیں کیا حالانکہ وہ یہی راوی ہے۔ البتہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو تعلیق کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ کہا ہے لیث بن سعد نے یہ بات بیان کی ہے جعفر بن ربیعہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے اور ایک اور روایت میں انہوں نے یہ کہا ہے عبداللہ بن صالح نے ہمیں احادیث بیان کی ہیں۔ کہ لیث نے ہمیں احادیث بیان کی ہیں تو وہاں انہوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ تاہم یہ ابن حمویہ سرخسی کے نزدیک ہے ان کے باقی دونوں ساتھیوں کے نزدیک نہیں ہے

مختصر یہ ہے کہ یہ نعیم بن حماد، اسماعیل بن ابواویس اور سوید بن سعید سے کم درجے کا نہیں ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کی روایات صحیحین میں مذکور ہیں اور ان میں سے ہر ایک سے ایسی منکر روایات نقل کی گئی ہیں۔ جن سے چشم پوشی کی گئی ہے۔

چونکہ انہوں نے بکثرت روایات نقل کی ہیں جن میں سے بعض روایات منکر اور واہی ہیں اور بعض روایات غریب ہیں جن میں احتمال پایا جاتا ہے۔ عبداللہ بن صالح پر اس روایت کے حوالے سے قیامت قائم ہوئی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان اللہ اختار اصحاب علی العالمین سوی النبیین والمرسلین، واختار من اصحابہ اربعۃ: ابا بکر، وعمر، وعثمان، وعلیا، فجعلھم خیر اصحابی، وفی اصحابی کلھم خیر.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں میں سے انبیاء اور مرسلین کے علاوہ میرے صحابہ کو منتخب کیا اور میرے صحابہ میں سے چار افراد کو منتخب کیا ابوبکر' عمر' عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اس نے ان کو میرے اصحاب میں سے بہتر بنایا ہے ویسے میرے تمام اصحاب میں بھلائی موجود ہے۔''

سعید بن عمرو نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہ کہا ہے کہ ظہرہ بن معبد کی سعید کے حوالے سے نقل کردہ اس روایت کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

میں یہ کہتا ہوں ابوعباس محمد نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نافع کے حوالے سے نقل کی ہے۔

علان بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں محمد بن یحییٰ ہمارے پاس آئے ان کے پاس 200 دینار تھے ایک دن میں نے انہیں دیکھا کہ وہ ابوصالح کے پاس آئے ان کے ساتھ احمد بن صالح بھی تھے۔ محمد بن یحییٰ نے کہا اے ابوصالح! اللہ کی قسم میں آپ کے پاس صرف اس

لئے آیا ہوں کہ آپ ظہرہ بن معبد کی سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ احادیث (جو سابقہ سطور میں گزری ہے) مجھے بیان کریں تو ابوصالح نے کہا اللہ کی قسم اگر وہ میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اسے تمہارے سامنے نہ کھولتا۔

احمد بن محمد کہتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ سے فضائل کے بارے میں ظہرہ کی نقل کردہ روایت کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ روایت جھوٹی ہے خالد مصری نے اسے ایجاد کیا ہے اور اس نے تدلیس کے طور پر ابوصالح کی تحریر میں اسے شامل کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا پھر اسے سعید بن ابومریم کے حوالے سے نقل کس نے کیا ہے اس نے جواب دیا اس کذاب نے محمد بن حارث عسکری نے یہ روایت ابوصالح اور سعید کے حوالے سے ہمیں بیان کی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں یہ روایت ثقہ راویوں نے شیخین سے نقل کی ہے ہوسکتا ہے کہ کسی نے اسے نافع کی طرف منسوب کر دیا ہو چونکہ نافع بن یزید خود صدوق اور بیدار شخص ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

امام نسائی بیان کرتی ہیں امام ابوصالح نے یہ روایت بیان کی ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کو منتخب کیا یہ روایت ایجاد شدہ ہے۔

امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الجهاد واجب عليكم مع كل بر وفاجر، وان هو عمل الكبائر، والصلاة واجبة عليكم على كل مسلم، وان هو عمل الكبائر.

''نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے ہر نیک اور گناہ گار کے ساتھ جہاد کرنا تم پر لازم ہے اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو اور ہر مسلمان کی اقتداء میں نماز ادا کرنا تم پر لازم ہے۔ اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو''

یہ روایت منکر ہونے کے علاوہ منقطع بھی ہے جیسا کہ آپ خود دیکھتے ہیں۔

ابوصالح کی نقل کردہ سب سے زیادہ منکر روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو کے حوالے سے نقل کی ہے۔

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (يكون) خلفي اثنا عشر خليفة: ابوبكر لا يلبث خلفي الا قليلا، وصاحب رحا دارة العرب يعيش حميدا ويموت شهيدا.

قالوا: ومن هو ؟ قال: عمر. ثم التفت الى عثمان فقال: ان كساك الله قميصا فارادك الناس على خلعه فلا تخلعه، فوالذي نفسي بيده لئن خلعته لا ترى الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے میرے بعد 12 خلیفہ ہوں گے ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے بعد تھوڑے عرصے تک رہے گا اور عربوں کی چکی گھمانے والا شخص قابل تعریف انداز میں زندگی بسر کرے گا اور شہید کے طور پر انتقال کرے گا لوگوں نے دریافت کیا وہ کون ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا عمر پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف

متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا لوگ اسے اتارنے کا ارادہ کریں گے تم اسے نہ اتارنا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم نے اسے اتار دیا تو تم اس وقت تک جنت کو نہیں دیکھو گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہیں ہو جاتا۔"

مجھے یحییٰ بن معین پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ اپنی جلالت اور ناقدانہ حیثیت کے باوجود اس طرح کی جھوٹی روایات کیسے نقل کر رہے ہیں۔ اور اس کے حوالے سے خاموش رہے ہیں ربیعہ نامی شخص نے منکر اور عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان بیان کرتے ہیں اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

حجة لمن لم يحج خير من عشر غزوات، وغزوة لمن حج خير من عشر حجج، وغزوة في البحر خير من عشر في البر ..الحديث.

"جس شخص نے حج نہیں کیا اس کے لئے ایک حج کرنا دس جنگوں میں حصہ لینے سے زیادہ بہتر ہے اور جس نے حج کر لیا ہے اس کے لئے ایک جنگ میں حصہ لینا دس حج کے کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور ایک سمندری جنگ میں حصہ لینا خشکی کی دس جنگوں میں حصہ لینے سے زیادہ بہتر ہے۔"

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

لا تسبوا الديك، فانه صديقي وانا صديقه، وعدوه عدوي، والذي بعثني بالحق لو يعلم بنو آدم ما صوته لاشتروا ريشه ولحمه بالذهب، انه ليطرد مدى صوته الجن.

"مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ میرا دوست ہے اور میں اس کا دوست ہوں اس کا دشمن میرا دشمن ہے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اگر لوگوں کو پتا چل جائے اس کی آواز میں کیا خوبی ہے تو لوگ اس کے پر اور اس کا گوشت سونے کے عوض میں خریدیں اس کی آواز جہاں تک جاتی ہے یہ اتنی دور تک جن (یعنی شیطان) کو پرے کر دیتا ہے۔"

میں یہ کہتا ہوں رشدین نامی راوی ابوصالح سے زیادہ ضعیف ہے اور خرابی کی جڑ بھی یہی شخص ہے۔

ابوصالح نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث رجلا الى الجن، فقال له: سر ثلاثا ملسا، حتى اذا لم تر شمسا، فاعلف بعيرا، واشبع نفسا، ثم سر ثلاثا ملسا حتى تاتي فتيات قعسا، ورجالا طلسا، ونساء خنسا، فقل: يا بني اشقع شوسا، اني ارسلني اليكم حسا، لا تخافون له بأسا.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک جن کی طرف بھیجا اور اس سے فرمایا تم تین گھڑیوں تک چلتے رہو یہاں تک کہ جب تمہیں سورج دکھائی نہ دے تم اپنے اونٹ کو چارہ کھلا دینا اور اپنے آپ کو سیراب کر لینا پھر تم تین گھڑیوں تک چلتے رہنا یہاں تک کہ تم ایسی لڑکیوں کے پاس آ ؤ گے جو ابھرے ہوئے سینوں والی ہوں گی ایسے مردوں کے پاس آ ؤ گے جنہوں نے طیالسی چادریں لی ہوئی ہوں گی اور ایسی عورتوں کے پاس آ ؤ گے جن کے ناک چپٹے ہوئے اور سر اٹھے ہوئے ہوں گی۔ تو پھر

تم کہنا اے میرے بیٹے۔

یہ روایت ایک جماعت نے اپنی سند کے ساتھ ابوصالح کے حوالے سے نقل کی ہے۔

ابوصالح نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

الا اخبرکم بالتیس المستعار، هو المحل. ثم قال: لعن الله المحل والمحلل له.

''کیا میں تمہیں اس نر کے بارے میں نہ بتاؤں جسے عاریت کے طور پر لیا جاتا ہے۔ یہ حلالہ کروانے والا شخص ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے اس پر لعنت کی ہے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

سبع مواطن لا یجوز فیها الصلاة: علی ظهر بیت الله، والمقبرة، والمزبلة، والمجزرة، والحمام، وعطن الابل، ومحجة الطریق.

''سات جگہیں ایسی ہیں جہاں نماز ادا کرنا جائز نہیں۔ ''خانہ کعبہ کی چھت پر' قبرستان میں' کوڑے خانے میں' مذبح خانے میں' حمام' اونٹ کے باڑے میں' لوگوں کے راستے میں۔''

امام ابن ماجہ نے یہ روایت ایک شیخ کے حوالے سے لیث کے اس سیکرٹری سے نقل کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابوحاتم کہتے ہیں۔ میں نے اپنے والد سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو ابوبکر اعین نے ابوصالح نامی اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔

یدخل الجنة بشفاعة رجل من امتی اکثر من مضر وتمیم. قیل: من هو یا رسول الله؟ قال: اویس القرنی

''میری امت کے ایک فرد کی شفاعت کی وجہ سے مضر اور تمیم قبیلے (کے افراد) کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اویس قرنی''

لیث کی اصل میں یہ روایت موجود نہیں ہے۔

فسوی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

من اذن ثنتی عشرة سنة وجبت له الجنة، وکتب الله بتاذینه بکل مرة ستین حسنة. وبکل اقامة ثلاثین حسنة.

''جو شخص بارہ برس تک اذان دیتا رہے' اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کی ہر ایک اذان کے عوض میں اس کے لیے 60 نیکیاں نوٹ فرماتا ہے' اور ہر ایک اقامت کے عوض میں 30 نیکیاں نوٹ فرماتا ہے''

اس کے اصحاب میں سب سے آخر میں محمد بن عثمان بن ابوسوار کا انتقال ہوا' جو 297 ہجری میں ہوا۔

۴۳۸۹-(صح) عبداللہ بن صالح بن مسلم عجلی کوفی مقریء

یہ حافظ احمد بن عبداللہ عجلی کا والد ہے۔ اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی اور حمزہ بن حبیب سے علم قرأت سیکھا تھا' اس نے شبیب بن شیبہ، اسباط بن نصر، اسرائیل، حسن بن حی، حماد بن سلمہ، زہیر ابن معاویہ، شریک، ابوبکر نہشلی، فضیل بن مرزوق، ابن ثوبان اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابراہیم حربی، ابوحاتم، ابوزرعہ، تمتام اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے۔ عبدالخالق بن منصور نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ "ثقہ" ہے۔

اثرم بیان کرتے ہیں: ابوعبداللہ سے بغداد میں موجود عبداللہ بن صالح بن مسلم کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے واقف نہیں ہوں' میں نے اس سے کوئی روایت نوٹ نہیں کی ہے۔ اثرم کہتے ہیں: میرا خیال یہ ہے کہ وہ اسے پسند نہیں کرتے تھے۔

میں یہ کہتا ہوں: عقیلی نے اس کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے' اس لئے میں نے اس کا ذکر کر دیا ہے' ورنہ امام بخاری نے سورۂ فتح کی تفسیر میں انا ارسلناک شاھدًا کی تفسیر کے تحت عبداللہ نامی راوی سے روایت نقل کی ہے۔ ولید بن بکر' کلاباذی' اور لالکائی کہتے ہیں: اس سے مراد عبداللہ بن صالح عجلی ہے جبکہ ابومسعود نے اطراف میں یہ بات ذکر کی ہے' اس سے مراد عبداللہ بن رجاء ہے اور یہ روایت ابن رجاء اور ابن صالح دونوں سے منقول ہے۔

ابوعلی غسانی' ابوحجاج مزی اور میں بھی' یہ کہتے ہیں: یہ روایت لیث کا کاتب تھا کیونکہ امام بخاری نے اس سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے کتاب الادب میں اس کے نام کی تصریح کی ہے اور کتاب الادب میں مذکورہ بالا حدیث نقل کرتے ہوئے بطورِ خاص اس کے نام کی تصریح کی ہے۔ اسی طرح انہوں نے لیث کی جعفر بن ربیعہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' جس میں اس شخص کا واقعہ بیان ہوا ہے' جس نے لکڑی کو چیر کر اس میں سونا رکھا تھا اور اسے سمندر میں ڈال دیا تھا' اس روایت کو نقل کرنے کے بعد وہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن صالح نے مجھے حدیث بیان کی کہ لیث نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔ اسی طرح یہ بات واضح طور پر حموی کی نقل کردہ روایت میں بھی ہے لیکن یہ کشمیہنی اور مستملی کی نقل کردہ روایت میں نہیں ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اس راوی کے حوالے سے کئی روایات نقل کی ہیں' اسی طرح اپنی دیگر تالیفات میں بھی نقل کی ہیں۔ صحیح بخاری میں انہوں نے اس کے حوالے سے تعلیق کے طور پر روایت نقل کی ہے جو لیث کے حوالے سے منقول ہے اور عبدالعزیز بن ابوسلمہ ماجشون سے منقول ہے۔ ہم نے امام بخاری کے حوالے سے عجلی کے بارے میں کوئی کلمہ نہیں دیکھا ہے بلکہ انہوں نے اپنی تاریخ میں ایک راوی کے حوالے سے اس سے روایت نقل کی ہے لیکن جب اس کا ذکر کیا تو اس کے حالات مختصر طور پر ذکر کئے۔

بعض حافظانِ حدیث نے غلطی کی ہے جنہوں نے یہ سمجھا کہ عبداللہ نامی یہ راوی جس کے حوالے سے امام بخاری نے سورۂ فتح کی تفسیر میں حدیث نقل کی ہے' یہ قعنبی ہے۔ اسی طرح صحیح بخاری میں کتاب الجہاد میں حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے یہ حدیث منقول ہے کہ نبی اکرمؐ جب حج یا کسی جنگ سے واپس تشریف لاتے' اس کے راوی کے بارے میں بھی اختلاف ہے اور یہ راوی لیث کا کاتب ہے۔ اس شخص نے غلطی کی ہے جو یہ سمجھا کہ عجلی نامی اس راوی کا انتقال (دوسو) گیارہ ہجری میں ہوا۔ اس کے بیٹے احمد نے بھی یہی بات

ذکر کی ہے کہ اس کا انتقال (دوسو) گیارہ ہجری میں ہوا۔

حالانکہ یہ اس سے کئی سال بعد بھی زندہ رہا تھا۔ کیونکہ جن حضرات کا ذکر کیا گیا ہے انہوں نے اس سے علم حدیث میں استفادہ اس کے بعد کیا تھا۔ ابراہیم بن دنو کا محمد بن العباس المؤدب' ابراہیم بن عبداللہ بن الجنید اور محدثین کے ایک گروہ جسے میں نہیں جانتا نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ تو ان حضرات نے سن 15 ہجری میں یا اس کے بعد اس سے احادیث کا سماع کیا ہو گا تو قاریوں میں سے حمزہ کے شاگردوں میں یہ باقی رہنے والا آخری شخص ہے۔

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

اذا خرج الرجل من بيته فقال: اللّٰهم بحق السائلين عليك وبحق مشاى..الحديث.

''جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلے اور یہ پڑھے''اے اللہ سوال کرنے والوں کا تجھ پر جو حق ہے اور اپنے پیدل چلنے کا (جو حق ہے)''۔

ابونعیم نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے انہوں نے اس روایت کو فضیل کے حوالے سے اسے نقل تو کیا ہے لیکن مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا موقوف ہونا زیادہ مناسب ہے۔

۴۳۹۰- عبداللہ بن ابی صالح سمان

اس کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

۴۳۹۱- (صح) عبداللہ بن الصامت (م،عو)

اس نے اپنے چچا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق اور خلیل القدر ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی احادیث کو نوٹ کیا جائے گا بعض حضرات نے یہ کہا ہے یہ حجت نہیں ہے میں یہ کہتا ہوں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استدلال کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں کیا امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۳۹۲- عبداللہ بن صدقہ

اس نے اپنے والد سے اور اس سے برجلانی نے روایت نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۴۳۹۳- عبداللہ بن صفوان

اس نے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ہشام بن یوسف صنعانی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان النبى صلى الله عليه وسلم قال: لولا ما طبع الركن من انجاس الجاهلية وارجاسها وايدى الظلمة لاستشفى به من كل عاهة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اگر زمانہ جاہلیت نجاستیں' برائیاں اور ظالموں کے ہاتھ حجر اسود پر نہ لگے ہوئے ہوتے تو

اس کے ذریعے ہر بیماری سے شفاء حاصل کی جاتی۔"

۴۳۹۴- عبداللہ بن صہبان (ت).

اس نے عطیہ سے اور اس سے صباح بن محارب نے اور عمار بن محمد نے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث میں کچھ (خرابی) ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اس کی کنیت ابوعنبس ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ الثقات میں کیا ہے۔

۴۳۹۵- عبداللہ بن ضرار اسدی.

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اس سے اس کے بیٹے سعید نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضرار بن ازور کا بیٹا ہے۔

۴۳۹۶- عبداللہ بن ضرار.

اس نے اپنے والد ضرار بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے اور اس کی احادیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

من حمل طرفة من السوق الى ولده كان له صدقة، وابدء وا بالاناث، فان الله رق للاناث، ومن رق لانثى فكانما بكى من خشية الله، ومن بكى من خشية الله تعالى غفر له.

"جو شخص بازار سے سامان اٹھا کر اپنی اولاد کے لئے لے کر جاتا ہے تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ ہے اور پہلے بیٹیوں کو دو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بیٹیوں کے لئے نرمی رکھی ہے اور جو شخص بیٹی کے لئے نرمی اختیار کرتا ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے روتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے روتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

۴۳۹۷- عبداللہ بن طریف (س) مصری.

اس نے عبدالکریم بن حارث سے روایات نقل کی ہیں اس سے ابن وہب کے علاوہ اور کسی نے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۴۳۹۸- عبداللہ بن ظالم (عو).

اس نے حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وہ روایت نقل کی ہے کہ دس افراد جنت میں ہوں گے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے۔ حلال بن یساف نے یہ روایت اس سے نقل کی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں عقیلی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہے اور یہ روایت شعبہ زائدہ اور ایک جماعت نے اپنی سند کے ساتھ حلال کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان روایت میں سفیان نامی راوی پر اختلاف کیا گیا ہے اور انہوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے' اس

طرح فریابی اور ابوحذیفہ نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے یہ روایت وکیع نے اس کے حوالے سے حصین اور منصور سے بھی نقل کی ہے تو اس میں کوئی علت نہیں ہے تاہم اس میں یہ بات زائد ہے کہ ایک ثقہ راوی نے حلال کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ تاہم عمرواودی نے وکیع کے حوالے سے اس کو نقل کیا ہے اس کی سند میں حلال کا تذکرہ نہیں کیا۔ معاویہ بن ہشام نے اسے سفیان کے حوالے سے منصور کے حوالے سے حلال سے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ حیان بن غالب سے منقول ہے قاسم حربی اور دیگر حضرات نے اسے سفیان کے حوالے سے منصور کے حوالے سے حلال سے نقل کیا ہے۔ اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ حیان بن غالب سے منقول ہے۔ فلاں بن حیان نے عبداللہ بن ظالم سے اسے روایت کیا ہے۔

یہی روایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے جسے ابراہیم طہمان نے حجاج واہلی کے حوالے سے علی بن زید کے حوالے سے علی بن ثابت کے حوالے سے مغیرہ کے حوالے سے حضرت سعید ابن زید سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ولید بن جمیع نے ابوطفیل' سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس روایت کو شعبہ نے حر بن الصیاح کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن الاخنس کے حوالے حضرت سعید بن زید سے نقل کیا ہے اس روایت کو صالح بن موسیٰ نے عاصم کے حوالے سے زر کے حوالے سے حضرت سعید بن زید سے نقل کیا ہے اور یہ تمام روایات مختلف الفاظ میں منقول ہیں (ان میں لفظی اختلاف پایا جاتا ہے)۔

۴۳۹۹- عبداللہ بن عامر (ق، ت) اسلمی مدنی

اس نے نافع اور زہری سے روایات نقل کی ہیں امام احمد' امام نسائی اور امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے حافظے کے بارے میں کلام کیا ہے۔ علی بن مدینی سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے یہ ہمارے نزدیک ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

لا یقص الا امیر او مامور او مرائی.

''واعظ صرف امیر کرے گا یا جسے امیر کی طرف سے پابند کیا گیا ہو یا دکھاوا کرنے والا شخص کرے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلاۃ قال: وجہت وجہی للذی فطر..الی قولہ: وانا من المسلمین - سبحانک اللّٰہم وبحمدک، وتبارک اسمک، وتعالی جدک، ولا الہ غیرک.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔ ''میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف پھیر لیا جس نے پیدا کیا۔'' پھر یہ دعا کے الفاظ یہاں تک ہیں میں مسلمانوں میں سے ایک ہوں اے اللہ میں تیری پاک بیان کرتا ہوں حکم تیرے لئے مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے۔ تیری بزرگی بلند و برتر ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔''

ابن سعد کہتے ہیں: یہ حدیث کا وہ بکثرت روایت کرنے والا تھا قرآن کا قاری تھا لیکن اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۴۴۰۰- عبداللہ بن عامر بن ربیعہ

یہ کم سن صحابہ میں سے ایک ہے امام ابوداؤد نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے لیکن بعد التباس پیدا نہیں کرتی کیونکہ عبداللہ بن عامر نے حضرت زبیر بن عوام کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور عبداللہ بن عامر نے حضرت عمر بن خطاب سے روایات نقل کی ہیں تو یہ دونوں حضرات صحابی نہیں ہیں ویسے یہ دونوں حضرات معروف بھی نہیں ہیں۔

۴۴۰۱- عبداللہ بن عامر یحصبی:

یہ اہل شام کا بڑا قاری تھا اور صدوق ہے مجھے اس کے بارے میں کسی چیز کا علم نہیں ہے اس کی قرات کے بارے میں اس شخص نے کلام کیا ہے جس کو علم نہیں تھا ورنہ اس کی قرات اچھی ہے اس کا انتقال 118 ہجری میں ہوا۔

۴۴۰۲- وعبداللہ بن عامر ہمدانی:

اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اور اس سے سلمان بن موسیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۴۰۳- عبداللہ بن عامر.

اس نے اپنے والد اور امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۴۰۴- عبداللہ بن ابی عامر قرشی مدنی.

امام احمد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ کہتے ہیں یہ حدیث میں سرقہ کرتا تھا۔

۴۴۰۵- عبداللہ بن عباد بصری.

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی اور مفضل بن فضالہ سے روایات نقل کی ہیں یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: ابوزنباع روح نے اس کے حوالے سے ایک موضوع نسخہ نقل کیا ہے۔

۴۴۰۶- عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ.

اس نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ ام سلمیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی سند میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۴۴۰۷- عبداللہ بن عبداللہ (عو، م تبعا) بن ابی عامر، ابواویس مدنی.

اس نے زہری سے اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں اس سے اس کے بیٹے اسماعیل بن ابواویس نے روایات نقل کی ہیں امام احمد اور یحییٰ بن معین کہتے ہیں یہ ضعیف الحدیث ہے ایک مرتبہ یحییٰ نے کہا یہ ثقہ نہیں ہے اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے یہ صدوق ہے لیکن حجت نہیں ہے۔ امام احمد نے بھی یہ کہا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابن مدینی کہتے ہیں: یہ

ہمارے اصحاب کے نزدیک ضعیف ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین نے یہ بھی کہا ہے یہ فلیح کی مانند ہے اور اس کی نقل کردہ احادیث میں ضعف پایا جاتا ہے لیکن یہ دراوری سے کم مرتبے کا ہے اور حجت نہیں ہے یہ روایت معاویہ نے یحییٰ بن معین سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا ام الناس قرا بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کی امامت کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے قرات کا آغاز کرتے تھے۔''

یہ روایت ایک جماعت نے عثمان نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

عبداللہ بن معاویہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یوتر بخمس سجدات لا یجلس بینها، ثم یجلس فی الخامسة ثم یسلم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ وتر ادا کرتے تھے آپ ان کے درمیان بیٹھتے نہیں تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے اور پھر سلام پھیر دیتے تھے۔''

ایک قول کے مطابق ابواویس نامی اسی راوی کا انتقال 169 ہجری میں اور ایک قول کے مطابق 167 ہجری میں ہوا تھا۔

۴۴۰۸- عبداللہ بن عبداللہ (ت) بن اسود حارثی کوفی۔

اس نے حصین ابن عمر احمسی، ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے محمد بن بشر، ابوسعید اشج نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں' امام ابوحاتم کہتے ہیں، اس کا محل صدق ہے۔

۴۴۰۹- عبداللہ بن عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی سبرہ۔

یہ ضعیف راویوں میں سے ایک ہے اس کا کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۴۴۱۰- عبداللہ بن عبداللہ اموی۔

اس نے حسن بن حر سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

من اعتز بالعبید اذله اللّٰہ.

''جو شخص غلاموں کی وجہ سے عزت بڑھانا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے رسوائی کا شکار کرتا ہے۔''

ابن حبان نے اس کا تذکرہ الثقات میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے اس کی روایت میں اس کے برخلاف الفاظ نقل کیے گئے ہیں۔

۴۴۱۱- عبداللہ بن عبداللہ بن انس بن مالک.

ابن حبان نے کتاب الذیادات میں یہ بات نقل کی ہے یحیٰی بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۴۱۲- عبداللہ بن عبداللہ، شیخ.

محمد بن قیس نے اس سے روایات نقل کی ہیں یحیٰی بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۴۴۱۳- عبداللہ بن عبدالرحمٰن.

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے

۴۴۱۴- عبداللہ بن عبدالرحمٰن (ق) بن ثابت بن صامت انصاری.

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں ابراہیم بن اسماعیل بن ابوحبیبہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۴۱۵- عبداللہ بن عبدالرحمٰن (ق) بن حباب.

اس نے عبداللہ بن انیس سے اور اس سے صرف موسیٰ بن جبیر انصاری نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۴۱۶- عبداللہ بن عبدالرحمٰن (م،عو) بن یعلی طائفی، ابویعلی ثقفی.

اس نے عطاء، عمرو بن شرید اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' عبدالرحمٰن بن مہدی امام عبدالرزاق اور ایک جماعت نے اس سے رُوایات نقل کی ہیں ابن حبان نے اس کا تذکرہ الثقات میں کیا ہے۔ یحیٰی بن معین کہتے ہیں: یہ کم درجے کا صالح شخص ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے یہ ضعیف ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام ابوحاتم نے بھی اسی طرح کہا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی تمام تر وہ روایات جو عمرو بن شعیب سے منقول ہیں وہ مستقیم ہیں اور یہ ان افراد میں سے ایک ہے جن کی احادیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

میں یہ کہتا ہوں پھر اس کے بعد یہ اختلاط کا شکار ہوا اور وہم کا شکار ہونے لگا۔

۴۴۱۷- عبداللہ بن عبدالرحمٰن.

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے۔ جو اس نے حضرت عبداللہ بن مغفل سے نقل کی ہے' امام بخاری کہتے ہیں یہ محل نظر ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مغفل کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

اللہ اللہ فی اصحابی، لا تتخذوھم غرضا بعدی، فمن احبھم فبحبی احبھم، ومن أبغضھم فببغضی

ابغضهم، ومن آذاهم فقد آذاني، ومن آذاني فقد آذى الله، ومن آذى الله فيوشك ان ياخذه.

''اللہ (کا واسطہ ہے اللہ سے ڈرو) میرے اصحاب کے بارے میں تم میرے بعد انہیں نشان نہ بنالینا جو شخص ان سے محبت رکھے گا تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا جو شخص انہیں اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی تو اللہ تعالیٰ اس کی گرفت کرلے گا''

یہ روایت اس طرح محرز بن عون اور دیگر حضرات نے اس راوی سے نقل کی ہے۔

احمد بن محمد رزاقی بیان کرتے ہیں۔ ابراہیم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مغفل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

عقیلی کہتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک کے حوالے سے منقول ہے۔ جس کی سند میں ابراہیم نامی راوی کو شک ہے۔

میں یہ کہتا ہوں اس روایت کی سند میں اضطراب ابراہیم نامی راوی کی طرف سے ہے۔

۴۴۱۸- عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن اسید ازدی۔

اس نے حضرت انس بن مالک سے روایات نقل کی ہیں عقیلی بیان کرتے ہیں آدم نے ہمیں حدیث بیان کی امام بخاری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

میں یہ کہتا ہوں ابوعصام خالد بن عبدازدی مروزی نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور وہ حدیث درج ذیل ہے۔

كان ابوطلحة يلحد، وكان آخر يضرح.. الحديث.

''ابوطلحہ نامی شخص لحد بناتا تھا اور دوسرا شخص ضریح بناتا تھا''۔ الحدیث۔

۴۴۱۹- عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبدالقاری

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس سے روایت نقل کرنے میں اس کا بیٹا محمد منفرد ہے۔

۴۴۲۰- عبداللہ بن عبدالرحمٰن جزری۔

اس نے سفیان ثوری اور امام اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں اس سے احمد بن عیسیٰ خشاب نے منکر اور عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں ابن حبان نے اس پر احادیث ایجاد کرنے اور ایک دوسرے میں شامل کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔

۴۴۲۱- عبداللہ بن عبدالرحمٰن کلبی اسامی۔

اس نے بخارا میں امام مالک کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی تو لوگوں نے اسے جھوٹا قرار دیا۔ اس نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن یزید بن زید کا بیٹا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب حضرت اسامہ بن زید کے صاحبزادے تھے۔

صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ مخلوق میں سب سے بڑا جھوٹا ہے۔

حمویہ بن خطاب بخاری کہتے ہیں: میں نے امام بخاری اور محمد بن یوسف کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے جب عبداللہ بن عبدالرحمٰن اسامی مدنی بخارا آیا تو ہم اس کے پاس آنے جانے لگے اس نے ہفتے کے دن پچھنے لگوانے کا تذکرہ کیا اور پھر یہ بات بیان کی میں نے ابن عیینہ کو دیکھا ہے کہ انہوں نے ہفتے کے دن پچھنے لگوائے تھے محمد بن یوسف بیان کرتے ہیں تو ہم ابوجعفر مسندی کے پاس آئے ہم نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو وہ بولے تم مجھے پکڑو تم مجھے پکڑو میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے صرف ایک مرتبہ پچھنے لگوائے تھے اور پھر میں بے ہوش ہو گیا تھا۔

۴۴۲۲- عبداللہ بن عبدالرحمٰن (ت،ق) بن اسید انصاری، ابونصر.

ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب الکامل میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے بغوی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في بيتي لعلي: لا يحبك الا مؤمن، ولا يبغضك الا منافق.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں حضرت علی سے یہ فرماتے ہوئے سنا ''صرف مومن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا''

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ میں یہ کہتا ہوں بلکہ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات جس شخص کے بارے میں بیان کی ہے وہ دوسرا شخص ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: ابونصر عبداللہ بن عبدالرحمٰن ضبی کوفی نے مساور، سالم بن ابوجعد سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے ابن فضیل اور ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح ہے میں یہ کہتا ہوں یہ حدیث منکر ہے۔

۴۴۲۳- عبداللہ بن عبدالرحمٰن (ت) جمحی

اس نے زہری سے اور اس سے معن، خالد بن مخلد اور ابن اشاء نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں دیگر حضرات نے یہ کہا ہے اس کا محل صدق ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۴۴۲۴- عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ملیحہ نیسابوری.

اس نے عکرمہ بن عمار سے روایات نقل کی ہیں حاکم ابوعبداللہ کہتے ہیں: اس کی روایات میں منکر ہونا غالب ہے۔

۴۴۲۵- عبداللہ بن عبدالرحمٰن (ت،ق) اشہلی.

اس نے حضرت حذیفہ سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے صرف عمرو بن ابوعمرو نے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے ایک منکر حدیث

منقول ہے۔

۴۴۲۶- عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن موہب مدنی

اس نے قاسم بن محمد سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۴۲۷- عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن زید۔

یہ ایک شیخ ہے جس سے عبدالکریم نے احادیث نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے۔

۴۴۲۸- عبداللہ بن عبدالرحمٰن مسمعی۔

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اس کی احادیث کی متابعت نہیں کی گئی عقیلی بیان کرتے ہیں اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہیں۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما وجه جعفرا الى الحبشة شيعه وزوده كلمات: اللّهم الطف لى فى تيسير كل عسير، واسالك اليسر والعافية..الحديث.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو حبشہ بھیجا تو آپ کچھ دور تک ان کے ساتھ گئے اور انہیں زادِ راہ کے طور پر یہ کلمات سکھائے۔

''اے اللہ ہر مشکل میں آسانی فراہم کرنے کے حوالے سے مجھ پر مہربانی فرما میں تجھ سے آسانی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔''

میں یہ کہتا ہوں اس کی سند تاریک ہے اور علاء نامی راوی نے اسے کبھی بیان نہیں کیا۔

۴۴۲۹- عبداللہ بن ابی عبدالرحمٰن۔

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے فطر بن خلیفہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۴۳۰- عبداللہ بن عبدالعزیز (ق) بن ابی ثابت لیثی۔

اس نے زہری اور سعد بن ابراہیم سے روایات نقل کی ہیں اس کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں مشغول نہیں ہوا جائے گا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: آخر عمر میں یہ اختلاط کا شکار ہو گیا اس لئے ترک کیے جانے کا مستحق قرار پایا۔ ابوضمرہ کہتے ہیں: یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

المتحابون فى الله على كراسى من ياقوت حول العرش.

''اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے عرش کے اردگرد یاقوت کی کرسیوں پر ہوں گے۔''
اس نے زہری کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

ان اول من يختصم الرجل وامراته فتنطق يداها ورجلاها بما كانت تغيب له..الحديث.

''سب سے پہلے آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان مقدمات کا فیصلہ ہوگا تو اس عورت کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اس بارے میں گواہی دیں گے کہ اس نے اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں کیا کیا تھا۔''

یہ روایت زہری نے اپنی سند کے ساتھ زہری کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس کی سند میں یہ بات زائد نقل کی ہے کہ یہ عطاء بن یزید کے حوالے سے حضرت ابوایوب انصاری سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے اور یہ روایت جھوٹی ہے۔

۴۴۳۱- عبداللہ بن عبدعزیز بن ابی رواد.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوحاتم اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں ابن جنید کہتے ہیں: یہ ایک ٹکے کا بھی نہیں ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے اپنے والد کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔
اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوعبداللہ بن عمر کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

لو وزن ايمان ابي بكر بايمان اهل الارض لرجح.

''اگر ابوبکر کے ایمان کا وزن تمام روئے زمین کے افراد کے ایمان سے کیا جائے تو ابوبکر کا پلڑا بھاری ہوگا۔''

۴۴۳۲- عبداللہ بن عبدالعزیز.

اس امام مالک کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

الرباط على راس سنة سبعين ومائة افضل.

''سن 170 میں سرحدوں پر پہرہ دینا سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔''
ابن حبان نے اس روایت کی ایجاد کا الزام اسی شخص پر عائد کیا ہے

۴۴۳۳- عبداللہ بن عبدالعزیز زہری.

اس نے اپنے بھائی محمد سے روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے میں یہ کہتا ہوں یہ وہ شخص ہے جس کا اسم منسوب اللیثی ہے اور وہ اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

پھر عقیلی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان قاعدا وحوله جماعة كثيرة، فقال: ايها الناس انما مثل احدكم ومثل ماله واهله وعمله كرجل له اخوة ثلاثة، فقال لاخيه الذى هو ماله حين احتضر: ماذا

عندك، فقد نزل بی ما تری.قال: ما عندی لك غناء ولا نفع الا ما عشت، فخذ منی الآن ما اردت، فانی افارقك فیذهب بی الی مذهب غیر مذهبك، ویاخذنی غیرك.قال النبی صلی الله علیه وسلم: فای اخ ترونه؟ قالوا: لا نسمع طائلا.ثم قال لاخیه الذی هو اهله: قد نزل بی الموت، فماذا عندك من الغناء؟ قال: عندی ان امرضك واقوم علیك، فاذا مت غسلتك وكفنتك وحملتك وشیعتك، ثم ارجع فاثنی بخیر عند من سالنی، فای اخ ترونه؟ قالوا: یارسول الله، لا نسمع طائلا.ثم قال لاخیه الذی هو عمله: ماذا عندك؟ وماذا لدیك؟ قال اشیعك الی قبرك، واونسك،واجادل عنك.فقال: ای اخ ترون هذا؟ قالوا: خیر اخ.قال: الامر هكذا..وذكر الحدیث.

''نبی اکرم ﷺ تشریف فرماتھے آپ ﷺ کے اردگرد بہت سے لوگ تھے آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: اے لوگوتم میں سے کسی ایک شخص اوراس کے مال اوراہل خانہ اوراس کے عمل کی مثال ایسی طرح ہے جس طرح کسی شخص کے تین بھائی ہوں توجب اس کا آخری وقت قریب آئے تووہ اپنے اس بھائی سے جواس کا مال ہے یہ کہے تمہارے پاس کیا ہے مجھے جوصورت حال لاحق ہوگئی ہے وہ تم دیکھ رہے ہوتو وہ مال کہتا ہے تھامیرے پاس تمہیں دینے کے لئے جوخوشحالی اور فائدہ وہ اس وقت تک تھا جب تک تم زندہ رہواب تم مجھ سے وہ چیز حاصل کروجو میں چاہتا ہوں کیونکہ اب میں تم سے جدا ہونے لگا ہوں اب میں تمہاری بجائے کسی اور کے راستے پرچل پڑوں گا اور مجھے تمہارے بجائے کوئی اور حاصل کرلے گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا کون سا بھائی ہے جوایسا ہوتو لوگوں نے کہا ہم نے تو اس طرح کا کسی بھائی کے بارے میں نہیں سنا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) پھروہ اپنے اس بھائی سے کہے گا جواس کے اہل خانہ ہیں کہ اب مجھے موت آنے لگی ہے تو آپ میرے کیا کام آسکتے ہوتو وہ بھائی جواب دے کہ میرے پاس یہ سہولت تھی کہ میں تمہاری تیمارداری کرتا اور تمہاری دیکھ بھال کرتا جب تم مرجاؤ گے تو میں تمہیں غسل دے دوں گا تمہیں کفن دے دوں گا' تمہارے جنازے کو اٹھاؤں گا' تمہارے جنازے کے ساتھ چلوں گا اور پھرواپس آجاؤں گا۔ جوشخص مجھ سے سوال کرے گا میں تمہاری تعریف کروں گا (نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا) تم اسے کیسا بھائی پاتے ہولوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تو کبھی ایسے بھائی کے بارے میں نہیں سنا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) پھراپنے اس بھائی سے اس نے کہا جواس کا عمل ہے کہ تمہارے پاس کیا ہے اورتم کیا کرسکتے ہوتو اس نے جواب دیا میں تمہارے ساتھ تمہاری قبرتک جاؤں گا' تمہاری دل جوئی کروں گا' تمہاری طرف سے بحث کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم اس بھائی کو کیسا سمجھتے ہوتو لوگوں نے عرض کی یہ سب سے بہترین بھائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حقیقت بھی یہی ہے پھراس کے بعدراوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

عبداللہ بن کرز نامی راوی نے کچھ شعربھی کہے ہیں جوبیس ہیں وہ یہ کہتا ہے:

كداع الیه صحبه ثم قائل لاصحابه اذ هم ثلاثة اخوة

اعینوا علی امر بی الیوم نازل وهذا لیس یصح

۴۴۳۴- عبداللہ بن عبدالعزیز مدنی.

یہ لیثی ہے اور یہی زہری ہے' بعض حضرات نے اس کا اسم منسوب اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۴۳۵- عبداللہ بن عبدالعزیز (ت) عمری الزاہد

امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۴۳۶- عبداللہ بن عبدالقدوس (ت)، کوفی

یہ رافضی ہے اس "رے" (تران) میں رہائش اختیار کی تھی اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: زیادہ تر اس کی نقل کردہ روایات اہل بیعت کے فضائل کے بارے میں ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے یہ رافضی اور خبیث ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

ابو معمر کہتے ہیں: عبداللہ بن عبدالقدوس نے ہمیں حدیث بیان کی' یہ لکڑہارا تھا۔

۴۴۳۷- عبداللہ بن عبدالکریم ثقفی.

اس نے ابورجاء سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ رازی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۴۴۳۸- عبداللہ بن عبدالملک بن کرز بن جابر القرشی فہری.

اس نے نافع اور زہری سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے یزید بن امان نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کی حدیث ثقہ راویوں کی حدیث سے مشابہت نہیں رکھتی یہ عجیب و غریب روایات نقل کرتا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ان السؤال لو صدقوا ما افلح من ردھم.

"اگر لوگ مانگنے کی تصدیق بھی کر دیں تو یہ ان کے مسترد کرنے سے زیادہ کامیاب نہیں ہے"۔

۴۴۳۹- عبداللہ بن عبدالملک مسعودی.

یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے یہ شیعہ ہے اور اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے عمرو بن حریس سے نقل کی ہے یہ روایت منکر ہے اس کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔

۴۴۴۰- عبداللہ بن عبدالملک.

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ایوب بن زہیر نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ضعیف

قرار دیا ہے۔

۴۴۴۱- عبداللہ بن عبدالملک اسکندرانی.

اس نے ابن وہب سے روایات نقل کی ہیں ابوسعید بن یونس نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ ابن عساکر نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

انك لا تجد فقد شيء تركته لله عزوجل.

''تم کسی ایسی چیز کی غیر موجودگی کو نہیں محسوس کرو گے جسے تم نے اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیا ہو۔''

یہ اس کی روایت خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں نقل کی ہے اور اسے منکر قرار دیا ہے انہوں نے یہ کہا ہے ابومظفر محمد بن حسن مروضی نے زاہر بن احمد کے حوالے سے یہ حدیث ہمیں بیان کی ہے۔

۴۴۴۲- عبداللہ بن عبیداللہ

یہ ابوعاصم عبادانی ہے اور یہ واہی ہے یہ واعظ بھی ہے اور زاہد بھی ہے البتہ یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

۴۴۴۳- عبداللہ بن عبید (س) انصاری.

اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے صرف داؤد بن ابوہند نے روایات نقل کی ہیں تفسیر نسائی میں اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس کے حوالے سے یہ روایات منقول ہے:

قام موسىٰ خطيبا فعرض في نفسه ان احدا لم يؤت من العلم ما اوتي - وعلم الله الذي حدث به نفسه - الى ان قال: رب دلني على هذا الرجل حتى اتعلم منه.قال: يدلك عليه بعض زادك.فقال لفتاه يوشع: لا ابرح حتى ابلغ مجمع البحرين.وكان مما تزود حوت مملح، وكانا يصيبان منه عند العشاء والغداء ، فلما انتهيا الى الصخرة وضع فتاه المكتل، فاصاب الحوت ثرى البحر، فتحرك فقلب المكتل وانسرب، فلما جاوزا..الى ان قال: فقال موسىٰ: هذه حاجتنا، فارتدا يقصان آثارهما الى الصخرة، وابصر موسىٰ اثر الحوت، فاخذ اثره يمشيان على الماء حتى انتهيا الى جزيرة، فوجدا عبدا..وذكر الحديث،

''حضرت موسیٰ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے ان کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ جتنا علم انہیں دیا گیا ہے اتنا علم کسی کو نہیں دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم تھا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں یہاں تک کہ آگے چل کر روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے کہا اے میرے پروردگار تو میری رہنمائی اس شخص کی طرف کرنا کہ میں اس سے علم حاصل کروں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہاری رہنمائی تمہارے زاد سفر میں سے ایک چیز کرے گی تو انہوں نے اپنے نوجوان ساتھی حضرت یوشع سے فرمایا میں اس وقت تک چلتا رہوں گا جب تک میں دو

دریاؤں کے ملنے کی جگہ تک نہیں پہنچ جاتا ان کے زادراہ میں نمک لگی ہوئی مچھلی بھی تھی وہ رات کے وقت اسے کھالیا کرتے تھے جب وہ لوگ چٹان کے پاس پہنچے تو ان کے نوجوان ساتھی نے اس برتن کو رکھ دیا۔

جب اس مچھلی کو پتا چلا کہ وہ سمندر کے قریب پہنچ گئی ہے تو اس نے حرکت کی اور اس برتن کو الٹا دیا اور دریا میں داخل ہوگئی۔ جب یہ دونوں حضرات آگے چلے گئے (اس کے بعد آگے چل کر یہ الفاظ ہیں) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا وہی ہماری منزل مقصود تھی تو یہ دونوں حضرات اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس آئے اور چٹان تک پہنچ گئے وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی کا نشان ملاحظہ فرمایا تو یہ دونوں حضرات اس کے نشان پر چلتے ہوئے پانی تک آگئے اور پھر ایک جزیرے تک پہنچے وہاں ان دونوں نے ایک بندے کو پایا'' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے اور پھر اس کے آخر میں سے کچھ چیز کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

۴۴۴۴- عبداللہ بن عبدوس.

اس نے محمد بن عبداللہ انصاری سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ یہ عبداللہ بن محمد بن حاضر ہے جس کا تذکرہ پہلے عبداللہ بن حاضر کے نام کے تحت گزر چکا ہے۔

۴۴۴۵- عبداللہ بن عبیدہ (خ) ربذی،

یہ موسیٰ کا بھائی ہے اس نے حضرت سہل بن سعد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' کئی حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کا ضعیف ہونا واضح ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں اور اس کے بھائی میں مشغول نہیں ہوا جائے گا۔ امام ابن حبان کہتے ہیں: اس کے بھائی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ ان دونوں میں سے خرابی کی جڑ کون ہے؟ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس نے حضرت جابر سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے کہ اس نے اپنے بھائی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من قضى نسكه وسلم المسلمون من لسانه ويده غفر له ما تقدم.

''جو شخص اپنے فرائض کو ادا کرے اور مسلمان اس کی زبان اور ہاتھوں سے محفوظ رہیں اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔''

۴۴۴۶- عبداللہ بن عتبہ بن ابی سفیان (ق)

اس نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی ابوملیح بن اسامہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۴۴۷- عبداللہ بن عثمان (م، عو) بن خثیم مکی.

ابن دورقی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے اس راوی کی نقل کردہ احادیث قوی نہیں ہیں احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین کا یہ

قول نقل کیا ہے یہ ثقہ اور حجت ہے۔ فلاس کہتے ہیں: میں نے ابن مہدی سے دریافت کیا بشر بن فضل نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

علیکم بالاثمد فانہ یشد البصر، وینبت الشعر،

''تم پر اثمد (نامی سرمہ) استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ یہ بینائی کو مضبوط کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔''

تو ابن مہدی نے کہا: تم اس قسم سے تعلق رکھتے ہو عبدالرحمٰن نے اس شخص کے حوالے سے ہمیں ایک حدیث بیان کی اس نے اس کی تمام روایات بیان نہیں کی۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں امام ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

علیکم بالثیاب البیاض ... الحدیث.

''تم پر سفید کپڑے پہننا لازم ہے۔''

محمد بن کثیر نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: ابن خثیم نامی راوی میں کوئی حرج نہیں ہے یہ صالح الحدیث ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا امام نسائی نے ان کی حدیث ''علیکم بالاثمد'' کے بعد یہ کہا ہے کہ یہ ''لین'' الحدیث ہے۔

۴۴۴۸- عبداللہ بن عثمان بن سعد۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں ایک قول کے مطابق یہ عبداللہ بن عثمان بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص ہے قزوینی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۴۴۹- عبداللہ بن عثمان معافری۔

اس نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: یہ مجہول ہے میں یہ کہتا ہوں اس کی نقل کردہ روایت موضوع ہے۔

یحییٰ بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لو تطھر الذی یعمل بعمل قوم لوط بسبعة ابحر ما لقی اللہ الا نجسا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو شخص قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے اگر وہ سات سمندروں کے ذریعے بھی طہارت حاصل کرلے تو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نجاست کے عالم میں ہی حاضر ہوگا۔''

یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا گیا جھوٹ ہے جیسا کہ آپ خود ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

۴۴۵۰- عبداللہ بن عثمان.

یہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے اس نے بلال بن سعد سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے حماد بن سلمہ کے علاوہ اور کسی نے روایات نقل نہیں کیں۔

۴۴۵۱- عبداللہ بن عرادۃ (ق) سدوسی شیبانی.

اس نے زید عمی سے اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابن عمرو عقیلی کہتے ہیں اس کی حدیث کے برخلاف الفاظ نقل کئے گئے ہیں یہ بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتا تھا۔ اسمٰعیل بن مسلمہ القعنبی اور مہدی بن عیسیٰ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ضعیف ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۴۴۵۲- عبداللہ بن عصم (د، ت، ق) ابوعلوان.

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں ابن حبان کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کی احادیث کو منکر قرار دیتا ہوں میں یہ کہتا ہوں شریک اور اہل کوفہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ شیخ ہے۔

۴۴۵۳- عبداللہ بن عصمۃ نصیبی.

اس نے حماد بن سلمٰی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے منکر روایات دیکھی ہیں لیکن میں نے اس کے بارے میں متقدمین کا کوئی کلام نہیں دیکھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الضحك من الضرطة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہوا خارج ہونے پر ہنسا جائے۔''

عقیلی نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے اور اسے منکر بھی قرار دیا ہے۔ یہ حدیث یاجوج ماجوج کے تذکرے کے بارے میں ہے۔ دیگر حضرات نے اس روایت کو موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

۴۴۵۴- عبداللہ بن عصمہ

اس نے حضرت حکیم بن حزام سے احادیث کا سماع کیا ہے جبکہ یوسف بن ماہک نے اس سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے میں یہ کہتا ہوں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۴۴۵۵- عبداللہ بن عصمہ (د).

اس نے سعید بن میمون سے پچھنے لگوانے کے بارے میں روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے عثمان بن عبدالرحمٰن اور محمد بن حسن بن

زبالہ نے روایات نقل کی ہیں۔ شیخ ابوالحجاج مزی کہتے ہیں: یہ مجہول راویوں میں سے ایک ہے۔

۴۴۵۶- عبداللہ بن عطاء مکی (م، عو).

اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے شعبہ بیان کرتے ہیں میں نے ابواسحاق سبیعی سے عبداللہ بن عطاء کے بارے میں دریافت کیا جس نے عقبہ سے روایات نقل کی ہیں کہ ہم اونٹوں کو باری باری چرایا کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا یہ اہل طائف کا ایک شیخ ہے پھر میری ابن عطاء سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ بات عقبہ سے سنی ہے انہوں نے جواب دیا جی نہیں۔ سعد بن ابراہیم نے مجھے یہ بات بیان کی ہے پھر میری ملاقات سعد سے ہوئی تو انہوں نے بتایا زیاد بن مخراک نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے میری ملاقات زیاد سے ہوئی تو انہوں نے کہا ایک شخص نے شہر بن حوشب کے حوالے سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔ یہ روایت امام ابوداؤد طیالسی نے شعبہ کے حوالے سے نقل کی ہے یہی روایت نصر بن حماد نے بھی شعبہ سے نقل کی ہے اور نصر بن حماد نے شعبہ کے حوالے سے اس سے زیادہ طویل واقعہ بھی نقل کیا ہے۔

عبداللہ نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے حج کے بارے میں بھی ایک روایت نقل کی ہے۔

۴۴۵۷- عبداللہ بن عطاء کوفی.

عمر بن زیاد نے اس سے روایت نقل کی ہے ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

۴۴۵۸- عبداللہ بن عطاء ابراہیمی.

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور یہ طراد زینی کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ یحییٰ بن مندہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ھبۃ اللہ سقطی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال ادھیڑ عمری میں ہوا تھا لیکن سقطی ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۴۴۵۹- عبداللہ بن عطارد بن ذنیہ طائی.

یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور ''لین'' ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اس نے مسعر اور دیگر حضرات سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ارتدت امراۃ، فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعرض علیہا الاسلام والا قتلت، فعرضوا علیہا الاسلام فابت فقتلت۔

''ایک عورت مرتد ہوگئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ اسے اسلام کی پیش کش کی جائے ورنہ اسے قتل کر دیا جائے لوگوں نے اسے اسلام کی پیش کش کی وہ نہیں مانی تو اسے قتل کر دیا گیا۔''

ابن عدی نے اس کے حوالے سے چار روایات نقل کی ہیں۔

۴۴۶۰- عبداللہ بن عطیہ

اس نے ایک شخص سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے منیب بن عبداللہ بن ابوامامہ نے روایات نقل کی ہیں اس کا پتانہیں چل سکا؟

۴۴۶۱- عبداللہ بن عطاء بن ابراہیم مولی زبیر

یہ محمد بن اسحاق کا استاد ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۴۴۶۲- عبداللہ بن عطیہ بن سعد.

اس نے اپنے بھائی حسین بن عطیہ عوضی سے روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کی متابعت نہیں کی گئی ان دونوں کے بھائی عمرو ضعیف ہونے میں ان دونوں کے قریب ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الرجل لتتبعه حسنات كالجبال فيقول: اني هذا! فيقال: باستغفار ولدك لك من بعدك.

''آدمی کے پیچھے نیکیاں پہاڑوں کی طرح آئیں گی تو وہ کہے گا یہ کہاں سے آئی ہیں تو اسے کہا جائے گا یہ وہ استغفار ہے جو تمہارے بعد تمہاری اولاد نے کیا تھا''

۴۴۶۳- عبداللہ بن عطیہ.

یہ ایک شیخ ہے' میرے علم کے مطابق منیب بن عبداللہ کے علاوہ اور کسی نے بھی اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۴۴۶۴- عبداللہ بن عقیل، ابوعقیل ثقفی.

اس نے ہشام بن عروہ' مجالد اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابونضر' عاصم بن علی اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد' امام ابوداؤد اور ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ مفضل بن علاء نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ شیخ ہے۔

۴۴۶۵- عبداللہ بن علی، ابوایوب افریقی (د، ت).

اس نے محمد بن منکدر اور موسیٰ بن عقبہ سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ متین نہیں ہے اور اس کی حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

۴۴۶۶- عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ (د، ت، ق).

عقیلی کہتے ہیں: اس کی سند مضطرب ہے اور اس کی احادیث کی متابعت نہیں کی گئی پھر انہوں نے جریر بن حازم کے حوالے سے زبیر بن سعید کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ ایک روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چچا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دی۔
میں یہ کہتا ہوں کہ راوی نے اپنے دادا سے مراد اپنے بڑے دادا لئے ہیں اور وہ حضرت رکانہ ہی ہیں۔

۴۴۶۷- عبداللہ بن علی بن نعجہ الجھنی .

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے۔

کانی انظر الی علی یوم قتل عثمان مقبلا علی بغلة النبی صلی اللہ علیه وسلم الدلدل

''میں گویا اس وقت بھی حضرت علی کو دیکھ رہا ہوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر دلدل پر سوار ہو کر آ رہے تھے۔''

اس کے بعد اس نے پوری حدیث نقل کی ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے۔

۴۴۶۸- عبداللہ بن علی بن مہران .

موسیٰ بن عقبہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۴۴۶۹- عبداللہ بن علی الباہلی الوضاحی .

محمد بن طاہر کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا میں یہ کہتا ہوں میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۴۴۷۰- عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی .

اس نے کروخی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں دبیثی کہتے ہیں۔ روایت نقل کرنے میں اس میں تساہل پایا جاتا ہے میں یہ کہتا ہوں یہ علم حدیث میں بھرپور دلچسپی رکھتا تھا اور اس نے اپنے شہر میں ہی رہائش رکھی تھی۔

۴۴۷۱- عبداللہ بن علاء بن زبر دمشقی (خ،عو)

: یہ صدوق ہے میرے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابن حزم کہتے ہیں: یحییٰ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے میں یہ کہتا ہوں امام مسلم کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۴۷۲- عبداللہ بن علاء بن ابی نبقہ

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے ویسے یہ راوی مجہول ہے۔

۴۴۷۳- عبداللہ بن ابی علاج موصلی .

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں اور اس پر احادیث ایجاد کرنے کا الزام ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ یہ ابن ایوب

ہے۔

۴۴۷۴- عبداللہ بن عمار یمامی.

اس نے ابوصلت سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے میں یہ کہتا ہوں اس سے صرف ہشیم نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۴۷۵- عبداللہ بن عمر بن غانم افریقی (د).

اس نے ابن عنم سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے قعنبی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔امام ابن حبان کہتے ہیں۔ یہ افریقہ کا قاضی تھا اس نے امام مالک کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو انہوں نے کبھی بیان نہیں کی تھیں۔اس سے روایت صرف اس صورت میں نقل کی جاسکتی ہے جب ثانوی شواہد کے طور پر نقل کی جائے اس نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

الشیخ فی بیته کالنبی فی قومه

''بزرگ اپنے گھر میں ایسے ہی ہوتا ہے، جیسے نبی اپنی قوم میں ہوتا ہے''

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:

ما من شجرة احب الی الله من الحناء

''کوئی بھی درخت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہندی کے درخت سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔''

اس نے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کو نقل کیا ہے' امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث مستقیم ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں شاید ان دونوں روایات میں خرابی کی جڑ اس کا شاگرد عثمان نامی شخص ہے۔

۴۴۷۶- عبداللہ بن عمر اموی سعیدی (س)

یہ امام مالک کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے میں اس سے واقف نہیں ہوسکا یحییٰ بن ابوبکیر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اور اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے جسے امام نسائی نے نقل کیا ہے اور وہ روایت منکر ہے اس کے علاوہ امام ابویعلیٰ اور ابن کلیب نے اپنی اپنی مسند میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

یہ روایت احمد بن ہبت اللہ نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن عمرو بن سعید کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔انہوں نے یوم مرج میں اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اگر میں نے حضرت عمر کو یہ بیان کرتے ہوئے نہ سنا ہوتا جنہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا۔

سعید بن عمرو بن سعید - انه سمع اباه یوم المرج یقول: لولا انی سمعت عمر یقول: لولا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: ان الله یمنع الدین بنصاری من ربیعة علی ساحل الفرات ما ترکت عربیا الا قتلته او یسلم۔

''بے شک اللہ تعالیٰ نے فرات کے ساحل پر ربیعہ سے دین کو عیسائیوں سے روک دینا ہے تو میں ہر عربی کو قتل کروا دیتا (جو مسلمان نہیں ہوتا) یا پھر وہ مسلمان ہو جاتا۔

یہ روایات امام نسائی نے محمد بن اسماعیل کے حوالے سے یحییٰ نامی راوی سے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۴۴۷۷۔ عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب عمری مدنی (ع و)

یہ عبید اللہ کا بھائی ہے اور صدوق ہے اس کے حافظے میں کچھ خرابی تھی اس نے نافع اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کی احادیث کو نوٹ کیا جائے گا دارمی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے کہا نافع کے حوالے سے اس کی کیا حالت ہے تو انہوں نے کہا یہ صالح اور ثقہ ہے فلاس بیان کرتے ہیں یحییٰ القطان اس سے احادیث نقل نہیں کرتے تھے امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ صالح ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عبداللہ ایک نیک شخص تھا اس کے بھائی عبید اللہ کی زندگی میں اس سے احادیث سے متعلق سوال کیا جاتا تو یہ کہتا تھا جب تک ابوعثمان زندہ ہیں اس وقت تک میں کوئی جواب نہیں دوں گا ابن مدینی کہتے ہیں: عبداللہ نامی یہ راوی ضعیف ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس پر نیکی اور عبادت کا غلبہ تھا یہاں تک کہ یہ روایات کو یاد رکھنے میں غفلت کا شکار ہوا اور آثار کے بارے میں اس کا حافظہ عمدہ نہیں تھا۔ جب اس کی غلطیاں زیادہ ہوگئیں تو اسے متروک قرار دیا جانے کا مستحق قرار دیا گیا اس کا انتقال 173 ہجری میں ہوا۔

ابن حبان بیان کرتے ہیں یہی وہ شخص ہے جس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا توضا خلل لحيته

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو اپنی داڑھی کا خلال کرتے تھے۔''

اس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر سے یہ مرفوع بھی نقل کی ہے۔

من اتى عرافا فساله لم يقبل له صلاة اربعين ليلة.

''جو شخص قیافہ شناس کے پاس آئے اس سے سوال کرے اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔''

اس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

اسهم للفرس سهمين وللفارس سهما.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے اور گھڑ سوار کو ایک حصہ دیا تھا۔''

اس نے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

انا اول من تنشق عنه الارض، ثم ابوبكر، ثم عمر، ثم اهل البقيع يحشرون معي، ثم انتظر / اهل المكة بين الحرتين

''(قیامت کے دن) سب سے پہلے میرے لئے زمین کو شق کیا جائے گا پھر ابوبکر کے لئے پھر عمر کے لئے پھر جنت البقیع کے

مدفون لوگوں کا حشر میرے ساتھ ہوگا پھر میں دو پتھریلی زمینوں کے درمیان اہل مکہ کا انتظار کروں گا"۔

یہ روایت امام ابن جوزی نے اپنی کتاب العلل المتناہیہ میں نقل کیا ہے یہ روایت عبداللہ بن نافع نے نقل کی ہے جو واہی ہے اس نے یہ روایت عاصم بن عمر کے حوالے سے عبداللہ بن دینار سے نقل کی ہے اور یہ حدیث انتہائی منکر ہے۔

۴۴۷۸-(صح) عبداللہ بن عمر بن ابان قرشی کوفی (م، د) مشکدانہ

یہ صدوق ہے اور علم حدیث کا عالم ہے اس نے عبداللہ بن مبارک دراوردی اور اس کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام ابوداؤد' بغوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے ان سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ یہ شیعہ ہے بکر بن محمد صرفی جن کا تذکرہ حاکم نے کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ اپنے زمانے میں خراسان کا محدث تھا میں صالح بن جزرہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ عبداللہ بن عمر بن اعوان محدثین کا امتحان لیا کرتا تھا اور یہ غالی شیعہ تھا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا زم زم کو کس نے کھودا ہے میں نے کہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تو اس نے چیخ کر کہا اور اٹھ گیا۔

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو عبداللہ نامی اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس سے نقل کی ہے۔

اذا اشتد الحر فابردوا.

"جب گرمی شدید ہو تو (ظہر کی نماز کو) کو ٹھنڈا کر کے (ادا کرو)"۔

تو امام احمد نے جواب دیا یہ روایت جھوٹی ہے میں اسے منکر قرار دیتا ہوں۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے عبداللہ نامی اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ اس نے علم حدیث کو باقاعدہ طور پر حاصل کیا ہے میں نے کہا لوگ تو یہ کہتے ہیں: یہ علاء بن عصیم کی تحریرات ہیں تو پھر میں نے اسے منکر قرار دیا۔

احمد بن کامل نے حسن بن حباب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔ کہ مشک دانہ نے لوگوں کے سامنے تفسیر میں یہ تلاوت کیا" نا ہی یغوث اور نا ہی یعوق اور نا ہی نشر۔ اس سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اس نے جواب دیا اس پر اسی طرح تین نقطے ہیں لوگوں نے کہا یہ تو غلط ہے اس نے کہا پھر تم اصل کی طرف رجوع کرو۔ میں یہ کہتا ہوں یہ واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ بیچارہ قرآن کا حافظ بھی نہیں تھا (یا اس نے قرآن کے الفاظ کو صحیح طور پر محفوظ بھی نہیں کیا)۔

عقیلی بیان کرتے ہیں محمد بن علی نے یہ بات بیان کی ہے عبداللہ بن عمر نامی اس راوی میں انتہائی سلامتی پائی جاتی تھی میں نے اس سے سماع کیا ہے اور میرے سامنے یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ عثمان بن ابوشیبہ یا ابن نمیر نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے علاء بن عصیم کی تحریرات ان کے پاس آ گئی تھیں تو یہ اکابر محدثین کی روایات ہیں اس نے کہا کہ مجھے یہ بات نقصان نہیں دے گی جو عثمان کے کلام کے بارے میں ہے یا کسی اور کے بارے میں ہے عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے مشک دانہ ثقہ ہے۔

میں یہ کہتا ہوں اس کا انتقال 239 ہجری میں ہوا۔

۴۴۷۹- عبداللہ بن عمر خراسانی۔

اس نے لیث بن سعد سے روایات نقل کی ہیں ابن عدی کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من اکل فولة بقشرها اخرج اللہ منه من الداء مثلها.

''جو شخص کو اس کے چھلکے سمیت کھالے گا اللہ تعالیٰ اس کے جسم میں سے اس کے مانند بیماری کو باہر نکال دے گا۔''

ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

۴۴۸۰- عبداللہ بن عمر بن ربیعہ مصیصی۔

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان نے اپنی کتاب الزیادات میں یہ بات تحریر کی ہے خرابی کی جڑ اس کا بیٹا ہے۔ اس نے مقلوب روایات نقل کی ہیں ایک قول کے مطابق یہ راوی عبداللہ بن محمد بن ربیعہ غدانی ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۴۴۸۱- عن عبداللہ بن عمر بن قرفا

ابو محمد زہری کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۴۴۸۲- عبداللہ بن عمر الرافعی۔

اس نے ہشام بن سعد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابو حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور یہ کہا ہے میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے یہ احادیث ایجاد کرتا تھا اور یہ کذاب ہے میں یہ کہتا ہوں انہوں نے اس راوی اور ابن عمر و واقفی نامی راوی کے درمیان فرق کیا ہے۔

۴۴۸۳- عبداللہ بن عمران بصری

اس نے ابو عمران جونی سے روایات نقل کی ہیں عقیلی نے اسے لین قرار دیا ہے۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

الحمی حظ کل مؤمن من النار.

''چراگاہ ہر مومن کا جہنم میں حصہ ہے۔''

یہ روایت علی بن بحر القطان نے فضل بن حماد واسطی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۴۴۸۴- عبداللہ بن عمرو بن احیحہ (س)۔

اس نے خزیمہ سے خواتین کی پچھلی شرمگاہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے یونس مؤدب نے محمد بن علی شافعی کے حوالے سے اس سے اسی طرح روایت نقل کی ہے' یہ وہم ہے اصل یہ ہے کہ اس کا نام عمرو بن احیحہ ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۴۴۸۵- عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی (د، ت، ق).

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اس کے بیٹے کثیر کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی اور وہ بھی ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں سے ایک ہے۔

۴۴۸۶- عبداللہ بن عمرو قرشی ہاشمی.

اس نے حضرت عدی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ عمرو بن مرہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۴۸۷- عبداللہ بن عمرو واقعی. بصری.

علی بن مدینی کہتے ہیں: عبداللہ بن عمرو بن حصان واقعی احادیث ایجاد کرتا تھا۔ امام دارقطنی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے عقیلی بیان کرتے ہیں اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابوبکر کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

لا تقبل صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول.

''وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور خیانت میں سے کیا جانے والا صدقہ قبول نہیں ہوتا۔''

ابن عدی کہتے ہیں: عبداللہ واقعی نے ابان عطار اور شریق کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ ضعیف ہونے کے زیادہ قریب ہے اور اس کی نقل کردہ روایات مقلوب ہیں۔

امام ابوعوانہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا نکاح الا بولی.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔''

۴۴۸۸- عبداللہ بن عمرو بن حسان.

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یفرق بین الام وولدها .قیل: یا رسول الله، الی متی ؟ قال: حتی یبلغ الغلام وتحیض الجاریة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ماں اور اس کی اولاد کے درمیان جدائی ڈالی جائے عرض کی گئی یارسول اللہ یہ کب ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لڑکا بالغ نہیں ہو جاتا اور لڑکی کو حیض نہیں آ جاتا۔''

یہ روایت امام حاکم نے اپنی مستدرک میں نقل کی ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ابن ابوحاتم کہتے ہیں: عبداللہ بن عمرو واقعی نامی راوی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس نے موسیٰ بن یعقوب اور دیگر حضرات سے روایات

نقل کی ہیں۔

۴۴۸۹- عبداللہ بن عمرو مخزومی (م،د).

اس نے عبداللہ بن سائب سے روایات نقل کی ہیں میرے علم کے مطابق محمد بن عباد بن جعفر کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا۔

۴۴۹۰- عبداللہ بن عمرو اودی.

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ موسیٰ بن عقبہ اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۴۴۹۱- عبداللہ بن عمرو بن ہند مخزومی (ت).

اس نے صرف حضرت علی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عوف نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے میں یہ کہتا ہوں بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ سابقہ راوی ہے (جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)۔

۴۴۹۲- عبداللہ بن عمرو بن مرۃ ہمدانی.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۴۴۹۲- عبداللہ بن عمرو بن غفواء (د).

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی عیسیٰ بن معمر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

94- عبداللہ بن عمرو بن حسان.

اس نے شعبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے یہ وہ راوی ہے جس کا اسم منسوب واقعی ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۴۴۹۵- عبداللہ بن عمرو بن خداش.

اس نے امام باقر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۴۹۶- عبداللہ بن عمیر.

یہ تابعی ہے یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۴۴۹۷- عبداللہ بن عمیرۃ (د،ت،ق).

اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اس سے ایک ایسی روایت منقول ہے

جس کا سماع اس نے احنف بن قیس سے کیا ہے اس سے ایسی روایات بھی منقول ہیں جو اس نے احنف کے حوالے سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور یہ حدیث مزن اور عفان کے بارے میں ہے یہ روایت اس نے سماک بن حرب سے نقل کی ہے اور یہ روایات اس نے سماک الولید کے حوالے سے ایک جماعت سے نقل کی ہے۔

یہ روایت یحییٰ بن علاء نے جو ایک واہی راوی ہے اپنے چچا شعیب بن خالد کے حوالے سے سماک سے نقل کی ہے۔

۴۴۹۸- عبداللہ بن عنبسہ (د).

اس نے عبداللہ بن غنام بیاضی سے نقل کی ہیں۔

ایک قول کے مطابق اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

من قال حين يصبح اللهم ما اصبح بي من نعمة او باحد (من خلقك) فمنك وحدك.

''جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھتا ہے۔'' اے اللہ میں نے جو بھی نعمت حاصل کی ہے یا تیری مخلوق کو جو بھی نعمت نصیب ہوئی ہے تو وہ صرف تیری طرف سے ملی ہے۔''

یہ روایت ربیعہ رائے نے اس سے نقل کی ہے ایک قول کے مطابق محمد بن سعید طائفی نے اس سے روایت نقل کی ہے لیکن اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۴۴۹۹- عبداللہ بن عیاش بن عباس قطبانی مصری (م س)

اس اعرج اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے یہ متین نہیں ہے امام ابوداؤد اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے ابن وہب' مقری اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 107 ہجری میں ہوا' امام مسلم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۴۴۹۹ - عبداللہ بن عیاش ہمدانی منتوف

یہ تاریخی روایات نقل کرنے والا صدوق شخص ہے۔ اس کا انتقال 158 ہجری میں ہوا۔

۴۵۰۰ - عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ (ع)

اس نے اپنے دادا' سعید بن جبیر اور عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے اس کے چچا محمد بن عبدالرحمٰن' شعبہ' سفیان ثوری اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' اس میں تشیع پایا جاتا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور ثبت ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ منکر ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کا انتقال 130 ہجری میں ہوا۔

۴۵۰۱ - عبداللہ بن عیسیٰ، ابوخلف خزاز (ت)

اس نے یونس بن عبید اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے عقبہ بن مکرم عمر بن شبہ اور محمد بن موسیٰ حرشی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام

ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے یونس اور داؤد بن ابوہند کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن میں ثقہ راویوں نے اس کی احادیث کی متابعت نہیں کی اور یہ تمام روایات منفرد ہیں اور یہ سب روایات اُنہوں نے ایک ساتھ نقل کی ہیں۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۴۵۰۲ - عبداللہ بن عیسیٰ ابوعلقمہ فروی مدنی اصم

اس نے عبداللہ بن نافع اور مطرف بن عبداللہ یساری کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں' یہ روایات کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا' یہ بات ابن حبان نے بیان کی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سافروا تصحوا وتسلموا.

''تم لوگ سفر کرو' تم تندرست رہو گے اور سلامت رہو گے''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے محمد بن منذر نے ہمیں بیان کی ہے۔

۴۵۰۳ - عبداللہ بن عیسیٰ خزری

اس نے عفان سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک یہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

لا تقتل المراۃ اذا ارتدت.

''عورت جب مرتد ہو جائے تو اُسے قتل نہیں کیا جائے گا''۔

یہ روایت عبدالصمد بن علی طستی نے اس سے نقل کی ہے۔

۴۵۰۴ - عبداللہ بن عیسیٰ جندی۔

یہ امام عبدالرزاق کا استاد ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

حجوا قبل الا تحجوا. قالوا: وما شان الحج یا رسول اللّٰه؟ قال: یقعد اعرابها علی اذناب شعابها، فلا یصل الی الحج احد.

''تم لوگ حج کر لو اس سے پہلے کہ تم حج نہ کر سکو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کا کیا معاملہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیہاتی لوگ حج کے راستوں پر بیٹھ جائیں گے اور کوئی شخص حج کے لئے نہیں پہنچ سکے گا۔''

یہ روایت سلمیٰ بن شبیب نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے اس سے نقل کی ہے اس کی سند تاریک ہے اور یہ روایت منکر ہے۔

۴۵۰۵ - عبداللہ بن عیسیٰ، ابومسعود۔

ابراہیم بن حسن کندی نے اس سے روایات نقل کی ہیں علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ اور کندی دونوں مجہول ہیں۔

۴۵۰۶- عبداللہ بن عیسیٰ.

اس نے ابوالحکم سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۴۵۰۷- عبداللہ بن عیسیٰ بن ابی مکدم مصری.

اس رشدین بن سعد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے یحییٰ بن عثمان بن صالح نے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے اس کے بارے میں یہ نوٹ تحریر کیا ہے اور کہا ہے یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔

۴۵۰۸- عبداللہ بن غزوان.

اس نے عمرو بن سعد سے روایات نقل کی ہیں' یہ اپنے استاد کی طرح مجہول ہے۔

۴۵۰۹- عبداللہ بن ابی فراس.

قادم بن میسور نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۴۵۱۰- (صح) عبداللہ بن فروخ (م، د).

اس نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے میں یہ کہتا ہوں بلکہ یہ صدوق اور مشہور ہے ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام ابوحاتم نے اس کے حوالے سے صرف ایک راوی کا ذکر کیا ہے اور وہ مبارک بن ابوحمزہ زبیدی ہے۔ مبارک نے یہ بھی کہا ہے یہ مجہول ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اسکا باپ فروخ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک تھا تو یہ تیمی ہے اور اپنے زمانے کے ایک اور شخص کے ساتھ اس کا اشتباہ ہو جاتا ہے۔

۴۵۱۱- عبداللہ بن فروخ تیمی (س)

یہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی آل کا غلام ہے' اس نے حضرت طلحہ' حضرت عثمان غنی اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے اس کے بیٹے ابراہیم اور طلحہ بن یحییٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کے حوالے سے کتابوں میں ایک حدیث منقول ہے جسے امام نسائی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ ام سلمیٰ سے نقل کیا ہے۔

كان النبى صلى الله عليه وسلم يقبلنى وكلانا صائم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے حالانکہ ہم دونوں اس وقت روزے کی حالت میں ہوتے تھے۔''

۴۵۱۲- عبداللہ بن فروخ افریقی (د)

اس نے ابن جریج اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے سعید بن ابومریم اور ہشام بن عبداللہ راضی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات محفوظ نہیں ہیں۔ جوزجانی

ہے۔

۴۵۲۵- عبداللہ بن کثیر بن جعفر (ق).

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

رمضان بالمدینة خیر من الف رمضان فیما سواها، والجمعة کذلک.

''مدینہ منورہ میں ایک رمضان گزارنا اس کے علاوہ کسی جگہ پر ایک ہزار رمضان گزارنے سے زیادہ بہتر ہے۔ اور جمعے کا معاملہ بھی اس طرح ہے۔''

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے یہ روایت جھوٹی ہے اور اس کی سند تاریک ہے عبداللہ بن ایوب مخرومی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ ضیاء الدین نے کتاب ''المختارہ'' میں اس روایت کو نقل کر کے اسے حسن قرار نہیں دیا ایک قول کے مطابق یہ عبداللہ بن کثیر نامی وہ راوی ہے جس نے کثیر بن عبداللہ بن عوف مزنی سے روایات نقل کی ہیں تو ہو سکتا ہے کہ اس کے استاد کثیر کا نام ذکر ہونے سے رہ گیا ہو اور صرف یہ ذکر ہوا ہو کہ اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۵۲۶- عبداللہ بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سہمی (م،س)

یہ کثیر، جعفر اور سعید کا بھائی ہے اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جس کی سند کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ یہ حدیث اس بارے میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جنت البقیع تشریف لے گئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں مدفون لوگوں کے لئے دعائے مغفرت کی تھی۔

امام مسلم اور امام نسائی نے یہ روایت ابن واہب کے حوالے سے ابن جریج کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے محمد بن قیس کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے جبکہ امام نسائی نے یہی روایت حجاج کے حوالے سے ابن جریج کے حوالے سے نقل کی ہے تو انہوں نے عبداللہ بن ابوملائکہ کا نام تبدیل کر دیا پھر امام نسائی نے یہ کہا کہ حجاج نامی راوی ہمارے نزدیک ابن وہب سے زیادہ ثبت ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: ابن عینیہ سے کہا گیا کیا آپ نے عبداللہ بن کثیر کو دیکھا ہے تو انہوں نے جواب دیا میں نے اسے 122 ہجری میں دیکھا تھا اور اس کے واقعات سنے تھے اس وقت میں لڑکا تھا۔

امام بخاری نے یہ قول مکہ کے مقری کے حالات میں ذکر کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

مسند احمد میں یہ روایت منقول ہے حجاج نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن قیس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے تو عبداللہ بن کثیر سہمی نامی راوی کی شناخت صرف اس روایت کے حوالے سے ہوئی ہے جسے ابن جریج نے اس نقل کیا ہے اور میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو تو اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ شاید امام زاہوی کہتے ہیں: جی نہیں بلکہ یہ حجت ہے اور اس نے سلام سے متعلق روایت عبدالرحمٰن بن مقیم سے نقل کی ہے جو ابن ماہی کے حوالے سے منقول ہے اور ابن ماہی کے حوالے سے عبداللہ بن کثیر راضی

مقری سے منقول ہے حالانکہ مقری کے حوالے سے کتابوں میں کچھ منقول نہیں ہے۔

۴۵۲۷- عبداللہ بن کرز، ابوکرز، قاضی موصل.

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں' یہ موصل کا قاضی ہے۔

جبکہ اس سے علی بن جعد نے روایات نقل کی ہیں' یہ واہی ہے یہ عبداللہ بن عبدالملک بن کرز ہے جس کا تذکرہ ہو چکا ہے اس کے حوالے سے منقول ایک روایت کو منکر قرار دیا گیا ہے جو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

دیة الذمی دیة المسلم. ''ذمی کی دیت مسلمان کی دیت (کے برابر ہوگی)۔''

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور اس کی حدیث کو پرے کر دیا جائے گا ابونصر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

لا تذهب الدنيا حتى يكثر اولاد الجن من نسائكم

''دنیا اس وقت تک رخصت نہیں ہوگی جب تک تمہاری عورتوں سے جنوں کی اولاد بکثرت نہیں ہو جائے گی۔''

۴۵۲۸- عبداللہ بن کلیب. بصری.

اس نے یحییٰ بن یعمر سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۴۵۲۹- عبداللہ بن کنانہ بن عباس بن مرداس اسلمی (د،ق).

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے عرفہ کی شام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے لئے دعا کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے اس کے حوالے سے صرف عبدالقاہر بن سری نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہیں۔

۴۵۳۰- عبداللہ بن الکواء.

یہ خوارج کے اکابرین میں سے ایک ہے۔

۴۵۳۱- عبداللہ بن کیسان الزہری (ت) مولاہم.

اس نے عبداللہ بن شداد ابن الہاد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے صرف موسیٰ بن یعقوب زمری نے روایات نقل کی ہیں ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب الثقات میں کیا ہے۔

۴۵۳۲- عبداللہ بن کیسان (د)، ابومجاہد مروزی.

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام

نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال عمر: ایکم یخبرنی عن الفتنة ؟ فسکت القوم، فقال حذیفة: عن ایها تسال یا امیر المؤمنین ؟ قال: حدثنا، قال: اما فتنة الرجل فی المال والاهل والولد فان کفارتها الصوم والصلاة والزکاة.. الحدیث بطوله.

''حضرت عمر نے فرمایا تم میں سے کون مجھے فتنے کے بارے میں بتائے گا تو لوگ خاموش رہے۔ حضرت حذیفہ نے کہا۔ اے امیر المؤمنین آپ کون سے فتنے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہیں تو حضرت عمر نے فرمایا آپ ہمیں بیان کریں تو حضرت حذیفہ نے کہا ایک فتنہ وہ ہے جو آدمی کا اس کے مال اس کے اہل خانہ اور اولاد کے بارے میں ہوتا ہے' اس کا کفارہ' روزہ رکھنا' نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔''

اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

۴۵۳۳- عبداللہ بن کیسان (ع)

جہاں تک اس راوی کا تعلق ہے تو اس نے اپنی مالکن سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہیں اور یہ حجت ہے۔

۴۵۳۴- (صح) عبداللہ بن ابی لبید مدنی (خ،م).

یہ عبادت گزار ہے اور ثقہ ہے البتہ یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے اس کی کنیت ابومغیرہ ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ کچھ احادیث میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔ یہ بات منقول ہے کہ اس کے قدریہ فرقے کے نظریات کی وجہ سے صفوان بن سلیم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی یہ بات دراوردی نے بیان کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : کان نبی من الانبیاء یخط، فمن صادف مثل خطه علم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ایک نبی تھے جو لکیریں کھینچا کرتے تھے۔ (یعنی علم رمل جانتے تھے) تو جس شخص کا خط (یعنی لکیریں کھینچا) ان نبی کے مطابق ہو وہ اس سے واقف ہوگا۔'' (یا وہ نتیجے کو جان لے گا)''۔

یہ روایت ابواحمد زبیری اور معاویہ بن ہشام نے سفیان کے حوالے سے اس کی مانند نقل کی ہے جبکہ یہی روایت ابوہمام نے سفیان کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اور یہ بات بیان کی ہے کہ صفوان بن سلیم کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند منقول ہے۔

فریابی نے عطاء بن یسار کے حوالے سے اسے مرسل نقل کی کیا ہے جبکہ یحییٰ القطان نے سفیان کے حوالے سے ابوسلیمی بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی ہے۔

او اثارۃ من علم - قال: الخط

''(ارشاد باری تعالیٰ ہے) اثارۃ من علم نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے اس سے مراد علم رمل ہے۔''

فریابی اور ابونعیم نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے۔ جبکہ دیگر حضرات نے اس روایت کو سفیان کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: جہاں تک روایت کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۵۳۵- عبداللہ بن ہیعۃ بن عقبہ حضرمی (د، ت، ق)، ابوعبدالرحمٰن

یہ مصر کے قاضی اور وہاں کے عالم ہیں اور انہیں غافقی بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اعرج، عمرو بن شعیب اور دیگر اکابرین کا زمانہ پایا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا حمید نے یحییٰ بن معین سعید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اسے کچھ نہیں سمجھتے تھے نعیم بن حماد کہتے ہیں: میں نے ابن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں نے ابن لہیعہ کی روایات میں سے جو کچھ سنا ہے اس میں سے کبھی کوئی چیز گنتی نہیں کی ہے۔ سوائے اس کے جو ابن مبارک یا ان جیسے لوگوں نے سماع کیا ہے۔

ابن مدینی نے ابن مہدی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے ابن لہیعہ سے کوئی چیز نوٹ نہیں کی ہے۔ اس نے مجھے ایک تحریر بھیجی تھی جس میں یہ روایت منقول تھی کہ عمرو بن شعیب نے ہمیں حدیث بیان کی ہے میں نے یہ خط ابن مبارک کو پڑھ کر سنایا تو انہوں نے اپنی تحریر نکال کر مجھے دکھائی اور یہ بتایا کہ اسحاق بن ابوفروا نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے مجھے روایت بیان کی ہے۔

یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں: ابن لہیعہ کا گھر جل گیا تھا اور ان کی کتابیں بھی جل گئیں تھیں یہ ایک سو ستر ہجری کا واقعہ ہے۔

عثمان بن صالح کہتے ہیں: ان کی تحریریں نہیں جلی تھیں میں نے عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے جو کچھ بھی نوٹ کیا ہے وہ ابن لہیعہ کی تحریر سے حاصل کیا ہے اور یہ ان کے گھر کے جل جانے کے بعد کا واقعہ ہے۔ البتہ وہ جن چیزوں کو پڑھ کر سناتے تھے ان میں سے کچھ چیزیں جل گئی تھیں لیکن ابن لہیعہ میں موجود علت کے سبب کے بارے میں مجھ سے زیادہ خبر کوئی نہیں رکھتا ایک مرتبہ میں اور عثمان بن عتیق جمعہ کے بعد آئے ہماری ملاقات ابن لہیعہ سے ہوئی جو سامنے سے گدھے پر سوار ہو کر آ رہے تھے۔ انہیں فالج ہوا اور وہ گر گئے۔ ابن عتیق تیزی سے ان کی طرف بڑھے اور انہیں بٹھایا پھر ہم انہیں ساتھ لے کر ان کے گھر آئے تو یہ ان کی علت کا پہلا سبب ہے۔

احمد کہتے ہیں: ابن لہیعہ نے مثنیٰ بن صباء کے حوالے سے عمرو بن شعیب کے حوالے سے روایات نوٹ کی ہیں لیکن بعد میں وہ ان روایات کو عمرو کے حوالے سے بیان کرنے لگے۔

خالد بن خداش کہتے ہیں: ابن وہب نے مجھے دیکھا کہ میں ابن لہیعہ کی احادیث کو نوٹ نہیں کر رہا وہ بولے ابن لہیعہ کے بارے میں میں کسی دوسرے کی مانند نہیں ہوں تم انہیں نوٹ کرو۔

حضرت عقبہ بن عمرو کے حوالے سے منقول اس روایت ''اگر قرآن کسی چمڑے میں ہو تو اسے آگ نہیں چھوئے گی۔'' کو مرفوع حدیث کے طور پر بن لوجیہ کے علاوہ اور کسی نے بیان نہیں کیا اور یہ انہوں نے اپنی ابتدائی عمر میں بیان کیا تھا۔

احمد بن محمد حضرمی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے ابن لہیعہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ قوی نہیں ہے۔

معاویہ بن صالح کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابن لہیعہ ضعیف ہے۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: بشر بن صدی نے مجھ سے کہا اگر تم ابن لہیعہ کو دیکھ لیتے تو اس سے ایک حرف بھی نوٹ نہ کرتے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے خواہ اس کی کتابیں جل جانے سے پہلے کی بات ہو یا ان کے جل جانے کے بعد کی بات ہو۔

فلاس کہتے ہیں: جن لوگوں نے اس کی کتابیں جل جانے سے پہلے اس سے روایات نوٹ کی تھیں جیسے ابن مبارک اور مقری تو ان کا سماع زیادہ درست ہے۔

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس کے بارے میں پہلے والے لوگوں کا رویہ بعد والے لوگوں کا سماع برابر کی حیثیت رکھتا ہے البتہ ابن مبارک اور ابن وہب اس کے اصول کی پیروی کیا کرتے تھے۔ یہ ان افراد میں سے ایک نہیں ہے جس سے استدلال کیا جاتا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن وہب کہتے ہیں: ابن لہیعہ صادق تھا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے ابن ابومریم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں ابن لہیعہ کی عمر کے آخری دور میں اس کے پاس موجود تھا۔ بربر قبیلے کے کچھ لوگ اس کے سامنے وہ روایت پڑھ رہے تھے جو منصور کے حوالے سے اور اعمش کے حوالے سے اور اہل عراق سے منقول ہے۔ میں نے اس سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن یہ آپ کی نقل کردہ احادیث نہیں ہے تو اس نے جواب دیا جی ہاں یہ وہ احادیث ہیں جو میری سماعت سے گزری ہیں لیکن میں نے انہیں نوٹ نہیں کیا وہ یہ کہتے ہیں: انہوں نے ان روایات کو وجادت کے طور پر نقل کیا ہے۔ احمد بن زوہیر نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے اس راوی کی نقل کردہ حدیث اتنی قوی نہیں ہے۔

امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا معاملہ اضطراب کا شکار ہے اس کی حدیث کو ثانوی حوالے کے طور پر نوٹ کیا جائے گا۔

جوزجانی کہتے ہیں: اس کی احادیث میں نور نہیں ہے اور مناسب نہیں ہے کہ اس سے استدلال کیا جائے۔

امام ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: امام نسائی نے ایک دن کہا میں نے کبھی ابن لہیعہ کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی صرف ایک حدیث نقل کی تھی جسے میں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ سورہ حج میں دو سجدے ہیں۔

ابن وہب کہتے ہیں: مجھے ایک سچے اور نیک شخص نے یہ بات بیان کی ہے اللہ کی قسم وہ عبداللہ بن لہیعہ ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مصر میں احادیث کی کثرت ان کے ضبط اور اتقان کے حوالے سے ابن لہیعہ کی مانند کون تھا اسحاق بن عیسیٰ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اس کی ملاقات ابن لہیعہ سے ہوئی یہ 164 ہجری کی بات ہے۔ جبکہ اس کی کتابیں 169 ہجری میں جل گئی تھیں۔

احمد بن صالح کہتے ہیں: ابن لہیعہ تحریر کے اعتبار سے مستند ہیں اور علم کا بڑا طلبگار ہے۔

زید بن حباب کہتے ہیں: میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابن لہیعہ کے پاس اصول تھے اور ہمارے پاس فروع ہیں۔ امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے مصر کا محدث صرف ابن لہیعہ ہے۔

حنبل کہتے ہیں: میں نے امام ابوعبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابن لہیعہ کی نقل کردہ احادیث حجت نہیں ہے میں نے اس سے بہت سی روایات نوٹ کی ہیں تاکہ میں انہیں ثانوی حوالے کے طور پر استعمال کرسکوں اور وہ روایات ایک دوسرے کو تقویت دے سکیں۔

قتیبہ بیان کرتے ہیں میں ابن لہیعہ کی موت کے وقت وہاں موجود تھا میں نے لیث کو یہ کہتے ہوئے سنا اس نے اپنی مانند اپنے پیچھے کوئی شخص نہیں چھوڑا۔ مصر کے قاضی ابراہیم بن اسحاق بیان کرتے ہیں میں نے لیث کا ایک خط امام مالک تک پہنچایا تو امام مالک مجھ سے ابن لہیعہ کے بارے میں دریافت کرنے لگے میں انہیں بتانے لگا امام مالک نے دریافت کیا اس نے اس چیز کا ذکر نہیں کیا کہ اس نے حج پہ آنا ہے۔ (یا کب آنا ہے) تو میرے ذہن میں فوراً یہ خیال آیا کہ امام مالک اس سے ملنا چاہتے ہیں۔

(امام ذہبی کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں ابن لہیعہ منصور کے زمانے میں 155ھ میں مصر کا قاضی بنا تھا اور نو ماہ تک اس عہدے پر برقرار رہا تھا اسے ایک مہینے کے تیس دینار تنخواہ ملتی تھی۔

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں میں نے ابواسود نضر سے سوال کیا کیا بن لوجیہ ہر وہ چیز پڑھ دیتا تھا جو اس کو دی جاتی تھی تو انہوں نے جواب دیا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے پاس مصر میں روایت کی جانے والی زیادہ تر روایات کا علم تھا۔

ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ بن خلف نے یہ بات بیان کی ہے میری ملاقات ابن لہیعہ سے ہوئی تو میں نے دریافت کیا ایسے شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو اس بات کا قائل ہے کہ قرآن مخلوق ہے تو اس نے جواب دیا ایسا شخص کافر ہے۔

مسلم بن علان اور محمد موصل بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قلت لابن عمر: ما اكثر ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في الرخصة؟ قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: انى لارجو الا يموت احد يشهد ان لا اله الا الله مخلصا من قلبه، فيعذبه الله عزوجل.

''میں نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہا آپ نے رخصت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کیا سنا ہے تو انہوں نے جواب دیا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''مجھے یہ امید ہے کہ جو شخص ایسی حالت میں مرجائے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور وہ سچے دل سے اس کی گواہی دے تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دے گا۔'' (اس روایت کی سند میں) (اس روایت کی سند میں) انطا کی نامی راوی کو خطیب بغدادی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ مروان ظاہری بیان کرتے ہیں میں نے لیث سے کہا اے ابوحارث کیا آپ عصر کے بعد سو جاتے ہیں؟ جبکہ ابن لہیعہ نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث ہمیں بیان کی ہے۔

من نام بعد العصر فاختلس عقله فلا يلومن الا نفسه.

''جو شخص عصر کے بعد سو جائے اور اس کی عقل رخصت ہو جائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔''

تو انہوں نے جواب دیا میں اس چیز کو نہیں چھوڑوں گا جو مجھے فائدہ دیتی ہے اور وہ بھی صرف اس حدیث کی وجہ سے جو ابن لہیعہ کے حوالے سے عقیل سے منقول ہے۔

منصور بن عمار نے ابن لہیعہ کے حوالے سے عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من نام بعد العصر فاختلس عقله فلا يلومن الا نفسه.

''جو شخص عصر کے بعد سو جائے اور اس کی عقل رخصت ہو جائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

نهى عن بيع الولاء وعن هبته.

''نبی اکرم ﷺ نے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

كان النبي صلى الله عليه وسلم اذ صعد المنبر سلم.

''نبی اکرم ﷺ جب منبر پر چڑھتے تھے تو آپ سلام کرتے تھے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ موضوع حدیث نقل کی ہے

الرفق في المعيشة خير من بعض التجارة.

''زندگی میں (یا لوگوں کے ساتھ تعلقات میں) نرمی اختیار کرنا بعض قسم کی تجارت سے زیادہ بہتر ہے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

صلوا على الميت اربع تكبيرات بالليل والنهار سواء.

''میت کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہو اس بارے میں رات اور دن کا حکم برابر ہے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عقبہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

عجب ربنا من شاب ليست له صبوة.

''خوش ہوتا ہے جس میں جوانی کی نادانی نہیں ہوتی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ملعون من ياتي النساء في محاشهن.

''ایسا شخص ملعون ہے جو خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کرتا ہے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سالم کے حوالے سے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے)۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بحد الشفار، وان توارى عن البهائم، واذا ذبح احدكم فليجهز.

''نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ چھری کو تیز کیا جائے اور اسے (ذبح ہونے والے) جانور کی نگاہ سے دور رکھا جائے اور جب کوئی شخص ذبح کرے تو وہ ساز و سامان تیار کر لے''۔

امام احمد نے اپنی مسند میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث

نقل کی ہے۔

لا اخاف علی امتی الا اللبن، فان الشیطان بین الرغوۃ والضرع.

''مجھے اپنی امت کے حوالے سے صرف دودھ کے حوالے سے اندیشہ ہے کیونکہ شیطان جانور کے بلبلانے اور تھنوں کے درمیان ہوتا ہے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان عمرو بن سمرۃ - وھو اخو عبد الرحمن - جاء فقال: یا رسول اللہ طھرنی، انی سرقت جملا. فامر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقطعت یدہ. قال ثعلبۃ: وانا انظر الیہ وھو یقول: الحمد للہ الذی طھرنی منک، اردت ان تدخلی جسدی النار.

''حضرت عمرو بن سمرہ جو حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں وہ آئے اور انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیجئے کیونکہ میں نے اونٹ چوری کرلیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ حضرت ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں انہیں دیکھ رہا تھا جو یہ کہہ رہے تھے۔ ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے تجھ سے پاک کر دیا (یعنی وہ اپنے ہاتھ کو یہ کہہ رہے تھے) میں یہ چاہتا تھا کہ تم میرے جسم میں آگ داخل کر دو۔''

یہ روایت انتہائی غریب ہے یہ روایت امام ابن ماجہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

اس راوی نے حضرت جابر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی لحوم الخیل.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : بئس القوم قوم لا ینزلون الضیف.

''سب سے بری قوم وہ ہے جو مہمانوں کی مہمان نوازی نہیں کرتے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

یکون لاصحابی بعدی زلۃ یغفر اللہ لھم بسابقتھم معی فیعمل بھا قوم بعدھم یکبھم علی مناخرھم فی النار.

''میرے بعد میرے اصحاب میں کچھ لغزشیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ ان کی ان کوششوں کی وجہ سے مغفرت کر دے گا جو وہ اس سے پہلے میرے ساتھ کر چکے تھے پھر وہی لغزشیں ان کے بعد کے لوگ کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔'' اس روایت کا ایک راوی منصور منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال: لا نذر في معصية ولا قطيعة رحم، ولا حاجة للكعبة في شيء من زكاة اموالكم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے گناہ کے کام کے بارے، قطع رحمی کے بارے میں نظر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور خانہ کعبہ کو تمہارے اموال کی زکوٰۃ میں سے کسی چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

خرج رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وقد عقد عباء بين كتفيه، فقال له اعرابي: لو لبست غير هذا يا رسول اللّٰه! قال: ويحك! انما لبست هذا لاقمع به الكبر.

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباء کو دونوں کندھوں کے درمیان باندھا ہوا تھا ایک دیہاتی نے آپ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بجائے کوئی اور لباس پہن لیں تو یہ مناسب ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو میں نے یہ اس لئے پہنا ہے تاکہ اس کے ذریعے تکبر کو جڑ سے اکھاڑ دوں۔''

میں یہ کہتا ہوں کہ میں یہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ ابن لہیعہ نے اس روایت کو نقل کیا ہوگا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال: ما من قوم يغدو عليهم ويروح عشرون عنزا اسود فيخافون العالة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جن لوگوں کے پاس صبح کے وقت اور شام کے وقت بیس سیاہ بکریاں آتی ہوں انہیں بھوک کا اندیشہ نہیں ہوگا۔''

تاریک سند کے ساتھ ابن لہیعہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے اور شاید اس میں خرابی کی جڑ اس کے بعد آنے والا ایک راوی محمد ہے جس نے عبدالرحمٰن بن نوفل کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

الهم نصف الهرم، وقلة العيال احد اليسارين

''پریشانی آدھا بڑھاپا ہے اور بال بچوں کا کم ہونا خوشحالی کے دو حصوں میں سے ایک ہے۔''

یہ ایک طویل روایت ہے جس کے الفاظ قضائی کی مسند شہاب میں منقول ہیں۔

ایک اور سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان بھی منقول ہے۔

كان النفاق غريبا في الايمان، ويوشك ان يكون الايمان غريبا في النفاق.

''ایمان میں منافقت نازل ہوتی ہے عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ منافقت میں ایمان نازل ہوگا۔''

ایک سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے۔

من یسافر من دار اقامة یوم الجمعة دعت علیه الملائکة، لا یصحب فی سفرہ ولا یعان علی حاجته

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص جمعہ کے دن اپنے اقامتی علاقے سے سفر اختیار کرتا ہے تو فرشتے اس کے خلاف دعا کرتے ہیں اور سفر میں اس کے ساتھ نہیں رہتے اور کام کی تکمیل میں اس کی مدد نہیں کی جاتی۔''

اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

عمر منی، وانا من عمر، والحق بعدی مع عمر.

''عمر مجھ سے ہے اور میں عمر سے ہوں اور حق میرے بعد عمر کے ساتھ ہوگا۔''

اس راوی نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من توضا فی موضع بوله فاصابه الوسواس فلا یلومن الا نفسه.

''جو شخص اپنے پیشاب کی جگہ پر ہی وضو کرے اور پھر اسے وسوسے لاحق ہوں تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

اذا رایتم الحریق فکبروا، فان ذلک یطفئه.

''جب تم کسی جلتے ہوئے شخص کو دیکھو تو تم تکبیر کہو کیونکہ یہ چیز اس کی آگ کو بجھا دے گی۔''

امام ابن حباب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں ابن لہیعہ 96 چھیانوے ہجری میں پیدا ہوا تھا اور اس کا انتقال 174 ہجری میں ہوا یہ ایک صالح شخص تھا لیکن یہ ضعیف راویوں کے حوالے سے تدلیس کرتا تھا پھر اس کی کتابیں جل گئی تھیں ہمارے احصاب نے یہ بات بیان کی ہے ان لوگوں نے اس کی کتابیں جل جانے سے پہلے اس سے سماع کیا ہے جیسے عبداللہ بن وہب' عبداللہ بن مبارک' عبداللہ بن یزید مقری' عبداللہ بن مسلمہ قعنبی حضرات ہیں تو ان حضرات کا سماع درست ہے اور ابن لہیعہ ان افراد میں سے ایک ہے جنہوں نے احادیث کو بہت زیادہ نوٹ کیا اور علم کو بہت زیادہ جمع کیا اور علم کے لئے بہت زیادہ سفر کیا مشکر نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ بشیر بن منذر کا یہ قول نقل کیا ہے ابن لہیعہ کی کنیت ابوخریطہ تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا ایک خریطہ تھا جو اس کی گردن میں لٹکا رہتا تھا یہ مصر میں گھومتا تھا جب بھی کوئی قوم آتی تھی ان کے ہاں چکر لگاتا تھا اور ان سے سوالات کیا کرتا تھا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں جب میں نے متقدمین اور متاخرین کی اس سے نقل کردہ روایات کی تحقیق کی تو میں نے دیکھا کہ متاخرین نے اس سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں اختلاط پایا جاتا ہے اور متقدمین کی ان روایات میں پایا جاتا ہے جس کی اصل اس کے پاس نہیں تھی تو میں نے اس کے بارے میں یہ نتیجہ اخذ کیا کہ یہ کچھ ضعیف لوگوں کے حوالے سے تدلیس کرتا تھا جنہیں ابن لہیعہ ثقہ سمجھتا تھا۔ تو اس نے یہ موضوع روایات ان کے ساتھ ملادی ہیں

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: من خرج من الجماعة قید شبر فقد خلع ربقة الاسلام

عن عنقه حتى يراجعها.

''جو شخص ایک بالشت جماعت سے باہر نکلتا ہے وہ اپنی گردن سے اسلام کے پٹے کو اتار دیتا ہے جب تک وہ اس کی طرف واپس نہیں آتا۔''

امام ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في مرضه: ادعوا لي اخي، فدعي ابوبكر فاعرض عنه، ثم قال: ادعوا لي اخي، فدعي له عثمان، فاعرض عنه، ثم دعي له علي فستره بثوبه واكب عليه، فلما خرج من عنده قيل له: ما قال لك؟ قال: علمني الف باب كل باب يفتح الف باب.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران یہ فرمایا میرے بھائی کو میرے پاس بلا کے لاؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس میرے بھائی کو بلا کے لاؤ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس بلایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے سامنہ پھیر لیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں انہیں چھپالیا اور ان پر جھک گئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے تو ان سے دریافت کیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا ہے تو انہوں نے جواب دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر باب کے ایک ہزار دروازوں کی تعلیم دی ہے جو ایک ہزار دروازوں کو کھولتا ہے۔''

(امام ذہبی کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں (اس روایت کی سند میں امام ابویعلیٰ کا استاد) کامل صدوق ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: شاید اس میں خرابی ابن لہیعہ کی طرف سے ہے کیونکہ وہ غالی شیعہ تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الضعفاء میں یہ بات ذکر کی ہے جو ابن لہیعہ کے حالات کے بارے میں ہے اور یہ بات انہوں نے تعلیق کے طور پر نقل کی ہے۔

كنت عند ابن عمر اذ جاءه فساله عن صيام رمضان في السفر، قال: افطر، فقال الرجل: اجدني اقوى، فاعاد عليه ثلاثا، ثم قال ابن عمر: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من لم يقبل رخصة الله فعليه من الاثم مثل جبال عرفات.

''میں حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس موجود تھا اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا تم روزہ نہ رکھو اس شخص نے کہا میں اپنے اندر یہ قوت پاتا ہوں اس نے تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص اللہ کی عطاء کردہ رخصت کو قبول نہیں کرتا اس پر عرفات کے پہاڑوں جتنا گناہ ہوتا ہے۔''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے اس راوی کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے میں نے نبی اکرم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: لو تمت البقرة ثلاثمائة آیة لتکلمت.

''اگر سورۃ بقرہ کی تین سو آیات پوری ہو جائیں تو یہ بات کرنا شروع کر دیتی''۔

۴۵۳۶- عبداللہ بن ابی لیلی۔

اس نے حضرت علی سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اس نقل کردہ روایات منکر ہے اس سے اس کے بیٹے مختار نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۵۳۷- عبداللہ بن مالک یحصبی (ع و)۔

اس نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں' جبکہ اس سے صرف ابوسعید جعثل نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۵۳۸- عبداللہ بن محمد ابن حنفیہ (ع)۔

یہ ثقہ ہے ابن حذاء اندلسی نے موطا کے رجال میں اس کا تذکرہ کیا ہے جو اس باب میں ہیں کہ جس شخص کی نسبت کسی زخم کی طرف کی جائے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے یہ شیعہ تھا۔ اور اس نے محمد بن علی کے بارے میں وصیت کی تھی میں یہ کہتا ہوں الحمدللہ یہ چیز جرح نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۴۵۳۹- عبداللہ بن عمر بن حاطب الجمحی حاطبی مدنی مکفوف۔

اس نے زید بن اسلم اور ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہیں' جبکہ اس سے حمیدی' محمد بن مہران رازی اور ہشام بن عمار نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے اور مخزومی ہمارے نزدیک زیادہ محبوب ہے میں یہ کہتا ہوں اس کے حوالے سے کتابوں میں کوئی روایت نہیں ہے۔

۴۵۴۰- عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب (د، س)، ابوعیسیٰ العلوی المدنی۔

اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابواسامہ اور ابن ابوفدیک نے روایت نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ درمیانے درجے کا ہے دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے ابن سعد کہتے ہیں: اس کا لقب دافن ہے۔

۴۵۴۱- عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب ہاشمی (د، ت، ق)۔

ایک جماعت نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ضعیف ہے ابن مدینی کہتے ہیں۔ امام مالک نے اپنی تحریروں میں ابن عقیلی سے روایات نوٹ نہیں کی ہیں۔ البتہ امام احمد اور اسحاق بن راحویہ نے اس سے استدلال کیا ہے۔ امام ابوحاتم اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں۔ حدیث میں یہ کمزور ہے امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں اس سے استدلال نہیں کرتا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ بعض حضرات نے اس کے حافظے کے حوالے سے اس کے بارے میں کلام کیا ہے امام ابن حبان کہتے ہیں۔ اس کا حافظہ خراب تھا یہ حدیث کو مختلف طور پر نقل کرتا تھا۔ اس لئے اس کی نقل کردہ روایات سے لاتعلقی لازم ہے۔

امام ترمذی نے امام بخاری کا یہ قول نقل کیا ہے۔ امام احمد اسحاق بن راحویہ اور حمیدی نے اس سے روایت نقل کی ہیں علی یہ کہتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید ابن عقیلی نامی اس راوی کے حوالے سے روایات نقل نہیں کرتے تھے جبکہ ایک مرتبہ انہوں نے یہ بات نقل کی ہے۔ ابن عقیل بہتر عبادت گزار اور فاضل شخص تھا لیکن اس کے حافظے میں کچھ خرابی تھی۔

عبداللہ بن محمد نامی یہ راوی بیان کرتا ہے ہم حضرت جابر کے پاس آتے تھے اور ان سے احادیث کے بارے میں دریافت کرتے تھے اور ان کے حوالے سے ان روایات کو نوٹ کر لیا کرتے تھے۔

اس راوی نے زہری کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ان الجنة حرمت على الانبياء حتى ادخلها، وحرمت على الامم حتى تدخلها امتي.

''جنت کو دیگر انبیاء کے لئے اس وقت تک ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ جب تک میں اس میں داخل نہیں ہو جاتا اور اسے دوسری امتوں کے لئے اس وقت تک ممنوع قرار دیا گیا ہے جب تک میری امت اس میں داخل نہیں ہو جاتی۔''

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں اس کی والدہ سیّدہ زینب صغریٰ ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب کی صاحبزادی ہیں اس نے حضرت عبداللہ بن عمر اور سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع کیا ہے ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ متین نہیں ہے امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس کے حوالے سے منقول روایات کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ فسوی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث میں ضعف پایا جاتا ہے ویسے یہ صدوق ہے۔

حافظ محمد بن عثمان عبسی کہتے ہیں: میں نے علی بن مدینی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا یہ ضعیف ہے میں یہ کہتا ہوں اس کی نقل کردہ روایت حسن کی درجے کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں یہ بات نقل کی ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن راحویہ اس کے حوالے سے روایات نقل کر لیتے تھے۔

۴۵۴۲- عبداللہ بن محمد بن عجلان مدنی۔

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہیں' یہ منکر الحدیث ہے یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت کو نوٹ کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ حیرانگی کے اظہار کے لئے ایسا کیا جا سکتا ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے ایک نسخہ نقل کیا ہے جو موضوع روایات پر مشتمل ہے اس سے ابراہیم بن منذر نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۵۴۳- عبداللہ بن محمد عدوی (ق)، ابوحباب التیمی۔

اس نے ابن عقیل اور زہری سے نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہیں وکیع بیان کرتے ہیں یہ احادیث ایجاد کرتا تھا۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی نقل کردہ روایات سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة، فقال: يايها الناس، توبوا الى ربكم قبل ان

تموتوا، وبادروا بالاعمال الصالحة قبل ان تشغلوا..الحديث.

''نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! مرنے سے پہلے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں توبہ کرلو اور اس سے پہلے نیک اعمال کی طرف جلدی کرو کہ تم مشغول ہو جاؤ''۔ (الحدیث)

ایک جماعت نے اس راوی کے حوالے سے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يقبل الله صلاة امام حكم بغير ما انزل الله، ولا يقبل الله صلاة بغير طهور، ولا صدقة من غلول.

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ ایسے حکمران کی نماز کو قبول نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے حکم کے علاوہ فیصلہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا اور حرام مال میں سے دیئے گئے صدقے کو قبول نہیں کرتا''۔

۴۵۴۴- عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروۃ بن زبیر مدنی،

اس نے ہشام بن عروہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابراہیم بن منذر نے روایات نقل کی ہیں اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من لم يجد صدقة فليلعن اليهود.

''جو شخص صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں پاتا وہ یہودیوں پر لعنت کردیا کرے''۔

امام ابن حبان بیان کرتے ہیں ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کرتا ہے۔ امام ابوحاتم رازی بیان کرتے ہیں یہ متروک الحدیث ہے ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ روایات نقل کی ہیں اور پھر یہ بات بیان کی ہے اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں ثقہ راویوں نے اس کی متابعت نہیں کی۔

امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے ہشام بن عروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ضرب الزبير اسماء بنت ابى بكر فصاحت بعبد الله بن الزبير، فاقبل، فلما رآه الزبير قال: امك طالق ان دخلت.فقال له عبد الله: اتجعل امى عرضة ليمينك، فاقتحم عليه، فخلصها منه، فبانت منه.

''حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ اسماء بن ابوبکر رضی اللہ عنہا کو مارا تو انہوں نے بلند آواز میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو بلایا وہ آئے جب حضرت زبیر نے انہیں دیکھا تو بولے اگر تم اندر داخل ہوئے تو تمہاری ماں کو طلاق ہے تو حضرت عبداللہ نے ان سے کہا کیا آپ میری والدہ کو اپنی قسم کے لئے سہارا بنا رہے ہیں پھر وہ اندر آ گئے اور انہوں نے اپنی والدہ کو ان سے چھڑا لیا تو سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا ان سے الگ ہو گئیں''۔

عروہ بیان کرتے ہیں میں ان دنوں نوجوان تھا اور بعض اوقات میں حضرت زبیر کے بال پکڑ لیا کرتا تھا۔

امام ابن حبان بیان کرتے ہیں یہ ابن زاذان کے حوالے سے معروف ہے پھر ابن عدی نے اس کے حوالے سے وہ روایت نقل کی ہے جو یہودیوں پر لعنت کرنے کے بارے میں ہے اور یہ روایت ابراہیم بن منذر کے حوالے سے منقول ہے اس نے اس کے اور ابن زبیر کے درمیان فرق کیا ہے۔

۴۵۴۵- عبداللہ بن محمد بن زاذان مدنی.

اس نے ہشام بن عروہ سے جبکہ اس سے دحیم نے روایات نقل کی ہیں' یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے ایک قول کے مطابق یہ ابن زبیر ہے عبدالغنی کو وہم ہوا ہے جو اس گمان کا شکار رہا کہ یہ حاکم کی طرح ہے۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات محفوظ نہیں ہیں۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

اذا لم یکن عند احدکم ما یتصدق به فلیلعن الیهود.

''جب کسی شخص کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ یہودیوں پر لعنت کردے''

یہ روایت جھوٹ ہے۔

۴۵۴۶- عبداللہ بن محمد بن مغیرہ کوفی، نزیل مصر.

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی اس نے اپنے چچا حمزہ بن مغیرہ' مسعر سے روایات نقل کی ہیں۔ جو علان بن مغیرہ کا چچا تھا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن یونس کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

اللیل والنهار مطیتان فارکبوهما بلاغا الی الآخرة.

رات اور دن دو سواریاں ہیں جن پر تم سواری کرتے ہو تاکہ تم آخرت تک پہنچ جاؤ مول کہتے ہیں: میں نے کئی مرتبہ اس سے مذاکرہ کیا لیکن لوگ اس سے واقف نہیں تھے ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت میسرہ بن عبدربی نے سفیان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے۔

نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقعد الرجل بین الظل والشمس، وقال: انه مقعد الشیطان.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ شیطان کا بیٹھنے کا طریقہ ہے۔''

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ان للقلب فرحة عند اكل اللحم، وانه ما دام الفرح باحد الا اشر وبطر، ولكن مرة ومرة.

''دل کو گوشت کھانے کے وقت فرحت نصیب ہوتی ہے اور یہ خوشی ہر اس شخص کو نصیب ہوتی ہے جو شریر اور سرکش نہ ہو لیکن یہ کبھی کبھی ہو۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

السافر شهيد. ''مسافر شہید ہوتا ہے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرى في الظلمة كما يرى في الضوء.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تاریکی میں بھی اس طرح دیکھ لیتے تھے جس طرح روشنی میں دیکھتے تھے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

ان النبي صلى الله عليه وسلم صعد المنبر، وعليه خاتم، فقال: نظرة اليكم ونظرة اليه! فاخذه ورمى به

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہوئی تھی راوی بیان کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نظر لوگوں کو دیکھا اور ایک نظر انگوٹھی کو دیکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار کر ایک طرف رکھ لیا۔''

میں یہ کہتا ہوں یہ تمام روایات موضوع ہیں۔ امام نسائی بیان کرتے ہیں اس نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور مالک بن مغول کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔ یہ دونوں حضرات اللہ تعالیٰ سے اس بات کی پناہ مانگتے تھے کہ وہ ایسی روایات کو نقل کریں۔

۴۵۴۷- عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن زید۔

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے اذان سے متعلق حدیث نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان کا ایک دوسرے سے سماع مذکور نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں یہ روایت عبدالسلام نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کے جدامجد حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔

اتينا النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته كيف رايت الاذان، فقال: القهن على بلال، فانه اندى صوتا منك. فلما اذن بلال ندم عبد الله، فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقام.

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں نے ایک ایسی اذان دیکھی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات بلال کو سکھا دو کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے۔ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ندامت ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اقامت کہیں۔''

۴۵۴۸- عبداللہ بن محمد بن عبدالملک (رقاشی) بصری.

''جعفر بن سلیمان نے اس سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے اس کی نقل کردہ روایت اس بارے میں ہے کہ:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ واسطہ دے کر دریافت کیا تھا کہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یہ نہیں فرمایا تھا؟) کہ تم میرے ساتھ جنگ کرو گے اور تم میرے ساتھ ظلم کرنے والے ہو گے۔''

عقیلی بیان کرتے ہیں اس روایت کی اسناد کمزور ہیں۔

۴۵۴۹- عبداللہ بن محمد بن ربیعہ بن قدامہ قدامی مصیصی

''یہ ضعیف راویوں میں سے ایک ہے اس نے امام مالک کے حوالے سے مصائب نقل کیے ہیں جن میں سے ایک روایت یہ ہے جو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔

توفیت فاطمة لیلا، فجاء ابوبکر، وعمر، وجماعة کثیرة.فقال ابوبکر لعلی: تقدم فصل.قال: لا واللہ، لا تقدمت، وانت خلیفة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .فتقدم ابوبکر وکبر اربعا.

''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال رات کے وقت ہوا حضرت ابوبکر' حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور بہت سے لوگ آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ آگے بڑھیں اور نماز پڑھائیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جی نہیں! اللہ کی قسم میں آگے نہیں بڑھوں گا جبکہ آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور انہوں نے چار تکبریں کہیں۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ما آسی علی شیء الا انی لم احج ماشیا، انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من حج راکبا کان له بکل خطوة حسنة، ومن حج ماشیا کان له بکل خطوة سبعون حسنة من حسنات الحرم، الحسنة بمائة الف.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں مجھے کسی بھی چیز پر اتنا افسوس نہیں ہے کہ جتنا اس بات پر ہے کہ میں نے کبھی پیدل حج نہیں کیا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص سواری پر سوار ہو کر حج کرتا ہے اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک نیکی ملتی ہے اور جو شخص پیدل حج کے لئے جاتا ہے اسے ہر ایک قدم کے عوض میں ستر ایسی نیکیاں ملتی ہیں جو حرم کی نیکیاں ہوں یعنی ایک ایسی نیکی جو ایک لاکھ کے برابر ہو۔''

ابن عدی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

ابن عبدالبر کہتے ہیں: یہ خراسانی ہے اس نے امام مالک سے ایسی روایات نقل کی ہیں جنہیں نقل کرنے میں یہ منفرد ہے اور کسی نے اس کی متابعت نہیں کی باوجود یہ کہ میں نے متقدمین کو اس پر تبصرہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۴۵۵۰- عبداللہ بن محمد بن عمارۃ (بن) قداح انصاری.

یہ مدینہ منورہ کا رہنے والا ہے اور روایات کا عالم ہے۔ اس نے ابوزئب اور اس جیسے افراد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ مستور ہے اسے نہ تو ثقہ قرار دیا گیا ہے اور نہ ہی ضعیف قرار دیا گیا ہے اور اس کی نقل کردہ روایات بھی کم ہیں۔

۴۵۵۱- عبداللہ بن محمد بن صیفی.

یہ یحییٰ کا والد ہے اس نے حکیم بن حزام روایات نقل کی ہیں صفوان بن موہب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی اس سے ایک روایت منقول ہے۔

۴۵۵۲- عبداللہ بن محمد بن سنان روحی الواسطی.

اس نے روح بن قاسم کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں' یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔ امام دارقطنی اور عبدالغنی ازدی نے یہ بات بیان کی ہے یہ متروک ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا ایک قول کے مطابق اس نے روح کے حوالے سے ایک سو سے زیادہ رواتیں نقل کی ہیں میں یہ کہتا ہوں اس نے ایک واسطے کے ساتھ روح کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے یہ عبداللہ بن محمد بن سنان بن شماخ' ابومحمد الروحی سعدی بصری سے روایات نقل کرتا ہے' جو دینور کا قاضی بنا تھا۔ اس نے بغداد میں معلّٰی بن اسد' عبداللہ بن رجاح ہدانی' مسلم اور ابوولید سے روایات نقل کی جبکہ اس سے محاملی' ابن مخلد اور ایک جماعت نے احادیث نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ بصرہ کا رہنے والا اور متروک ہے۔ حافظ ابونعیم کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے اس کا لقب روحی تھا کیونکہ اس نے روح بن قاسم سے بکثرت روایات نقل کی ہیں ویسے یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔

۴۵۵۳- عبداللہ بن محمد یمامی.

اس نے آدم بن علی سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۴۵۵۴- (صح) عبداللہ بن محمد (خ، م، د، س، ق) بن ابی شیبہ

یہ بڑا حافظ الحدیث ہے اور حجت ہے اس کی کنیت ابوبکر ہے۔ امام احمد بن حنبل' امام بخاری' ابوالقاسم بغوی اور دیگر بہت سے لوگوں نے اس سے احادیث نقل کی ہیں ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے لیکن یہ مکمل سلامتی والا نہیں ہے۔ میمونی کہتے ہیں: ایک دن ہم ذکر کر رہے تھے تو ایک شخص نے کہا ابن ابوشعبہ نے عفان کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابن ابی شیبہ کو اس بارے میں رہنے دو اور یہ دیکھو کہ دوسروں نے کیا کہا ہے۔ ان کی مراد یہ تھی کہ یہ راوی بکثرت غلطیاں کرتا ہے۔ پھر خطیب

بغدادی نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ امام احمد کا جو قول میمونی نے نقل کیا ہے اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے کہ یہ راوی بکثرت غلطیاں کرتا ہے۔

جعفر فریابی کہتے ہیں: میں نے محمد بن عبداللہ سے ابوشیبہ کے تینوں صاحبزادوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا ان کے بارے میں ایک ایسی بات ہے جسے ذکر کرنا میں پسند نہیں کرتا۔ (امام ذہبی بیان کرتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں ابوبکر نامی یہ راوی ان افراد میں سے ایک ہے جو پل عبور کر چکے ہیں اور ثقہ ہونا ان پر ختم ہے۔ ان کا انتقال 235 ہجری میں ہوا۔

۴۵۵۵- عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد قرظ

اس نے اپنے آباؤ اجداد سے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس نے اپنے اباؤ اجداد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کبر فی العیدین فی الاولی سبعا وفی الآخرۃ خمسا، وصلی قبل الخطبۃ.. الحدیث

''نبی اکرم ﷺ نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں اور آپ ﷺ نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی۔''

عثمان بن سعید کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے کہا ان لوگوں کی حالت کیسی ہے تو انہوں نے جواب دیا یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۴۵۵۶- عبداللہ بن محمد (ق) لیثی

اس نے کم سن تابعین سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اس کی نقل کردہ روایت قدریہ فرقے کے بارے میں ہیں۔ یونس بن محمد مؤدب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۵۵۷- عبداللہ بن محمد بن ابی اشعث

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں اور ایک منکر روایت نقل کی ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۴۵۵۸- عبداللہ بن محمد (م،د) بن معن

اس نے ام ہشام سے روایات نقل کی ہیں اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے امام مسلم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ خبیب بن عبدالرحمٰن کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی انہوں نے اس کے حوالے سے حضرت حارثہ بن نعمان کی صاحبزادی کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ما حفظت سورۃ ق الامن فی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو یخطب بھا یوم الجمعۃ.

''میں نے سورہ ''ق'' نبی اکرم ﷺ کی زبانی سن کر یاد کی ہے جسے آپ جمعہ کے دن خطبے میں پڑھا کرتے تھے''۔

۴۵۵۹- عبداللہ بن محمد بن سعد بن ابی مریم.

ابن عدی بیان کرتے ہیں اس نے فریابی کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔ پھر ابن عدی نے اس کے حوالے سے اس کے دادا سعید سے ایک روایت نقل کی ہے۔

ابن عینہ نے عمرو بن دینار کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور تم معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ کرو۔'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ان سے مراد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: یا تو یہ غفلت کا شکار شخص تھا یا پھر یہ جان بوجھ کر ایسا کرتا تھا کیونکہ میں نے اس کے حوالے سے منکر روایات دیکھی ہیں۔

۴۵۶۰- عبداللہ بن محمد بن مغیرہ مدنی.

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں بعض حضرات نے اس کے اور کوفی کے درمیان فرق کیا ہے اس میں کچھ خرابی ہے۔

۴۵۶۱- عبداللہ بن محمد بن ابی اسامہ.

اس نے لیث اور ابن لوہیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ محمد بن اسماعیل جعفی (یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے اس پر شدید تنقید کی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔

۴۵۶۲- عبداللہ بن محمد بن حجر شامی،

اس نے ''راسِ عین'' میں رہائش اختیار کی تھی' ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۵۶۳- عبداللہ بن محمد بلوی.

اس نے عمار بن یزید سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا۔

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں۔ امام ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو بارش کی دعا مانگنے کے بارے میں ہے اور ایک موضوع روایت ہے۔

۴۵۶۴- عبداللہ بن محمد بن حمید (خ، د، ت) ابوبکر بن ابی اسود بصری

یہ عبدالرحمٰن بن مہدی کا بھانجا ہے یہ ثقہ ہے ابواعوانہ کے بارے میں اسے کم سمجھا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس کا ابواعوانہ سے سماع ضعیف ہے۔ کیونکہ یہ اس وقت کم سن تھا۔ احمد بن ابوخیثمہ بیان کرتے ہیں۔ ابوبکر بن اسود کے بارے میں یحییٰ بن معین اچھی رائے نہیں رکھتے تھے۔ اس کا انتقال 223 ہجری میں ہوا۔

۴۵۶۵- عبداللہ بن محمد بن سالم قزاز مفلوج.

میرے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے اور دیگر حافظان حدیث نے اس سے احادیث نقل کی ہیں البتہ اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جو معروف نہیں ہیں۔

امام طبرانی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے اباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لفاطمة ان الله یغضب لغضبك، ویرضی لرضاك.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے اور تمہاری رضامندی کی وجہ سے راضی ہوتا ہے۔''

ابوصالح نے یہ روایت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب میں نقل کی ہے جو ابن فاذشاہ کے حوالے سے اس سے منقول ہے۔

۴۵۶۶- عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن داہر رازی.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ بن طاہر ہے۔ جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اور یہ راوی واہی ہے۔

۴۵۶۷- (صح) عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابوقاسم بغوی

یہ حافظ الحدیث اور صدوق ہے اور اپنے زمانے کی مسند ہے۔ ابن عدی نے اس کے بارے میں ایسا کلام کیا ہے جس میں اس پر تنقید کی گئی ہے پھر انہوں نے اس کے حالات کے دوران انصاف سے کام لیا ہے اور جو تنقید اس پر کی تھی اس پر رجوع کر لیا اور اس کی تعریف کی اور یہ کہا کہ اگر میں نے یہ شرط عائد نہ کی ہوتی کہ ایسے ہر شخص کا تذکرہ کروں گا جس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے تو میں نے اس کا تذکرہ نہیں کرنا تھا تو انہوں نے سب سے پہلے اس کے بارے میں جو کلام کیا ہے اس میں یہ کہا ہے کہ یہ علم حدیث کا عالم تھا یہ پہلے احادیث نقل کیا کرتا تھا یہ اپنے دادا احمد بن منی کے لئے احادیث نقل کرتا تھا اور اپنے چچا علی بن عبدالعزیز کے لئے اور دیگر حضرات کے لئے احادیث تحریر کیا کرتا تھا یہ اپنے اصول کو ہر زمانے میں فروخت کر دیتا تھا۔ میں نے احمد ابراہیم بن محمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے احمد بن البدوسی کو ابوطیب سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم اپنے باپ کے مانند نہیں ہو۔ چونکہ وہ ہمیشہ کسی اصل کے بغیر رہا اور اس نے اپنی اصل کو فروخت نہیں کیا۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں 297 ہجری میں میں عراق آیا وہاں بہت سے اہل علم مشائخ موجود تھے جو اس کو ضعیف قرار دینے پر متفق تھے جو عبادت گزار لوگ تھے اور اس کی محفل میں شریک ہو چکے تھے میں نے اس کی محفل میں اس وقت میں دس سے کم اجنبی لوگوں کو بھی دیکھا جب اس نے ان اجنبی لوگوں کو ایک ایک کر کے دریافت کر لیا جو اس کی باپ کی محفل میں موجود تھے تو وہ لوگ یہ کہا کرتے تھے ابن منی کے گھر میں ایک درخت ہے داؤد بن عمرو پر یہ تنقید بھی کی گئی ہے کہ اس نے بکثرت روایات نقل کی ہیں میرے علم کے مطابق علی بن

جعد کے حوالے سے اس سے زیادہ روایات اور کسی نے نقل نہیں کی ہیں۔

قاسم مطرز نے اسے ایک دن یہ کہتے ہوئے سنا عبیداللہ عیشی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے تو انہوں نے کہا:

کچھ لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور اس کو جھوٹ کی طرف منسوب کیا ہے۔ عبدالحمید وراق کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے یہ زبان دراز تھا اور ثقہ راویوں کے بارے میں کلام کرتا تھا میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے جس دن محمد بن یحییٰ مروضی کا انتقال ہوا تو میں اپنے چچا کے ساتھ ابوعبید عاصم بن علی کے پاس گیا اور میں نے ان سے سماع کیا۔

امام ذہبی بیان کرتے ہیں میں یہ کہتا ہوں لیکن اس نے دونوں سے جو سماع کیا ہے اسے اس نے ضبط نہیں کیا یہاں تک کہ آگے چل کے ابن عدی نے کہا کہ جب اس کی عمر زیادہ ہوگئی اور یہ عمر رسیدہ ہوگیا اور اسناد نقل کرنے والے لوگ انتقال کر گئے تو لوگوں نے اسی سے استفادہ شروع کیا اور اس کے اردگرد اکٹھے ہوئے تو اس نے ان کے سامنے احادیث بیان کیں لیکن ابن صائب صاعد کی محفل سے کئی گنا زیادہ بڑی ہوتی تھی۔

اس کی نقل کردہ جن روایات کو منکر قرار دیا گیا ہے ان میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ثلاث لا يفطرن الصائم.

''تین چیزیں ایسی ہیں جو روزہ دار کے روزے کو توڑتی نہیں ہیں۔''

درست یہ ہے کہ اس کی سند میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کا تذکرہ ہے۔

میں کہتا ہوں امام دارقطنی خطیب بغدادی اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ تھا' ثبت تھا بکثرت روایات نقل کرنے والا تھا فہم کا مالک تھا اور عارف تھا۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے میں نے ابوعبید کو دیکھا ہے لیکن میں نے اس سے سماع نہیں کیا میں نے سب سے پہلی حدیث 225 ہجری میں نوٹ کی تھی انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے اس کی پیدائش 214 ہجری میں ہوئی تھی بغوی کا انتقال 317 ہجری میں عیدالفطر کی رات ہوا تھا۔

اس شیخ اور اس کے امام بغوی کے درمیان چار وجود ہیں یہ وہ چیز ہے جس کے زمانے میں کوئی نظیر نہیں ہے سلیمانی نے اس کے بارے میں کہا ہے اس پر یہ الزام ہے کہ یہ احادیث کا سرقہ کیا کرتا تھا میں یہ کہتا ہوں یہ بے شک مطلق طور پر ثقہ ہے اس لئے سلیمانی کے قول کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

۴۵۶۸- عبداللہ بن محمد بن عباس بزار

یہ بغدادی شیخ ہے خطیب بغدادی نے اس کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے اور یہ کہا ہے کہ اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

صليت خلف النبي صلى الله عليه وسلم، وابي بكر، وعمر، وعثمان، وعلي، فكانوا يستفتحون

القراء ة بالحمد لله رب العالمين، ويقرء ون مالك يوم الدين.

''میں نے نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے یہ لوگ تلاوت کا آغاز الحمدلله رب العالمين سے کرتے تھے اور لفظ مالك يوم الدين پڑھتے تھے۔''

امام ابواحمد کہتے ہیں: یہ نادر اور عالی سند کے ساتھ منقول ہے میں یہ کہتا ہوں ابواسحاق خازم یہ اور جبارہ یہ دونوں ضعیف ہیں۔

۴۵۶۹- عبداللہ بن محمد بن شرقی، ابومحمد حافظ ابی حامد.

زہری اور ان کے طبقے کے افراد سے اس کا سماع مستند ہے لیکن محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے کیونکہ یہ باقاعدگی سے شراب پیا کرتا تھا۔

۴۵۷۰- عبداللہ بن محمد بن حسن کاتب، ابوحسین بغدادی.

اس نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے علی بن مدینی سے سماع کیا ہے یہ نبیل کے نام سے معروف تھا اور اس کی نقل کردہ اور اس سے روایت نقل کرنے والے لوگ کم ہیں یہ 326 ہجری تک زندہ تھا اس کے ذریعے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔

۴۵۷۱- عبداللہ بن محمد بن وہب دینوری

یہ حافظ الحدیث ہے اور اس نے علم حدیث کی طلب میں بہت سفر کیا ہے یہ عبداللہ بن واہب ہے اور یہ عبداللہ ہمدان بن واہب ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حافظ الحدیث تھا یہ معروف ہے۔ عمر بن ساحل نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ابن عقبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابن وہب نے میری طرف دو اجزاء لکھ کر بھیجے جو سفیان کے حوالے سے منقول غریب روایات پر مشتمل تھے اور میں ان تمام روایات میں سے صرف دو روایات سے واقف تھا اور اس کے علاوہ اس کے شامی شیوخ سے روایات منقول تھیں تو میں نے اس پر تہمت عائد کر دی ابن عدی کہتے ہیں: اس سے پہلے کچھ لوگوں نے اسے سچا بھی قرار دیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اس نے یعقوب دورقی ابوعمیر بن نجاس اور ان دونوں کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے میانجی' ابوبکر البہری اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں میں نے ابوعلی نیشاپوری سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ حافظ الحدیث ہے مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ امام ابوزراعاء اس کے زمانے میں اس سے مذاکرات کرنے سے عاجز ہوتے تھے خلیلی بیان کرتے اس کا انتقال 308 ہجری میں ہوا۔

برقانی اور ابن ابوفوارس نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے۔ یہ متروک ہے۔ امام ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں میں نے امام دارقطنی سے ابن وہب دینوری کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا۔

۴۵۷۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر ابوقاسم قزوینی

یہ فقیہ اور قاضی ہے اس نے یونس بن عبدالعلی یزید بن عبدالصمد اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابن عدی اور

ابن مظفر نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مقری بیان کرتے ہیں میں نے لوگوں کو اسے ضعیف قرار دیتے ہوئے دیکھا ہے اور انہوں نے اس کی کچھ روایات کو منکر قرار دیا ہے۔

ابن یونس کہتے ہیں: یہ شرح بھی قاضی ہونے کے حوالے سے لائق تعریف ہے اور امام شافعی مہذب کا فقہی تھا۔ اصل میں اس کا ایک حلقہ تھا یہ بظاہر عبادت گزار اور پرہیز گار شخص تھا اور اس کے سماع کو انتہائی ثقیل قرار دیا گیا ہے۔ یہ حدیث کو سمجھتا تھا اسے یاد کرتا تھا اور پھر املاء کرواتا تھا۔ ایک مخلوق اس کے پاس اکٹھی ہوگئی تھی یہ آخری زمانے میں اختلاط کا شکار ہو گیا اور اس نے معروف متون کی احادیث کو ایجاد کیا اور مشہور نسخوں میں زیادتی نقل کی جس کی وجہ سے اسے رسوائی کا شکار ہونا پڑا اور اس کی تحریریں اسی صورت میں جلا دی گئیں۔

امام حاکم نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے یہ کذاب ہے اس نے امام شافعی کی ایک سنن تحریر کی تھی جس میں تقریباً 200 ایسی احادیث ہیں جنہیں امام شافعی نے کبھی بیان نہیں کیا:

ابن زبر بیان کرتے ہیں اس کا انتقال 315 ہجری میں ہوا۔

۴۵۷۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر بن شاذان.

یہ ایک ایسا شیخ ہے جس کی شناخت حاصل نہیں ہوسکی اس کے حوالے سے ایک روایت منقول جو اس نے اپنی سند کے ساتھ امام علی رضا کے حوالے سے ان کے والد امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لما خلق الله آدم وحواء تبختترا في الجنة وقالا: من احسن منا ؟ فبينما هما كذلك اذ هما بصورة جارية لم ير مثلها، لها نور شعشعاني يكاد يطفء الابصار، قالا: يا رب، ما هذه ؟ قال: صورة فاطمة سيدة نساء ولدك.قال: ما هذا التاج على راسها ؟ قال: على بعلها.قال: فما القرطان ؟ قال: ابناها.وجد ذلك في غامض علمي قبل ان اخلقك بالفي عام.

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور سیدہ حوا کو پیدا کیا تو یہ دونوں جنت میں اتراتے پھرتے تھے اور یہ کہتے تھے ہم سے زیادہ خوبصورت اور کون ہے اسی دوران جب یہ ایسی حالت میں چل رہے تھے تو ان کے سامنے ایک لڑکی کی تصویر آئی کہ اس جیسی خوبصورت اور کوئی چیز نہیں تھی اس کے اندر ایک ایسی چمک تھی جو بینائی کو رخصت کردے ان دونوں نے دریافت کیا اے پروردگار عزوجل یہ کون ہے تو پروردگار نے فرمایا یہ فاطمہ کی صورت ہے جو تمہاری اولاد کی عورتوں کی سردار ہوگی تو انہوں نے دریافت کیا اس کے سر پر جو تاج ہے وہ کیا ہے۔ پروردگار نے جواب دیا یہ اس کا شوہر ہے تو انہوں نے دریافت کیا یہ دو بالیاں کیا ہیں پروردگار نے فرمایا یہ دونوں اس کے بیٹے ہیں۔

میں نے تم دونوں کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے انہیں طے کر دیا تھا۔''

ابن جوزی کہتے ہیں: یہ روایت ایجاد کی ہوئی ہے شاید یہ ابن شاذان نے یا اس کے شاگرد حسن بن احمد ہمانی نے اسے ایجاد کیا ہے جس نے اس سے یہ روایات نقل کی ہے۔

۴۵۷۴- عبداللہ بن محمد بن قاسم۔

یہ شیخ ہے جس نے یہ یزید بن ہارون سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان کہتے ہیں: یہ مقلوب روایات نقل کرتا تھا اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۴۵۷۵- عبداللہ بن محمد ابوبکر خزاعی۔

اس نے محمود بن خداش اور دیگر حضرات سے روایت نقل کی ہیں' یہ متروک ہے اور اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے یہ اور اس کا باپ احادیث ایجاد کرتے تھے ایک قول کے مطابق اس کے دادا کا نام قراد بن عبدالرحمٰن بن غزوان ہے۔ میں یہ کہتا ہوں ابن مظفر اور علی بن عمر سکری نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس کا انتقال 309ھ میں ہوا۔

۴۵۷۶- عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری

یہ فقیہ ہے اور استاد کے نام سے معروف ہے ابوعبداللہ بن مندہ نے اس سے بکثرت روایات نقل کی ہیں اور اس سے تصانیف بھی منقول ہیں ابن جوزی کہتے ہیں: ابوسعید رواس نے یہ بات بیان کی ہے اس پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ اس نے احادیث ایجاد کی ہیں احمد سلیمانی کہتے ہیں: یہ اس متن پر سند کو ایجاد کر لیتا تھا اور اس متن کے لئے اس سند کو ایجاد کر لیتا تھا تو یہ بھی ایجاد کرنے کی ایک قسم ہے۔

حمزہ سہمی بیان کرتے ہیں میں نے ابوزرعہ احمد بن حسین رازی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ ضعیف ہے۔ امام حاتم کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے عجیب و غریب اور منفرد روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا خلیلی بیان کرتے ہیں یہ استاذ کے نام سے معروف ہے اور اسے اس بارے میں معرفت حاصل تھی لیکن یہ کمزور ہے محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

ملاحمی اور احمد بن محمد بصیر نے اس کے حوالے سے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں اس نے عبداللہ بن واصل' محمد بن علی سائغ' عبدالصمد بن فضل بلخی سے روایات نقل کی ہیں۔ 280 ہجری میں اس سے پہلے اور اس کے بعد اس کا سماعت درست ہے۔ اس کا انتقال 340 ہجری میں ہوا اس وقت اس کی عمر اکیاسی برس تھی اس نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مسند کو جمع کیا ہے۔

۴۵۷۷- عبداللہ بن محمد بن ابراہیم مروزی۔

اس نے سلیمان بن معبد سنجی کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے۔

من اخذ سبعا من القرآن فهو حبر ''جو شخص سات دن میں قرآن سیکھ لے وہ بڑا عالم ہے۔''

۴۵۷۸- عبداللہ بن محمد صائغ۔

یہ جھوٹے راویوں میں سے ایک ہے اس کا تذکرہ تاریخ بغداد میں کیا گیا ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے۔

عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، عن جبرائیل، عن میکائیل، عن اسرافیل، عن اللوح، عن اللہ تعالیٰ، قال: من صلی علی محمد فی الیوم مائۃ مرۃ صلیت علیہ..وذکر تمام الحدیث.

نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے حضرت میکائیل علیہ السلام کے حوالے سے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے حوالے سے لوح محفوظ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''جو شخص حضرت محمد ﷺ پر ایک دن میں ایک سو مرتبہ درود بھیجے گا تو میں اس پر رحمت نازل کروں گا''

اس کے بعد پوری حدیث نقل کی گئی ہے جس کا متن اور سند دونوں ایجاد کردہ ہیں۔

۴۵۷۹- عبداللہ بن محمد بن یسع الانطاکی مقری

اس نے ابوعروبہ حرانی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے ابن تائب اور ایک جماعت کے سامنے قرآن پڑھنا سیکھا تھا اور علم قرات میں یہ زیادہ مثالی ہے۔ ازہری کہتے ہیں: یہ حجت نہیں ہے بعض حضرات نے اس پر تو ہمت بھی عائد کی ہے اس کا انتقال 385 ہجری میں ہوا۔

۴۵۸۰- عبداللہ بن محمد ابوقاسم بن ثلاج.

اس نے بغوی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں ازہری کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا تنوخی نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس کا انتقال 387 ہجری میں ہوا ایک جماعت نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۴۵۸۱- عبداللہ بن محمد بن محارب انصاری، ابومحمد اصطخری.

اس نے ابوخلیفہ اور ساجی سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: ابوخلیفہ سے اس کی نقل کردہ روایات مقلوب ہیں اور یہ ابن درید کی روایات سے مشابہت رکھتی ہیں۔ اس کا انتقال 384 ہجری میں 93 برس کی عمر میں ہوا۔ عتیقی نے اور ایک جماعت نے اور تنوخی نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور اس کے زیادہ تر مشائخ کی شناخت نہیں ہو سکی تنوخی بیان کرتے ہیں میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں اصطخر میں 291 ہجری میں پیدا ہوا اور میں نے ابوخلیفہ سے 343 ہجری میں احادیث کا سماع کیا ہے میں نے فارس، کرمان، عراق، شام، مکہ، مصر میں احادیث کا سماع کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اپنے پیچھے بہت سے سماعت کو ودیعت کے طور پر چھوڑا ہے۔

۴۵۸۲- عبداللہ بن محمد بن عبدغفار بن ذکوان، ابومحمد بعلبکی.

اس نے ابن جوصا اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالعزیز کتانی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۴۵۸۳- عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم، ابومحمد اسدی، ابن الاکفانی قاضی.

اس نے محاملی اور ابن عقدہ سے روایات نقل کی ہیں ابواسحاق طبری کہتے ہیں: جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس نے اہل علم پر ایک لاکھ سے

زیادہ دینار خرچ کئے ہیں تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔ البتہ اکفانی کے صاحبزادے کا معاملہ مختلف ہے۔ (چونکہ اس نے واقع ہی ایسا کیا ہے) تنوخی بیان کرتے ہیں اس کے لئے تمام بغداد کی قضاء کو اکٹھا کر دیا تھا ایسا 396 ہجری میں ہوا تھا۔

خطیب بیان کرتے ہیں میں نے عبدالواحد بن علی اسد کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ عقفانی حدیث میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا نہ یہ اور نہ ہی اس کا والد اور میں نے عبدالواحد کے علاوہ دیگر لوگوں کو اس کی تعریف کرتے ہوئے سنا ہے۔

۴۵۸۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر خرمی.

امام دارقطنی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۴۵۸۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر بن شاذان.

ابوحسن بن مہتدی باللہ نے اپنے مشائخ کے ضمن میں اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو سیّدہ فاطمہ ﷵ کے بارے میں ہے یہ روایت اس نے احمد بن محمد بن مہران رازی سے نقل کی ہے۔

۴۵۸۶- عبداللہ بن محمد بن عبدالمؤمن قرطبی.

یہ ابوعمر بن عبدالبر کے قدیم مشائخ میں سے ایک ہے یہ تاجر اور صدوق تھا اس نے ابن داسہ اور دیگر اکابرین سے ملاقات کی ہے۔ ابن فرضی کہتے ہیں: اس کا ضبط عمدہ نہیں تھا اور بعض اوقات اس کے لہجے میں بھی خلل آ جاتا تھا۔

۴۵۸۷- عبداللہ بن محمد رومی جیری

یہ عبادت گزار شخص ہے اس نے سراج سے سماع کیا ہے امام حاکم کہتے ہیں: اس نے اپنے والد کی تحریرات میں سماع پر اکتفاء نہیں کیا اور ان میں یہ بات زائد نقل کر دی یہ ابن خزیمہ سے منقول ہے۔

۴۵۸۸- عبداللہ بن محمد بن عقیل باوردی

یہ نجاد کا شاگرد ہے اور یہ اصبہان میں باقی بچ جانے والے مشائخ میں سے ایک ہے ابومطیع نے اس کا زمانہ پایا ہے۔ عبدالرحمٰن بن مندہ بیان کرتے ہیں اس نے مجھ سے کہا جو شخص معتزلی نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہے۔

۴۵۸۹- عبداللہ بن محمد بن عبدالملک رقاشی بصری.

امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام ابوحاتم نے بھی اس طرح کہا ہے کہ اس کی نقل کردہ احادیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ اس نے عبدالملک بن مسلم سے اور اس سے اس کے بیٹے محمد اور مسدد نے احادیث کا سماع کیا ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اس کا اسم منسوب رقاشی ہے۔

۴۵۹۰- عبداللہ بن محمد مقرء حذاء. بغدادی.

اس نے ابن مظفر سے روایات نقل کی ہیں ابن خیرون بیان کرتے ہیں یہ قرات میں غلط بیانی سے کام لیتا ہے۔

۴۵۹۱- عبداللہ بن محمد، ابوعباد سراج.

امام ابوعبداللہ حاکم نے اس سے احادیث نوٹ کی ہیں اس پر تو ہمت عائد کی گئی ہے اور یہ ثقہ نہیں ہے۔

۴۵۹۲- عبداللہ بن مالک (د،س)

یہ تابعی ہے کثیر بن فرقد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی تو اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۴۵۹۳- عبداللہ بن مالک (عو) یحصبی

اس نے حضرت عقبہ سے روایت نقل کی ہیں ابوسعید جعثل رعینی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۵۹۴- عبداللہ بن مبشر غفاری.

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں ازدی بیان کرتے ہیں اس کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہے۔

۴۵۹۵- (صح) عبداللہ بن مثنیٰ (خ،ت،ق) انصاری.

اس نے اپنے چچاؤں سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے بصرہ کے قاضی محمد بن عبداللہ نے روایات نقل کی ہیں جو اس کا بیٹا ہے۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ شیخ ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے اس کی احادیث کو نقل نہیں کیا زکریا ساجی کہتے ہیں: اس میں ضعف پایا جاتا ہے اور یہ حدیث کا ماہر نہیں ہے۔

ازدی بیان کرتے ہیں اس نے منکر روایات نقل کی ہیں پھر ازدی نے اس کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

كان قيس بن سعد من النبي صلى الله عليه وسلم بمنزلة صاحب الشرطة من الامير.

''حضرت قیس بن سعد کو نبی اکرم ﷺ سے وہی نسبت حاصل تھی جو کوتوال کو امیر سے حاصل ہوتی ہے۔''

اس روایت کو امام بخاری نے بھی نقل کیا ہے۔

عقیلی نے اس کا تذکرہ کتاب الضعفاء میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے اس کی زیادہ تر احادیث کی متابعت نہیں کی گئی پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ حسین بن عبداللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن مثنیٰ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے) اور یہ دونوں بستیوں میں کوئی بڑا اشمار نہیں ہوتا'' اور پھر یہ بات بیان کی ہے کہ وہ راوی ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ احمد بن زہیر نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۴۵۹۶- عبداللہ بن محرر (ق) جزری.

اس نے یزید بن اصم اور قتادہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: لوگوں نے اس کی احادیث کو ترک کر دیا تھا جو زجانی کہتے ہیں: یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔ امام دارقطنی اور ایک جماعت نے کہا ہے یہ متروک ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ اللہ

تعالیٰ کے نیک اور بہترین بندوں میں سے ایک تھا۔ البتہ یہ غلط بیانی کرتا تھا لاعلمی میں کرتا تھا یہ روایات کو الٹ پلٹ دیتا تھا۔ حالانکہ اسے اس کی سمجھ حاصل نہیں ہوتی تھی یہ منصور کی طرف سے رقہ کا والی رہا ہے۔

ہلال بن علاء بیان کرتے ہیں ابوجعفر منصور نے اسے رقہ کا قاضی بنایا تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابواسحاق طالقانی بیان کرتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اگر مجھے اس بات کا اختیار دیا جائے کہ یا تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں یا ابن محرر سے ملاقات کروں تو میں اس سے ملاقات کو اختیار کروں گا اور پھر جنت میں داخل ہوں گا۔ لیکن جب میں نے اسے دیکھ لیا تو یہ ایک مینگنی میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ تھی۔

اس کی نقل کردہ آزمائشوں میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عق عن نفسه بعد ما بعث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے بعد اپنی طرف سے عقیقہ کیا تھا۔''

یہ روایت دونوں شیوخ نے اس سے نقل کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

امرت بالاضحی والوتر ولم یعزم علی.

''مجھے قربانی کرنے اور وتر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن مجھے اس کا پابند نہیں کیا گیا۔''

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

رای رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم رجلا یسجد وهو یقول بشعره هکذا یکفه عن التراب، فقال: اللّٰهم قبح شعره. قال: فسقط.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا وہ اپنے بالوں کے ذریعے اس طرح کر رہا تھا یعنی مٹی کو ہٹا رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ اس کے بالوں کو برا کر دے راوی کہتے ہیں: تو اس کے بال گر گئے۔''

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

لکل شیء حلیة، وحلیة القرآن الصوت الحسن.

''ہر چیز کا ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔''

اس راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

فضل العالم علی العابد سبعین درجة ما بین الدرجتین مائة عام حضر الفرس السریع.

''عالم شخص کو عبادت گزار پر ستر درجے کی فضیلت حاصل ہے جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان ایک سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے جسے کوئی تیز گھوڑا طے کرتا ہے۔''

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ موضوع حدیث نقل کی ہے۔

جنبوا مساجدكم مجانينكم وصبيانكم.

''اپنے پاگلوں اور بچوں سے اپنی مساجد کو دور رکھو۔''

قاضی ابو یوسف نے اس کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

نهى ان يتبع الميت نار او صوت.

''اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ میت کے ساتھ آگ یا آواز کو لے کے جایا جائے۔''

امام عبدالرزاق نے اس کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: في العسل العشر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے شہد میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لا يجوز نكاح الا بولي وشاهدي عدل .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں ہوتا۔''

۴۵۹۷- عبداللہ بن ابی محرز.

عبدالرحمٰن بن ابی عمار نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۴۵۹۸- عبداللہ بن محمود بن محمد.

''یہ چھ سو ہجری کے بعد سے تعلق رکھنے والا دجال ہے اس نے یہ بیان کیا ہے کہ اس نے ہمدان میں اشجع معمر سے ملاقات کی ہے یہ کہتا ہے میں امام علی رضا کے ہم رکاب چلنے والوں میں سے ایک ہوں پھر اس نے کچھ احادیث مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہیں جن میں سے ایک یہ روایت بھی ہے۔

من شم الورد ولم يصل علي فليس مني.

''جو شخص پھول سونگ کر مجھ پر درود نہیں بھیجتا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

۴۵۹۹- عبداللہ بن ابی مرۃ (د،ت،ق) زوفی.

''ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام مرہ ہے اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے خارجہ سے نقل کی ہے جو وتر کے بارے میں ہے اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے راویوں کا ایک دوسرے سے سماع ثابت نہیں ہے۔

یہ روایت یزید بن ابو حبیب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے خارجہ بن حذافہ سے نقل کی ہے۔

قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: ان الله قد امدكم بصلاة هي خير لكم من

حمر النعم (الوتر).

وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید نماز عطا کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹ ملنے سے بہتر ہے اور وہ وتر کی نماز ہے۔"

۴۶۰۰- عبداللہ بن مرۃ (س) زرقی.

اس نے حضرت ابوسعد انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے عزل کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' جبکہ اس سے صرف ابوفیض شامی نے روایت نقل کی ہے۔

۴۶۰۱- عبداللہ بن مروان.

اس نے ابن جریج سے روایت نقل کی ہیں۔ سلیمان بن عبدالرحمٰن نے اس کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں' یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔ یہ ابوعلی جرجانی ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب خراسانی اور پھر دمشقی ہے سلیمان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں اس کی نقل کردہ احادیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ابن ابوذئب کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے سلیمان نے روایات نقل کی ہیں' یہ مستند متون کو دوسرے طرق کے ساتھ ملا دیتا تھا اور اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

اذا اقیمت الصلاۃ فلا صلاۃ الا المکتوبۃ.

"جب نماز قائم ہو جائے تو پھر فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی۔"

یہ متن عمرو بن دینار کے حوالے عطاء بن یسار کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

۴۶۰۲- عبداللہ بن ابی مریم الغسانی الحمصی.

یہ ابوبکر کا والد ہے اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۴۶۰۳- عبداللہ بن مساور (بخ).

یہ تابعی ہے اور مجہول ہے اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے اور اس سے عبدالملک نے کیا ہے۔

۴۶۰۴- عبداللہ بن مسعر بن کدام.

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے عقیلی بیان کرتے ہیں اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی اور اس کی شناخت صرف اس کی روایت کے حوالے سے ہو سکی ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل: توقہ وتنقہ

''نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا تم اس سے بچو اور اس کو صاف کرلو۔''

معجم طبرانی میں اس نے ہلاکت کا شکار ہونے والے ایک شخص سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے جو جہنم کا عذاب منقطع ہونے کے بارے میں ہے اور یہ روایت بھی جھوٹی ہے۔

۴۶۰۵- عبداللہ بن مسلم بن جندب ہذلی.

اس کا اسم منسوب مدنی ہے اور اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔ میرے علم کے مطابق اس پر تنقید ہی کی گئی ہے امام ابوزرعہ یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ یہ کا فرمان نقل کیا ہے۔

ثلاث لا ترد: اللبن، والوسادۃ، والدھن.

''تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں واپس نہیں کیا جانا چاہیے دودھ' تکیہ اور تیل۔''،

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں یہ حدیث منکر ہے۔

۴۶۰۶- عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ، ابومحمد،

یہ صاحب تصانیف اور صدوق ہے لیکن اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں اس نے اسحاق بن راحویہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ ثقہ تھا' دیندار اور فاضل تھا۔ امام حاکم رحمۃ اللہ کہتے ہیں: امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قطبی نامی یہ راوی کذاب ہے میں یہ کہتا ہوں یہ انتہائی شدید غلطی ہے اور یہ ایک ایسے شخص کا کلام ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا نہیں ہے میں نے کتاب میراۃ الزمان کی یہ بات دیکھی ہے کہ امام دارقطنی فرماتے ہیں ابن قطیبہ مجسمہ کے عقیدے کی طرف مائل تھا اور عطرت سے منحرف تھا۔ اس کا کلام اس بات پر دلالت بھی کرتا ہے۔ امام بیہقی کہتے ہیں یہ کرامیہ جیسے نظریات رکھتا تھا۔

ابن منادی بیان کرتے ہیں اس کا انتقال رجب کے مہینے میں 276 ہجری میں ہوا۔ گوشت اور آٹے سے تیار شدہ گرم کھانا گرنے کی وجہ سے یہ موت ہوا۔

۴۶۰۷- عبداللہ بن مسلم (ق) بن ہرمز. مکی.

اس نے مجاہد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے یہ روایات کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کر دیتا تھا۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں یہ ہمارے نزدیک ضعیف ہے' ضعیف ہے انہوں نے بھی کہا ہے یہ ضعیف ہے اس طرح امام نسائی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استلم الرکن الیمانی وقبلہ وضع خدہ علیہ.

''نبی اکرم ﷺ جب رکن یمانی کا استلام کرتے تھے تو آپ اسے بوسہ دیتے تھے اور اپنا رخسار اس پر لگاتے تھے''۔

۴۶۰۸- عبداللہ بن مسلم بن رشید،

اس نے لیث بن سعد سے روایت نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ کیا ہے اس پر احادیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔
ابن حبان بیان کرتے ہیں ایک جماعت نے اس کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان کی ہیں اس نے لیث بن سعد، امام مالک اور ابن لوہیہ کی طرف احادیث جھوٹے طور پر منسوب کی ہیں اس لئے اس کی احادیث کو نوٹ کرنا جائز نہیں ہے۔

۴۶۰۹- عبداللہ بن مسلم، ابو حارث فہری۔

اس نے اسماعیل بن مسلمہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس میں یہ مذکور ہے۔

یا آدم لو لا محمد ما خلقتك

''اے آدم اگر حضرت محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا۔''

یہ روایت امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں نقل کی ہے۔

۴۶۱۰- عبداللہ بن مسلم (د، ت، س) (السلمی)، ابوطیبہ

اس نے حضرت ابن بریدہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا یہ مرو کا قاضی رہا ہے۔ عنجاز، ابوتمیلہ اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے ایک ایسی روایت منقول ہے جو اس نے ابراہیم بن عبید جو معروف راوی نہیں ہے کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر سے نقل کی ہے۔

ان رجلا من الانصار كان له ابن فمات، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم : اما ترضى ان يكون ابنك مع ابني يناغيه تحت ظل العرش.

''انصار سے تعلق رکھنے والے شخص کا ایک بیٹا تھا اس کا انتقال ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا بیٹا میرے بیٹے کے ساتھ ہے اور عرش کے سائے کے نیچے کھیلے؟''

۴۶۱۱- عبداللہ بن مسلم (س) طویل،

یہ مکسورہ والا ہے اور اس نے کیلاب بن تلید سے روایات نقل کی ہیں ولید بن کثیر کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہے۔ اس سے وہ روایت منقول ہے جو مدینہ منورہ میں پیش آنے والی سختی پر صبر کرنے کے بارے میں ہے یہ مصاحف کا خازن بھی تھا۔

۴۶۱۲- عبداللہ بن مسلم۔

اس نے ابن عون سے روایات نقل کی ہیں صرف یحییٰ بن خلف نے اس کے حوالے سے تقدیر کے بارے میں واقعہ نقل کیا ہے۔

۴۶۱۳- عبداللہ بن مسور بن عون بن جعفر بن ابی طالب، ابوجعفر ہاشمی مدائنی۔

یہ ثقہ نہیں ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے اس کی نقل کردہ روایات موضوع ہیں۔

جریر نے رقبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ عبداللہ بن مسور مدائنی نے نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی روایات منسوب کی ہیں اور لوگوں نے انہیں حاصل کرلیا ہے۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ ابوجعفر مدائنی نے یہ بات کہی ہے اور اس کا نام عبداللہ بن محمد بن مسور بن محمد بن جعفر ہے۔ انہوں نے اس کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: عمرو بن مرہ خالد بن ابو کریمہ اور عبدالملک بن ابوبشیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں میں نے اس کی اس حدیث کو ترک کردیا تھا۔

ابن مہدی نے اس کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان نہیں کی ہیں۔ امام نسائی اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال: لیس لی ثوب اتواری به، وکنت احق من شکوت الیه، فقال: لك جیران ؟ قال: نعم.قال: فیهم احد له ثوبان ؟ قال: نعم.قال: ویعلم انه لا ثوب لك ؟ قال: نعم.قال ولا یعود علیك باحد ثوبیه ؟ قال: لا.قال: ما ذلك باخیك.

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میرے پاس ایسا کپڑا نہیں ہے جس کے ذریعے میں اپنے آپ کو چھپالوں اور میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ میں آپ کی طرف شکایت کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تمہارے پڑوسی ہیں۔ اس نے عرض کیا جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا ان میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس کے پاس دو کپڑے ہوں (یعنی اضافی کپڑا موجود ہو) اس نے عرض کی جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ پڑوسی یہ بات جانتا ہے کہ تمہارے پاس کپڑا نہیں ہے تو اس نے عرض کی جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اور ان میں سے کسی نے بھی تمہیں کوئی کپڑا نہیں دیا اس نے عرض کی جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن حنیفہ کے حوالے سے ان کے والد (حضرت علی) کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ذروا العارفین المحدثین من امتی لا تنزلوهم الجنة ولا النار، حتی یکون الله هو الذی یقضی فیهم.

''عرفان رکھنے والے محدثین کو چھوڑ دو جو میری امت سے تعلق رکھتے ہیں نہ تم انہیں جنتی قرار دو اور نہ تم انہیں جہنمی قرار دو جب اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ نہیں کردیتا۔''

خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس نے محمد بن حنفیہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ پھر خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ ابوجعفر مدائنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اتت فاطمة تسال اباها ﷺ شیئا، فقال: الا ادلك علی ما هو خیر لك ؟ تقولین حین تاوین الی فراشك: اللّٰهم انت الدائم، خلقت کل شیء، ولم یخلقه معك خالق.

''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تاکہ اپنے والد سے کوئی چیز مانگیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے جب تم بستر پر جاؤ تو یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ تو ہمیشہ رہنے والا ہے تو نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور تیرے ہمراہ اس کا کوئی اور خالق نہیں ہے۔''

اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی ہے

۴۶۱۴- عبداللہ بن مصعب زبیری،

یہ مصعب بن عبداللہ کا والد ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس نے ابو حازم' موسیٰ بن عقبہ اور ابو مرہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ہارون ورشید کی طرف سے مدینہ منورہ کا امیر بھی رہا تھا اور اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

الا اخبرکم علی من تحرم النار غدا.

''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جس پر کل جہنم حرام ہوگی۔''

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس کی سند میں مصعب کے والد کو وہم ہوا ہے یہ روایت لیث اور عبدہ بن سلیمان نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور یہی روایت مستند ہے۔

۴۶۱۵- عبداللہ بن مصعب بن خالد الجہنی.

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں تو اس نے ایک منکر خطبے کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ ان سب میں (یعنی اس میں اور اس کے باپ دادا میں) مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۴۶۱۶- عبداللہ بن مضارب.

اس کا شمار کم سن تابعین میں ہوتا ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۴۶۱۷- عبداللہ بن مطر (م، د، ت، س)، ابوریحانہ.

اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا یہ تابعی ہے اور کم تر درجے کا صالح شخص ہے۔

۴۶۱۸- عبداللہ بن مطلب (س).

اس نے حضرت انس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عمرو بن ابو عمرو اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۶۱۹- عبداللہ بن مطلب عجلی.

اس نے حسن ذکوان سے روایات نقل کی ہیں اور ایک منکر روایت ذکر کی ہے۔ جس کا تذکرہ عقیلی نے اس کے حوالے سے کیا ہے۔

۴۶۲۰- عبداللہ بن معاذ (ت، ق) صنعانی.

اس نے معمر اور اس جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام عبدالرزاق اسے جھوٹا قرار دیتے تھے۔ امام بخاری کہتے ہیں۔ امام

عبدالرزاق نے اس پر تنقید کی ہے۔ ہشام بن یوسف کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ امام عبدالرزاق سے زیادہ ثقہ ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی ذبیحۃ المراۃ والصبی اذا ذکروا اسم اللہ.

''نبی اکرم ﷺ نے عورت اور بچے کے ذبیحہ کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام (قربانی کے وقت) ذکر کیا ہو''

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

من دخل النار من الموحدین عذبوا علی قدر نقصان ایمانھم.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: توحید کا عقیدہ رکھنے والوں میں سے جو شخص جہنم میں داخل ہوگا تو انہیں ان کے ایمان کے حساب سے ہی عذاب دیا جائے گا۔''

ابن عدی بیان کرتے ہیں میں یہ امید رکھتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۶۲۱- عبداللہ بن معانق (ق) اشعری.

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ امام دارقطنی نے اسے لین قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس نے ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے یحییٰ بن ابوکثیر' ثابت بن ابوثابت اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۶۲۲- عبداللہ بن معاویہ بن عاصم.

ہشام بن عروہ کے حوالے سے اس نے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور اس کا دادا (عاصم) منذر بن زبیر بن عوام کا بیٹا ہے فلاس اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ان اللہ یحب الوالی الشھم، ویبغض الرکاکۃ.

''بے شک اللہ تیز فہم ذکی حکمران کو پسند کرتا ہے اور کمزور حکمران سے نفرت کرتا ہے۔''

(امام ذہبی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں میرے گمان میں یہ روایت موضوع ہے۔

۴۶۲۳- (صح) عبداللہ بن معبد (م،عو) زمانی.

یہ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہے امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اس نے حضرت ابوقتادہ کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: اس کا ان سے سماع پتا نہیں چل سکا۔

۴۶۲۴- عبداللہ بن مغتب.

اس نے حضرت ابوہریرہ سے روایات نقل کی ہیں ازدی بیان کرتے ہیں یہ اس پائے کا نہیں ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

لو التمستم النیل لوجدتم فیه من ورق الجنة. ''اگر تم نیل کو تلاش کرو تو تم اس میں جنت کے پتے پاؤ گے۔''

۴۶۲۵- عبداللہ بن معدان.

اس نے عاصم بن کلیب سے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: اس میں کچھ (حامی یا کمزوری) ہے۔

۴۶۲۶- عبداللہ بن معقل (ق)، بصری.

اس نے یزید رقاشی کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

طبقات امتی علی خمس. ''میری امت کے طبقات پانچ حصوں میں تقسیم ہوں گے۔''

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اس کے حوالے سے صرف نوح بن قیس نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۶۲۷- عبداللہ بن معقل المحاربی

اگر تو یہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا شاگرد ہے تو پھر اس کا مقام صدق ہے یونس بن عبید اور اشعث بن ابوشعثاء نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۶۲۸- عبداللہ بن معمر بصری.

اس کے حوالے سے ایک چھوٹی روایت منقول ہے جو اس نے غندر سے نقل کی ہے۔ ازدی بیان کرتے ہیں یہ متروک الحدیث ہے۔

۴۶۲۹- عبداللہ بن مکنف (ق).

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں۔ اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۴۶۳۰- عبداللہ بن ملاذ اشعری.

جریر بن حازم نے اس سے احادیث روایت کی ہیں اس نے نمیر بن اوس سے سماع کیا ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۴۶۳۱- عبداللہ بن منصور، ابوبکر بن باقلانی.

یہ واسطہ میں قاریوں کا استاد ہے اور قلانسی کے شاگردوں میں سے باقی رہ جانے والا آخری فرد ہے۔ ذہبی بیان کرتے ہیں اس

نے ابوالعز کے حوالے سے اشرع کے علاوہ روایت کا دعویٰ کیا کہ لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا اور اس حوالے سے اس کے خراب ہونے کا اسرار کیا۔

عبدالسمیع ہاشمی کے بھانجے محمد بن احمد بیان کرتے ہیں اس نے ابوالعز کے سامنے ارشاد کے طور پر قرات کی تھی اور ابوالعز کے حوالے سے اس کی قرات مستند ہے لیکن اس کے علاوہ جو ہے وہ اس نے اپنی طرف سے بنائی ہوئی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں ابن باقلانی (اس راوی) کا انتقال 593 ہجری میں 92 بیانوے سال کی عمر میں ہوا۔

۴۶۳۲- عبداللہ بن منکدر بن محمد بن منکدر۔

اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے اس نے ایک منکر روایات نقل کی ہے جسے عقیلی نے ذکر کیا ہے۔

۴۶۳۳- عبداللہ بن منین (ق،د) مصری۔

حارث بن سعید کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو قران کے سجود کے بارے میں ہے اور حضرت عمرو بن العاص سے منقول ہے۔

۴۶۳۴- عبداللہ بن موسیٰ سلامی

یہ شائع ہے اور عجیب وغریب روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔ خطیب نے اس پر تنقید کی ہے اور اس نے ایک ایسی حدیث روایت کی ہے جس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ سلسلہ بالشعراء جن میں فرزدق' عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت سے اور وہ اپنے والد محترم سے لوگ شامل ہیں لیکن اس کا متن جید ہے۔

۴۶۳۵- عبداللہ بن موسیٰ (ق) تیمی۔

اس نے حضرت اسامہ بن زید سے روایات نقل کی ہیں' یہ حجت نہیں ہے ابراہیم بن منذر حزامی اور ابن کاسب نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کی حیثیت یہ نہیں کہ اس سے استدلال کیا جائے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق لیکن بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔

۴۶۳۶- عبداللہ بن موسیٰ۔

یہ عمر بن موسیٰ ہے جو متروک راویوں میں سے ایک ہے بعض حضرات نے تدلیس کے طور پر اس کا یہ نام ذکر کیا ہے۔

۴۶۳۷- عبداللہ بن موسیٰ بن کرید، ابوحسن سلامی،

اس نے نیشاپور میں یحییٰ بن سائد اور ان کے طبقے کی منکر اور عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس نے خراسان' سمرقند اور بخارا میں روایات بیان کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایات میں عجیب وغریب اور منکر روایات موجود ہیں امام حاکم کہتے ہیں: اس کا سماع مستند ہے لیکن اس نے اسے مجہول راویوں کے حوالے سے روایات نوٹ کی ہیں جنہوں نے روایات کے الفاظ میں

اندراج کیا (یعنی اضافہ کردیا) پھر امام حاکم نے یہ کہا ہے کہ ابوعبداللہ بن مندا اس کے بارے میں بری رائے رکھتے تھے لیکن میرا اس کے بارے میں یہ خیال نہیں ہے کہ یہ جان بوجھ کر غلط بیانی کرتا ہوگا۔ اس چیز کے بارے میں جو اس نے نقل کی ہے۔

غنجار بیان کرتے ہیں اس کا انتقال 374 ہجری میں ہوگیا۔

۴۶۳۸- عبداللہ بن موسیٰ ہاشمی.

اس نے حسن بن طیب' بغوی اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابومحمد بن خلال اور تنوخی نے روایات نقل کی ہیں ابن ابوفوارس کہتے ہیں: اس میں بہت زیادہ تساہل پایا جاتا تھا۔ برقانی کہتے ہیں۔ ابوالعباس ہاشمی ضعیف ہے اور اس سے ایسے اصول منقول ہیں جو ردی ہیں۔ ابوالحسن بن فرات کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اس کا انتقال 374 ہجری میں ہوا۔

۴۶۳۹- عبداللہ بن موسیٰ بن کرید.

اس نے یحییٰ بن صاعد سے روایات نقل کی ہیں اس نے منکر اور عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں۔

۴۶۴۰- عبداللہ بن مہاجر (ت،س،ق) شعیثی.

اس نے عنبسہ بن ابوسفیان سے روایات نقل کی ہیں اس کے بیٹے محمد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی۔

۴۶۴۱- عبداللہ بن مہران رفاعی.

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے محمد بن خلیل خشنی نے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۴۶۴۲- عبداللہ بن مؤمل (ت،ق) مخزومی مکی.

اس نے عطاء اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کا یہ قول منقول ہے کہ یہ ضعیف ہے احمد بن ابومریم نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات منکر ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ صالح الحدیث ہے۔ امام نسائی اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ماء زمزم لما شرب له

''آب زم زم (پینے سے وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے) جس کے لئے اسے پیا گیا ہو۔''

یہ روایت عبدالرحمٰن بن مغیرہ نے حمزہ زیاد کے حوالے سے ابوزبیر نامی راوی سے نقل کی ہے (جس سے اس راوی نے نقل کی ہے)۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من مات فی احد الحرمین بعث آمنا.

''جو شخص دونوں حرموں میں سے ایک میں انتقال کر جائے وہ امن کی حالت میں زندہ کیا جائے گا۔''

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔

أن کنا لننکح المراۃ علی الحفنۃ والحفنتین من الدقیق.

''پہلے ہم کسی عورت کے ساتھ آٹے کے ایک لپ یا دولپ عوض میں نکاح کر لیتے تھے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

لا صلاۃ بعد الصبح والعصر الا بمکۃ.

''صبح اور عصر کی نماز کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی جا سکتی البتہ مکہ کا معاملہ مختلف ہے۔''

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

یا بنی طلحۃ خذوھا خالدۃ تالدۃ، لا ینزعھا منکم الا ظالم.

''اے بنی طلحہ! (تم اس کعبہ کی دربانی) کو پکڑے رکھو۔ تم سے کوئی ظالم شخص ہی اسے جدا کر سکے گا۔''

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان اسماء بنت عمیس قالت: یا رسول اللّٰہ ان العین لتسرع الی بنی جعفر فاسترقی لھم. قال: استرقی لھم، فلو کان شیء یسبق القدر لسبقتہ العین.

''سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بچوں کو نظر بہت جلد لگ جاتی ہے تو کیا میں انہیں دم کر دیا کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انہیں دم کر دیا کرو کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے نکل سکتی ہوتی تو نظر لگنا اس سے آگے نکل جاتا۔''

اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے۔

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اتی رجلا مسقاما، وکانت العرب تنعت لہ (فیتداوی) ، وکانت العجم تنعت لہ فیتداوی.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف لائے جس کو کوئی تکلیف لاحق تھی عربوں نے اس کی تشخیص کر کے اسے دوا دی تھی اور عجمیوں نے اس کی دوسری تشخیص کر کے اسے دوا دی۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

من دخل البیت دخل فی حسنۃ، وخرج من السیئۃ، وخرج مغفورا لہ.

''جو شخص بیت اللہ کے اندر داخل ہوتا ہے وہ بھلائی میں داخل ہوتا ہے اور برائی سے نکل جاتا ہے اور جب وہ اس سے باہر آتا ہے تو اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔''

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قدمنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ، فکان احدنا یتمتع بالمراۃ من الرواح الی الغدو، ومن الغدو الی الرواح.

''ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ آئے تو ہم میں سے کوئی ایک شخص کسی عورت کے ساتھ اتنی دیر تک متعہ کر لیتا تھا کہ جو صبح سے لے کر شام تک ہوتا یا شام سے لے کر صبح تک ہوتا۔''

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کا ضعیف ہونا واضح ہے۔

۴۶۴۳- عبداللہ بن مولہ (س).

اس نے بریدہ سے روایات نقل کی ہیں اس سے ابونضرہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

۴۶۴۴- عبداللہ بن موہب (عو)

یہ فلسطین کا قاضی ہے اس حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں اور اس سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے سماع مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ البتہ دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۶۴۵- عبداللہ بن ملاذ (ت).

اس نے نمیر بن اوس سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے جریر بن حازم نے روایات نقل کی ہیں مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۴۶۴۶- عبداللہ بن میسرہ (ق)

اس کی کنیت ابولیلیٰ، ابواسحاق، ابوجریر، ابوعبدالجلیل بیان کی گئی ہے۔ ھشیم نے ان چار ناموں کے ساتھ تدلیس کے طور پر اس کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ثقہ نہیں ہے اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس کی احادیث رخصت ہو گئی تھیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سلیمان بن صرد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

اذا آمنک رجل علی دمہ فلا تقتلہ.

''جب کوئی شخص اپنے خون کے حوالے سے امان دے دے تو پھر بھی اسے قتل نہ کرو۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ایما وال ولی المسلمین فغشھم فھو فی النار.

''جو بھی والی مسلمانوں کے امور کا نگران بنے اور پھر وہ ان کے ساتھ دھوکے سے کام لے تو وہ جہنم میں جائے گا۔''

مسلم بن ابراہیم نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ مجاہد کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔

۴۶۴۷- عبداللہ بن میمون (ت) قداح المکی

اس نے جعفر بن محمد (یعنی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) اور طلحہ بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم فرماتے ہیں یہ متروک ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی۔ ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

اشربو تشبعوا علی الطعام.

"پی کر کھانے کے حوالے سے سیر ہو جاؤ"

اس نے امام جعفر صادق کے حوالے سے ان کے والد (امام باقر) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

حضرنا عرس علی وفاطمة، کسینا البیت کثیبا طیبا - یعنی ترابا، واتینا بزبیب وتمر فاکلنا، وکان فراشهما لیلة عرسهما اهاب کبش.

"ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی میں شریک ہوئے ہم نے گھر کو پاکیزہ مٹی کے ذریعے لیپ دیا ہم کش مش اور کھجوریں لے کے آئے ہم نے انہیں کھایا ان کی شادی کی رات ان دونوں کا بستر دنبے کی کھال سے بنا ہوا تھا"

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم احتجم ثلاثا فی النقرة والکاهل ووسط الراس، وسمی واحد النافعة، والاخری المعینة، والاخری منقذة.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ پچھنے لگوائے ہیں ایک مرتبہ نقرہ (نامی رگ پر) ایک مرتبہ کاہل نامی رگ پر اور ایک مرتبہ سر کے درمیان میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو نفع دینے والے کا دوسرے کو مدد کرنے والی کا اور تیسری کو بچاؤ کرنے والی کا نام دیا۔"

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ واہی الحدیث ہے۔

۴۶۴۸ - عبداللہ بن میمون

اس نے زہیر بن منقذ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اسی طرح اس کے استاد کا بھی پتا نہیں چل سکا۔ ابن ابونجیح نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۶۴۹ - عبداللہ بن نافع (عو) بن ابوعمیاء

بعض اوقات اس کا نام عبداللہ بن نافع بن عمیاء بیان کیا گیا ہے۔ اس نے ربیعہ بن حارث سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: عمران بن ابوانس نے اس کے حوالے سے درج ذیل حدیث نقل کی ہے:

الصلاة مثنی مثنی وتضرع وتخشع..الحدیث.

''(نفل نماز) دو دو کر کے ادا کی جائے گی' جو آہ وزاری اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کی جائے گی''۔

۴۶۵۰ - عبداللہ بن نافع (د)، ابوجعفر

یہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا غلام ہے۔اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے حضرت علی اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہیں۔ میرے علم کے مطابق حکم بن عتیبہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ ابن حبان نے اپنے قاعدے کے مطابق اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۶۵۱- عبداللہ بن نافع (ق)

یہ حضرت عبداللہ بن عمر کا آزاد کردہ غلام ہے یہ ابوبکر بن نافع اور عمر بن نافع کا بھائی ہے اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات بیان کی ہیں ابن مدینی بیان کرتے ہیں اس نے منکر روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی احادیث میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔نہوں نے یہ بھی کہا ہے یہ منکر الحدیث ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ضعیف ہے معاویہ نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ اس پائے کا نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال: من لبد راسه فقد وجب علیه الحلاق.

''جو شخص اپنے سر کی تلبیت کر لیتا ہے اس پر منڈوانہ لازم ہو جاتا ہے۔''

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم نهی عن هدم الآطام، وقال: انها زینة المدینة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹیلوں کو منہدم کرنے سے منع کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ مدینہ منورہ کا زینہ ہے۔''

یہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر سے یہ حدیث نقل کرنے میں منفرد ہے۔

فی الرکاز العشر. ''ملنے والے دفینے میں عشر لازم ہوگا۔''

اس کا انتقال 154 ہجری میں ہوا۔

۴۶۵۲- (صح) عبداللہ بن نافع (م،عو) صائغ

یہ امام مالک کا شاگرد ہے اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے حافظے میں کچھ (خرابی) ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حدیث میں یہ اس پائے کا نہیں ہے۔

آدم بن موسیٰ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے عبداللہ بن نافع صائغ نامی راوی کچھ معروف اور کچھ منکر ہے۔ البتہ اس کی تحریرات مستند ہیں۔

دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ثقہ ہے۔

ابن سعد کہتے ہیں: اس نے انتہائی شدت کے ساتھ امام مالک کا ساتھ اختیار کیا تھا اور اسے اس حوالے سے کسی سے کم نہیں سمجھا جاتا لیکن یہ معین سے کم درجے کا ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: حافظے میں یہ کمزور ہے۔ البتہ اس کی تحریریں مستند ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ انہوں نے ایک مرتبہ یہ کہا ہے یہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں)۔ میں یہ کہتا ہوں۔ اس نے لیث بن سعد' اسامہ بن زید لیثی' سلیمان بن یزید کائی' داؤد بن قیس فضادہ عبداللہ بن نافع عمری اور محمد بن عبداللہ بن حسن سے روایات نقل کی ہیں اور یہ ملاقات کرنے والا سب سے مقدم شخص ہے۔ احمد بن صالح نے دوحسیم نے' زہری نے اور زبیر بن بکار نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ احادیث میں بلند پائے کا نہیں ہے۔ اس میں کچھ تنگی تھی اور یہ امام مالک کے رائے کا پیروکار تھا اور اس کے مطابق فتویٰ دیتا تھا۔ ابن عدی نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے حوالے سے دو حوالوں سے روایات نقل کی ہیں۔ پھر انہوں نے وہ حدیث نقل کی ہے جو جہنم اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگنے کے بارے میں ہے۔

یہاں ابن عدی کو وہم ہوا ہے چونکہ یہ شخص عبداللہ بن نافع ہو سکتا ہے۔ جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صائغ نامی راوی کی پیدائش تو عبدالوہاب بن بخت کے انتقال کے بعد ہوئی تھی۔

اس کے حوالے سے ایک اور منکر روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من مات بین الحرمین حاجاً او معتمراً لم یحاسب.

''جو شخص حج کے لئے یا عمرہ کے لئے جاتے ہوئے دونوں حرموں کے درمیان انتقال کر جائے اس سے حساب نہیں لیا جائے گا۔''

اس روایت کو امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الموضوعات میں شامل کیا ہے اور یہ انصاف سے کام نہیں لیا۔

۴۶۵۳- عبداللہ بن نافع (س) زبیری

یہ صائغ نامی راوی کے طبقے سے تعلق رکھتا ہے یہ صدق ہے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔

۴۶۵۴- عبداللہ بن نجید بن عمران بن حصین

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنے والد سے نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے یوسف نے روایت نقل کی ہے۔

۴۶۵۵- عبداللہ بن نجی (د،س،ق) حضرمی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں آدم نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے میں یہ کہتا ہوں جابر جعفی نے اس سے روایات نقل کی ہیں تو منکر ہونا جابر کے حوالے سے ہوگا۔ حارث عکلی نے اس کے حوالے سے روایات

نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۴۶۵۶- (صح) عبداللہ بن ابی نجیح (ع) المکی،

یہ تفسیر کا مصنف ہے اس نے مجاہد اور عطاء سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ آئمہ میں سے ایک ہے۔

یحییٰ القطان کہتے ہیں: اس نے ساری تفسیر مجاہد سے نہیں سنی ہے بلکہ ساری تفسیر قاسم بن ابو بزہ سے سنی ہے۔

عقیلی بیان کرتے ہیں۔ آدمی بن موسیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ عبداللہ بن نجیح پر یہ الزام ہے کہ وہ معتزلہ اور قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ اعتدال کے نظریات رکھتا تھا۔ امام احمد کہتے ہیں: لوگوں نے اسے مفاسد قرار دیدیا تھا یہ عمرو بن عبید کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا۔ علی بیان کرتے ہیں میں نے قطان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابن ابونجیح بڑے داعیوں میں سے ایک تھا ابن مدینی نے یہ بھی کہا ہے جہاں تک حدیث کا تعلق ہے تو اس میں یہ ثقہ ہے جہاں تک رائے کا تعلق ہے تو اس میں یہ قدریہ اور معتزلہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے جوزجانی نے اس کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے جن پر قدریہ فرقے سے تعلق کا الزام ہے یہ اور زکریا بن اسحاق' شبل بن عباد' ابن ابوذئب' سیف بن سلیمان۔

میں یہ کہتا ہوں یہ ثقہ لوگ ہیں اور ان حضرات سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ یہ قدریہ فرقے کے نظریات رکھتے تھے ہوسکتا ہے انہوں نے توبہ کرلی ہو۔

۴۶۵۷- عبداللہ بن نسطاس (د، س، ق).

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ معروف نہیں ہے۔ ہاشم بن ہاشم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۶۵۸- عبداللہ بن ابی نشبہ

ازدی بیان کرتے ہیں اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہیں۔

۴۶۵۹- عبداللہ بن نصر الانطاکی اصم.

اس نے وکیع سے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر الحدیث ہے ابن عدی نے اس کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں منجنیقی اور عمر بن سنان نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۶۶۰- عبداللہ بن نصر،

یہ حاتم بن اسماعیل کا استاد ہے' اور مدنی ہے' یہ مجہول ہے۔

۴۶۶۱- عبداللہ بن نعیم (ق، د) دمشقی.

اس نے ضحاک بن عرزب مکحول سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے ابن جریج اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ

بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے یہ تاریکی کا شکار ہے دیگر حضرات نے یہ کہا ہے یہ صالح الحدیث ہے۔

۴۶۶۲- عبداللہ بن نوح، مکی۔

اس نے عطاء بن ابو میمونہ سے روایات نقل کی ہیں۔ محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ یہ بات ازدی نے بیان کی ہے پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۶۳- عبداللہ بن نہیک۔

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ابواسحاق اس سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۴۶۶۴- عبداللہ بن ہارون بن ابی علقمہ (الفروی) مدنی۔

اس نے قعنبی اور دیگر حضرات کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں لیکن اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اس پر طعن کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

اقیلوا ذوی الهیأت عثراتهم.

''صاحب حیثیت لوگوں کی کوتاہیوں سے درگزر کرو۔''

اس کے حوالے سے ایک اور روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

لا سبق الا فی خف او نصل او حافر.

''مقابلہ نہیں مگر دوڑ کا گھڑ سواری اور نشانے بازی کا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس سند کے حوالے سے یہ دونوں روایات جھوٹی ہیں۔

۴۶۶۵- عبداللہ بن ہارون (د)۔

یہ ثوری کے زمانے سے تعلق رکھنے والا ایک حجازی بزرگ ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی صفوان بن عیسیٰ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۶۶۶- عبداللہ بن ہارون صوری۔

اس نے امام اوضاعی سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے جو ابدال کے اخلاق کے بارے میں ہے۔

۴۶۶۷- عبداللہ بن ہارون بجلی۔

اس نے لیث بن ابو سلیم سے روایات نقل کی ہیں' یہ قوی نہیں ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں جن

میں سے ایک روایت وہ ہے جو ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

علموا ولا تعسروا، واذا غضبتم فاسکتوا.

"تعلیم دو اور تنگ دستی کا شکار نہ کرو اور جب تم غصے میں ہو تو خاموش ہو جاؤ"

۴۶۶۸- عبداللہ بن ہارون (د).

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جمعہ کے لازم ہونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ ابو سلمہ بن نبیہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۶۶۹- عبداللہ بن ہانی ء (ت، س)، ابو زعراء.

یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی سلمی بن کوہل نے اس سے وہ حدیث سنی ہے جو اس نے عبداللہ بن عباس کے حوالے سے شفاعت کے بارے میں نقل کی ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ پھر چوتھی مرتبہ تمہارے نبی کھڑے ہوں گے۔ حالانکہ معروف یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے شفاعت کرنے والے شخص ہیں یہ بات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک مختصر روایت نقل کی ہے۔

۴۶۷۰- عبداللہ بن ہان ء ابن ابی عبلہ

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم رازی نے اس کا زمانہ پایا ہے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے۔

اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے اس کے بیٹے عبداللہ ولید نب مسلم ابن شابور حسین جعفی نے روایات نقل کی ہیں۔

اور انہوں نے ایک مخلوق کا نام ذکر کیا ہے (جس نے اس سے روایات نقل کی ہیں) صدقہ بن خالد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔

۴۶۷۱- عبداللہ بن ہبۃ اللہ حلی بزاز.

اس نے 609 میں خیاط کے پوتے کے حوالے سے روایات نقل کیں، پھر یہ بات سامنے آئی کہ اس نے جو روایات کا سماع کیا ہے وہ اس کے بھائی کے حوالے سے ہے جو اس نے اس کو اپنا نام دے دیا جبکہ اس کا انتقال بہت پہلے ہو گیا تھا۔

۴۶۷۲- عبداللہ بن ہشام دستوائی،

یہ معاذ کا بھائی ہے اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام حاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۴۶۷۳- عبداللہ بن ہلاث۔

یہ عباد بن عباد مہلبی کا استاد ہے۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۶۷۴- عبداللہ بن ہلال ازدی۔

اس نے ابن وہب سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۶۷۵- عبداللہ بن ہمام نہدی۔

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے صرف عیسیٰ بن عبدالرحمٰن السلمی نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۶۷۶- عبداللہ بن ابی ہند۔

اس نے ابوعبیدہ سے، جبکہ ابو مالک الاشجعی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں اس کی نقل کردہ روایات میں کچھ منکر ہونا پایا جاتا ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے اس کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہیں۔

۴۶۷۷- عبداللہ بن واقد، ابوقتادہ الحرانی۔

اس کا انتقال 210 ہجری میں ہوا تھا امام بخاری کہتے ہیں محدثین نے اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے محدثین اسے متروک قرار دیا ہے امام ابوزرعہ اور امام دارقطنی فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں اس کی احادیث رخصت ہوگئی تھیں، عبداللہ بن احمد نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ لیث ابی شیبی ہے ولابی نے عباس کے حوالے سے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے سکتا بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے ابوقتادہ ہرانی ثقہ ہے۔

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا یعقوب بن اسماعیل نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ابوقتادہ حرانی جھوٹ بولتا ہے تو امام احمد بن حنبل نے اسے بہت غلط سمجھا اور بولے حران کے رہنے والے لوگوں نے اس پر تنقید کی ہے لیکن ابوقتادہ ہمیشہ سچ ہی تلاش کرتا تھا میری اس کے بارے میں یہ رائے ہے کہ یہ محدثین کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے ایک دوسرے مقام پر امام احمد بن حنبل نے یہ کہا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہ ایک نیک شخص تھا اور نیکوکار لوگوں سے مشابہت رکھتا تھا لیکن بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے جوزجانی یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں: ابوقتادہ، لیث کے پاس آیا انہوں نے اونی جبہ پہنا ہوا تھا اور وہ اس وقت ایک ہڈی پر لکھ رہے تھے' انہوں نے اخروٹ کے چھلکے میں روئی رکھی ہوئی تھی (یعنی ان کے پاس باقاعدہ دوات نہیں تھی اور اخروٹ کے چھلکے کو دوات کے طور پر استعمال کرتے تھے' جب وہ اپنے گھر واپس گیا تو لیث نے اس کی طرف ستر دینار بھجوائے جسے اس نے قبول نہیں کیا

ابن حبان کہتے ہیں: ابوقتادہ جزیرہ کے عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا لیکن متقن ہونے کے حوالے سے غفلت کا شکار تھا اس لیے اس کی روایات میں منکر روایات شامل ہوگئی ہیں اور اس کی نقل کردہ روایات سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔
یہی وہ شخص ہے جس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان کثیرا ما یقبل نحر فاطمة، فقلت: یارسول اللّٰه، اراك تفعل شیئا لم اکن اراك تفعله! قال: او ما علمت یا حمیراء ان اللّٰه لما اسری بی الی السماء امر جبرائیل فادخلنی الجنة، واوقفنی علی شجرة ما رایت اطیب رائحة منها، ولا اطیب ثمرا، فاقبل جبرائیل یفرك ویطعمنی، فخلق اللّٰه منها فی صلبی نطفة، فلما صرت الی الدنیا واقعت خدیجة فحملت، وانی کلما اشتقت الی رائحة تلك الشجرة شممت نحر فاطمة، فوجدت رائحة تلك الشجرة منها، وانها لیست من نساء اهل الدنیا، ولا تعتل کما یعتل اهل الدنیا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ کے گلے کو بوسہ دیا کرتے تھے نے عرض کی یارسول اللہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے علاوہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا (میں نے اسی بارے میں بتایا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حمیرہ کیا تم یہ بات نہیں جانتی ہو کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے آسمانوں کی معراج کروائی تو اسی نے جبرائیل کو حکم دیا تو وہ مجھے جنت میں ساتھ لے گئے انہوں نے مجھے ایک درخت کے پاس ٹھہرایا میں نے اس سے زیادہ پاکیزہ خوشبو کبھی نہیں دیکھی اور اس سے پاکیزہ پھل کبھی نہیں دیکھا جبرائیل اس کا پھل توڑ کر مجھے کھلانے لگے اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے میری پشت کے اندر ایک نطفہ پیدا کیا جب میں دنیا میں آیا تو میں نے خدیجہ کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کیا وہ حاملہ ہوگئیں اب جب بھی کبھی مجھے اس درخت کی خوشبو سونگھنے کا اشتیاق ہوتا ہے تو میں فاطمہ کے گلے کو سونگھ لیتا ہوں تو اس درخت کی خوشبو مجھے اس سے آجاتی ہے یہ اہل دنیا کی خواتین کی طرح نہیں ہیں اور اسے وہ علت لاحق نہیں ہوتی جو اہل دنیا کو لاحق ہوتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔
میں یہ کہتا ہوں یہ روایت گھڑی ہوئی ہے اور اس کی حالت خنک آمیز ہے میں یہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے (یا ابوقتادہ نامی اس راوی نے) اسے نقل کیا ہوگا۔

پھر مجھے اس کی ایک اور سند بھی مل گئی جسے امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ ابوقتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے تو پھر شاید یہی خرابی کی جڑ ہوگا۔ ابن حبان کہتے ہیں: ابوقتادہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

من صام یوم الاربعاء والخمیس والجمعة وتصدق بشیء غفر له.

''جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے، اور کوئی چیز صدقہ کرتا ہے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت حسن بن سفیان نے اسحاق بن راحویاء کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان اللہ یقول: انما تقبل الصلاۃ ممن تواضع لعظمتی، وقطع نھارہ بذکری، وکف نفسہ عن الشھوات ابتغاء مرضاتی، ولم یتعاظم علی خلقی، ولم یبت مصرا علی خطیئۃ، یطعم الجائع، ویؤوی الغریب، ویرحم المصاب، فذالک الذی یضیء نور وجھہ کما یضیء نور الشمس، یدعونی والبی، ویسألنی فاعطی، مثلہ عندی کمثل الفردوس فی الجنان، لا یفنی ثمرھا، ولا یتغیر عن حالھا.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے تم اس شخص کے لیے (رحمت قبول کرو میری عظمت کے لیے تواضع کا اظہار کرتا ہے، اپنا دن میرا ذکر کرتے ہوئے گزارتا ہے شہوت سے اپنے آپ کو روک کے رکھتا ہے میری رضامندی کے حصول کے لیے روز میری مخلوق کے سامنے خود کو بڑا ظاہر نہیں کرتا، کسی گناہ پر مصر نہیں رہتا بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے اجنبی شخص کو پناہ گاہ فراہم کرتا ہے اور مصیبت زدہ شخص پر رحم کرتا ہے یہ وہ شخص ہے جس کے چہرے کا نور اس طرح روشن ہوگا جس طرح سورج کا نور روشن ہوتا ہے جب سورج کا نور روشن ہوتا ہے جب یہ مجھے پکارتا ہے تو میں لبیک کہتا ہوں یہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں عطا کرتا ہوں میری بارگاہ میں اس کی مثال اس طرح ہے کہ جس طرح جنت الفردوس کی ہے، یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں)

من کان علیہ من رمضان شیء فادرکہ رمضان فلم یقضہ لم یقبل منہ. وان صلی تطوعا وعلیہ مکتوبۃ لم یقبل منہ.

جس شخص کے ذمہ رمضان کی کوئی چیز یعنی (کوئی روزہ) لازم ہو اور رمضان اس تک آجائے اور اس نے (سابقہ رمضان کی قضاء) نہ کی ہو تو اس کی طرف سے کچھ بھی قبول نہیں کیا جائے گا اور اگر کوئی شخص نوافل ادا کرتا رہے اور اس کے ذمے فرض نمازیں بھی ہوں تو اس کی طرف سے ان نوافل کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عقبیٰ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : لو لم ابعث لبعث فیکم عمر، ولم 2)) یخرجوا لابی قتادۃ شیئا

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اگر مجھے تمہارے درمیان معبوث نہ کیا جاتا تو عمر کو تمہارے درمیان معبوث کیا جاتا''

محدثین نے ابوقتادہ کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

۴۶۷۸- عبداللہ بن واقد

ابوزبیر، قتادہ کے حوالے سے اس نے روایات نقل کی ہیں عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔
عباس نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے اس نے قتادہ اور ابوزبیر سے روایات نقل کی ہیں لیکن یہ کوئی چیز نہیں ہے اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لا طاعة لمن عصى الله.

''جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اس کی اطاعت اور فرمانبرداری نہیں ہوگی''

۴۶۷۹- عبداللہ بن واقد (ق)، ابورجاء خراسانی

ابن عدی کہتے ہیں: حدیث میں یہ تاریک ہے میں نے اس کے بارے میں متقدمین کا کوئی کلام نہیں دیکھا ہے میں یہ کہتا ہوں امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن مالک کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

رايت على البراء بن عازب خاتما من ذهب، فقيل له من اجله، فقال: قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ففضل هذا الخاتم، فقال: من ترون احق بهذا؟ ثم قال: ادن يا براء .فالبسني في اصبعي.وقال: البس ما كساك الله ورسوله.

میں نے حضرت براء بن عازب کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اس وجہ سے ان کے بارے میں بات چیت کی گئی تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ (کوئی چیزیں تقسیم کیں) تو ان میں سے یہ انگوٹھی بچ گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے خیال میں اس کا زیادہ حق دار کون ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے براء تم آگے آؤ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ میری انگلی میں پہنادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ چیز پہن لو جو اللہ اور اس کے رسول نے تمہیں پہنائی ہے''
میں یہ کہتا ہوں یہ روایت منکر ہے۔
اس سند کے ساتھ امام ابن ماجہ نے اس راوی کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو حضرت براء سے منقول ہے۔

كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة فبكى عند القبر حتى بل الثرى، وقال: اخواني لمثل هذا اليوم فاعدوا.

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے تو آپ ایک قبر کے پاس بیٹھ کر رونے لگے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک تر ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بھائیو! آج کے اس دن کے لیے یعنی (جب ہم دفن ہو جائیں گے) تیاری کرلو۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی نقل کیا ہے۔

ما من یوم الا و لله فیه عتقاء الا یوم الجمعة، فما من ساعة الا و لله عتقاء یعتقهم من النار.

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے تو آپ ایک قبر کے پاس بیٹھ کر رونے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک تر ہوگئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بھائیو! آج کے اس دن کے لیے یعنی (جب ہم دفن ہو جائیں گے) تیاری کرلو۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی نقل کیا ہے۔

۴۶۸۰-(صح) عبداللہ بن ولید (د،ت،س) عدنی

اس نے سفیان کے حوالے سے ان کی جامع روایت کی ہے امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا اسم منسوب مکی ہے لیکن اس کا اسم منسوب عدنی مشہور ہوا۔

امام احمد بن حنبل، مؤمل بن اہاب، اور ایک جماعت نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد کہتے ہیں: یہ علم حدیث کا ماہر نہیں ہے تاہم اس کی نقل کردہ احادیث صحیح حدیث ہے، بعض اوقات یہ راویوں کے ناموں میں غلطی کر جاتا ہے میں نے اس کے حوالے سے بہت سی روایات نوٹ کی ہیں۔

اس کی نقل کردہ منفرد روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے۔

: لا یسکن مکة آکل ربا ولا سافك (دما)

''سود کھانے والا اور خون بہانے والا مکہ میں نہ رہے'' یہ روایت سفیان نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ نامی اس راوی کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی جو میں اس کا ذکر کرتا۔

۴۶۸۱-عبداللہ بن ولید (ت،س) بن عبداللہ بن معقل بن مقرن مزنی۔

اس نے بکیر بن شہاب، جامع بن شداد اور متعدد افراد سے، جبکہ اس سے ابوعاصم، ابونعیم اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ شخص مجہول ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں میں یہ کہتا ہوں ایک جماعت نے اس کا تعارف بیان کیا ہے اور اسے ثقہ قرار دیا ہے اور ان لوگوں کا ہی اعتبار کیا جائے گا۔

۴۶۸۲-(صح) عبداللہ بن وہب (ع) بن مسلم، ابومحمد مصری،

یہ ثبت راویوں میں سے ایک ہے اور جلیل القدر آئمہ میں سے ایک ہے یہ تصانیف کا مصنف ہے ابن عدی نے یہ قابل اعتراض حرکت کی ہے کہ اس کا تذکرہ کتاب الکامل میں کیا ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے انہوں نے ابن واہب کو سفیان سے یہ کہتے ہوئے سنا اے ابومحمد جو روایات

میں نے گزشتہ دن آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی تھیں۔

آپ مجھے ان کی اجازت دے دیں۔ تو سفیان کہا ٹھیک ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ محدثین کی جماعت کا مذہب ہے کہ ایسا کرنا درست ہے اگر عبداللہ نامی اس راوی پر اسی حوالے سے اعتراض کیا جاسکتا ہے تو پھر عیینہ کا کیا بنے گا جو اس بارے میں اس کے شراکت دار ہیں ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ ابراہیم بن عبداللہ کے حوالے سے اس کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے میں سفیان کے پاس موجود تھا، یحییٰ بن معین بھی ان کے پاس موجود تھے اسی دوران ابن واہب ایک جزء لے کر ان کے پاس آئے اور بولے اے ابومحمد میں نے اس میں آپ ﷺ کے حوالے سے منقول روایات نوٹ کی ہیں تو یحییٰ بن معین نے ان سے کہا اے بزرگوار یہ شخص اور ہوا ایک ہی مرتبے کے ہیں تم یہ جز ان کے حوالے کر دو تا کہ یہ اس میں موجود روایات کا جائزہ لیں۔

ابن دورقی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابن جریج سے منقول روایات میں ابن واہب زیادہ پائے کے نہیں ہیں، یحییٰ بن معین اسے کم تر خیال کرتے تھے۔

یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ لیث بن سعد نے ابن واہب کے حوالے سے ابن جریج سے کچھ احادیث کا سماع کیا ہے۔

ابن واہب نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان رجلا زنی، فامر به النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فجلد، ثم اخبر انه محصن، فرجمه.

''ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کرلیا نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگائے گئے پھر آپ کو یہ بات بتائی گئی کہ یہ محصن ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اسے سنگسار کروادیا''

ابوعاصم نے اس کی متابعت کی ہے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

ہارون بن معروف نے ابن واہب کا یہ بیان نقل کیا ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس سے کہا تم مجھے عمرو بن حارث کی نقل کردہ روایات لکھ کر دے دو تو میں نے انہیں 200 روایات لکھ کر دیں انہوں نے اس کے حوالے سے وہ احادیث بیان کیں۔

عمرو بن سواد بیان کرتے ہیں: ابن واہب نے مجھ سے کہا میں نے تین سو ستر مشائخ سے احادیث کا سماع کیا ہے لیکن عمرو بن حارث سے بڑا حافظ الحدیث نہیں دیکھا اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ذمے یہ لازم کیا ہوا تھا کہ وہ روزانہ تین احادیث کو حفظ کریں گے۔

یونس بیان کرتے ہیں: ابن واہب نے مجھ سے کہا میں 125 ہجری میں پیدا ہوا تھا میں نے سترہ سال کی عمر میں علم کا حصول شروع کر دیا تھا اور میں نے اپنی شادی کے دن یونس بن یزید ایلی بھی مدعو کیا تھا عثمان بن سعید کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے ابن واہب کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے مجھے یہ امید ہے کہ یہ صدوق ہوگا۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ثقہ ہے ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسجد یوم ذی الیدین سجدتی السھو.

''حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ والے واقعہ کے دن سجدہ سہو نہیں کیا تھا''

احمد بن صالح کہتے ہیں: ابن واہب نے ایک لاکھ بیس ہزار روایات تصنیف کی تھیں۔

ان کی نقل کردہ تمام روایات حرملہ کے پاس موجود تھیں صرف دو روایات موجود نہیں تھیں۔

میں یہ کہتا ہوں اس تمام تر کثرتِ روایات کے باوجود ابن عدی کہتے ہیں: مجھے ان کے حوالے سے کسی منکر روایت کا علم نہیں ہے اور ثقہ راویوں نے ان سے احادیث بیان کی ہیں۔

ابو طالب نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے ابن واہب صحیح الحدیث ہے اور اس کی نقل کردہ روایت کتنی مستند ہوتی ہے اور وہ کتنا ثبت ہے کہ وہ استاد کے سامنے پڑھنے اور سماع کرنے کے درمیان فرق کرتا ہے اور ایک حدیث کو دوسرے سے الگ بیان کرتا ہے۔

ان سے دریافت کیا گیا: کیا یہ شخص روایات اخذ کرنے میں غلطی نہیں کرتا انہوں نے جواب دیا جی ہاں! لیکن جب میں نے اس کی روایات کا جائزہ لیا اور جو اس کے مشائخ کے حوالے سے روایات نقل کی گئی ہیں ان کا جائزہ لیا تو میں نے ان روایات کو مستند پایا۔ یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں: ابن واہب ابن قاسم سے بڑے فقیہی ہیں حارث بن مسکین بیان کرتے ہیں: میں ابن عیینہ کے پاس موجود تھا ان کے ساتھ ابن واہب بھی تھا ان سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا انہوں نے ابن واہب سے سوال کیا اور پھر یہ بات بیان کی کہ یہ اہل مصر کے بزرگ ہیں جنہوں نے امام مالک کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: ابن واہب وہ شخص ہے جس نے اہل حجاج اور اہل مصر کی تمام نقل کردہ روایات کو جمع کیا اس نے ان کی احادیث کو حفظ کیا انہیں اکٹھا کیا اس بارے میں تصنیف کی یہ عبادت گزار شخص تھا۔

یونس بن عبدالعلی کہتے ہیں: ابن واہب کے سامنے قاضی کے منصب کی پیش کش کی گئی لیکن اس نے اپنے آپ کو اس سے محفوظ رکھا اور اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گیا۔

اس کا انتقال ایک سو ستانوے ہجری میں ہوا جب حج کے ایام کے دوران ابن عیینہ نے اس کا انتقال کے بارے میں سنا تو وہ بولے مجھے اس کی وجہ سے بطور خاص اور عام مسلمانوں کو اس کی وجہ سے بالعموم مصیبت لاحق ہوئی ہے (یعنی یہ ہم سب کے لیے نقصان اور صدمے کی بات ہے)

۴۶۸۳- عبداللہ بن وہب فسوی

اس نے یزید بن ہارون اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ابن حبان کہتے ہیں یہ دجال تھا اور احادیث ایجاد کرتا تھا اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور نقل کی ہے۔

اذا اراد الله ان يبعث الى اهل بيت ضيفاً بعث اليهم قبل ذلك باربعين صباحا طيرا ابيض، ثم سرد حديثاً في ورقتين

''جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے کی طرف کسی مہمان کو بھیجنا چاہتا ہے تو اس سے پہلے ان کی طرف چالیس سفید پرندے بھیجتا''۔

اس کے بعد اس نے ایک طویل روایت بیان کی ہے جو تقریباً دو ورقوں پر آتی ہے (لیکن یہ جھوٹی روایت ہے)

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے کچھ روایات نقل کی ہیں جو حضرت عبداللہ بن سلام کی نقل کردہ مسائل کے بارے میں ہیں یہ ایک جزء پر مشتمل ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

اوصى رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا، فقال: اذا دخلت العروس بيتك فاخلع خفها، واغسل رجليها، وصب الماء على باب دارك، فاذا فعلت اخرج الله من دارك سبعين بابا من الفقر، وامنع العروس في اسبوعها الاول من اللبان والخل والكزبرة والتفاحة الحامضة، لانها تعقر الرحم

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم شادی کے بعد اپنے گھر جاؤ تو پہلے اپنے موزے اتارنا اور اپنے پاؤں دھونا اور پھر اپنے گھر کے دروازے پر پانی چھڑکنا جب تم ایسا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے گھر سے فقر کے ستر دروازے باہر نکال دے گا اور پہلے ہفتے میں اپنی دلہن کو کندر تیل، سرکہ، کزبرہ، حامرہ سیب استعمال نہ کرنے دینا کیونکہ یہ عورت کے رحم کو بانجھ کر دیتے ہیں۔

اس کے بعد اس نے ایک طویل روایت نقل کی۔

جو تقریباً دو ورقوں کے اوپر آتی ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: شاید اس بارے میں جویباری کے ساتھ اکٹھا ہوا اور ان دونوں نے مل کر اس روایت کو ایجاد کیا ہے چونکہ جویباری کی نقل کردہ زیادہ تر روایات وہی ہیں جو میں نے عبداللہ نامی اس راوی کے حوالے سے بھی منقول دیکھی ہیں۔

۴۶۸۴- عبداللہ بن وہب الدینوری

یہ عبداللہ بن محمد ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۴۶۸۵- عبداللہ بن وہب

یہ حروریہ (یعنی خارجیوں) کا سردار تھا بھٹکا ہوا اور بدعتی شخص تھا اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے۔

۴۶۸۶- عبداللہ بن وہب حضرمی کوفی۔

اس نے ابوجناب کلبی سے جبکہ اس سے ابوسعید اشج نے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے مجہول قرار دیا ہے۔

۴۶۸۷- عبداللہ بن وہب بن منبہ۔

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ صنعان کے رہنے والے ابراہیم بن عمر بن کیسان، ابوہذیل عمران بن ہر بذ، اور داؤد بن قیس نے اس سے روایات نقل کی ہیں' مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو البتہ امام ابوداؤد نے یہ کہا ہے کہ یہ شخص معروف ہے۔

۴۶۸۸- عبداللہ بن یحییٰ الہانی۔

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ولید اور بقیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں انشاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۶۸۹- عبداللہ بن یحییٰ مؤدب۔

اس نے حضرت معاویہ کی فضیلت کے بارے میں اسمٰعیل بن عیاش کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۴۶۹۰- عبداللہ بن یحییٰ (خ، د) برلسی۔

اس نے حیوہ بن شریح سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی کہتے ہیں کہ یہ مجہول ہے دیگر حضرات نے یہ کہا ہے یہ صالح الحدیث ہے۔

۴۶۹۱- عبداللہ بن یحییٰ بن موسیٰ سرخسی۔

ابواحمد بن عدی نے اس سے ملاقات کی تھی اور اس پر ان روایات کے حوالے سے غلط بیانی کا الزام عائد کیا ہے جو اس نے علی بن ہجر اور دیگر حضرات کے حوالے سے نقل کی ہیں اس نے جن سے ملاقات کی ہے ان میں سب سے مقدم یونس بن عبدالاعلیٰ ہیں یہ جرجان اور دیگر علاقوں کا قاضی بھی رہا ہے۔

۴۶۹۲- (صح) عبداللہ بن یحییٰ (خ، م) بن ابی کثیر یمامی۔

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اسحاق بن ابواسرائیل کہتے ہیں: میں نے یمامہ میں اس سے بہتر شخص کوئی نہیں دیکھا ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے حوالے سے کچھ روایات نقل کی ہیں وہ یہ کہتے ہیں: میں نے اس کے بارے میں متقدمین کا کوئی کلام نہیں دیکھا امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

میں یہ کہتا ہوں یہ صدوق ہے یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے کہ امام احمد بن حنبل نے اسے ثقہ قرار دیا ہے دونوں صحیحوں (یعنی امام صحیح بخاری اور صحیح مسلم) کے مؤلفین نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ابن عدی نے اس کا ذکر کر کے غلطی کی ہے۔

۴۶۹۳- عبداللہ بن ابی یحییٰ

امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے اس راوی نے ابوصالح سمان اور عوف بن طفیل کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان عائشة حدثتهما ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال: کیف بك یا عائشة اذا رجع الناس الی المدینة وکانت کالرمانة المحشوة ؟ فقالت: فمن این یاکلون یا رسول اللّٰه ؟ قال: یطعمهم اللّٰه من فوقهم ومن تحت اقدامهم ومن جنات عدن

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کو یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب لوگ مدینہ منورہ کی طرف واپس آئیں گے اور مدینہ منورہ کا یہ حال ہوگا جیسے وہ انار ہوتا ہے جس کا چھلکا باقی رہ گیا ہو تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس وقت یارسول اللہ وہ لوگ کیسے کھائیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں اوپر کی طرف سے اور ان کے نیچے کی طرف سے اور جنات عدن میں سے خوراک فراہم کرے گا''

۴۶۹۴- عبداللہ بن یحییٰ (د، ق) ثقفی، (ابویعقوب) التوام۔

اس نے ابن ابوملیکہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں یہ کم تر درجے کا صالح شخص ہے، یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے دیگر حضرات نے ان کا ساتھ دیا ہے اس بارے میں امام نسائی کے دو قول منقول ہیں۔ خلف بزار اور قتیبہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۶۹۵- عبداللہ بن یحییٰ ثقفی بصری (س) ابومحمد

اس نے عوانہ اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ جوزجانی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۶۹۶- عبداللہ بن یحییٰ (ق)

حضرت کعب بن مالک کی اولاد میں سے ہے اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اس کے حوالے سے لیث کے علاوہ اور کسی نے روایات نقل نہیں کی ہیں اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۴۶۹۷- عبداللہ بن یزید بن تمیم السلمی

یہ عبدالرحمٰن کا بھائی ہے دحیم اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: ولید بن مسلم نے اس کے حوالے سے ہمارے سامنے کچھ منکر روایات بیان کی ہیں امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۶۹۸- عبداللہ بن یزید (م، عو)

یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی رشتے دار ہے اس نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' ابوقلابہ کے علاوہ مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو' البتہ امام مسلم نے میت کے لیے ایک سو مرتبہ دعائے رحمت کرنے یا نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔

۴۶۹۹- عبداللہ بن یزید ہذلی مدنی۔

ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام قسطس ہے امام بخاری کہتے ہیں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس پر زندیق ہونے کا الزام ہے

ایک مرتبہ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے اس پر ایک عظیم معاملے کے حوالے سے الزام ہے جہاں تک امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین کا تعلق ہے تو ان دونوں حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۴۷۰۰- عبداللہ بن یزید (ت، ق).

ابوعقیل نے اس کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں جوزجانی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں: میرے خیال میں یہ وہ شخص ہے جس کا ذکر آگے آ رہا ہے اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے ربیعہ بن یزید اور عطیہ بن قیس کے حوالے سے سے نقل کی ہیں۔

۴۷۰۱- عبداللہ بن یزید (س، م) نخعی.

اس نے امام ابوزرعہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں میرے علم کے مطابق شعبہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں امام مسلم نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو گھوڑے میں شکال کے ناپسندیدہ ہونے کے بارے میں ہے۔

۴۷۰۲- عبداللہ بن یزید (نخعی) صہبانی

کوفہ میں اس کے پائے کا اور کوئی شخص نہیں ہے۔ اس نے کمیل بن زیاد زر، اور ابراہیم سے، جبکہ اس سے شعبہ ثوری اور زائدہ نے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں البتہ محدثین نے اس کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

۴۷۰۳- عبداللہ بن یزید بن آدم دمشقی.

اس نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ کثیر بن مروان اور ابوعطوف "نے" اور اہل رقہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہیں جوزجانی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں۔

۴۷۰۴- عبداللہ بن یزید حدانی.

اس نے سلیمان بن زریق کے حوالے سے حسن کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی (شاید) یہ وہ شخص ہے جس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

۴۷۰۵- عبداللہ بن یزید بکری.

اس نے عکرمہ بن عمار کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں ذاہب الحدیث ہے۔

۴۷۰۶- عبداللہ بن یزید (د،س،ق) (بکری) مولی منبعث۔

یہ تابعی ہے اور صدوق ہے امام دارقطنی کہتے ہیں اس پر اعتبار کیا جائے گا' ربیعۃ الرائے اور جویریہ بن اسماء نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۷۰۷- عبداللہ بن یزید محمش نیسابوری۔

اس نے ہشام بن عبیداللہ رازی سے روایات نقل کی ہیں' اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا۔

۴۷۰۸- عبداللہ بن یزید (س) بن صلت شیبانی۔

اس نے محمد بن اسحاق سے، جبکہ صرف محمد بن عبدالعزیز رملی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۴۷۰۹- عبداللہ بن یزید دالانی۔

یہ ثقہ نہیں ہے، ازدی اور دیگر حضرات نے اس کا ذکر کیا ہے اس کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں۔

ابومعاویہ نے اس کے حوالے سے حضرت ابوامامہ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

اقرء وا القرآن من البقرة الی سورة الناس ولا تقرء وه من سورة الناس الی البقرة.

''قرآن سورہ بقرہ سے لے کر سورہ ناس تک پڑھو، سورہ ناس سے لے کر سورہ بقرہ تک نہ پڑھو''

میں یہ کہتا ہوں یہ ابن آدم دمشقی ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۴۷۱۰- عبداللہ بن یسار۔

یہ عبداللہ بن ابولیلیٰ ہے اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جس کے بارے میں امام بخاری کہتے ہیں یہ مستند نہیں ہے۔

میں یہ کہتا ہوں اس روایت کو محمد بن عبدالرحمن نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

من قرا خلف الامام فلیس علی الفطرة.

''جو شخص امام کے پیچھے قرات کرتا ہے وہ فطرت (کے حکم پر عمل پیرا) نہیں ہوتا''۔

۴۷۱۱- عبداللہ بن یسار، ابوہمام۔

اس نے عمرو بن حریث کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ یعلیٰ بن عطاء نے اس سے روایات نقل کی ہیں' علی بن مدینی کہتے

ہیں: یہ مجہول بزرگ ہے۔

۴۷۱۲-(صح) عبداللہ بن یسار (ع).

یہ شخص عبداللہ بن ابی نجیح مکی ہے' یہ ثقہ ہے' ابن جوزی کہتے ہیں: یحییٰ یہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے کے داعیوں میں سے ایک تھا۔

۴۷۱۳-عبداللہ بن یعقوب کرمانی.

اس نے یحییٰ بن بحر کرمانی سے، جبکہ اس سے ابوطاہر بن محمش نے روایات نقل کی ہیں' اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۴۷۱۴-عبداللہ بن یعقوب (ت) مدنی

اس نے ابوزناد سے روایات نقل کی ہیں' میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۴۷۱۵-عبداللہ بن یعلی بن مرہ ثقفی.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں ایک سے زیادہ لوگوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اس کے حوالے سے اس کے بیٹے عمر نے روایات نقل کی ہیں اور وہ بھی ضعیف ہیں، امام بخاری کہتے ہیں اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۴۷۱۶-عبداللہ بن یعلی نہدی.

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں: عیسیٰ بن عبدالرحمان سلمی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۴۷۱۷-(صح) عبداللہ بن یوسف (خ، د، ت، س) التنیسی

یہ ثقہ ہے یہ امام بخاری کا استاد ہے ابن عدی نے اپنی کتاب الکامل میں اس کا تذکرہ کر کے غلطی کی ہے۔ محمد عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں: عبداللہ بن یوسف کے بارے میں یحییٰ بن بکیر یہ کہتے تھے کہ اس نے امام مالک سے سماع کب کیا؟ اور جس نے اسے امام مالک کے پاس دیکھا ہے اس نے اس کے بارے میں ایسا وہم کیا ہے جو جائز نہیں ہے' میں وہاں سے نکلا میری ملاقات ابومسہر سے ہوئی انہوں نے مجھ سے عبداللہ بن یوسف کے بارے میں دریافت کیا میں نے جواب دیا وہ ہمارے ہاں عافیت کے ساتھ ہیں تو انہوں نے کہا انہوں نے میرے ساتھ ایک سو چھیاسٹھ ہجری میں موطاء کا سماع کیا تھا' میں مصر واپس گیا میں نے ابن بکیر کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے اس کے بعد کوئی بات نہیں کی۔

میں یہ کہتا ہوں کہ ابن یوسف نامی یہ راوی "الموطاء" نقل کرنے میں ابن بکیر سے زیادہ ثبت ہے اور اس سے کہیں زیادہ ثقہ ہے آپ کے لیے یہی کافی ہے کہ یحییٰ بن معین نے یہ کہا ہے: روئے زمین پر "الموطاء" کے بارے میں' ابن یوسف سے زیادہ ثقہ شخص اور کوئی نہیں ہے' امام بخاری کہتے ہیں: یہ اہل شام کا سب سے ثبت راوی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال دوسو اٹھارہ ہجری میں ہوا اس وقت اس کی عمر 80 برس کے آس پاس تھی اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔

۴۷۱۸- عبداللہ بن یوسف.

اس نے لیث سے روایات نقل کی ہیں باغندی نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''اس میں ایک حور نکلی اس نے کہا: میں عثمان کے لیے ہوں''

یہ راوی عبداللہ بن سلیمان بن یوسف ہے' یہ قابل اعتماد نہیں ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۴۷۱۹- عبداللہ بن یونس (د، س) تابعی.

یزید بن الہاد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۴۷۲۰- عبداللہ ابومنیر.

اس نے سعید بن ابی ذباب سے روایت نقل کی ہے' اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔

۴۷۲۱- عبداللہ بنانی،

یہ معن قزاز کا استاد ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی (اس طرح درج ذیل راوی کی بھی شناخت نہیں ہو سکی)

۴۷۲۲- عبداللہ ہمدانی،

اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: عبداللہ ہمدانی نامی راوی کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۴۷۲۳- عبداللہ، ابوبکر (عو) حنفی.

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہو سکی امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

اس کے حوالے سے صرف اخضر بن عجلان نے ایک روایت نقل کی ہے جس کا متن (درج ذیل ہے)

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم باع قدحا وحلسا فیمن یزید.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ اور ایک ٹاٹ نیلامی کے ذریعے بیچا تھا۔

۴۷۲۴- عبداللہ، ابوموسیٰ (د) ہمدانی.

اس نے ولید بن عقبہ سے، جبکہ اس سے صرف ثابت بن حجاج نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۷۲۵- عبداللہ رومی.

اس نے صحابہ کرام سے روایت نقل کی ہے' جبکہ اس کے حوالے سے صرف علی بن مسعدہ باہلی نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۷۲۶- عبداللہ

(جو) حمزہ کا والد ہے اس نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس سے اس کے بیٹے نے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہو سکی اس کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں روایت منقول ہے۔

(عبدالاعلیٰ، عبدالاکرم)

۴۷۲۷- عبدالاعلیٰ بن اعین (ق) الکوفی

یہ عبدالملک اور حمران کا بھائی ہے اس نے نافع اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے عقیلی کہتے ہیں: اس نے منکر روایات نقل کی ہیں ان میں سے کوئی بھی روایت محفوظ نہیں ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع روایت نقل کی ہے۔

الشرك اخفى من دبيب النمل على الصفا في الليلة الظلماء ، وادناه ان نحب على شيء من الجور ونبغض على شيء من الحق، وهل الدين الا الحب والبغض

"شرک تاریک رات میں پتھر پر موجود چیونٹی کے بل کے سوراخ سے بھی زیادہ پوشیدہ چیز ہے اور اس کا سب سے کم تر درجہ یہ ہے کہ ہم ظالم کی کسی بھی صورت کو پسند کریں یا حق کی کسی بھی صورت کو ناپسند کریں دین صرف محبت کرنے اور بغض رکھنے کا نام ہے"۔

ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۴۷۲۸- عبدالاعلیٰ بن حسین بن ذکوان معلم

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لو صدق المساكين ما افلح من ردهم.

"اگر مسکین کو صدقہ کیا جائے تو جو شخص اسے قبول نہیں کرتا وہ کامیاب نہیں ہوگا"۔

عقیلی کہتے ہیں: اس بارے میں کوئی بھی روایت مستند نہیں ہے۔

۴۷۲۹- عبدالاعلیٰ بن حکیم

اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

انك تاتي اهل كتاب فان سالوك عن المجرة فاخبرهم انها من عرق الافعى التي تحت العرش.

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو اگر وہ تم سے مجرہ کے بارے میں دریافت کریں تو تم انہیں بتا

دینا کہ یہ عرش کے نیچے موجود ایک سانپ کے عرق میں سے ہے۔
یہ روایت سلیمان شاذکونی نے اپنی سند کے ساتھ ولید بن ابولید کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے اس کی سند بھی تاریک ہے اوراس کا متن بھی درست نہیں ہے۔

۴۷۳۰- عبدالاعلیٰ بن سلیمان.

اس راوی نے ہیثم بن جمیل کے حوالے سے جھوٹی روایت نقل کی ہے جو ایام بیض کے بارے میں ہے' شاید یہی اس میں خرابی جڑ ہے تاہم ایک مجہول راوی نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' ایک مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

ان آدم عصی فاهبط مسودا فبكت الملائكة، فاوحی الله اليه صم لی يوم ثلاثة عشر فصامه فابيض ثلثه، ثم صام يوم اربعة عشر فابيض ثلثه ، ثم صام يوم خمسة عشر فابيض كله، فسميت ايام البيض

''حضرت آدم علیہ السلام نے نافرمانی کی تو انہیں سیاہ رنگت میں زمین پر اتارا گیا فرشتے رونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ تم تیرہ تاریخ کا روزہ میرے لیے رکھو، اور یہ روزہ رکھا تو ان کا ایک تہائی حصہ سفید ہو گیا پھر انہوں نے چودہ تاریخ کو روزہ رکھا تو ان کا دو تہائی حصہ سفید ہو گیا پھر انہوں نے پندرہ تاریخ کا روزہ رکھا تو وہ مکمل طور پر سفید ہو گئے اس لیے ان کا نام ایام بیض رکھا گیا ہے''۔

۴۷۳۱- عبدالاعلیٰ بن عامر (عو) ثعلبی

اس نے ابن حنفیہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں اس کے علاوہ سعید بن جبیر ابوبختری سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اسرائیل، شعبہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں امام احمد اور امام نے اسے ضعیف قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: اس نے ابن حنفیہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ ہوا کے مانند (بیکار ہے)
گویا کہ انہوں نے اس روایت کو مستند قرار نہیں دیا سفیان ثوری نے بھی اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔
احمد بن زبیر نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ راوی قوی نہیں ہے ایک اور قول کے مطابق اس کا انتقال 129 ہجری میں ہوا۔

۴۷۳۲- عبدالاعلیٰ بن عبداللہ،

یہ موسیٰ بن یعقوب زمعی کا استاد ہے یہ پتا نہیں چل سکا یہ کون ہے عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی اور اس کا استاد اسماعیل جو مزینہ قبیلے کا آزاد کردہ غلام ہے' وہ بھی اس کی مانند ہے' یعنی اس کی بھی شناخت نہیں ہو سکی۔

۴۷۳۳-(صح) عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ (ع) سامی.

اس کا اسم منسوب بصری ہے یہ صدوق ہے یہ حدیث المعرفت کا مالک ہے اس نے حمید اور جریری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس

سے بندار فلاس اور ایک جماعت" نے" روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے محمد بن سعد کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا مندار کہتے ہیں: اللہ کی قسم یہ شخص یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اس کی دونوں ٹانگوں میں سے کون سی زیادہ لمبی ہے۔ اس کا انتقال 189 ہجری میں ہوا۔

۴۷۳۴- عبدالاعلیٰ بن عبدالرحمٰن.

یہ بقیہ کا استاد ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اس کی نقل کردہ روایات بھی منکر ہیں جو اس نے حضرت عبداللہ بن عباس کے حوالے سے مرفوع روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

من حفظ علی امتی اربعین حدیثًا.

"جو شخص میری امت کے لیے 40 احادیث زبانی یاد کر لے"

امام بخاری نے یہ روایت کتاب الضعفاء میں احمد بن صالح کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۴۷۳۵- عبدالاعلیٰ بن محمد.

اس نے یحییٰ بن سعید سے روایات نقل کی ہیں ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں: یہ سلیمان جو شرحبیل کا نواسہ ہے کے شیوخ میں سے ہے۔

۴۷۳۶- عبدالاعلیٰ بن ابی مساور (ق) کوفی جرار فاخوری.

اس نے امام شعبی سے روایات نقل کی ہیں جبارہ بن مغلس اس سے لاحق ہو گیا تھا محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ بن معین اور امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن نمیر اور نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ما من امرء یعتق رقبة مؤمنة الا اعتق الله بکل عضو منها عضوا منه من النار.

"جو شخص کسی مومن کی جان (غلام یا کنیز) کو آزاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (آزاد ہونے والے) کے ہر ایک عضو کے عوض میں اس (آزاد کرنے والے) کے ہر ایک عضو کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے"

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

والذی نفسی بیده لیدخلن الجنة الفاجر فی دینه، الاحمق فی معیشته.. الحدیث.

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ایسا شخص جنت میں ضرور داخل ہوگا جو اپنے دین میں گناہ گار ہو اور اپنے روزگار میں بے وقوف ہو"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان بلالا قال: یارسول الله، بابی انت وامی! اتبکی وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر!

قال: افلا اکون عبداً شکوراً! ویل لمن لم یتفکر!

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں کہ رو رہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گزشتہ آئندہ غم کی مغفرت کردی ہے تو نبی پاک نے فرمایا: کیا کہ میں شکرگزار بندہ نہ بنوں اس شخص کے لیے بربادی ہے جو غور وفکر نہیں کرتا"

طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ بیان نقل کیا ہے۔

دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حائطا، فجاء رجل فقرع الباب، فقال: یا انس، افتح وبشرہ بالجنۃ، فانہ سیلی الامر من بعدی، ففتحت فاذا ابوبکر.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس دروازہ کھولو، اور اسے جنت کی خوشخبری دے دو یہ شخص میرے بعد مسلمانوں کا امیر بنے گا میں نے دروازہ کھولا تو وہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے"

۴۷۳۷- عبدالاعلیٰ قرشی۔

اس نے عطاء سے، جبکہ اس سے موسیٰ بن اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۴۷۳۸- عبدالاعلیٰ کوفی۔

یہ جعفیین کا آزاد کردہ غلام ہے ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے یہ مجہول ہے۔

۴۷۳۹- عبدالاکرم (د) بن ابوحنیفہ

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں ان سے شعبہ نے روایات نقل کی ہیں ان کی شناخت حاصل نہیں ہوسکی البتہ یہ شیعہ کے جید مشائخ میں سے ایک ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔

(عبدالباقی)

۴۷۴۰- عبدالباقی بن قانع، ابوحسین حافظ۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: شاید اس نے حفظ کیا تھا لیکن پھر یہ غلطی کرنے لگا اور اس پر مصر رہنے لگا برقانی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک ضعیف ہے میں نے اہل بغداد کو دیکھا ہے کہ وہ اسے ثقہ قرار دیتے ہیں امام ابوالحسن فراط کہتے ہیں: اس نے اپنے مرنے سے دو سال پہلے اختلاط کا شکار ہو کر روایات بیان کی تھیں خطیب کہتے ہیں: مجھے نہیں پتا چل سکا کہ برقانی نے اسے کیوں ضعیف قرار دیا ہے لیکن ابن "قانع" نے جو اہل علم اور اہل درایت میں سے ہے اور میں نے اپنے زیادہ تر مشائخ کو دیکھا ہے کہ وہ اسے ثقہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ اپنی

آخری عمر میں تغیر کا شکار ہو گیا تھا اس کا انتقال 351 ہجری میں ہوا۔

۴۷۴۱- عبد باقی بن محمد بن ناقیا

یہ شاعر ہے اور معروف شخص ہے اس پر زندیق ہونے کا الزام ہے ہم اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے ہیں۔

(عبدالجبار)

۴۷۴۲- عبدالجبار بن احمد ہمذانی

یہ قاضی رہا ہے اور علم الکلام کا ماہر ہے اس نے ابوالحسن بن سلمیٰ القطان سے روایات نقل کی ہیں شاید ان سے روایت کرنے والا آخری شخص ہے اس کے حوالے سے تصانیف بھی منقول ہیں یہ چوتھی صدی ہجری کے بعد غالی معتزلیوں میں سے ایک ہیں۔

۴۷۴۳- عبدالجبار بن احمد سمسار۔

اس نے علی بن مثنیٰ طہوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے وہ روایت اس سے حافظ ابن مظفر نے نقل کی ہے۔

۴۷۴۴- عبدالجبار بن حجاج خراسانی۔

اس نے مکرم بن حکیم سے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے عقیلی کہتے ہیں: یہ سند مجہول ہے۔

۴۷۴۵- عبدالجبار بن سعید مساحقی۔

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں عباس اسفاطی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۷۴۶- عبدالجبار بن العباس (ت) شامی کوفی۔

اس نے ابواسحاق اور عون بن ابی جحیفہ سے روایات نقل کی ہیں ابونعیم کہتے ہیں: کوفہ میں اس سے بڑا جھوٹا اور کوئی نہیں تھا۔
عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کی متابعت نہیں کی گئی یہ شیعہ تھا۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے وکیع ابونعیم نے اس حوالے سے احادیث ہمیں بیان کی ہیں۔ لیکن یہ شیعہ تھا امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے جوزجانی کہتے ہیں: یہ اپنے برے مذہب میں یعنی شیعہ ہونے میں غالی تھا۔

۴۷۴۷- عبدالجبار بن عمارہ انصاری مدنی۔

یہ واقدی کا استاد ہے اور یہ مجہول ہے۔

۴۷۴۸- عبدالجبار بن عمر (ت، ق) ایلی، ابوعمر.

نافع اور ازہری کے حوالے سے اس نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوزرعہ نے اسے واہی قرار دیا ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ضعیف ہے۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

انه كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جاء ه رجل فساله عن فارة وقعت في ودك لهم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اطرحوها واطرحوا ما حولها ان كان جامدا.فقال: يا رسول الله، فان كان مائعا ؟ قال: فانتفعوا به ولا تاكلوه.

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اس دوران ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا: جوان لوگوں کی چربی میں گر گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اور اس کے اردگرد موجود (جمی ہوئی) چربی کو نکال کر پھینک دو اگر وہ جمی ہوئی ہو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر وہ پگھلی ہوئی ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم اسے اور کسی استعمال میں لے آؤ لیکن کھاؤ نہیں۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے امام ترمذی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۴۷۴۹- عبدالجبار بن عمر عطاردی، ابواحمد.

عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں بہت زیادہ وہم پایا جاتا ہے اور دیگر حضرات نے اس بارے میں ان کا ساتھ دیا ہے اس نے ابوبکر نہشلی سے حدیث کا سماع کیا تھا اس سے اس کے بیٹے احمد نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۷۵۰- عبدالجبار بن مسلم.

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں یہ ضعیف ہیں میں اس سے واقف نہیں ہوں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۴۷۵۱- عبدالجبار بن مغیرہ

اس نے ام کثیر سے یہ روایت نقل کی ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا کہ اگر بکری میں پھونک ماری جائے تو کیا اس کا وزن زیادہ ہو جاتا ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو ایک شخص نے کہا اس کا سامان آراستہ ہو جاتا ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں: اس بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۴۷۵۲- عبدالجبار بن نافع ضبی.

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لفظ ''ضَعف'' تلاوت کیا' تو آپ نے فرمایا: تم ''ضُعف'' پڑھو۔

یہ روایت منکر ہے۔ عقیلی نے اس کے بارے میں تذکرہ کیا ہے تاہم اس کی شناخت حاصل نہیں ہوسکی۔

۴۷۵۳- (صح) عبدالجبار بن الورد (د،س) مکی۔

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: اس کی بعض احادیث میں اس کی برخلاف نقل کیا گیا ہے اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

لو كان الفحش رجلا لكان رجل سوء.

''اگر بدزبانی کرنا انسانی شکل میں ہوتا' تو انتہائی بدصورت ہوتا''

میں یہ کہتا ہوں: یہ وہب بن ورد کا بھائی ہے' امام ابوحاتم اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۷۵۴- عبدالجبار بن وہب۔

یہ یحییٰ بن ایوب مقابری کا استاد ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کے نقل کردہ روایات محفوظ نہیں ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سعد بن طارق کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

نعمت الدنيا لمن تزود فيها لآخرته ما يرضى به ربه، وبئست الدار لمن صرعته عن آخرته، وقصرت به عن رضا ربه، فاذا قال العبد قبح الله الدنيا قالت الدنيا: قبح الله اعصانا للرب.

''بہترین دنیا وہ ہے جس میں آخرت کے لیے زادِ راہ حاصل کرلیا جائے ایسا زادِ راہ جس سے اس کا پروردگار راضی ہو اور برا گھر وہ ہے جو آدمی کو آخرت سے پچھاڑ دے اور اپنے پروردگار کی رضامندی سے دور کردے جب کوئی بندہ یہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا کو برا کردے تو دنیا یہ کہتی ہے اللہ تعالیٰ ہمارے پروردگار کے نافرمانوں کو برا کردے''

عقیلی کہتے ہیں: یہ الفاظ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر بھی منقول ہیں۔

(عبدالجلیل)

۴۷۵۵- (صح) عبدالجلیل بن عطیہ (د،س)

اس نے شہر بن حوشب اور دیگر حضرات کے حوالے سے بھی روایات نقل کی ہیں جو بصرہ کا رہنے والا ہے اور ''صدوق'' ہے۔

یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے ابن مہدی اور ابونعیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: یہ بعض اوقات وہم کا شکار ہوجاتا ہے۔

۴۷۵۶- عبدالجلیل۔

اس نے اپنے چچا کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من کظم غیظه ملاه الله امنا وایمانا.

''جو شخص اپنے غصے کو پی لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے امن اور ایمان سے بھر دیتا ہے''

امام بخاری کہتے ہیں: اس بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

(عبدالحافظ)

۴۷۵۷- عبدالحافظ بن عبدالمنعم بن غازی المقدسی.

اس نے بہت زیادہ لوگوں سے سماع کیا ہے احادیث تحریر کی ہیں اور اس نے حافظ ضیاء سے روایات نقل کی ہیں۔

690 ہجری میں یا اس کے بعد کی ان چیزوں پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا جو اس نے لوگوں کے لیے ثابت کی ہیں' کیونکہ اس کے حوالے سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ یہ مخبوط الحواس ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اگر کسی شخص کی (کسی روایت میں) کوئی چیز رہ گئی ہو تو یہ اس کی تکمیل کے لئے (اپنی طرف سے روایت ایجاد کر کے) اس کا اثبات کر دیتا ہے تاکہ اسے درہم مل جائیں' اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے۔

(عبدالحکم)

۴۷۵۸- عبدالحکم بن ذکوان (ق) بصری.

اس نے شہر اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ابوعمر حوضی اس کی خدمت میں حاضر ہوئے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں، ابوحاتم کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک عبدالحکم قسملی سے زیادہ پسندیدہ ہے یہ روایت زیادہ باپردہ ہے۔

۴۷۵۹- عبدالحکم بن عبداللہ القسملی.

اس کا اسم منسوب بصری ہے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ قرس بن حبیب اور عفان ''نے'' اس سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول: إن من مكارم الاخلاق ان تعفو عمن ظلمك، وتصل من قطعك، وتعطي من حرمك.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: اچھے اخلاق میں یہ بات شامل ہے کہ جو تمہارے ساتھ زیادتی کرے تم اس کے ساتھ درگزر کرو جو شخص تمہارے رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرے تم اس کے رشتہ داری کے حقوق کی حفاظت کرو اور جو شخص تمہیں محروم رکھے تم اسے عطاء کرو''

۴۷۶۰- عبدالحکم بن عبداللہ.

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' یہ ضعیف ہے' شاید یہ حکم بن عبداللہ ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے

۴۷۶۱- عبدالحکم.

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت حاصل نہیں ہوسکی اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے شاید یہ عبدالحکم بن میسرہ ہے۔

۴۷۶۲- عبدالحکم بن میسرہ

اس نے ابن جریج کے حوالے سے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ما رؤی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مادا رجلیہ بین اصحابہ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی اپنے اصحاب کے درمیان پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا''

یہ روایت اس سے محمد بن طوسی نے نقل کی ہے' ابوموسیٰ مدینی کہتے ہیں: میں جرح یا تعدیل کے حوالے سے اس سے واقف نہیں ہوں۔

۴۷۶۳- عبدالحکم

بکر بن سالم نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

(عبدالحکیم)

۴۷۶۴- عبدالحکیم بن عبداللہ بن ابی فروہ مدنی

یہ اسحاق کا بھائی ہے یہ کم درجے کا صالح شخص ہے اس کے بارے میں ابوالحسن امام دارقطنی نے یہ کہا ہے یہ کم روایات نقل کرنے والا شخص تھا البتہ اس پر اعتبار کیا جائے گا' عقیلی کہتے ہیں: اس نے عباس بن سہل کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جس میں اس کی متابعت بھی نہیں کی گئی اور اس کی شناخت صرف ان روایات کے حوالے سے ہے جو واقدی نے اس کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

۴۷۶۵- عبدالحکیم بن منصور (ت) واسطی

اس نے عبدالملک بن عمیر اور یونس بن عبید سے' جبکہ اس سے اسحاق بن شاہین اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' امام یحییٰ بن معین اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔

۴۷۶۶- عبدالحکیم بصری'

یہ سعید بن ابوعروبہ کا کاتب تھا' امام دارقطنی کہتے ہیں: اسے متروک قرار دیا گیا ہے۔

(عبدالحمید)

۴۷۶۷- عبدالحمید بن ابراہیم (س) ابوتقی حمصی۔

اس نے عفیر بن معدان سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے محمد بن عوف کہتے ہیں: ان کی بینائی رخصت ہوگئی تھی ہم نے اسحاق کے پاس ایک نسخہ دیکھا جو ابن سالم کا تھا ہم وہ اٹھا کر اس کے پاس لے آئے اسے تلقین کرنے لگے تو یہ سند کو محفوظ نہیں رکھتا تھا۔ البتہ کچھ متن محفوظ کر لیتا تھا تو ہم نے اس سے احادیث نوٹ کرنے میں خواہش پرستی نے ابھارا۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' البتہ دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

۴۷۶۸- عبدالحمید بن امیہ

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۴۷۶۹- (صح) عبدالحمید بن ابی اویس (خ، د، م، س، ق) عبداللہ بن عبداللہ ابوبکر مدنی۔

یہ اسماعیل کا بھائی ہے' اس نے ابن ابی ذئب، سلیمان بن بلال اور ایک مخلوق سے' جبکہ اس سے اس کے بھائی' (اس کے علاوہ) ایوب بن سلیمان، اور ابن راہویہ نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

جہاں تک ازدی کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا، میں یہ کہتا ہوں یہ ان کی طرف سے انتہائی ناپسندیدہ غلطی ہے اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: ابوبکر عبدالحمید حجت ہے' امام ابوداؤد نے اسے اس کے بھائی سے کہیں زیادہ مقدم قرار دیا ہے۔

۴۷۷۰- عبدالحمید بن بحر، بصری۔

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں: ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا، ابن عدی نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

اذا كان يوم القيامة قيل: ياهل الجمع، غضوا ابصاركم تمر فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم، فتمر وعليها ريطتان خضراوان.

"جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ کہا جائے گا اے اہل محشر تم اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ رسول اللہ کی صاحبزادی فاطمہ گزر جائیں جب وہ گزریں گے تو ان کے دو سبز چادریں ہوں گے"۔

۴۷۷۱- عبدالحمید بن بہرام (ت، ق)

یہ شہر بن حوشب کا شاگرد ہے' یحییٰ بن معین اور ابوداؤد طیالسی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: شہر کے حوالے

سے نقل کردہ اس کی روایات مستند ہیں انہوں نے یہ بھی کہا ہے اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

امام احمد کہتے ہیں: شہر کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایات مقاربت کے حوالے سے ہیں محمد بن مثنیٰ کہتے ہین: میں نے یحییٰ بن معین یا عبدالرحمٰن بن مہدی کو عبدالحمید بن بہرام کے حوالے سے بھی کوئی احادیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔

قطان یہ کہتے ہیں: جو شخص شہر کی نقل کردہ روایت کا علم حاصل کرنا چاہتا ہو اس پر عبدالحمید بن بہرام کی خدمت میں رہنا لازم ہے۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: شہر کے بارے میں اس کی وہی حیثیت ہے جو سعید مقبری کے بارے میں لیث کی ہے۔

۴۷۷۲- (صح) عبدالحمید بن جعفر (م، عو) بن عبداللہ بن الحکم انصاری مدنی۔

اس نے اپنے والد نافع اور محمد بن عمرو بن عطاء سے، جبکہ اس سے یحییٰ القطان، ابوعاصم اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام احمد نے بھی اسی طرح کہا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے ثوری نے اس پر تنقید کی ہے کیونکہ اس نے محمد بن عبداللہ کے ساتھ خروج کیا تھا امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا باقی اللہ بہتر جانتا ہے البتہ علی بن مدینی نے یہ کہا ہے کہ یہ قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا لیکن یہ ہمارے نزدیک ثقہ ہے۔ انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ سفیان نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۷۷۳- عبدالحمید بن حبیب (ت، ق) ابن ابی عشرین،

یہ امام اوزاعی کا کاتب تھا امام احمد، امام ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ دحیم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابوجماہر اور ہشام نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس نے امام اوزاعی کے علاوہ اور کسی سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۴۷۷۴- عبدالحمید بن حسن (ت) ہلالی۔

اس نے قتادہ اور ابوتیاح سے، جبکہ اس سے علی بن حجر، داہر بن نوح اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ شیخ ہے ابن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے امام ابوزرعہ اور امام دارقطنی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے عثمان دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ثقہ ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لا نکاح الا بولی "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

ابواسحاق سے اس روایت کو نقل کرنے میں اسرائیل اور شعبہ نے اس کی متابعت کی ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس بارے میں اصل یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔

۴۷۷۵- عبدالحمید بن حمید بن شفی۔

یہ عیسیٰ غنجار کا استاد ہے یہ مجہول ہے۔

۴۷۷۶- عبدالحمید بن ربیع یمامی۔

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اول من يخرج عليكم من هذه الخوخة رجل يتمتع في دنياه ولا خلاق له في الآخرة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس دروازے سے جو شخص تمہارے سامنے آئے گا وہ ایک ایسا شخص ہوگا جو دنیا میں ہی فائدہ حاصل کر رہا ہے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے''

عقیلی کہتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی عبدالحمید نامی اس راوی سے منقول ہے۔

۴۷۷۷- عبدالحمید بن زید عمی۔

اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

اذا جاوزتم الخمسين من مهاجرى الى المدينة فانه سيكون جوار ورباط، قالوا: يا رسول الله، ويكون بمكة رباط ؟ قال: لتجيئون عدو الكعبة ما تدرون من اى ارجائها يجيئون، فما رباط تحت ظل السماء افضل من رباط مكة.

''جب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے والے لوگ پچاس سے زیادہ ہو جائیں تو پھر عنقریب پناہ ہوگی اور پہرہ داری ہوگی لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا مکہ میں بھی پہرہ داری ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کعبہ کے دشمن کے پاس آؤ گے اور تمہیں یہ پتہ نہیں ہوگا کہ وہ لوگ کس امید کے تحت آئے ہیں' تو آسمان کے نیچے مکہ کی پہرے داری سے زیادہ فضیلت اور کون سی پہرے داری کو حاصل ہو سکتی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں یہ روایت جھوٹی ہے۔

۴۷۷۸- عبدالحمید بن زیاد (ق) بن صیفی بن صہیب۔

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری کہتے ہیں: ان کا ایک دوسرے سے سماع پتا نہیں چل سکا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت صہیب کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لا تبغضوا صهيبا ''صہیب سے بغض نہ رکھو''۔

۴۷۷۹- عبدالحمید بن سالم.

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من لعق العسل ثلاث غدوات فی الشهر لم يصبه عظيم من البلاء.

''جو شخص ایک مہینے میں تین مرتبہ صبح کے وقت شہد چاٹ لے گا اسے بڑی آزمائش (یعنی بیماری لاحق نہیں ہوگی)

امام بخاری بیان کرتے ہیں: اس کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع پتا نہیں چل سکا۔

میں یہ کہتا ہوں یہ روایت سعید بن زکریا مدائنی نے بھی نقل کی ہے اور اس میں زبیر کے حوالے سے منقول ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے زبیر کے علاوہ اور کسی نے اس احادیث نقل نہیں کی ہے۔

۴۷۸۰- عبدالحمید بن سری

یہ مجہول لوگوں میں سے ایک ہے اور اس کی نقل کردہ یہ روایت منکر ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لیس فی صلاة الخوف سهو.

''نماز خوف میں سہو نہیں ہوتا''۔

امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: عبدالحمید نامی راوی مجہول ہے۔ اس نے عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک موزوں روایت نقل کی ہے۔ امام دراقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۷۸۱- عبدالحمید بن سلمہ (س، ق).

عثمان بتی نے اس کے حوالے حدیث بیان کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۴۷۸۲- عبدالحمید بن سلیمان (ت، ق) مدنی.

یہ فلیح کا بھائی ہے اس نے ابوزناد اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ابن دورقی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ثقہ نہیں ہے عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے امام نسائی امام دراقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے یہ ضعیف ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

لا سبق الا فی نصل او حافر.

''مقابلہ صرف اونٹ اور گھوڑے کی دوڑ میں ہوسکتا ہے''

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

قیدوا العلم بالکتاب.

''تحریر کرکے علم کو مقید کرلو''

ابن مدینی کہتے ہیں: عبدالحمید اور اس کا بھائی فلیح دونوں ضعیف ہیں۔

۴۷۸۳- عبدالحمید بن سنان (د،س).

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی بعض حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام بخاری کہتے ہیں:
اس نے عبید بن عمیر سے روایات نقل کی ہیں اور اس کی نقل کردہ احادیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

میں یہ کہتا ہوں اس نے عبید کے حوالے سے اس کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے۔

الکبائر تسع، وفی ذلک عقوق الوالدین المسلمین، واستحلال البیت.

''کبیرہ گناہ نو ہیں ان میں سے ایک مسلمان ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے اور بیت کو حلال قرار دینا ہے''۔

یہ روایت معاذ بن ہانی نے اپنی سند کے ساتھ عبدالحمید بن سنان نامی راوی سے نقل کی ہے۔

۴۷۸۴- عبدالحمید بن سوار.

اس نے ایاس بن معاویہ سے روایات نقل کی ہیں امام ابوزرعہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۴۷۸۵- عبدالحمید بن صفوان، ابوالسوار.

اس نے ہشیم سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

۴۷۸۶- عبدالحمید بن عبداللہ (د) بن عبداللہ بن عمر عمری.

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو صدقہ کرنے کے بارے میں ہے' یحییٰ بن سعید انصاری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۴۷۸۷- عبدالحمید بن عبداللہ (س) مخزومی.

یہ تابعی ہے' حبیب بن ابوثابت کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۴۷۸۸- عبدالحمید بن عبدالواحد (د).

میرے علم کے مطابق بندار کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی اس نے ام جنوب سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

۴۷۸۹- عبدالحمید بن عبدالرحمٰن (خ،د،ت،ق)، ابویحییٰ حمانی کوفی،

اس نے اعمش اور ان کے طبقے کے حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عباس دوری اور محمد بن عاصم نے روایات نقل کی ہیں' مختلف حوالوں سے یہ بات منقول ہے کہ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے البتہ ان سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ انہوں نے اسے

ضعیف قرار دیا ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔
امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ارجاء کے عقیدے کا داعی تھا ابن سعد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۴۷۹۰- عبدالحمید بن قدامہ

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے فاغیہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۴۷۹۱- عبدالحمید بن موسیٰ المصیصی.

عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت میں اس کے برخلاف ہی نقل کیا گیا ہے۔
فریابی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من لا یؤدی زکاته یجیء یوم القیامة شجاع اقرع ینهشه.
''جو شخص اپنی زکوٰۃ کو ادا نہیں کرے گا تو وہ زکوٰۃ قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں آئے گی جو اسے ڈسے گی''
یہ روایت علی بن معبد نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہی اولیٰ ہے۔

۴۷۹۲- عبدالحمید بن یحییٰ

عبدالصمد سلیمان کے علاوہ اور کسی نے' میرے علم کے مطابق' اس سے روایت نقل نہیں کی اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

غط راسك من الناس وان لم تجد الا خیطا.
''لوگوں کے سامنے آتے ہوئے اپنے سر کو ڈھانپ لو خواہ کسی دھاگے کے ذریعے ہی ڈھانپوں''
یہ روایت عقیلی نے نقل کی ہے۔

۴۷۹۳- عبدالحمید بن یوسف.

اس نے میمون بن مہران کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے اس کا تعلق رقہ سے ہے عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۴۷۹۴- عبدالحمید السقا.

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۷۹۵- وعبدالحمید، مولیٰ (د) بنی ہاشم.

اس نے اپنی والدہ سے روایات نقل کی ہیں اور یہ دونوں یعنی (یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

(عبدالخالق، عبدالخبیر)

۴۷۹۶- عبدالخالق بن زید بن واقد.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں یہ "لین" ہے۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔

سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قول الناس: تقبل الله منا ومنكم.قال: ذاك فعل اهل الكتاب، وكرهه.

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کے بارے میں دریافت کیا اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری طرف سے قبول کرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اہل کتاب کا طریقہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا۔

۴۷۹۷- عبدالخالق بن فیروز جوہری.

سخاوی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں حافظ علی بن مفضل کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے حافظ ضیاء الدین کہتے ہیں: محدثین نے اس سے سماع کے بارے میں کلام کیا ہے ابن نجار نے بھی اس کے مجروح ہونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۴۷۹۸- عبدالخالق بن منذر.

اس نے ابن ابونجیح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

من حفظ على امتي اربعين حديثاً.

"جو شخص میری امت کے لیے 40 احادیث یاد کرے گا"

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' حسن بن قتیبہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۷۹۹- عبدالخالق.

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ عنبسہ بن عبدالرحمٰن نے اس روایات نقل کی ہیں' یہ واہی ہے۔

۴۸۰۰- عبدالخبیر (د).

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت ثابت بن قیس سے روایات نقل کی ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے میں یہ کہتا ہوں: فرج بن فضالہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(عبدربہ)

۴۸۰۱- عبدربہ بن ابی امیہ

حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ کے حوالے سے اس نے چوری کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور اس سے ابن جریج کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۴۸۰۲- عبدربہ بن بارق (ت) حنفی یمامی.

یہ ہشیم کے زمانے میں تھا امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

سمعت ابن عباس انه سمع النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول لعائشة، یا موفقة، انا فرط امتی، لن یصابوا بمثلی

"میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہوئے سنا ہے توفیق یافتہ عورت میں اپنی امت کا پیشورو یعنی (میزباں) ہوں گا اور انہیں مجھ جیسا (میزبان) نہیں ملے گا"

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے ایک مرتبہ انہوں کہا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۴۸۰۳- عبدربہ بن الحکم طائفی.

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے یہ مجہول ہے، عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی اس کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۸۰۴- عبدربہ بن سلیمان.

اسماعیل بن عیاش نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں: یہ مجہول ہے اس کا ذکر ابن حبان کی کتاب الثقات میں ہے۔

۴۸۰۵- (صح) عبدربہ بن نافع (خ، م، د، س، ق)، ابوشہاب حناط.

یہ صدوق ہے اس کے حافظے میں کچھ خرابی تھی علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابوشہاب نامی یہ راوی حافظ الحدیث نہیں ہے یحییٰ اس کے معاملے سے راضی نہیں تھے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے تاہم یہ متین نہیں ہے محدثین نے اس کے حافظے کے بارے میں کلام کیا ہے ابن خراش اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے یہ صدوق ہے۔

۴۸۰۶- عبدربہ، ویقال عبدرب (د،س).

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے قتادہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ایک قول کے مطابق اس کا نام ابن یزید ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا نام ابویزید ہے۔

اس نے ابوعیاض کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ابن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۴۸۰۷- عبدربہ، کنیہ ابونعامہ سعدی.

امام بیہقی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(عبدالرحمٰن)

۴۸۰۸- عبدالرحمٰن بن ابراہیم قاص.

اس نے محمد بن منکدر سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس کا اسم منسوب بصری ہے اور ایک قول کے مطابق کرمانی ہے اور ایک قول کے مطابق یہ مدنی ہے عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

اطلبوا الخير عند حسان الوجوه.

''بھلائی کو خوبصورت چہروں والوں کے پاس تلاش کرو''

عفان نے بھی اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ایک قول کے مطابق امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ امام احمد بن حنبل یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من كان عليه صوم رمضان فليسرده ولا يقطعه.

''جس کے ذمے رمضان کے روزوں کی (قضاء) لازم ہو تو وہ انہیں درپے رکھے انہیں منقطع نہ کرے''

یہ روایت امام درقطنی نے نقل کی ہے۔

۴۸۰۹- عبدالرحمٰن بن ابراہیم راسبی.

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں اس نے ایک طویل جھوٹی روایت نقل کی ہے جس میں ایجاد کرنے کا الزام اس کے سر ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ ابوموسیٰ اشعری کے حوالے سے غار کا واقعہ بیان کیا ہے جو طرقیہ فرقے کی ایجاد سے مشابہت رکھتا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جو اس وقت قادسیہ میں موجود تھے خط میں یہ لکھا کہ حضرت نضلا بن معاویہ انصاری کو حلوان کی طرف بھیج دو تا کہ وہ

وہاں پر حملہ کر دے انہوں نے وہاں پر حملہ کیا تو وہاں انہیں مال غنیمت حاصل ہوا اس دوران عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت نضلا نے اذان دی تو ایک پہاڑ سے کسی نے جواب دیا اے نضلا تم نے بڑی ذات کی کبریائی بیان کی ہے اس کے بعد راوی نے پوری روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

ہم نے دریافت کیا تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اس نے جواب دیا میں زرنب بن برثملا ہوں جس کے بارے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے وصیت کی تھی اور انہوں نے میرے لیے طویل عمر کی دعا کی تھی کہ جب تک وہ دوبارہ آسمان سے نیچے نہیں اترے (میں اس وقت تک زندہ رہوں) اس کے بعد پورا واقعہ ہے لیکن یہ درست نہیں ہے۔

میرے نزدیک راوی کا نام عبداللہ بن ایوب مخرمی ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ یہ واقعہ مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

۴۸۱۰- عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی.

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اس نے لیث سے روایات نقل کی ہیں اس کی نقل کردہ روایت موضوع ہے یہ روایت عبدالرحمٰن بن عفان نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عقبیٰ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' یہ روایت اس سیب کے بارے میں ہے جو حضرت عثمان کے لیے مخصوص حور کے ہاتھ سے گر گیا تھا۔

۴۸۱۱- عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن سوید منقری.

اس نے ابواسرائیل ملائی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف اور مجہول ہے۔

۴۸۱۲- عبدالرحمٰن بن احمد موصلی.

اس نے اسحاق بن عبدالواحد کے حوالے سے امام مالک سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۴۸۱۳- عبدالرحمٰن بن احمد قزوینی.

اس نے ابوالحسن بن سلمہ قطان سے روایات نقل کی ہیں' یہ اپنے شہر کے لوگوں کے نزدیک ضعیف شخص ہے یہ بات خطیب نے بیان کی ہے انہوں نے اس سے حدیث بھی نقل کی ہے اس کا انتقال 413 ہجری میں ہوا۔

۴۸۱۴- عبدالرحمٰن بن اخنس.

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اس طرح (درج ذیل راوی کی بھی شناخت پتا نہیں چل سکی)

۴۸۱۵- عبدالرحمٰن بن آدم.

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۴۸۱۶- عبدالرحمٰن بن اسحاق (م،عو) مدنی،

یہ عبادت گزار شخص تھا امام احمد کہتے ہیں: حدیث میں یہ صالح ہے البتہ اس نے ابوزناد کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں: امام

ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے البتہ یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

قطان کہتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں (یا اس کے شہر میں) اس کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے لوگوں کو اس کی تعریف کرتے ہوئے نہیں پایا عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ثقہ ہے جبکہ ایک مقام پر انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ صالح الحدیث ہے۔

عثمان نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ثقہ ہے ابن عیینہ کہتے ہیں کہ یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اس لیے اہل مدینہ نے اسے جلاوطن کر دیا تھا تو یہ اس پانی کے قریب رہائش اختیار کر گیا تھا جہاں ولید کو قتل کیا گیا تھا تو ہم اس کے پاس نہیں بیٹھے تھے عبدالحق کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

لا تدعوهما ولو طردتكم الخيل - يعني سنة الفجر.

''تم ان دونوں کو نا چھوڑنا خواہ گھوڑے تم پر حملہ آور ہو رہے ہوں یعنی فجر کی سنتوں کو''۔

ابن سیلان نامی راوی کی شناخت پتا نہیں چل سکی ایک قول کے مطابق اس کا نام عبدربہ ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا نام جابر ہے عجلی کہتے ہیں: اس کی احادیث کو نوٹ کیا جائے گا یہ قوی نہیں ہے امام ابوحاتم نے بھی اسی طرح کہا ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے جن کے حافظہ پر اعتماد کیا جائے اگرچہ یہ ان لوگوں میں سے ہے کہ جن میں بعض صورت حال میں احتمال موجود ہوتا ہے امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : شهدت مع عمومتي حلف المطيبين فما احب ان انكثه - او كلمة نحوها - وان لي حمر النعم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے چچاؤں کے ساتھ مطیبین کے حلف میں شرکت کی تھی اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اس کی خلاف ورزی کروں، خواہ اس کے عوض میں مجھے سرخ اونٹ ملیں، (یہاں راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے)''

یہ روایت خالد بن عبداللہ نے بھی نقل کی ہے اور انہوں نے اس کی سند میں جبیر نامی راوی کا ذکر نہیں کیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

سالت ربي اللاهين من ذرية البشر فاعطاني.

''میں نے اپنے پروردگار سے اولاد بشریت میں لھف کرنے والوں کے بارے میں سوال کیا تو اس نے یہ چیز مجھے عطاء کر دی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوشریح کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ان اعتى الناس على الله من قتل غير قاتله، ومن طلب بذحل الجاهلية فى الاسلام.

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ گناہ گار وہ شخص ہوگا جو ناحق طور پر کسی کو قتل کرے گا۔

یا جو شخص اسلام میں زمانہ جاہلیت کے کس حق کے حصول کا طلب گار ہوگا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان النبى صلى الله عليه وسلم وقف على الحبشة وهم يلعبون، فقال: خذوا بنى ارفدة حتى يعلم اليهود والنصارى ان فى ديننا فسحة. فقالوا: يا ابا القاسم الطيب. فحسر عن ذراعيه فانذعروا

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ حبشیوں کے پاس ٹھہر گئے جو کرتب دیکھا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنوارفدہ اس کو جاری رکھو تاکہ یہودیوں اور عیسائیوں کو پتا چل جائے کہ ہمارے دین میں گنجائش ہے لوگوں نے عرض کی: اے ابوالقاسم اے طیب تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلائیوں سے کپڑا اٹھایا تو وہ لوگ گھبرا گئے۔

یہ روایت منکر ہے یہ ایک اور واہی سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

۴۸۱۷- عبدالرحمن بن اسحاق (د،س) ابوشیبہ واسطی

یہ نعمان بن سعد کا شاگرد ہے محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ابوطالب کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ کوئی چیز نہیں ہے یہ منکر الحدیث ہے اس نے امام شعبی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ ابن ادریس، ابومعاویہ اور ابن فضیل نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس سے منکر روایات منقول ہیں اور حدیث میں یہ اس پائے کا نہیں ہے امام دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ضعیف ہے اور ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے یہ متروک ہے۔

معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ کوفہ کا رہنے والا ہے ضعیف ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے یہ ضعیف ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كل شهر حرام تام ثلاثون يوما وثلاثون ليلة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ہر مہینہ مکمل تیس دن اور تیس راتوں کا ہوتا ہے''

۴۸۱۸- عبدالرحمن بن اسحاق، ابوعبدالکریم۔

جوزجانی کہتے ہیں: حدیث میں یہ قابل تعریف نہیں ہے۔

۴۸۱۹- عبدالرحمن بن اشرس۔

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں اس کی حالت مجہول ہے ابن جنید کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ امام دارقطنی

نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۸۲۰- عبدالرحمٰن بن ستن.

ابن ماکولا کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جس میں اس کی متابعت نہیں کی گئی

۴۸۲۱- عبدالرحمٰن بن آمین

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ مدینہ منورہ کا رہنے والا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۴۸۲۲- عبدالرحمٰن بن امیہ.

اس سے روایت نقل کرنے میں اس کا بیٹا عمر منفرد ہے یہ زہری کا استاد ہے۔

۴۸۲۳- عبدالرحمٰن بن (ابی) امیہ مکی.

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے ایک تابعی سے نقل کی ہے اور وہ روایت منکر ہے۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۴۸۲۴- عبدالرحمٰن بن ایوب سکونی.

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

لو اذن اللہ لاھل الجنة لتبايعوا بالعطر والبز.

اگر اللہ تعالیٰ اہل جنت کو اجازت دے دے تو وہ عطر کے عوض میں ریشم کی خرید و فروخت شروع کر دیں۔

یہ روایت حسین بن اسحاق تستری نے ان سے نقل کی ہے اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے عقیلی کہتے ہیں: اس کے بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۴۸۲۵- عبدالرحمٰن بن بدیل (س، ق) بن میسرة.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں یہ ضعیف ہے یہ بات یحییٰ نے بیان کی ہے ابن حبان نے اسے واہی قرار دیا ہے اور انہیں اس بارے میں وہم ہوا ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن بدیل بن ورقہ (اس کا نام ہے) البتہ ان دونوں حضرات کے علاوہ نے اسے قوی قرار دیا ہے امام نسائی نے اس سے استدلال کیا ہے امام ابوداؤد اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں حالانکہ وہ لوگوں پر خاصی تنقید کرتے ہیں ابوجعفر سلمی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان للہ اھلین من الناس. قالوا: ومن ھم یارسول اللہ؟ قال:

اهل القرآن، هم اهل الله وخاصته.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے لوگوں میں سے کچھ لوگ اللہ والے ہوتے ہیں لوگوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو قرآن پڑھنے والے ہوں۔

یہ اللہ والے ہیں اور اس کے مخصوص لوگ ہیں

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے اور امام ابن ماجہ نے ابن مہدی کے حوالے سے نقل کی ہے امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں یہ روایت عبدالصمد بن بدیل سے نقل کی ہے جو اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۴۸۲۶- عبدالرحمٰن بن بشر غطفانی.

اس نے ابواسحاق کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ اور اس کے نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۴۸۲۷- عبدالرحمٰن بن بشیر دمشقی.

اس نے محمد بن اسحاق سے روایات نقل کی ہیں اور ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے جبکہ کتاب مجمع الذواء میں یہ بات منقول ہے ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۸۲۸- عبدالرحمٰن بن بشیر ازدی

اس نے اپنے والد بشیر بن یزید کے حوالے سے امام مالک کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

اصنع المعروف الی کل احد، فان لم یصب اهله کنت انت اهله.

''ہر شخص کے ساتھ اچھائی کرو کیونکہ اگر وہ اس کے اہل تک نہیں بھی پہنچے گی تو تم اس کے اہل ہو''

یحییٰ بن محمد نے اس سے روایت نقل کی ہے اس کی سند تاریک ہے اور نقل کردہ روایت جھوٹی ہے امام دارقطنی نے مطلق طور پر اس کے راویوں کو ضعیف اور مجہول قرار دیا ہے۔

۴۸۲۹- عبدالرحمٰن بن ابی بکر (د).

اس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ صرف ابوحول عامری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۸۳۰- عبدالرحمٰن بن ابی بکر (ت، ق) ملیکی مکی.

اس نے اپنے چچا ابن ابوملائکہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من اعطی حظه من الرفق اعطی حظه من خیر الدنیا والآخرة.

''جس شخص کو نرمی میں سے حصہ عطا کر دیا گیا ہو اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی میں سے بڑا حصہ عطا کر دیا گیا۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے جس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من قرا آیة الکرسی وحم المؤمن، عصم من کل سوء.

''جو شخص آیت الکرسی اور حامیم المومن کی تلاوت کرے گا وہ ہر برائی سے محفوظ رہے گا''

۴۸۳۱- عبدالرحمٰن بن بہمان (ق) حجازی.

عبداللہ بن عثمان بن خثیم کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں ابن مدینی کہتے ہیں: ہم اس سے واقف نہیں ہیں۔

۴۸۳۲- عبدالرحمٰن بن بیلمانی (عو).

یہ مشہور تابعین میں سے ایک ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں امام ابو حاتم نے انہیں ''لین'' قرار دیا ہے، امام دار قطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

ان کے ذریعے حجت قائم نہیں ہو سکتی ابن حبان نے ان کا تذکرہ کتاب الثقات میں کرتے ہوئے یہ کہا ہے ان سے زید بن اسلم، سماک بن فضل اور ربیعہ نے روایات نقل کی ہیں ایک قول کے مطابق یہ بڑے شاعروں میں سے ایک ہیں۔

۴۸۳۳- عبدالرحمٰن بن ثابت (د، ت، ق) بن ثوبان دمشقی زاہد.

اس نے اپنے والد، عطاء اور نافع کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ عاصم بن علی، علی بن جعد اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس میں سلامتی پائی جاتی ہے یہ مستجاب الدعوات تھا امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ضعیف ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے لیکن صدوق ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی احادیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

ابن ثوبان کے حوالے سے خروج سے متعلق کچھ منقول ہے تاہم ولید بن ثوبان کی طرف ایک خط لکھا تھا۔

جس میں یہ تحریر تھا کہ اپنے والد کی وفات سے پہلے تم یہ سمجھتے تھے کہ باجماعت نماز ترک کرنا حرام ہے اور اب تمہاری یہ رائے ہو گئی ہے تم جمعہ اور جماعت کو ترک کرنے کو بھی حلال قرار دیتے ہو۔

عباس بن ولید نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے جب وہ سال آیا جس میں ستارے بکھر گئے تھے تو ایک رات ہم صحرا کی طرف نکلے ہم امام اوزاعی کے ساتھ تھے ہمارے اور بھی ساتھی ساتھ تھے ہمارے ساتھ ابن ثوبان بھی تھا راوی کہتے ہیں: تو اس نے اپنی تلوار نکالی

اور بولا اللہ تعالیٰ نے سختی کی ہے تو تم لوگ بھی سختی کرو ان لوگوں نے اسے برا کہنا شروع کیا اور اسے اذیت پہنچائی شروع کی تو امام اوزاعی نے کہا عبدالرحمٰن سے قلم اٹھالیا گیا ہے یعنی یہ پاگل ہو گیا ہے اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

انهار الجنة تخرج من تحت تلال المسك.

''جنت کی نہریں مشک کے ٹیلوں کے نیچے سے نکلتی ہیں''۔

اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

الدنيا ملعونة، ملعون ما فيها الا ذكر الله وما والاه، وعالم ومتعلم.

''دنیا ملعون ہے اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے' سوائے اللہ کے ذکر کے اور اللہ کا ذکر کرنے والے شخص کے' عالم کے اور علم حاصل کرنے والے کے (یعنی یہ ملعون نہیں ہیں)''

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے۔

يؤتى يوم القيامة بالدنيا فيماز ما كان لله منها ثم يقذف بسائرها في النار.

''قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا' پھر اس سارے کے سارے کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

عقیلی کہتے ہیں: اس بارے میں عبدالرحمٰن نامی راوی کی متابعت صرف ان لوگوں نے کی ہے جو اس سے کم تر درجے کے ہیں یا اس کے مانند مرتبے کے ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی نقل کیا ہے۔

ان الله يقبل توبة العبد ما لم يغرغر.

''اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا ہے جب تک اس پر نزاع کا عالم طاری نہیں ہوتا''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : عمران بيت المقدس خراب يثرب، وخراب يثرب خروج الملحمة، وخروج الملحمة فتح القسطنطينية، وفتح القسطنطينية (خروج) الدجال.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیت المقدس کی آبادکاری اور یثرب کا برباد ہونا پھر یثرب کا برباد ہونا اور ملحمہ کا نکلنا اور پھر ملحمہ کا نکلنا اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور پھر قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجال کا نکلنا''۔

فلاس نے ابن ثوبان نامی راوی کو ثقہ قرار دیا ہے' اس کا انتقال 165 ہجری میں ہوا' اس وقت اس کی عمر 90 سال تھی۔

۴۸۳۴- عبدالرحمٰن بن ثابت (ق) بن صامت

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام يصلي في بني عبد الاشهل، وعليه كساء ملتف به، يقيه

برد الحصا.

''نبی اکرم ﷺ بنوعبد اشہل کے محلے میں نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوئے' آپ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس کے ذریعے آپ کنکریوں کی ٹھنڈک سے بچ رہے تھے''۔

یہ روایت ابراہیم بن اسماعیل بن ابوحبیبہ نے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کا ثبت راویوں سے مختلف طور پر روایت نقل کرنا فحش ہوا تو اسے ترک کر دیا گیا۔ امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ منکر الحدیث نہیں ہے اور اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اس کے حوالے سے اس کے بیٹے نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ثقہ راویوں میں کیا ہے' اس کے حوالے سے ان کے دونوں قول کالعدم قرار پائیں گے۔

۴۸۳۵- عبدالرحمٰن بن ثابت.

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ یہ روایت ابومروان نے اس سے نقل کی ہے، اور اس میں بھی مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۴۸۳۶- عبدالرحمٰن بن ثابت الاشہلی.

اس نے عباد بن بشر سے، اور اس سے صرف حصین شہلی سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۸۳۷- عبدالرحمٰن بن ثروان (خ،عو)، ابوقیس الاودی.

اس نے ہزیل ابن شرحبیل اور دیگر حضرات سے، جبکہ اس سے صرف سفیان اور شعبہ نے روایت نقل کی ہیں' عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے دادا (امام احمد بن حنبل) سے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے اپنے ہاتھ نچاتے ہوئے کہا: یہ ایسا اور ایسا ہے، اور یہ احادیث میں (لفظی) برخلاف نقل کرتا ہے' امام احمد کا یہ قول بھی منقول ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''لین'' ہے' اس کا انتقال 120 ہجری میں ہوا۔

میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری نے اس کے حوالے سے ہزیل سے منقول یہ روایت نقل کی ہے:۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو (میت کے) بیٹی، پوتی اور بہن کی وراثت کے بارے میں، حضرت ابوموسیٰ اشعری کے قول کے بارے میں بتایا گیا۔ امام ترمذی نے ہزیل کے حوالے سے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ، اس کی اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ جو اس بارے میں ہے کہ حلالہ کرنے والے شخص اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہو، (ان دونوں) پر لعنت کی گئی ہے۔

امام بخاری نے اس کے حوالے سے، سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے:

ان اهل الجاهلية كانوا يسيبون..الحديث.

''اہل جاہلیت جانوروں کو سائبہ کیا کرتے تھے''

۴۸۳۸- عبدالرحمٰن بن ثعلبہ (ق) انصاری.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، یزید بن ابی حبیب اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے، اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

۴۸۳۹- عبدالرحمٰن بن جابر (د) بن عتیک انصاری.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں: صخر بن اسحاق اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔اس سے ایک حدیث منقول ہے۔

۴۸۴۰- عبدالرحمٰن بن جابر (ع) بن عبداللہ.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں: محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے ابن سعد کہتے ہیں: اس میں ضعیف ہونا پایا جاتا ہے۔تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ سلیمان بن یسار اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۸۴۱- (صح) عبدالرحمٰن بن جبیر (م،عو) بن نفیر حضرمی.

یہ ثقہ اور مشہور ہے امام ابوزرعہ اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے ابن سعد کہتے ہیں: بعض محدثین نے اس کی نقل کردہ حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

۴۸۴۲- عبدالرحمٰن بن جدعان

اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی، اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور اس سے ابوجعفر فزاری نے روایت کی ہے۔

۴۸۴۳- عبدالرحمٰن بن جعفر بردعی.

اس نے احمد بن محمد موفقی سے روایت نقل کی ہے' امام دارقطنی نے ان دونوں کو ضعیف قرار دیا ہے' (عبدالرحمٰن بن جدعان) نے اس سے احادیث روایات کی ہیں۔

۴۸۴۴- عبدالرحمٰن بن حاتم مرادی قفطی.

ابن جوزی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' میں کہتا ہوں: یہ امام طبرانی کے اساتذہ میں سے ہے مجھے اس کے بارے میں کسی خرابی کا علم نہیں ہے نعیم بن حماد اور ایک جماعت نے اسی سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۸۴۵- عبدالرحمٰن بن حارث (عو) (بن عبداللہ) بن عیاش مخزومی.

اس نے عمرو بن شعیب اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد نے اپنی سند میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے

حضرت ابوامامہ بن سہل سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان رجلا رمی بسهم فقتله، وليس له وارث الا خال، فكتب ابوعبيدة فی ذلك الی عمر، فكتب: ان النبی صلی الله عليه وسلم قال: الخال وارث من لا وارث له.

''ایک شخص کو تیر لگا تو وہ شخص مرگیا اس کا وارث صرف ایک ماموں تھا' حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا تو انہوں نے جوابی خط میں یہ تحریر کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث ہوتا ہے''

امام احمد کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' ابن نمیر کہتے ہیں: میں اس کی حدیث کو ترک کرنے کو مقدم قرار نہیں دوں گا۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ شیخ ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا یہ صدوق ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۴۸۴۶- عبدالرحمٰن بن حارث سلامی۔

اس نے زہری کے حوالے سے روایات نقل کی جبکہ ہشام بن عمار نے اس سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

۴۸۴۷- عبدالرحمٰن بن حارث (خ، عو) بن ہشام مخزومی

یہ تابعی ہے اور ثقہ ہے اس نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا مصحف تحریر کیا تھا (یعنی یہ اُن کے کاتبوں میں سے ہے) اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ادھیڑ عمری میں انتقال کیا۔

۴۸۴۸- عبدالرحمٰن بن حارث (کفر توثی)

اس نے بقیہ بن ولید سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا اس کا لقب: جحدر ہے اور اس کا نام احمد بن عبدالرحمٰن ہے میں یہ کہتا ہوں ایک قول کے مطابق اس کا نام عبدالرحمٰن ہے چونکہ اسماعیل نامی راوی نے 541 ہجری میں اپنی سند کے ساتھ اسی راوی کے حوالے سے اس کا نام عبدالرحمٰن نقل کرتے ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی۔

ان النبی صلی الله عليه وسلم قال: الجنة دار الاسخياء.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت سخیوں کا گھر ہے''

یہ حدیث منکر ہے اور اس میں خرابی کی جڑ جحدر کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے

۴۸۴۹- عبدالرحمٰن بن حارث غنوی۔

اس نے محمد بن جریر طبری سے روایات نقل کی ہیں' ابن ابی الفوارس کہتے ہیں: اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا' برقانی کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا کہ یہ فہم رکھتا تھا اور مجھے صرف بھلائی کا علم ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: بشری فاتنی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۸۵۰- عبدالرحمٰن بن حازم، ابوحازم.

اس نے مجاہد سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۴۸۵۱- عبدالرحمٰن بن حبیب (د، ت، ق) بن اردک.

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق ہے' لیکن اس سے ایسی روایات منقول ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے' سلیمان بن بلال، حاتم بن اسماعیل نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام ترمذی نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ثلاث هزلهن جد "تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگا"

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۸۵۲- عبدالرحمٰن بن حجو.

اس نے عمر بن روبہ سے روایات نقل کی ہیں' عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی نقل ہونے کے حوالے سے مشہور ہے۔

۴۸۵۳- عبدالرحمٰن بن حرملہ (عو) اسلمی.

اس نے سعید بن مسیب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن سعید القطان نے اسے ضعیف قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا قطان نے یہ بھی کہا ہے محمد بن عمرو میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ایسا، ایسا ہے، یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر روایت نہیں دیکھی۔ ابن حرملہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ میں برے حافظے کا شکار تھا تو سعید بن مسیب نے مجھے اجازت دی کہ میں احادیث نوٹ کرلیا کروں، اس کا انتقال 145 ہجری میں ہوا۔

۴۸۵۴- عبدالرحمٰن بن حرملہ (د، س).

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہیں' قاسم بن حصان نے اس سے روایات نقل کی ہیں' میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جو دونوں کتابوں میں ہے' اس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا گیا ہے۔

كان يكره الصفرة، وتغيير الشيب ... الحديث

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زرد رنگ استعمال کرنے اور سفید بالوں کی رنگت تبدیل کرنے کو ناپسند کرتے تھے"

یہ روایت منکر ہے۔

۴۸۵۵- عبدالرحمٰن بن حریز لیثی۔

اس نے ابوحازم سلمہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی اس سے محمد بن بشر صوفی نے روایات نقل کی ہیں جو اس کی مانند ہے۔

۴۸۵۶- عبدالرحمٰن بن حسن، ابومسعود موصلی زجاج۔

اس نے معمر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا' دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ صالح الحدیث ہے' ابن راہویہ، علی بن حرب، ابن عمار اور دیگر حضرات سے اس نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۸۵۷- عبدالرحمٰن بن حسن بن عبید اسدی ہمذانی۔

صالح بن احمد ہمدانی حافظ کہتے ہیں: اس نے ابراہیم بن دیزیل سے روایات نقل کرنے کا دعویٰ کیا ہے تو اس کا علم رخصت ہو گیا تھا قاسم بن ابوصالح کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا۔

میں یہ کہتا ہوں: امام دارقطنی' ابن رزقویہ اور ابوعلی بن شاذان نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 352 ہجری میں ہوا۔

۴۸۵۸- عبدالرحمٰن بن حماد طلحی (تیمی)

عبیداللہ عیشی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہ سفرجلة فرمی بھا الی، وقال دونکھا فانھا تجم الفؤاد.

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ کے دستِ مبارک میں سفر جل تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے میری طرف بڑھایا اور فرمایا: اسے استعمال کرو کیونکہ یہ دل کو مضبوط کرتی ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن سبحان اللہ قال: تنزیہ اللہ من السوء

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ ''سبحان اللہ'' کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر برائی سے پاک ہے۔

۴۸۵۹- عبدالرحمٰن بن حماد (خ، ت) شعیثی۔

اس کی کنیت اور اسم منسوب ابوسلمہ بصری ہے' اس نے ابن عون اور کہمس سے، جبکہ اس سے بخاری' کجی اور ایک جماعت نے روایات

نقل کی ہیں' امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس کا انتقال 212 ہجری میں ہوا۔

۴۸۶۰- عبدالرحمٰن بن خالد (س) بن میسرہ

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے' اس کے بیٹے محمد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی (اور اس کی نقل کردہ روایت درج ذیل ہے)

افطر الحاجم والمحجوم.

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے''

۴۸۶۱- عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں: ابن یونس کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۴۸۶۲- عبدالرحمٰن بن خضیر.

اس نے طاؤس سے روایات نقل کی ہیں فلاس نے اسے ضعیف قرار دیا ہے دیگر حضرات نے اس بارے میں ان کا ساتھ دیا ہے یحییٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۸۶۳- عبدالرحمٰن بن داود الواعظ.

یہ مراکش گیا تھا اور وہاں اس نے شیخ ابوالوقت کے حوالے سے ''صحیح بخاری'' روایت کی' یہ 660 ہجری کی بات ہے' یہ ثقہ نہیں ہے ابوعبداللہ بن آبار نے اس پر تو ہمت عائد کی ہے۔

یہ ''زرزور'' میں تقلیب کرتا تھا' شیخ ضیاء کہتے ہیں: میں نے اسے قاہرہ میں منبر پر دیکھا میں نے دیکھا کہ اس نے چالیس ایسی رکعتیں نقل کی ہیں جو حاجات کو پوری کرنے کے بارے میں ہیں اور وہ سب ایجاد کی ہوئی ہیں اس نے امام بخاری، امام ابوداؤد اور دیگر حضرات کی اسناد کے ساتھ انہیں بیان کیا تھا۔ اس کا لقب زرزور تھا۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ ابوبرکات مصری ہے اور جس کا لقب ''زرزور'' ہے۔ سلفی اور خطیب موصل سے اس کا سماع صحیح ہے آبار، ابن مسدی اور دیگر لوگوں نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے ابن مسدی نے اپنی موجم میں یہ بات بیان کی ہے اس نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس کی تہران میں شیخ ابونجیب سہروردی سے ملاقات ہوئی تھی۔ اور اس نے ان سے سماع کے طور پر امام ابوالقاسم قشیری کی کتاب الوسالہ سماع کیا تھا اور اس نے ہمدان میں ایک پاک دامن خاتون سے بھی سماع کیا اس کا یہ کہنا تھا کہ اس نے اس خاتون کے سامنے حلیۃ الاولیاء پڑھ کر سنائی تھی۔

احمد بن سعید قاسانی اس کے حوالے سے ابونعیم سے اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

یہ 607 ہجری میں غرناطہ میں ہمارے پاس آیا تھا لوگوں نے اس سے سماع کیا تھا میں نے بھی اس سے سماع کیا تھا اس کا یہ کہنا تھا

کہ میں موصل میں پانچ سوتیس ہجری کے آغاز میں پیدا ہوا تھا چونکہ بعض مصریوں نے میرے سامنے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ اور اس کا باپ ،میاط کے رہنے والے تھے،اس کے بیان کردہ حیران کن دعوں میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ اس نے امام حمیدی کی جمع بین صحیحین کو شیخ ابوالوقت اول سے روایت کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے مکہ میں ان سے ملاقات کی تھی حالانکہ یہ صاف جھوٹ ہے چونکہ شیخ ابوالوقت کبھی مکہ نہیں گئے تھے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے علی بن احمد کوفی نے سلفی سے سماع کیا ہے یہ اندلس گیا تھا وہاں ابن بشکوال سے سماع کیا اور چالیس مسلسل روایات نقل کی پھر یہ دولہ گیا اور وہاں اس نے شیخ عبداللہ سوسی سے مہر لگوائی اس سے دریافت کیا گیا یہ کہاں سے آئی ہے تو اس نے بتایا میں نے مصر میں ان کی نواسی کے ساتھ شادی کی تھی تو لوگوں نے اس کی بات کو قبول کیا وہاں اسے قبولیت حاصل ہوئی اور ان لوگوں نے اسے مالقہ کا قاضی مقرر کر دیا پھر اس نے وہاں سے سبتہ کا رخ کیا' اس نے اسے سکندریہ بھیج دیا وہاں اس سے ابوابرکات واعظ نے اس کی عربا عین اور اس کی کتابوں کا سماع کیا تو یہ اس اصل کے مطابق ہیں جس میں اس سے سماع منقول ہے جب ابوابرکات کو جلاوطن کیا گیا تو اس نے ان کتابوں کے مؤلف کوفی کا ذکر ساقط کر دیا اور یہ دعویٰ کیا کہ یہ میں نے خود لکھی ہیں اس وجہ سے اسے اندلس میں رسوائی کا سامنا کرنا پڑا چونکہ اس میں اس نے اندلس کے مشائخ سے روایات بیان کی تھیں اور ابوعبید کے حوالے سے ابوعبداللہ کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ غریب روایات نقل کی تھیں تو یہ سب اپنا ایجاد کردہ تھا۔

اس نے مسند شہاب ایک شخص کے حوالے سے قضاعی کے حوالے سے نقل کی ہے تو ہم رسوائی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں ابن فرتون نے صلہ کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس نے شیخ ضیاءالدین ابوالنجف سہروردی سے امام قشیری کی کتاب الرسالہ روایت کی ہے اور اس نے بڑی کوشش سے شیخ ابوالنجیب سے اس کا سماع کیا جو امام قشیری کے شاگردوں میں سے ہیں اس سے یہ رسالہ العباس بن مغرج نباتی اور ابوالقاسم بن طیسانی نے نقل کیا ہے۔

ابن فرتون کہتے ہیں: اس ابوالبرکات نے مجھے بتایا جب یہ فاس آیا تو اس نے یہ بتایا کہ اس نے جمع بین الصحیحین جو امام حمیدی کی تصنیف ہے اسے بہت سے لوگوں کے سامنے پڑھا اور جب اس نے انہیں رخصت کیا تو میں نے یہ شعر پڑھے۔

ابوالبرکات کا انتقال تیونس میں ہوا۔

۴۸۶۴- عبدالرحمٰن بن دینار، ابویحییٰ القتات.

ایک اور قول کے مطابق اس کا نام دینار ہے اور ایک قول کے مطابق زادان ہے' اس میں "لین" ہونا پایا جاتا ہے اس کا تذکرہ کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۴۸۶۵- عبدالرحمٰن بن رافع (د،ت،ق) تنوخی.

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہے یہ افریقہ کا قاضی بھی رہا تھا ہو سکتا ہے کہ روایات کا منکر ہونا اس کے شاگرد عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی کے حوالے سے ہو امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔ ابن مبارک نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: اذا رفع احدکم راسه من آخر السجود ثم احدث فقد تمت صلاته.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص آخری سجدے سے سر (اٹھا کر بیٹھ جائے) اور پھر وہ بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز پوری ہو چکی ہوتی ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور یہ اس کی منکر روایات میں سے ایک ہے۔

۴۸۶۶- عبدالرحمٰن بن ابوالرجال (عو) مدنی.

اس کے والد کا نام محمد بن عبدالرحمٰن انصاری ہے اس نے اپنے والد یحییٰ بن سعید انصاری اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ قتیبہ اور ہشام بن عمار نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام ابوحاتم نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے ابن عدی نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ سرحدی علاقوں میں پڑاؤ کیا کرتا تھا (یعنی جہاد میں حصہ لیتا تھا یا سرحدوں کی پہرہ داری کرتا تھا)۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایات نقل کی ہیں۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: من قال فی دیننا برایه فاقتلوه،

''نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ہمارے اس دین کے بارے میں اپنی رائے سے کوئی بات بیان کرے تو تم لوگ اسے قتل کر دو''

تو ہو سکتا ہے اس میں خرابی کی جڑ سوید نامی راوی ہو' یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں یحییٰ بن معین نے کہا ہے: اگر مجھے ڈھال اور تلوار مل جائے تو میں سوید انباری کے ساتھ لڑائی کروں گا' کیونکہ اس نے عبدالرحمٰن بن ابوجال اور دیگر حضرات کے حوالے سے (جھوٹی روایات نقل کی ہیں)۔

۴۸۶۷- عبدالرحمٰن بن رزین (د،ق).

اس نے محمد بن یزید سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن ایوب مصری اور عطاف بن خالد نے اس سے روایات نقل کی ہیں ابن حبان نے اسے کا تذکرہ الثقات میں کیا ہے اس نے ربذہ میں حضرت سلمہ بن اکوع سے ملاقات کی تھی اور ان کی دست بوسی کی تھی یہ بات عطاف نے اس سے نقل کی ہے۔

یحییٰ بن ایوب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قلت: یا رسول اللّٰہ، امسح علی الخفین ؟ قال: نعم. قلت: یومین ؟ قال: وثلاثة. قلت: وثلاثة ؟ قال: نعم، وما شئت - او قال: وما بدا لك.

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں موزوں پر مسح کرلوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: دو دن تک کرسکتا ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تین دن تک بھی میں نے عرض کی کیا تین دن تک بھی آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! جتنا تم چاہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جتنا تمہیں مناسب لگے''۔

۴۸۶۸- عبدالرحمٰن بن رومان.

محمد بن عثمان نے ابن مدینی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ایک ضعیف بزرگ تھا میں یہ کہتا ہوں میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۴۸۶۹- عبدالرحمٰن بن زاذان.

اس نے امام احمد بن حنبل سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابوبکر بن شاذان نے روایات نقل کی ہیں اس پر تو ہمت عائد کی گئی ہے اس نے امام احمد کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)

النصر مع الصبر والفرج مع الكرب.

''مدد صبر کے ساتھ ہوتی ہے اور تکلیف کے بعد آسانی ہوتی ہے''

پھر اس نے امام احمد کے حوالے سے ایک منکر دعا بھی نقل کی ہے جو کتاب التہذیب میں امام احمد کے حالات میں منقول ہے۔

۴۸۷۰- عبدالرحمٰن بن زبید بن حارث یامی کوفی.

اس نے ابوالعالیہ سے، اور اس سے یحییٰ بن عقبہ بن ابوعیزار نے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ایک قول کے مطابق روایت کا منکر ہونا اس کے شاگرد یحییٰ کے حوالے سے ہے امام بخاری سے بھی اسی طرح کی بات نقل کی گئی ہے۔

۴۸۷۱- عبداللہ بن زیاد (د، ق، ت) بن انعم افریقی

یہ ایک نیک آدمی ہے اس کی کنیت ابوایوب اور اسم منسوب شیبانی ہے' یہ افریقہ کا قاضی تھا اس نے ابوعبدالرحمٰن حبلی اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ابن وہب مقری اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ منصور کے پاس آیا تھا اس نے اسے وعظ و نصیحت کی اور اسے ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کی' امام بخاری نے اس کے معاملے کو قوی قرار دیا ہے انہوں نے اس کا تذکرہ کتاب الضعفاء میں نہیں کیا ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے اور یہ میرے نزدیک ابوبکر بن ابومریم سے زیادہ پسندیدہ ہے معاویہ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ضعیف ہے لیکن اس کی نقل کردہ حدیث ساقط نہیں ہوگی امام احمد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ہم نے اس سے کوئی چیز روایت نہیں کی۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

ابن حبان اس کے بارے میں زیادتی کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے موزوں روایت نقل کی ہیں اور اس نے محمد بن سعید اسلوب کے حوالے سے تدلیس کی ہے اسحاق بن راحویہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے

عبدالرحمٰن بن زیاد ثقہ ہے عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: یہ مناسب نہیں ہے کہ افریقی کے حوالے سے ایک بھی روایت نقل کی جائے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم هل یجامع اهل الجنة؟ قال: نعم بذکر لا یمل، وفرج لا یحفی، وشهوة لا تنقطع.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کیا اہل جنت صحبت کریں گے انہوں نے فرمایا: جی ہاں! ایسے مردانہ شرم گاہ کے ذریعے جو ڈھیلی نہیں ہوگی اور ایسی نسوانی شرمگاہ کے ذریعے جو گھسے گی نہیں اور ایسی شہوت کے ہمراہ جو ختم نہیں ہوگی''

یہ روایت خلف بن ولید نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ ایک سند کے ساتھ یہ منقول ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا گیا: کیا اہل جنت صحبت کریں گے تو اس سند کے ساتھ یہ روایت موقوف حدیث کے طور پر منقول ہے۔

عبد بن حمید کی مسند میں یہ روایت منقول ہے کہ مقری نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ان بین یدی الرحمن لوحا فیه ثلاثمائة وخمس عشرة شریعة یقول: لا یجیئنی عبد لا یشرك بی بواحدة منکن الا ادخلته الجنة.

''رحمٰن کے سامنے ایک لوح ہے، جس میں تین سو پندرہ شریعتیں موجود ہیں پروردگار یہ فرماتا ہے: جو بھی بندہ تم میں سے کسی ایک شریعت کے ساتھ میری خدمت میں آئے گا جبکہ وہ کسی ایک شریعت کے ساتھ میری خدمت میں آئے گا جبکہ وہ کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اسے جنت میں داخل کردوں گا''۔

شیخ ابن ابودنیا نے اپنی بعض تالیفات میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے۔

ینزل عیسیٰ بن مریم علیه السلام فیتزوج ویولد له، ویمکث خمسا واربعین سنة، ثم یموت فیدفن معی فی قبری، فاقوم انا وهو من قبر واحد بین ابی بکر وعمر.

''حضرت عیسیٰ بن مریم نزول کریں وہ شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی وہ 45 برس تک زندہ رہیں گے پھر انتقال کر جائیں گے اور انہیں میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیا جائے گا تو میں اور وہ ابوبکر اور عمر کے درمیان ایک قبر سے اٹھیں گے''

تو یہ ایک ایسی منکر روایات ہے، جن کے منکر ہونے میں کوئی احتمال نہیں ہے، ابن قطان کہتے ہیں: بعض لوگوں نے عبدالرحمٰن کو ثقہ قرار دیا ہے اور روروایت سے بری کہا ہے، تاہم حق یہ ہے کہ یہ ضعیف ہے۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: احمد بن صالح نے ہمیں یہ بات بتائی ہے وہ یہ کہتے ہیں: افریقی (نامی یہ راوی) روم میں قید تھا۔ ان لوگوں نے اسے چھوڑ دیا جب انہوں نے دیکھا کہ یہ خلیفہ کے سامنے ان کے لیے کچھ فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے (تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا)۔

اسی لیے یہ ابوجعفر بن منصور کے پاس آیا تھا تحریر کے اعتبار سے یہ صحیح ہے میں نے دریافت کیا: کیا اس سے استدلال کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

اسماعیل بن عیاش بیان کرتے ہیں: ابن انعم نامی (یہ راوی) ابوجعفر منصور کے پاس آیا اور اس کے گورنروں کی شکایت کی کہ وہ ظلم کرتے ہیں تو ابوجعفر المنصور نے اسے کئی مہینے تک شہر کے دروازے پر ہی مقیم رکھا پھر اندر داخل ہونے دیا پھر اس سے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو اس نے جواب دیا اپنے علاقے کے حکمرانوں کے ظلم کی شکایت کرنے کے لیے میں اس لیے آیا ہوں کہ تاکہ آپ کو اس بارے میں بتاؤں چونکہ اب آپ کے گھرانے سے بھی ظلم نکل رہا ہے تو ابوجعفر غصے میں آ گیا اور اس نے اسے مارنے کا ارادہ کیا' اس کے بعد اس نے اسے وہاں سے نکلوا دیا۔

اس راوی نے دوسری سند کے ساتھ ابن ادریس کے حوالے سے افریقی نامی اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں یہ بیان کرتا ہے میں نے کہا: اے امیر المومنین میں نے ظلم دیکھا اور کچھ ایسی چیزیں اور کچھ ایسے اعمال دیکھے جو میرے تھے تو میں نے یہ گمان کیا کہ شاید چونکہ یہ علاقے آپ سے دور ہیں اس لیے ایسا ہوتا ہے لیکن جیسے جیسے میں آپ کے علاقے کے قریب ہوتا گیا تو یہ ظلم اور زیادتی بڑھتے چلے گئے تو ابوجعفر المنصور نے کافی دیر سر جھکا کے رکھا پھر اس نے اپنا سر اٹھایا اور بولا: لوگوں کے مقابلے میں میری کیا حالت ہے میں نے کہا: عمر بن عبدالعزیز کامیاب ہو گئے جو یہ کہتے تھے' حکمران بازار کی طرح ہوتا ہے اس کی طرف ہر وہ چیز لائی جاتی ہے جسے خرچ کیا جائے تو وہ کافی دیر تک خاموش رہا پھر ربیع نے مجھ سے کہا: یعنی اس نے مجھے اشارہ کیا کہ تم نکل جاؤ تو میں نکل آیا پھر میں دوبارہ ابوجعفر کے پاس نہیں گیا۔

فلاس کہتے ہیں: یحییٰ اور عبدالرحمٰن نے عبدالرحمٰن افریقی نامی اس راوی کے حوالے سے احادیث بیان نہیں کی ہیں افریقی کا انتقال 156 ہجری میں ہوا۔ معمر اور ابن لھیعہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

دخلت السوق مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فجلس الى البزازين فاشترى سراويل باربع الدراهم، وكان لاهل السوق وزان يزن، فقال له رسول الله صلى عليه وسلم: اتزن وارجح.

قال الوزان: ان هذه لكلمة ما سمعتها من احد.قال ابوهريرة: فقلت له: كفى بك من الوهن والجفاء في دينك الا تعرف نبيك، فطرح الميزان ووثب الى يد النبى صلى الله عليه وسلم يقبلها، فجذب يده منه، وقال: هذا انما تفعله الاعاجم بملوكها ولست بملك، انما انا رجل منكم، فوزن وارجح واخذرسول الله صلى الله عليه وسلم السراويل.قال ابوهريرة: فذهبت احمله عنه، فقال: صاحب الشيء احق بشيئه ان يحمله، الا ان يكون ضعيفاً يعجز عنه فيعينه اخوه المسلم.

قلت: يا رسول الله، وانك لتلبس السراويل؟ قال: نعم في السفر والحضر والليل والنهار، فاني امرت بالتستر، فلم اجد شيئاً استر منه.

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بازار میں داخل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا فروخت کرنے والوں کے پاس تشریف فرما ہوئے

آپ ﷺ نے چار درہم کے عوض میں ایک شلوار خریدی۔ بازار میں وزن کرنے والا ایک شخص تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وزن کرو اور (دوسرے فریق کو ملنے والی رقم) کا پلڑہ بھاری رکھنا وزن کرنے والے نے کہا میں نے یہ لفظ آپ ﷺ کے علاوہ اور کسی سے نہیں سنا۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس سے کہا: تمہارے لیے تمہارے دین میں بیوقوفی اور جہالت کافی ہے کیا تم نے اپنے نبی کو نہیں پہنچانا تو اس نے پلڑا ایک طرف رکھا اور نبی اکرم ﷺ کے دستِ مبارک کی طرف بڑھ کر دست بوسی کی، نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس سے کھینچ لیا اور ارشاد فرمایا: عجمی لوگ اپنے بادشاہوں کے ساتھ ایسا کرتے ہیں، میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں، میں تم میں سے ہی ایک فرد ہوں، تم وزن کرو اور پلڑا بھاری رکھنا، پھر نبی اکرم ﷺ نے وہ شلوار لے لی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اسے اٹھانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چیز کا مالک اسے اٹھانے کا خود زیادہ حق رکھتا ہے البتہ اگر وہ کمزور تو اسے اٹھا نہ سکتا ہو تو اس کا مسلمان بھائی اس کی مدد کردے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ کیا آپ ﷺ شلوار پہنے گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! سفر میں حجر میں، رات کے وقت اور دن کے وقت کیونکہ مجھے ستر ڈھانپنے کا حکم دیا گیا ہے اور مجھے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو اس سے زیادہ ستر والی ہو"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے امام ابویعلی کے حوالے سے اس سے نقل کی ہے، افریقی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

یہ بات امام طبرانی نے بیان کی ہے۔

۴۸۷۲- عبدالرحمٰن بن زیاد (ت)

ایک قول کے مطابق اس کا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ ہے اور ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کوئی اور ہے اس نے حضرت عبداللہ بن مغفل کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے۔

اللّٰه في اصحابي "میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا"

عبیدہ بن ابورائطہ اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۴۸۷۳- عبدالرحمٰن بن زید (ت،ق) بن اسلم عمری، مولاہم مدنی

یہ عبداللہ اور اسامہ کا بھائی ہے، امام ابویعلی موصلی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، بنو زید بن اسلم کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

عثمان دارمی نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ضعیف ہے امام بخاری کہتے ہیں: عبدالرحمٰن نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے امام احمد کہتے ہیں: عبداللہ نامی راوی ثقہ ہے جبکہ باقی دونوں بھائی ضعیف ہیں۔

ربیع بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک شخص نے عبدالرحمٰن بن زید سے سوال کیا: تمہارے والد نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا اور حضرت

نوح علیہ السلام نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات ادا کی تھیں تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! یحییٰ حمانی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

سلموا علی اخوانکم هؤلاء - یعنی الشهداء - فانهم یردون علیکم.

''اپنے ان بھائیوں کو یعنی شہداء کو سلام کرو، کیونکہ یہ تمہیں جواب دیتے ہیں''

ابن عیینہ نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قال: استاذنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اکتب الحدیث فلم یاذن لی.

''وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کو تحریر کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت نہیں دی''۔

امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

کنا قعودا نکتب ما نسمع من النبی صلی الله علیه وسلم اذ خرج فقال: ما هذا؟ اکتاب مع کتاب الله؟ اکتبوا کتاب الله واخلصوه. قال: فجمعنا ما کتبنا فی صعید واحد، ثم احرقناه، فقلنا: یا رسول الله، انحدث عن بنی اسرائیل؟ قال: نعم، ولا حرج، فانکم لا تحدثون عنهم شیئا الا وقد کان فیهم شیء اعجب منه.

''ہم بیٹھ کر اس چیز کو نوٹ کر لیتے تھے جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنتے تھے اس وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے تھے''

ایک مرتبہ ہم ان چیزوں کو نوٹ کر رہے تھے: جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی تھی اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کر رہے ہو؟ کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کوئی اور کتاب بھی تیار کی جائے گی: تم صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تحریر کیا کرو اور صرف اس کو تحریر کیا کرو، راوی کہتے ہیں: تو ہماری کتابوں میں جو کچھ تھا ہم نے اسے ایک ہی جگہ پر مٹی میں دفن کر دیا اور پھر اسے جلا دیا ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم بنی اسرائیل کے حوالے سے روایات نقل کر سکتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا جی ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن تم ان کے بارے میں کوئی چیز بیان نہ کرو کیونکہ ان کے درمیان اس سے زیادہ حیران کن چیزیں ہیں''

یہ روایت منکر ہے' اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

قال: ما من عبد یمر بقبر رجل کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه الا عرفه، ورد علیه السلام.

''جب کوئی شخص کسی بندے کی قبر کے پاس سے گزرتا ہے جس سے وہ دنیا میں شناسا ہو اور اسے سلام کرتا ہے تو وہ مردہ بھی اسے پہچان لیتا ہے اور اسے سلام کا جواب دیتا ہے''

محمد بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے امام شافعی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ امام مالک کے سامنے یہ روایت بیان کی گئی تو انہوں نے دریافت کیا: تمہیں یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ میں نے ان کے سامنے اس کی سند بیان کی جو منقطع تھی تو وہ بولے تم عبدالرحمٰن بن زید

کے پاس جاؤ وہ تمہیں اپنے باپ کے حوالے سے حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں بھی حدیثیں بیان کردے گا۔

ابراہیم بن محمد شافعی نے عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ثلاث لا یفطرن الصائم: الحجامة، والقیء، والاحتلام۔

"تین کام ایسے ہیں جو روزہ دار کے روزے کو توڑتے نہیں ہیں پچھنے لگانا، قے کرنا اور احتلام ہونا"۔

عبدالرحمٰن نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لیس علی اهل لا اله الا الله وحشة فی قبورهم ولا یوم نشورهم۔

"لا الہ الا اللہ پڑھنے والوں کو قبر میں وحشت نہیں ہوگی اور قیامت کے دن بھی وحشت نہیں ہوگی"

۴۸۷۴- عبدالرحمٰن بن زید الوراق۔

اس نے مثل نعالی سے روایات نقل کی ہیں ابن نجار کہتے ہیں: اس نے کچھ ایسے اجزاء بیان کیے ہیں: جن کا اس نے سماع نہیں کیا۔

۴۸۷۵- عبدالرحمٰن بن زید فائشی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں: جبکہ ابواسحاق نے اس سے روایات نقل کی ہیں: علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۴۸۷۶- عبدالرحمٰن بن سالم لیثی

اس نے زید بن اسلم سے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث قائم نہیں ہے۔

۴۸۷۷- عبدالرحمٰن بن سائب (س، ق)۔

اس نے عبدالرحمٰن بن سعاد سے، جب کہ اس سے صرف عمرو بن دینار نے روایات نقل کی ہیں اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے کہ پانی کے نتیجے میں پانی (یعنی منی کے خروج پر غسل) لازم ہوتا ہے۔

۴۸۷۸- عبدالرحمٰن بن سائب۔

اس نے اپنی پھوپھی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے "دم کرنے" کے بارے میں روایت نقل کی ہے اس سے روایت نقل کرنے میں ازہر بن سعید حرازی منفرد ہے۔

۴۸۷۹- عبدالرحمٰن بن سعد (ق) بن عمار بن سعد القرظ۔

یہ اس کے پائے کا نہیں ہے ابن عدی نے اس سے چند روایات نقل ہیں۔ جو اس نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کی ہیں اس نے اپنے والد، ابن منکدر، اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں ابن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ضعیف ہے۔

۴۸۸۰- عبدالرحمٰن بن سعد (م، ق، د) المقعد

ابن عدی کہتے ہیں: اس کا اسم منسوب مدینی ہے اس کی شناخت حاصل نہیں ہوسکی اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

سجدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی "انشقت" واقرا ."

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورہ انشقاق اور سورہ علق میں سے سجدہ تلاوت کیا ہے''۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ ثقہ ہے ابن شہاب اور صفوان بن سلیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس کی کنیت ابوحمید ہے۔

۴۸۸۱- عبدالرحمٰن بن ابوسعید (م، عو) خدری.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں امام مسلم اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے ابن سعد نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے۔

۴۸۸۲- عبدالرحمٰن بن ابوسفیان.

یہ درج ذیل حدیث کا راوی ہے:

حمی علیہ السلام المدینۃ بریدا من کل ناحیۃ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو ہر سمت سے ایک برید تک چراگاہ قرار دیا ہے''

عقدی اور زید بن حباب نے اس سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں دیگر حضرات نے اس بارے میں اس کا ساتھ دیا ہے۔

۴۸۸۳- عبدالرحمٰن بن سلم (ق).

اس نے عطیہ بن قیس سے روایات نقل کی ہیں اس کی سند مضطرب ہے جو اس روایت کے بارے میں ہے کہ میرے والد کو ایک کمان تحفے میں دی گئی ثور بن یزید کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۴۸۸۴- عبدالرحمٰن بن سلمان حجری (م، س).

اس نے ابن الہاد اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے بعض حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے ابن وہب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

ما احد اعلم بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی الا عبد اللہ بن عمرو، فانہ کان یکتب بیدہ الحدیث.

''کوئی بھی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم نہیں رکھتا صرف حضرت عبداللہ بن عمرو زیادہ علم

رکھتے ہیں چونکہ وہ حدیث کو تحریری طور پر نوٹ کر لیتے تھے"

۴۸۸۵- عبدالرحمٰن بن سلمہ

اس نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے' لیکن اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی' امام بخاری کہتے ہیں: اس نے ابوعبیدہ بن جراح سے روایات نقل کی ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام عبدالرحمٰن بن مسلمہ ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۴۸۸۶- عبدالرحمٰن بن سلمہ (د، س)

(شاید اس کے والد کا نام) مسلمہ ہے' اس نے اپنے چچا سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۴۸۸۷- عبدالرحمٰن بن سلیمان (ق) بن ابوالجون.

اس نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا' ابن عدی کہتے ہیں اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مستقیم ہیں البتہ بعض روایات منکر ہیں' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

علیکم بقیام اللیل فان داب الصالحین قبلکم.

"تم پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کو معمول ہے"

(اس روایت کی سند میں) ابوعلاء نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں دحیم نے عبدالرحمٰن کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: میرے علم کے مطابق یہ ثقہ ہے' امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے

۴۸۸۸- عبدالرحمٰن بن سلیمان (خ، م) بن غسیل مدنی

اس نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور عکرمہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوزرعہ اور امام دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول روایت کیا ہے یہ ثقہ ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ کم درجے کا صالح ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے یہ ثقہ ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: بغوی کے حوالے سے محمد بن عبدالواہب کے حوالے سے اس راوی سے ایک عالی سند کے ساتھ ایک حدیث ہم تک پہنچی ہے اسماعیل بن عبان وراء کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن غسیل نے ہمیں حدیث بیان کی یہ 160 ہجری میں ان کے پاس آئے تھے۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ انتہائی شدید غلطی ہے چونکہ اگر ایسا ہی ہوتو اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بھی زیارت کی ہوگی اور اصحاب بدر سے بھی سماع کیا ہوگا لیکن اس کے باوجود اس کے بارے میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ اس نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے جن کی نقل کردہ احادیث کا اعتبار کیا جائے گا اور اسے نوٹ کیا جائے گا۔

امام بخاری کہتے ہیں: اس کا انتقال 171 ہجری میں ہوا۔

۴۸۸۹- عبدالرحمٰن بن سلیمان اصبہانی

اس نے عکرمہ اوران جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے کوسج نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ثقہ ہے اسی طرح امام ابوزرعہ نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے اس نے امام شعبی اور عمر دہر کے حوالے سے بھی روایات نقل کی ہیں' محمد بن سعید بن اصبہانی' محمد بن سلیمان بن اصبہانی' عبدالرحمٰن بن صالح اور دیگر حضرات نے اس کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں اس کا تذکرہ کتاب ''تہذیب الکمال'' میں نہیں ہے۔

۴۸۹۰- عبدالرحمٰن بن سفر

بعض حضرات نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے' تاہم درست یہ ہے کہ اس کا نام یوسف بن سفر ہے یہ متروک ہے امام بخاری نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کا نام عبدالرحمٰن بن سفر بیان کیا ہے اس نے ایک جھوٹی حدیث نقل کی ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

اذا قضى الرجل من امراته فليعد له خرقة يمسح عنه الاذى.

''جب کوئی شخص اپنی بیوی سے اپنی خواہش پوری کرے' تو وہ اپنے لیے ایک کپڑا پہلے تیار رکھے' جس کے ذریعے وہ اپنے جسم سے گندگی کو صاف کرلے''

۴۸۹۱- عبدالرحمٰن بن شریح مصری.

یہ ثقہ ہے' اس کی نقل کردہ احادیث پر اتفاق پایا جاتا ہے صرف ابن سعد نے یہ کہا ہے یہ منکر الحدیث ہے۔

۴۸۹۲- عبدالرحمٰن بن شریک بن عبداللہ نخعی.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں: اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' امام ابوحاتم نے یہ بات بیان کی ہے یہ واہی الحدیث ہے امام بخاری نے اس کے حوالے سے اپنے آداب میں روایت نقل کی ہے' ابراہیم بن ابوشیبہ اور ایک جماعت نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان نے کتاب الثقات میں یہ کہا ہے یہ بعض اوقات غلطی کرجاتا ہے اس کا انتقال 227 ہجری میں ہوا۔

۴۸۹۳- عبدالرحمٰن بن ابی الشعثاء (م،س)

یہ اشعث کا بھائی ہے میرے علم کے مطابق بیان بن بشر کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔

۴۸۹۴- عبدالرحمٰن بن صالح ازدی، ابومحمد کوفی

اس نے شریک اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے عباس دوری اور بغوی نے روایات نقل کی ہیں' عباس بیان

کرتے ہیں: اس نے ہمیں حدیث بیان کی' یہ شیعہ تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تنقیص کیا کرتا تھا' بغوی کہتے ہیں: میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد' اس امت میں سب سے افضل' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس نے کتاب بھی لکھی تھی' جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص کے بارے میں تھی' یہ ایک برا آدمی ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ تشیع کی وجہ سے جل گیا تھا' ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس کی بعض روایات میں اس کی برخلاف نقل کیا گیا ہے' اس کا انتقال 235 ہجری میں ہوا۔

۴۸۹۵- عبدالرحمٰن بن صامت (د،س).

ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام ھضاض ہے اور ایک قول کے مطابق ھھاض ہے اس کے حوالے سے حدیث منقول ہے جو اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص کے اپنی ذات کے بارے میں زنا کا اعتراف کرنے کے بارے میں یہ الفاظ ہیں کیا تم نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں!

ابوزبیر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے ابن جریج نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں لیکن یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۴۸۹۶- عبدالرحمٰن بن صفوان.

امام بخاری نے کتاب الضعفاء الکبیر میں یہ بات بیان کی ہے' اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہے۔

۴۸۹۷- عبدالرحمٰن بن ضباب اشعری

اس نے حضرت عبدالرحمٰن بن غنم سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اشعری جو صحابی رسول ہیں ان کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

كنا جلوسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في السجد، فقال: انى بينا انا جالس معكم اذ تبدى لى من هذا السحاب (ملك) فسلم على، ثم قال: ابشرك انه ليس آدمى اكرم على ربك منك

''ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں تمہارے پاس یہاں بیٹھا ہوا تھا اس دوران اس بادل میں سے ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اس نے مجھے سلام کیا پھر اس نے عرض کی: میں آپ کی خدمت میں یہ خوشخبری پیش کرتا ہے کہ آپ کے پروردگار کی بارگاہ میں' کوئی بھی انسان آپ سے زیادہ معزز نہیں ہے''۔

۴۸۹۸- عبدالرحمٰن بن طارق (د،س) مکی.

اس نے اپنی والدہ سے روایات نقل کی ہیں: عبیداللہ بن ابویزید کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۴۸۹۹- عبدالرحمٰن بن طلحہ (ع،س) خزاعی.

اس میں ایک تابعی سے روایات نقل کی ہیں' ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے یہ مجہول ہے حبان بن یسار اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۹۰۰- عبدالرحمٰن بن عاصم (س)، حجازی

اس نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے انہیں طلاق ہونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ عطاء بن ابورباح اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۴۹۰۱- عبدالرحمٰن بن عامر (د) مکی.

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ عبداللہ بن ابونجیح اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۴۹۰۲- عبدالرحمٰن بن عامر کوفی

اس نے عاصم بن بہدلہ سے اور ہشیم بن خارجہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۴۹۰۳- عبدالرحمٰن بن عائذ (عو)، شامی.

محفوظ بن علقمہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے کہ یہ بکثرت ''مرسل'' روایات نقل کرتا ہے' ایک قول کے مطابق اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

۴۹۰۴- عبدالرحمٰن بن عائش (ت) حضرمی' شامی

امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس نے غلطی کی ہے جس نے یہ کہا ہے کہ اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جس میں راویوں نے اضطراب ظاہر کیا ہے۔ اس نے مالک بن یخامر' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے: ''میں نے اپنے پروردگار کی زیارت کی ہے''۔

ابوسلام ممطور اور خالد بن لجلاج نے اس سے روایات نقل کی ہیں میں یہ کہتا ہوں اس کی نقل کردہ حدیث ''مسند'' میں اور امام ترمذی کی جامع میں ہے' اس کی نقل کردہ احادیث عجیب و غریب ہے۔

۴۹۰۵- عبدالرحمٰن بن عبداللہ (ق) بن عمر بن حفص عمری مدنی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں نے ایک محفل میں اس سے روایات کا سماع کیا تھا' یہ ضعیف ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کسی چیز کے برابر بھی نہیں ہے میں نے اس سے سماع کیا تھا لیکن پھر ہم نے اسے ترک کر دیا یہ مدینہ منورہ کا قاضی رہا ہے اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں یہ کذاب تھا اس لیے میں نے اس کی

روایات کو مٹادیا امام بخاری کہتے ہیں: یہ اور اس کا بھائی قاسم ان دونوں کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے امام بخاری نے عبدالرحمٰن نامی شخص کا تذکرہ ایک اور جگہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے کہ محدثین نے اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

محمد بن عبداللہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

كلم الله البحر الشامي، فقال: الم احسن خلقك واكثرت فيك من الماء ، فقال: بلى يا رب. قال: فكيف تصنع اذا حملت فيك عباد لي يسبحوني ويهللوني. قال اغرقهم. قال. فاني جاعل باسك في نواحيك، واحملهم على يدي. ثم كلم البحر الهندي فقال: يا بحر / الم اخلقك واحسنت خلقك واكثرت فيك من الماء ؟ فقال: بلى يا رب، قال: فكيف تصنع اذا حملت فيك عبادا لي يسبحوني ويهللوني ويكبروني ويحمدوني؟ قال : اسبحك واهللك معهم (واحملهم) فاثابه الله الحلية والصيد (والطيب)

''اللہ تعالیٰ نے شام کے سمندر سے کلام کیا اور فرمایا: کیا میں نے تمہیں عمدہ طور پر پیدا نہیں کیا اور میں نے تمہارے درمیان بکثرت پانی نہیں رکھا اس نے عرض کی: جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو پروردگار نے فرمایا: پھر تم اس وقت کیا کرتے ہو جب میرے بندے تمہارے اندر سفر کرتے ہیں اور وہ میری تسبیح بیان کرتے ہیں میری معبودیت کا اعراف کرتے ہیں: تو سمندر نے عرض میں انہیں ڈبو دیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہارے اطراف میں مضبوط بند بنا دیتا ہوں اور انہیں اپنے ہاتھ سواری کرواؤں گا پھر اللہ تعالیٰ نے بحیرہ عرب کے ساتھ کلام کیا اور فرمایا: اے سمندر! کیا میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا اور تمہیں عمدہ طور پر پیدا نہیں کیا اور تمہارے درمیان بکثرت پانی نہیں رکھا اس نے عرض کی: جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو پروردگار نے فرمایا: جب میں اپنے بندوں کو تمہارے اندر سفر کرواتا ہوں جو میری تسبیح بیان کرتے ہیں: میری تحلیل بیان کرتے ہیں: میری کبریائی کا اعتراض کرتے ہیں میری حمد بیان کرتے ہیں تو تم ان سے کیا کرتے ہو تو اس نے عرض کی میں ان کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتا ہوں، تیری معبودیت کا اعتراف کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اس سمندر کو زیورات (قیمتی پتھروں) شکار اور پاکیزہ چیزوں کا بدلہ عطاء کیا ہے''۔

یہ عبدالرحمٰن کی نقل کردہ سب سے زیادہ افسوس ناک روایت ہے یہ روایت ابن واہب کے بھتیجے نے اپنے چچا کے حوالے سے دراوردی کے حوالے سے سہیل کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

اور اس بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اسے خالد بن خداش دوراوردی کے حوالے سے سہیل کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

جبکہ یہی روایت خالد بن عبداللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر نقل کی ہے۔

علی بن مسلم نے اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

احب الزمان الی اللّٰہ الاشهر الحرم، واحبها الی اللّٰہ ذو الحجة، واحب ذی الحجة الیه العشر.

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ زمانہ حرمت والے مہینے ہیں اور ان میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذوالحج ہے اور ذوالحج میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ اس کے (ابتدائی) دس دن ہیں''

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات زیادہ تر منکر ہوتی ہیں' خواہ متن کے حوالے سے ہوں یا سند کے حوالے سے ہوں۔

۴۹۰۶- عبدالرحمٰن بن عبداللہ (خ، د، ت، س، ق) بن دینار مدنی

یہ صالح الحدیث ہے اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے، یحییٰ بن سعید نے رجال کے بارے میں شدت پسندی کے باوجود اس کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے میرے نزدیک اس کی نقل کردہ احادیث میں ضعیف پایا جاتا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد احادیث نقل کی ہیں پھر یہ بات بیان کی ہے یہ ان ضعیف راویوں میں سے ایک ہے جن کی نقل کردہ احادیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

عبدالعظیم بن حبیب نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

لم نکن نسمع من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وهو یمشی خلف الجنازة الا قول: لا اله الا اللّٰہ - مبدیا وراجعا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازے کے پیچھے چل رہے ہوتے تھے تو جاتے ہوئے بھی اور واپس آتے ہوئے بھی ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی صرف لا الہ الا اللہ پڑھنے کی آواز سنتے تھے''۔

عبدالصمد بن عبدالوارث نے اس راوی کے حوالے سے زید بن اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لقیت رجلا یقال له سرق بالاسکندریة، فقلت: ما هذا الاسم ؟ فقال: سمانیه رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ..وذکر الحدیث.

''سکندریہ میں میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی جس کا نام سرق تھا' میں نے دریافت کیا یہ کیسا نام ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا یہ نام رکھا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال: الرحم شجنة تعلقت بمنکبی الرحمن، فقال لها: من وصلك وصلته، ومن قطعك قطعته.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم ایک ٹکڑا ہے' جو رحمٰن کے دونوں کندھوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے' رحمٰن نے اس سے فرمایا: جو تمہیں ملا کر رکھے گا' میں اسے ملا کر رکھوں گا اور جو تمہیں منقطع کرے گا' میں اسے کاٹ دوں گا''

امام بخاری نے یہی روایت ایک سند کے ہمراہ نقل کی ہے' جبکہ یہی روایت ایک جماعت نے دیگر اسناد کے حوالے سے حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

خلق الله الخلق، فلما فرغ منه قامت الرحم فاخذت بحقو الرحمن فقال: مه.قالت: هذا مقام العائذ بك من القطيعة.قال: الا ترضين ان اصل من وصلك واقطع من قطعك! قالت: بلى يا رب.قال: فذاك.قال ابوهريرة: اقرء وا ان شئتم : فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا في الارض وتقطعوا ارحامكم.

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور مخلوق کی پیدائش سے فارغ ہو گیا تو رحم کھڑا ہوا اور اس نے رحمٰن کے ازار کو پکڑ لیا رحمٰن نے دریافت کیا: کیا ہے اس نے عرض کی ہے قطع رحمی سے تیری پناہ حاصل کرنے والے کا مقام ہے تو پروردگار نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جو تمہیں ملا کے رکھے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تمہیں منقطع کرے گا میں اسے منقطع کر دوں گا تو اس نے عرض کی: جی ہاں! اے میرے پروردگار، تو پروردگار نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم زمین میں حکمران بن گئے تو تم زمین میں فساد کرو گے اور قطع رحمی کرو گے''

ابن مبارک، حاتم بن اسماعیل نے معاویہ نامی راوی کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

۴۹۰۷- عبدالرحمٰن بن عبداللہ (ع) بن مسعود

اس کی اپنے والد کے حوالے سے نقل کردہ روایات چاروں ''سنن'' میں ہیں اور اس کی م صدوق کے حوالے سے نقل کردہ روایات ''صحیحین'' میں ہیں' یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے لیکن اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں محدثین نے اس کے اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرنے کے بارے میں کلام کیا ہے کیونکہ یہ اس وقت کم سن تھا، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس نے اپنے والد سے احادیث کا سماع کیا ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس نے اپنے والد سے سماع کیا ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے

۴۹۰۸- عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عطیہ

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی اور نہ ہی اس کی نقل کردہ احادیث کی متابعت کی گئی ہے' یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے۔

۴۹۰۹- عبدالرحمٰن بن عبداللہ مجاشعی

اس نے نافع کے حوالے سے ابوہرمز سے روایات نقل کی ہیں' فلاس نے اس کی نقل کردہ روایت کو مسترد قرار دیا ہے۔

۴۹۱۰- عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسلم

اس نے سعید بن بزیع سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اس کا اسم منسوب حرانی ہے۔

۴۹۱۱- عبدالرحمٰن بن عبداللہ، ابوسعید، (خ،س) مولیٰ بن ہاشم

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ بکثرت غلطی کرتا تھا اور یہ وہ شخص ہے جو عبداللہ بن رجاء سے زیادہ بیدار ہے میں یہ کہتا ہوں امام احمد نے اسے ثقہ بھی قرار دیا ہے اس نے قرہ بن خالد اور شعبہ اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں اس کا انتقال 197 ہجری میں ہوا۔ اس کا لقب جردقہ تھا۔

۴۹۱۲- عبدالرحمٰن بن عبداللہ (عو) بن عتبہ (بن عبداللہ) بن مسعود

(اس کا اسم منسوب) ہذلی مسعودی کوفی ہے' یہ اکابر آئمہ میں سے ایک ہے' اس کا حافظہ خراب تھا اس نے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عمرو بن مرۃ، دعون بن عبداللہ اور ایک گروہ نے، جبکہ اس سے ابن مہدی، ابونعیم اور علی بن جعد نے روایات نقل کی ہیں۔ بعض آئمہ نے اس سے روایات نقل کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' چونکہ ابونعیم نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے اسے سیاہ قباء کے اندر دیکھا تھا جس کے درمیان میں بے خنجر تھا اس کے دونوں کندھوں کے درمیان سفید تک سے یہ لکھا ہوا تھا ''عنقریب اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے لیے کافی ہو گا''۔

ہثیم بن جمیل بیان کرتے ہیں: میں نے اسے دیکھا اس کی ٹوپی ایک بالک سے زیادہ لمبی تھی جس میں یہ تحریر تھا ''محمد اے مدد کیے ہوئے شخص''

امام احمد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ حنبل نے امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے۔

ابونضر کہتے ہیں: میں اس دن سے واقف ہوں جس دن میں مسعودی اختلاط کا شکار ہوا تھا ہم لوگ اس وقت اس کے پاس موجود تھے اس وقت اس کے بیٹے کے حوالے سے اس سے تعزیت کی جا رہی تھی اسی دوران ایک شخص آیا اور اس نے بتایا کہ تمہارا غلام ہزار درہم لے کر بھاگ گیا ہے یہ پریشان ہو گیا راوی کہتے ہیں یہ اندر گیا جب یہ باہر آیا تو یہ اختلاط کا شکار ہو چکا تھا میں یہ کہتا ہوں اس کا بھائی ابوعمیس عتبہ بن عبداللہ اس سے زیادہ ثقہ ہے اور وہ صحاح ستہ کے رجال میں سے ایک ہے۔

عثمان دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ثقہ ہے۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے لیکن اس نے عاصم اور سلمیٰ بن کہیل سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں غلطی کر جاتا ہے۔

محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ جو بعد میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' مسہر کہتے ہیں: میں ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علم کے بارے میں مسعودی سے زیادہ علم رکھتا ہو' امام ابوداؤد نے شعبہ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ صدوق ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس حدیث اختلاط کا شکار ہو گئی تھی تو اس میں تمیز نہیں کی جا سکی۔ اس لیے اسے متروک قرار دیا گیا' ابونضر کہتے ہیں: سفیان نے مسعودی سے کہا جب انہوں نے اس پر سیاہ ٹوپی دیکھی انہوں نے کہا اگر تم حیرہ سے کوفہ تک کنکریاں منتقل کرو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہو گا۔

فلاس بیان کرتے ہیں: ابوقتیبہ نے ہمیں یہ بات بیان کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے مسعودی کو 153 ہجری میں دیکھا میں نے اس

کے حوالے سے روایات بھی نوٹ کیں اس وقت یہ ٹھیک تھا پھر میں نے اسے 157 ہجری میں دیکھا اس وقت اس کے کانوں میں الفاظ داخل کیے جاتے تھے امام ابوداؤد نے اس کے حوالے سے احادیث نوٹ کی ہیں میں نے اس سے کہا: کیا تم اس بات کے خواہش مند ہو کہ تم اس سے حدیث بیان کرو اور میں زندہ ہوں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

لما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم معاذا الى اليمن امره ان ياخذ من كلا ثلاثين من البقر تبيعا او تبيعة جذعا او جذعة، ومن كل اربعين بقرة بقرة مسنة.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو آپ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ہر تیس تبیع یا تبعیہ میں سے ایک جزع وصول کریں۔

اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ گائے وصول کریں''

مسعودی کا انتقال 160 ہجری میں ہوا۔

۴۹۱۳- عبدالرحمٰن بن ابوزناد (عو) عبداللہ بن ذکوان مدنی، ابومحمد

یہ اکابر علماء میں سے ایک ہیں اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کرنے والے آخری محدثین میں سے ایک ہیں انہوں عثان بن سعید اور معاویہ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ضعیف ہے عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا امام ابوحاتم نے بھی اسی طرح کہا ہے امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے امام مالک نے اسے ثقہ قرار دیا ہے سعید بن ابومریم کہتے ہیں: میرے ماموں موسیٰ بن السلمی نے مجھ سے کہا میں نے امام مالک سے کہا آپ مجھے کسی ثقہ شخص کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا: تم عبدالرحمٰن بن ابوزناد کے پاس جاؤ۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان النبي صلى الله عليه وسلم بنى لحسان بن ثابت منبرا في المسجد يهجو عليه المشركين، قال: اهجهم او هاجهم، وجبرائيل معك.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت کے لیے مسجد میں منبر رکھوایا' جس پر بیٹھ کر وہ مشرکین کی ہجو کیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی ہجو کرو' جبرائیل تمہارے ساتھ ہے''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

''بلی نماز کو نہیں توڑتی ہے' کیونکہ یہ گھر کے ساز و سامان کا حصہ ہے''

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان لوگوں میں سے ایک ہے جن کی نقل کردہ حدیث کو نوٹ کیا جائے گا میمونی نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ یہ ضعیف ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: ایک جماعت نے اس کا ساتھ دیا ہے اور اسے عادل قرار دیا ہے یہ بکثرت روایت کرنے والے حافظانِ حدیث میں سے ہیں بطورِ خاص انہوں نے اپنے والد اور ہشام بن عروہ کے حوالے سے بکثرت روایات نقل کی ہیں، یہاں تک کہ یحییٰ بن معین نے یہ کہا ہے کہ ہشام کے بارے میں یہ سب سے زیادہ ثبت ہے محمد بن سعد نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ مفتی بھی تھے۔

سنن اربعہ کے مصنفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں اور اگر اللہ نے چاہا تو روایت کرنے کے حوالے سے یہ اچھی حالت کے مالک ہونگے۔

امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول ایک روایت کو صحیح قرار دیا ہے' جو نیاز بن مکرم سے منقول ہے جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مشرکین کے ساتھ رومیوں کے اہل فارس پر غالب آ جانے کے بارے میں شرط لگانے کا تذکرہ ہے' اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے۔

''جس کے بال ہوں وہ ان کی عزت افزائی کرے''

اور یہ روایت ہے بلی گھر کے ساز و سامان کا حصہ ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 174 ہجری میں بغداد میں ہوا۔

۴۹۱۴- عبدالرحمٰن بن عبداللہ (د،ق) الغافقی.

اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی یہ اندلس کا گورنر تھا اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اس کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز منفرد ہیں۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں اور میں عبدالرحمٰن بن آدم سے بھی واقف نہیں ہوں انہوں نے عثمان دارمی کو جواب دیتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ دونوں آدمی یحییٰ بن معین کے اس قول کے بالکل مطابق ہیں کہ میں ان دونوں سے واقف نہیں ہوں۔ تو اس اعتبار سے تو یہ بالکل مجہول ہونگے لیکن اگر دوسرے افراد نے انہیں معروف قرار دیا ہے تو ان کی معرفت پر اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ چونکہ یحییٰ بن معین لوگوں کے احوال کی تحقیق کرتے ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: عبداللہ بن ایاض نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ رومیوں نے انہیں اندلس میں 115 ہجری میں قتل کر دیا تھا۔

۴۹۱۵- عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق قرشی دمشقی.

اس نے اپنے دادا اور سوید بن عبدالعزیز کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن جوصاء اور قاسم بن عیسیٰ عصار ''نے'' روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابن حبان نے اپنی سند کے ساتھ شعیب بن شعیب کا یہ قول نقل کیا ہے عبدالرحمٰن بن عبدالصمد کو غلط بیانی کرنے پر صرف اس کے بیٹے یحییٰ نے مجبور کیا تھا۔

ابن عدی نے اپنی کتاب الکامل میں یہ بات بیان کی ہے دولابی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

علیک رازی نے اس کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہیں جو اس کے دادا شعیب سے منقول ہے اور یہ ایک مستقیم نسخے میں ہے۔

۴۹۱۶- عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز (م) انصاری مدنی

اس کی کنیت ابومحمد ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ شیخ ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔
امام ابویعلیٰ نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن کعب کے حوالے سے ان کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے۔
جو حضرت حمزہ کے شہید ہونے اور شہید کے خون کے بارے میں ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔

۴۹۱۷- عبدالرحمٰن بن عبدالحمید مہری

اس نے عقیل سے روایات نقل کی ہیں امام ابوداؤد بجستانی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے ابن یونس کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث اضطراب کا شکار ہوتی ہیں۔

۴۹۱۸- عبدالرحمٰن بن عبدالمجید (د) سہمی.

یہ امام مالک کے زمانے میں تھا اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی ابن ابوفدیک اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔
اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قال حين يصبح: اللّٰهم انی اصبحت اشهدك واشهد ملائكتك وحملة عرشك انك انت الله.. الحديث.

جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے۔
''اے اللہ میں ایسے حالت میں صبح کرتا ہوں کہ میں تجھے اور تیرے فرشتوں کو اور تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے'' (اس کے بعد پوری حدیث ہے)

۴۹۱۹- عبدالرحمٰن بن عبدالملک (خ،س) بن شیبہ، ابوبکر حزامی مدنی.

اس نے ابن ابوفدیک کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ صدوق ہے ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ متین نہیں ہے یہ ابوبکر بن ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے ابن حبان نے الثقات میں یہ کہا ہے یہ بعض اوقات غلطی کرتا ہے۔
میں یہ کہتا ہوں اس نے ہشیم، ولید بن مسلم، ابونباتہ یونس بن یحییٰ اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام بخاری، عبداللہ بن شبیب اور امام ابوزرعہ نے روایات نقل کی ہیں اس کا انتقال 220 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔

۴۹۲۰- عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن عثمان، ابوالقاسم لخمی مؤدب.

اس نے ابوالقاسم بن بیان سے روایات نقل کی ہیں قاضی عمر بن علی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں تھا۔ اس نے اپنا نام اور ایک جماعت کا نام

لاحق کیا تھا۔

۴۹۲۱- عبدالرحمٰن بن عبید حرستانی.

اس نے مصعب بن سعد سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی۔

۴۹۲۲- عبدالرحمٰن بن عثمان حاطبی.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم رازی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۹۲۳- عبدالرحمٰن بن عثمان (د،ق)، ابو بحر بکراوی بصری.

امام احمد کہتے ہیں: لوگوں نے اس کی حدیث کو پرے کر دیا تھا' عباس نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ضعیف ہے اس طرح امام نسائی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے علی بن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید اس کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے البتہ میں نے اس کے حوالے سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔

اس کی نقل کردہ روایات منفرد روایات میں سے ایک وہ روایت ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

شهدت النبي صلى الله عليه وسلم صالح نصارى العرب من بني تغلب على الا ينصروا اولادهم، فان فعلوا برئت منهم الذمة.قال علي: فقد فعلوا، فوالله لاقتلن مقاتلتهم ولاسبين ذراريهم.

''میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نے بنو تغلب سے تعلق رکھنے والے عرب کے عیسائیوں کے ساتھ صلح کی تھی اس شرط پر کہ وہ اپنی اولاد کو عیسائی نہیں بنائیں گے اگر وہ ایسا کریں گے تو ان سے ذمہ ہو جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر ان لوگوں نے ایسا کیا تو اللہ کی قسم میں ان کے ساتھ ضرور لڑائی کروں گا اور ان کے بچوں کو قید کر لوں گا''۔

میں یہ کہتا ہوں: کلبی نامی راوی ساقط ہے اس کے حوالے سے ایک اور روایت بھی منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ داؤد بن ابوہند سے نقل کی ہے۔

۴۹۲۴- عبدالرحمٰن بن عطاء (د،ق)، مدنی.

اس سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے ابوحاتم نے اسے قوی قرار دیا ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 143 ہجری میں ہوا۔

۴۹۲۵- عبدالرحمٰن بن عرق (ق) (حمصی)

اس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں ان سے' صرف اس کے بیٹے محمد نے روایات نقل کی ہیں

۴۹۲۶- عبدالرحمٰن بن عفان

اس نے ابوبکر بن عیاش سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۴۹۲۷- عبدالرحمٰن بن عقبہ بن الفاکہ.

اس نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں ابوجعفر خطمی اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۹۲۸- عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ (د،ق) فارسی مدنی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، داؤد بن حصین کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۴۹۲۹- عبدالرحمٰن بن علی بن عجلان قرشی.

اس نے جریج سے روایات نقل کی ہیں اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اول لبعة من الارض موضع البيت، ثم مدت منها الارض، واول جبل وضع علی (وجه) الارض ابوقبيس، ثم مدت منه الجبال

''زمین کا پہلا حصہ وہ ہے جہاں بیت اللہ موجود ہے پھر اس کے بعد وہاں سے زمین کو پھیلایا گیا اور روئے زمین پر سب سے پہلے جو پہاڑ رکھا گیا' وہ جبل ابوقبیس ہے پھر اس سے پہاڑوں کو پھیلا گیا''

اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت منقول ہے جو تاریخ بغداد میں اس کے حالات میں مذکور ہے۔

۴۹۳۰- عبدالرحمٰن بن العلاء (ب) بن لجلاج' شامی.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں مبشر بن اسماعیل حلبی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۴۹۳۱- عبدالرحمٰن بن عمر الاصبہانی، رستہ.

اس نے ابن عیینہ اور عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایات نقل کی ہیں یہ ثقہ ہے لیکن بعض منفرد اور غریب روایات نقل کرتا ہے۔

۴۹۳۲- عبدالرحمٰن بن عمر بن نصر شیبانی دمشقی

اس کے حوالے سے کچھ اجزاء روایت کیے گئے ہیں' ابن عساکر کہتے ہیں: اس کی ابواسحاق بن ابوثابت سے ملاقات کرنے کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے (یعنی اس نے اس حوالے سے غلط بیانی کی ہے)

۴۹۳۳- عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ

اس نے سلام بن ابی مطیع اور سعید بن عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ غلط بیانی کرتا تھا' اس لیے اس کی احادیث کو پرے کر دیا گیا' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے اور احادیث ایجاد کرتا تھا۔

میں یہ کہتا ہوں: بشر بن حرب کے حالات میں اس کے حوالے سے منقول ایک حدیث گزر چکی ہے۔

۴۹۳۴- عبدالرحمٰن بن عمرو (ع) الاوزاعی.

یہ امام اور ثقہ ہے یہ زہری کے بارے میں اس حیثیت کا مالک نہیں ہے' جو امام مالک اور عقیل کو حاصل تھی۔

۴۹۳۵- عبدالرحمٰن بن ابی عمرو.

اس نے سعید بن ابی ہلال سے، جبکہ اس سے عمرو بن حارث نے روایات نقل کی ہیں' اس سے ایسی روایات منقول ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے۔

۴۹۳۶- عبدالرحمٰن بن عوسجہ (ع،عو)

یہ صدوق ہے، ازدی کہتے ہیں: محمد بن عبدہ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ علی بن مدینی نے یحییٰ بن سعید کا یہ قول نقل کیا ہے۔ میں نے مدینہ منورہ میں اس کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے لوگوں کو اس کی تعریف کرتے ہوئے نہیں پایا۔

۴۹۳۷- عبدالرحمٰن بن عیاش (د) سمعی قبائی

اس نے دلہم بن اسود کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے چچا لقیط بن عامر منفطقی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے صرف عبدالرحمٰن بن مغیرہ حزامی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ (جس میں یہ الفاظ ہیں:)

''تمہارے پروردگار کی زندگی کی قسم''

۴۹۳۸- عبدالرحمٰن بن عیسیٰ

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے' عمران بن مسلم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۹۳۹- عبدالرحمٰن بن غزوان (خ،د،س،ت)، ابونوح، قراد

امام احمد اور دیگر اکابرین نے اس سے احادیث بیان کی ہیں' یہ حافظ الحدیث ہے لیکن اس سے منکر روایات منقول ہیں' احمد بن صالح سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا جو قراد نامی اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے۔

ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: لی: ممالیك اضربھم.

''ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میرے کچھ غلام ہیں' جن کی میں پٹائی کر دیتا ہوں''

تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ روایت ایجاد کی ہوئی ہے۔ ابواحمد کہتے ہیں: اس نے لیث کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے منقول روایت کو منکر اس حوالے سے قرار دیا گیا ہے جو اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے سفر کرنے کے بارے میں نقل کی ہے جس میں آپ ﷺ ابھی قریب البلوغ تھے اور آپ ﷺ نے جناب ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر کیا تھا' جس میں بحیرا راہب سے ملاقات کا واقعہ پیش آیا تھا۔

اس کے بیان کے جھوٹ ہونے پر یہ بات دلالت کرتی ہے: اس کا یہ کہنا ہے: جناب ابوطالب نے نبی اکرم ﷺ کو واپس بھیج دیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھجوایا تھا۔ حالانکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خود اس وقت بچے تھے۔

قراد نامی راوی نے عوف اعرابی اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے بارے میں مجاہد نے بن موسیٰ نے یہ کہا ہے: میں نے ایسے کسی شیخ کے حوالے سے روایت نوٹ نہیں کی ہے' جو عبدالرحمٰن بن غزوان سے زیادہ اپنے سر کو محفوظ رکھتا ہوں۔ یہ تکرار کیا کرتا تھا کہ ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی ہے' ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی ہے۔ علی اور ابن نمیر نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ غلطی کیا کرتا تھا' اس نے لیث کے حوالے سے زہری اور عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ممالیک کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے' اس کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن پائی جاتی ہے اور یہ روایت ابوسعید بن اعرابی کی مجم میں موجود ہے' جو عباس دوری کے حوالے سے قراد سے منقول ہے۔

قراد نامی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رجلا جلس بین یدی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال: ان لی مملوکین یکذبوننی ویعصوننی فاضربھم واشتمھم ؟ قال: بحسب ما عصوک وکذبوک وخانوک، وعقابک ایاھم فان کان دون ذنوبھم کان فضلا لک، وان کان فوق ذنوبھم اقتص لھم منک.فجعل الرجل یبکی.فقال: اما تقرا: ونضع الموازین القسط! فقال: یارسول اللّٰہ، ما اجد خیرا من فراقھم، اشھدک انھم احرار.

''ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھا اس نے عرض کی میرے کچھ غلام ہیں جو مجھے جھوٹا قرار دیتے ہیں میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کی پٹائی بھی کرتا ہوں اور انہیں برا بھلا بھی کہتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو وہ تمہاری نافرمانی کرتے ہیں اور جو وہ تمہیں جھوٹا قرار دیتے ہیں اور جو وہ تمہارے ساتھ خیانت کرتے ہیں تو اس حوالے سے تمہارا انہیں سزا دینا بنتا ہے لیکن اگر وہ پٹائی ان کے گناہ سے کم ہو تو یہ تمہارے لیے فضیلت کا باعث ہوگی۔ اور اگر وہ پٹائی ان کے جرم سے زیادہ ہو تو پھر تم سے قصاص لیا جائے گا۔ تو وہ شخص رونے لگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے یہ آیت تلاوت نہیں کی ہے:

''اور ہم انصاف کے ساتھ میزان کو رکھیں گے''

اس نے عرض کی: یارسول اللہ میں ان سے لاتعلق اختیار کرنے سے بہتر چیز اور کوئی نہیں پاتا تو میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ لوگ آزاد ہیں''۔

اس کا انتقال 260 ہجری میں ہوا بغداد میں ہوا۔

۴۹۴۰- عبدالرحمٰن بن فروخ.

۴۹۴۱- عبدالرحمٰن بن معبد.

امام حاکم کہتے ہیں: ان (سابقہ دونوں) راویوں سے عمرو بن دینار کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہیں۔

۴۹۴۲- عبدالرحمٰن بن قارب بن اسود.

اس نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ثقیف کے بارے میں روایت نقل کی ہے اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔

امام ابن عدی کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں امام بخاری نے یہ کہا ہے عبدالرحمٰن نامی اس شخص نے اپنے والد سے کسی بھی حدیث کا سماع نہیں کیا۔ اصل میں یہ حدیث ایک ہی ہے۔

۴۹۴۳- عبدالرحمٰن بن قرط (س، ق).

اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں حمید بن ہلال اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۹۴۴- عبدالرحمٰن بن القاسم بن عبداللہ بن عمر العمری.

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۴۹۴۵- عبدالرحمٰن بن ابی قسیمہ (ق). دمشقی.

اس نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عمر بن درفس اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۴۹۴۶- عبدالرحمٰن بن قریش بن خزیمہ، ہروی.

اس نے بغداد میں سکونت اختیار کی تھی، سلیمانی نے اس پر احادیث ایجاد کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔

۴۹۴۷- عبدالرحمٰن بن قطامی بصری.

اس نے محمد بن زیاد اور ابن جدعان سے روایات نقل کی ہیں فلاس کہتے ہیں: میں نے اس سے ملاقات کی تھی یہ کذاب ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من كتم علما واخذ عليه اجرا لقى الله ملجما بلجام من نار.

''جو شخص علم کو چھپائے اور اس پر معاوضہ وصول کرلے تو جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی گئی ہوگی''

ابن حبان نے اسی واہے قرار دیا ہے اور یہ کہتے ہوئے غلطی کی ہے کہ اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں کیونکہ دراصل اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کا زمانہ نہ پایا ہے۔

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

على امتى الا يتكلموا فى القدر

''میری امت پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تقدیر کے بارے میں بحث نہ کریں''۔

۴۹۴۸- عبدالرحمٰن بن قیس ارحبی۔

ہاشم بن برید نے اس سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

۴۹۴۹- عبدالرحمٰن بن قیس، ابومعاویہ زعفرانی بصری۔

اس نے نیشاپور اور بغداد میں حمید اور ابن عون کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ صنعانی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں ابن مہدی اور امام ابوزرعہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے امام بخاری کہتے ہے: اس کی احادیث رخصت ہوگئی تھیں۔ امام احمد کہتے ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام حاکم نے مستدرک میں اس کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے وہ روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ما انعم الله على عبد نعمة فقال الحمد لله الا ادى شكرها، فان قالها الثانية جدد الله له ثوابها، فان قالها الثالثة كفرت له ذنوبه.

''اللہ تعالیٰ جب بھی کسی بندے کو کوئی نعمت عطا کرے اور وہ بندہ الحمد اللہ کہہ دے تو وہ نعمت کا شکر ادا کر دیتا ہے اور اگر وہ اسے دوسری مرتبہ کہہ دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا دگنا ثواب عطا کرتا ہے اور اگر وہ تین مرتبہ الحمد اللہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی نقل کیا ہے:

ان اول كرامة المؤمن ان يغفر لمشيعيه

''مومن کی سب سے پہلی کرامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ چلنے والوں کی بھی مغفرت ہوجاتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ابوعشراء دارمی کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سئل النبى صلى الله عليه وسلم عن العتيرة فحسنها.

''نبی اکرم ﷺ سے عیترہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے اچھا قرار دیا''۔

امام ابوداؤد نے یہ روایت اپنے سنن کے ساتھ نقل کی ہے ابوبکر بن ابوداؤد کہتے ہیں میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے میں نے امام احمد بن حنبل کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے اسے مستحسن قرار دیا انہوں نے یہ فرمایا: یہ دیہاتیوں کی نقل کردہ حدیث ہے' تم یہ مجھے املاء کروادو۔ راوی کہتے ہیں تو انہوں نے میرے حوالے سے اس حدیث کو نوٹ کیا۔

۴۹۵۰- عبدالرحمٰن بن قیس (س، د) بن محمد بن اشعث کندی۔

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں ابوعمیس کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۴۹۵۱- عبدالرحمٰن بن ابی قیس

اس نے ابن رفاعہ سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث میں اس کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ ابن رفاعہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قلت: یا رسول اللّٰہ، انا اکثر الانصار ارضا. قال: ازرع. قلت: ھی اکثر من ذلک. قال: فبور.

''میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس انصار میں سب سے زیادہ زمین ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کھیتی باڑی کرو میں نے عرض کی: وہ اس سے زیادہ ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر بیٹ چھوڑ دو''۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: لفظ ''بور'' صرف اس حدیث میں منقول ہے۔

۴۹۵۲- عبدالرحمٰن بن ابی کریمہ (د،ت)

یہ اسماعیل سدی کا والد ہے' اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کے بیٹے کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۹۵۳- عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ

یہ تابعین کے آئمہ اور ان کے ثقہ افراد میں سے ایک ہیں' عقیلی نے ان کا تذکرہ اپنی کتاب میں ابراہیم نخعی کے ان کے بارے میں بیان کیے گئے قول کے حوالے سے کیا ہے کہ یہ امراء کا صاحب تھا اور اس طرح کا شخص ثقہ ہونے کے لائق نہیں ہوتا۔

۴۹۵۴- عبدالرحمٰن بن مالک بن مغول۔

اس نے اپنے والد اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ کذاب ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے یہ احادیث ایجاد کرتا تھا امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے یہ ثقہ نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

لا یبغض ابا بکر وعمر مؤمن ولا یحبھما منافق.

''کوئی مومن حضرت ابوبکر اور عمر سے بغض نہیں رکھے گا اور کوئی منافق ان دونوں سے محبت نہیں رکھے گا''

معلیٰ بن ہلال کذاب نے بھی یہ روایت اعمش کے حوالے سے نقل کی ہے لیکن یہ بات ٹھیک ہے' محمد بن مثنی نے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن مالک کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

امام شعبی نے مجھ سے کہا تم میرے پاس ایک چھوٹا زیدی لے کے آؤ میں تمہارے سامنے ایک بڑا رافضی لے آؤں گا تم میرے پاس ایک چھوٹا رافضی لے کے آؤ' میں تمہیں ایک بڑا زندیق نکال کے دکھاؤں گا' زکریا ساجی نے اس کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' جبکہ ساجی کے علاوہ دوسرے راویوں نے اسے ابن مثنیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے جس میں زیدی کی جگہ لفظ شیعی نقل ہے' اور یہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ زیدیہ فرقے کا ظہور شعبی کے کافی عرصے بعد ہوا تھا۔

ابن عدی کہتے ہیں: عبدالرحمٰن کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی احادیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث نوٹ کی ہے۔

هذان سيدا كهول (اهل) الجنة.

''یہ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

راى ابوهريرة رجلا فاعجبه هيئته فقال: ممن انت ؟ قال: من النبط. قال: تنح عني، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: قتلة الانبياء واعوان الظلمة، فاذا اتخذوا الرباع وشيدوا البنيان فالهرب الهرب.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا اس کا حلیہ انہیں پسند آیا انہوں نے دریافت کیا: تمہارا کہاں سے تعلق ہے؟ اس نے جواب دیا اہل شام سے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے دور ہو جاؤ' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ انبیاء کے قاتل ہیں اور ظالموں کے مددگار ہیں' جب لوگ زمینیں حاصل کرنا شروع کر دیں اور تعمیرات شروع کر دیں' تو پھر بھاگنا ہوگا بھاگنا ہوگا''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

رايت عليا توضا فمسح راسه، ثم مسح قدميه، وقال: هكذا رايت نبي صلی اللہ علیہ وسلم توضا.

''میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کرنے کے بعد اپنے سر پر مسح کیا اور دونوں پاؤں پر مسح کیا اور پھر یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

۴۹۵۵- عبدالرحمٰن بن محمد بن حبیب بن ابی حبیب جرمی صاحب الانماط

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ' جعد بن درہم کے ہمراہ چاشت کی نماز میں شریک ہوئے (یا چاشت کے وقت آئے)

ان لوگوں کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی' قاسم بن محمد معمری نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۹۵۶- عبدالرحمٰن بن محمد بن عبید اللہ عرزمی۔

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۴۹۵۷- عبدالرحمٰن بن محمد (ع) محاربی

یہ ثقہ ہے اور حدیث کا ماہر ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس نے مجہول راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن اس نے مجہول راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی تو اس کی وجہ سے اس کی حدیث فاسد ہوگئی۔

یحییٰ بن معین نے یہ بھی کہا ہے یہ ثقہ ہے وکیع کہتے ہیں: یہ طویل روایات کا حافظ نہیں تھا۔

ابونعیم کہتے ہیں: ہم لوگ سفیان کے پاس موجود تھے انہوں نے زہد سے متعلق ایک حدیث کا ذکر کیا تو انہوں نے ابن محاربی سے کہا یہ تم سنبھال لو یہ تمہارے مضمون سے تعلق رکھتی ہے)

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ محاربی تدلیس کیا کرتا تھا اور ہمیں اس کے بارے میں یہ علم نہیں ہے کہ کیا اس نے معمر سے سماع کیا ہے (یا نہیں کیا)۔

میں یہ کہتا ہوں امام احمد، ہناد اور علی بن حرب اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس کا انتقال 190 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔ اس نے عبدالملک بن عمیر سے ملاقات کی ہے۔

۴۹۵۸- عبدالرحمٰن بن محمد بن طلحہ بن مصرف یمامی۔

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۴۹۵۹- عبدالرحمٰن بن محمد حاسب

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے خطیب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ درج ذیل روایت نقل کی ہے۔

كنت انا وابى العباس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ دخل على فقال النبى صلى الله عليه وسلم : لله اشد حبا لهذا منى، ان الله جعل ذرية كل نبى من صلبه وجعل ذريتى من صلب على.

''میں اور ابوالعباس، نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے' مجھ سے زیادہ محبت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد اس کی پشت سے پیدا کی ہے' لیکن میری اولاد علی کی پشت سے پیدا کرنی ہے''

۴۹۶۰- عبدالرحمٰن بن محمد، مدنی

اس نے سائب بن یزید سے روایات نقل کی ہیں یہ منکر ہے اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۴۹۶۱- عبدالرحمٰن بن محمد (س) بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری.

امام بخاری فرماتے ہیں: واقدی نے اس کے حوالے سے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں' ابن حبان نے اسے قوی قرار دیا ہے سعید بن ابومریم نے اس کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اقیلوا ذوی الھیآت عثراتھم. ''صاحب حیثیت لوگوں کی کوتاہیوں سے درگزر کرو''

اس بارے میں کوئی بھی روایت مستند نہیں ہے۔

۴۹۶۲- عبدالرحمٰن بن محمد.

اس نے توبہ بن علوان سے روایت نقل کی ہے اس نے سیدہ فاطمہ کے تذکرے سے متعلق ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۴۹۶۳- عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور حارثی کریزان

اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے اور یہ یحییٰ بن القطان سے روایات نقل کرنے والا آخری فرد ہے' ابن عدی کہتے ہیں: موسیٰ بن ہارون اس سے راضی تھے امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے یہ قوی نہیں ہے' جن روایات کو نقل کرنے میں یہ منفرد ہے ان میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنے سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استسقی یقول: اللھم اسق عبادك وبلادك وبھائمك، وانشر رحمتك، واحی بلادك.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش کی دعا مانگتے تھے تو یہ کہتے تھے اے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں' شہروں اور چوپاؤں کو سیراب کر اور اپنی رحمت پھیلا دے اور شہروں کو زندہ کر دے''۔

یہی روایت عمرو بن شعیب کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

۴۹۶۴- عبدالرحمٰن بن محمد.

اس نے اپنی دادی سے روایات نقل کی ہیں ان دونوں کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' بنو ہاشم کا غلام داؤد بن عبداللہ سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۹۶۵- عبدالرحمٰن بن محمد، ابوسبرہ مدنی.

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے' ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

۴۹۶۶- عبدالرحمٰن بن محمد بن حسن بلخی

ابن حبان کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا' اس نے قتیبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۹۶۷- عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن فضالہ

اس نے ابواحمد غطریفی سے روایات نقل کی ہیں یہ حافظ اور علم حدیث کا ماہر تھا لیکن یہ انتہا پسند رافضی تھا۔

۴۹۶۸- عبدالرحمٰن بن محمد بن یحییٰ بن سعید عذری

اس نے شریک کے حوالے سے بنونہد کے وفد کے بارے میں طویل جھوٹی روایت نقل کی ہے یہ روایت ابوسعید کریزان نے اس سے نقل کی ہے۔

۴۹۶۹- عبدالرحمٰن بن محمد (بن محمد) بن ہندویہ

اس نے ابوالحسین بن طیوری سے احادیث کا سماع کیا ہے اور ان کے طبقے سے احادیث نوٹ کی ہیں' حافظ ابن ناصر نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۴۹۷۰- (صح) عبدالرحمٰن بن ابوحاتم محمد بن ادریس رازی

یہ حافظ اور ثبت ہیں' ان کا والد بھی حافظ اور ثبت تھا۔ اس نے ابوسعید اشج، یونس بن عبدالاعلیٰ اور ان دونوں کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے عالی روایات کو جمع کیا اور فن کی معرفت حاصل کی' ان کے حوالے سے نفع بخش کتابیں منقول ہیں' جیسے کتاب الجرح والتعدیل، التفسیر الکبیر، العلل میں ان کا تذکرہ نہیں کرتا' اگر ابوالفضل سلیمانی نے ان کا تذکرہ نہ کیا ہوتا اور انہوں نے بھی یہ برا کیا ہے' شیعہ افراد کے ناموں کا تذکرہ کیا ہے' وہ شیعہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مقدم قرار دیتے تھے ان محدثین میں اس نے اعمش، امام ابوحنیفہ' شعبہ بن حجاج، عبدالرزاق، عبیداللہ بن موسیٰ اور عبدالرحمٰن بن ابوحاتم کا بھی ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۱- عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد بن مجہ، ابوسعد۔

اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا' مالینی نے اس کے حوالے سے تعلیق نقل کی ہے۔

۴۹۷۲- عبدالرحمٰن بن محمد اسدی

اسے دحیم بھی کہا جاتا ہے اس نے ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے عاصم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

من حفظ علی امتی اربعین حدیثا دخل الجنة.

''جو شخص میری امت کے لیے چالیس احادیث یاد کرلے گا وہ جنت میں جائے گا''

یہ روایت جھوٹی ہے' محمد بن حفص حزامی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۹۷۳- عبدالرحمٰن بن ابوبکر محمد بن احمد، ابوالقاسم ذکوانی اصبہانی

اس نے ابوشیخ اور قباب سے سماع کیا ہے، یحییٰ بن مندہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے سماع کے بارے میں کلام کیا ہے کیونکہ اس

نے اپنے سماع کو ایک جماعت کے سماع کے ساتھ ملا دیا تھا اس کا زیادہ تر سماع وہ ہے جو اس نے اپنے والد کی تحریروں سے پڑھا ہے اس کا انتقال 443 ہجری میں ہوا۔

۴۹۷۴- عبدالرحمٰن بن مرزوق، ابوعوف طرسوسی

(یہ) بزوری نہیں ہے' اس نے عبدالوہاب بن عطاء اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں ابن حبان کہتے ہیں: اس نے طرطوس میں سکونت اختیار کی تھی یہ احادیث ایجاد کرتا تھا اس کا تذکرہ صرف اس بنیاد پر کیا جاسکتا ہے کہ اس کی مزمت کی جائے۔

محمد بن مسیّب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے

لن تخلو الارض من ثلاثين مثل ابراهيم خليل الرحمن، بهم يرزقون ويمطرون.

''زمین کبھی تیس ایسے افراد سے خالی نہیں ہوگی جو حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن کے مانند ہونگے ان لوگوں کے وسیلے سے رزق دیا جائے گا اور بارش نازل کی جائے گی''

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۴۹۷۵- عبدالرحمٰن بن مرزوق بن عطیہ، ابوعوف بغدادی بزوری

اس نے عبدالوہاب بن عطاء کے حوالے سے اور شبابہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ابن سماک اور ابوسہل القطان نے اس سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کا انتقال 275 ہجری میں ہوا۔

۴۹۷۶- عبدالرحمٰن بن مریح

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبیداللہ بن مغیرہ نے روایات نقل کی ہیں: یہ مجہول ہے۔

۴۹۷۷- عبدالرحمٰن بن مسعود (د، ت، س) بن نیار

اس نے حضرت سہل بن ابوخیثمہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' ابن حبان نے اپنے قاعدے کے مطابق اسے ثقہ قرار دیا ہے حبیب بن عبدالرحمٰن اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے اس کی نقل کردہ روایت درج ذیل ہے۔

اذا خرصتم فخذوا اودعوا.

''جب تم اندازہ لگاؤ تو' یا تو حاصل کرلو' یا چھوڑ دو''

۴۹۷۸- عبدالرحمٰن بن مسلمہ

اس نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری بیان کرتے ہیں: یہ بات حجاج نے ولید بن عبدالملک کے حوالے سے نقل کی ہے' اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے امام بخاری نے اس کا ذکر

الضعفاء میں کیا ہے۔ اس حوالے سے امام بخاری پر انکار کیا گیا ہے۔

۴۹۷۹- عبدالرحمٰن بن مسلمہ (د،س)

ایک قول کے مطابق اس کے والد کا نام سلمہ تھا اور ایک قول کے مطابق اس کے والد کا نام منہال تھا' اس نے اپنے چچا سے روایات نقل کی ہیں قتادہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۴۹۸۰- عبدالرحمٰن بن ابی مسلم

اس نے عطیہ عوفی سے روایات نقل کی ہیں بعض حافظان حدیث نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ابن جوزی نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۹۸۱- عبدالرحمٰن بن مسلم (ابومسلم) خراسانی

اس نے بنو عباس کی خلافت کی طرف دعوت دینے کا آغاز کیا تھا اس نے ابوزبیر اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں یہ اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اس کے حوالے سے کوئی روایت نوٹ کی جائے یہ حجاج سے زیادہ برا تھا اور اس سے زیادہ خون بہانے والا تھا۔

لیکن اس کا معاملہ بہت عجیب و غریب ہے' جب یہ نوجوان تھا تو یہ انیس سال کی عمر میں خراسان آیا' یہ ایک ایسے گدھے پر سوار تھا جس پر کوئی چادر نہیں رکھی ہوئی تھی' اس کے بعد یہ مسلسل پریشان کن حالات کا شکار رہا' لیکن ان تمام حالات میں سے گزرنے کے بعد تقریباً دس سال کے بعد جب یہ مرو سے نکلا' تو اس کا یہ عالم تھا کہ یہ پہاڑوں کی طرح کے لشکروں کی قیادت کر رہا تھا' اس نے ایک حکومت (یعنی اموی خلافت) کو تبدیل کیا اور دوسری حکومت (یعنی عباسی خلافت) کو قائم کیا' امتوں کی گردنیں اس کے سامنے جھک گئیں' اس نے عربوں اور عجمیوں پر حکمرانی کی' اس کے تلوار کے نیچے چھ لاکھ سے زیادہ لوگوں نے جنگ کی اور اسی کی وجہ سے عباسی خلافت قائم ہوئی۔ آخر میں ابوجعفر المنصور نے 137 ہجری میں اسے قتل کروا دیا تھا۔

۴۹۸۲- عبدالرحمٰن بن مسہر

یہ علی بن مسہر کا بھائی ہے۔ یہ ''جبل'' کا قاضی تھا اور اس میں عقل کم تھی' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک ہے امام ابوزرعہ کے سامنے اس کی حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے اسے پرے کر دیا اسی طرح امام نسائی نے بھی اسے متروک قرار دیا ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس نے یہ کہا تھا سب سے بہترین قاضی جبل کا قاضی ہے ابوالفرج جو الاغانی کے صاحب ہیں وہ یہ بیان کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن مسہر نے بات بیان کی ہے ابویوسف نے مجھے قاضی مقرر کیا یعنی ''جبل'' کا قاضی مقرر کیا۔

تو رشید بصرہ آیا اس نے اہل جبل کے بارے میں سوال کیا تو ان لوگوں نے میری تعریف کی ان لوگوں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ ایسا کریں گے لیکن جب وہ قریب آیا تو وہ لوگ بکھر گئے میں ان سے مایوس ہو گیا میں نے اپنی داڑھی پکڑی اور وہاں سے نکل گیا پھر میں ٹھہر گیا پھر ابویوسف رشید کے ساتھ حراقہ میں میرے سامنے آیا تو میں نے کہا: اے امیر المومنین سب سے بہترین قاضی جبل کا قاضی ہے

اس نے ہمارے درمیان انصاف سے کام لیا اور ایسا کیا پھر میں نے اپنی تعریف کرنا شروع کی ابو یوسف نے اپنا سر جھکایا اور ہنسنے لگا ہارون نے اس سے دریافت کیا تم کیوں ہنس رہے ہو۔ ابو یوسف نے اسے بتایا تو ہارون بھی ہنسنے لگا یہاں تک کہ اس کی ٹانگیں ہلنے لگی۔ پھر اس نے کہا: یہ ایک بوڑھا ہے، جس کی عقل کمزور ہے تم اسے معزول کرو تو امام ابو یوسف نے مجھے معزول کر دیا جب وہ واپس چلے گئے تو میں پھر قاضی ابو یوسف کے پاس آنے لگا اور ان سے کسی علاقے کے قاضی بننے کی درخواست کی لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا تو میں نے مجالد کے حوالے سے امام شعبی کے حوالے سے لوگوں کو یہ حدیث بیان کر دی کہ دجال کی کنیت ابو یوسف ہو گی۔ اس بات کی اطلاع انہیں ملی تو انہوں نے کہا یہ اس کا بدلہ ہو گیا اب تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے تم میرے پاس آنا تاکہ میں تمہیں کسی علاقے کا والی بنا دوں گا پھر انہوں نے ایسا ہی کیا لیکن میں اس سے باز آ گیا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنے سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الهندباء من الجنة. وقال: تعشوا فان ترك العشاء مهرمة.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہندبا جنت میں سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے شام کا کھانا کھایا کرو کیونکہ رات کا کھانا نہ کھانا بڑھاپے کو لاتا ہے"

ابن عدی کہتے ہیں: شائد یہ روایت عنبسہ کی ایجاد کردہ ہے عیسیٰ بن ابراہیم نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے خوات بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

كنت اصلى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: خفف، فان بنا اليك حاجة.

"میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز ادا کرنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مختصر نماز ادا کرنا کیونکہ ہمیں تم سے ایک کام ہے"۔

۴۹۸۳- عبدالرحمٰن بن مظفر کحال

یہ ابو عبداللہ بن خطاب رازی کا استاد ہے اس نے ابو بکر بن مہندس اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں سلفی کہتے ہیں: حدیث میں یہ "لین" ہے۔

۴۹۸۴- عبدالرحمٰن بن معاویہ (د، ق)، ابوالحویرث۔

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہے جبکہ اس سے شعبہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا امام مالک کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

عبداللہ بن احمد بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ ابوالحویرث (نامی اسی راوی) سے سفیان اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

میں نے کہا بشر بن عمر تو یہ کہتا ہے کہ اس نے امام مالک سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا تھا یہ ثقہ نہیں ہے تو میں بھی اسے منکر قرار دیتا ہوں تو امام احمد بن حنبل نے کہا: جی نہیں شعبہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں عثمان بن سعید اور دیگر حضرات نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ثقہ ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

ابومعشر نجیح نے ابوحویرث نامی اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

مکث موسیٰ علیه السلام بعد ما کلمه الله اربعین لیلة لا یراه احد الا مات.

''اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کے بعد چالیس دن تک' حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حالت یہ رہی کہ جو بھی انہیں دیکھتا تھا' اس کا انتقال ہو جاتا تھا''۔

۴۹۸۵- عبدالرحمٰن بن مغراء (عو)، ابوزہیر

یہ اہل رے (تہران) کے مشائخ میں سے ایک ہے' اس نے امام اعمش اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں اگر اللہ نے چاہا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

کدیمی نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے ہم نے اسے ترک کر دیا تھا یہ اس پائے کا نہیں ہے اس کے بعد ابن عدی نے یہ کہا ہے یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں علی نے یہ رائے دی ہے اور میں ابوزہیر کی ان روایات کو منکر قرار دیتا ہوں جو اس نے اعمش کے حوالے سے نقل کی ہیں چونکہ ثقہ راویوں نے ان کی متابعت نہیں کی ہے امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے میں یہ کہتا ہوں یہ اردن کا قاضی بنا تھا اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں جن میں سے آخری فرد موسیٰ بن نصر راضی ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ضعیف راویوں میں سے ایک ہے جس کی احادیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۴۹۸۶- عبدالرحمٰن بن مغیث (س).

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے ابومروان' جو عطاء کے والد ہیں' ان کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۴۹۸۷- عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی،

یہ برباد ہونے والا خارجی ہے' یہ اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اس سے روایت نقل کی جائے اور میرے خیال میں اس سے کوئی روایت منقول بھی نہیں ہے۔ یہ ظاہری طور پر بڑا عبادت گزار شخص تھا' لیکن اس کے نصیب میں برائی لکھ دی گئی تھی' اس نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا اور یہ اپنے گمان کے مطابق انہیں شہید کر کے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنا چاہتا تھا' بعد میں اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں اور زبان کو کاٹ دیا گیا' اس کے آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور پھر اسے جلا دیا گیا' ہم اللہ تعالیٰ سے درگزر کرنے اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

۴۹۸۸- عبدالرحمٰن بن مہران.

۴۹۸۹- عبدالرحمٰن بن سعد.

ابن ابوذئب نے ان دونوں (یعنی اس راوی اور سابقہ راوی) سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

الابعد من المسجد اعظم اجرا.

''مسجد سے جو جتنا زیادہ دور ہوگا اسے اتنا ہی زیادہ اجر ملے گا''

اس کا متن معروف ہے ٗازدی کہتے ہیں: ان دونوں راویوں میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۴۹۹۰- عبدالرحمٰن بن ابی موال مدنی.

یہ ثقہ اور مشہور ہے لیکن اس نے محمد بن عبداللہ بن حسن کے ساتھ خروج کیا تھا امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: استخارہ کے بارے میں اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہے۔

میں یہ کہتا ہوں امام بخاری نے اس حدیث کو نقل کیا ہے پھر امام احمد بن حنبل نے یہ کہا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اہل مدینہ جب کسی ایسی حدیث پر تبصرہ کرنا چاہتے ہیں جس میں غلطی ہو تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ابن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: محمد بن حسن نخاس نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ سیدہ سلمٰی کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ما سمعت احدا قط يشكو الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعا فى راسه الا امره بالحجامة، ولا وجعا فى رجليه الا امره ان يخضبها بالحناء .

''میں نے ہمیشہ ہی دیکھا کہ جب کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر میں درد کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پچھنے لگوانے کا حکم دیا اور جب کسی نے پاؤں میں درد کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مہندی لگانے کا حکم دیا''

ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہ مستقیم الحدیث ہے البتہ استخارہ کے بارے میں اس کی نقل کردہ احادیث کو منکر قرار دیا گیا ہے لیکن اس روایت کو صحابہ کرام کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

عبدالرحمٰن نامی اس راوی نے محمد بن کعب اور امام، باقر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ قعنبی، یحییٰ بن معین، قتیبہ اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن خراش بیان کرتے ہیں: یہ صدوق ہے دیگر حضرات نے یہ کہا ہے منصور بن ابوالموال نے اس کی پٹائی کی تھی تا کہ یہ محمد بن عبداللہ بن حسن کے بارے میں بتا دے اس نے ایک عرصے تک اسے قید بھی رکھا تھا یہ محمد بن عبداللہ کے ساتھیوں میں سے ایک تھا۔

ابوالغنائم قیسی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا صلی العشاء رکع اربع رکعات، واوتر بسجدة، ثم نام حتی یصلی بعد صلاته باللیل.

''نبی اکرم ﷺ کبھی عشاء کی نماز ادا کر لیتے تھے تو آپ ﷺ چار رکعات ادا کرتے تھے اور ایک رکعت کے ذریعے نماز وتر کر لیتے تھے پھر آپ ﷺ سو جاتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ بعد میں رات کے نوافل ادا کرتے تھے''

قتیبہ اور عبدالعزیز اویسی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: ستة لعنتهم لعنهم اللّٰہ، وکل نبی مجاب (الدعوة) الزائد فی کتاب اللّٰہ، والمکذب (بقدر) اللّٰہ، والمتسلط بالجبروت لیذل من اعز اللّٰہ، والمستحل بحرم اللّٰہ، ومن عترتی ما حرم اللّٰہ، والتارك لسنتی.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے چھ لوگ ایسے ہیں جن پر میں نے بھی لعنت کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت کی ہے اور ہر ایسے نبی نے لعنت کی ہے اس کی دعا مستجاب ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کو جھٹلانے والا اور زبردستی حکمران بننے والا تاکہ وہ اس کو ذلیل کردے جس کو اللہ تعالیٰ نے عزت عطاء کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کو حلال قرار دینے والا اور میری عترت کے بارے میں ایسا کام کرنے والا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور میری سنت کو ترک کرنے والا''۔

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ یہ روایت ابن موحب کے حوالے سے امام زین العابدین سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے اس کا انتقال 173 ہجری میں ہوا۔

۴۹۹۱- عبدالرحمٰن بن میسرہ حمصی۔

اس نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حریز بن عثمان نے روایات نقل کی ہیں' عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے ابن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۴۹۹۲- عبدالرحمٰن بن نافع بن عبدالحارث

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے ابوسلمہ اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

۴۹۹۳- عبدالرحمٰن بن نافع بن جبیر زہری۔

ابوالحسن دارقطنی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۴۹۹۴- عبدالرحمٰن بن نشوان۔

کتانی کہتے ہیں: میں نے امام ابوحاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: یہ قوی نہیں ہے۔

۴۹۹۵- عبدالرحمٰن بن ابونصر

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اس کی نقل کردہ روایت اس بارے میں ہے کہ حج قیران کرنے والا شخص دو مرتبہ طواف کرے گا۔ یہ روایت محمد بن ابواسماعیل کوفی نے اس سے نقل کی ہے اس کے والد کے بارے میں یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۴۹۹۶- عبدالرحمٰن بن نعمان بن معبد

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے یحییٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' سعد بن اسحاق عجری سے اس نے روایات نقل کی ہیں اس نے سب سے پہلے ان کا نام الٹ دیا اور بولا ان کا نام اسحاق بن سعد بن کعب ہے پھر اس نے حدیث میں بھی غلطی کی اور کہا کہ یہ ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے منقول ہے تو راجح نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۹۹۷- عبدالرحمٰن بن ابونعم (ع) بجلی.

یہ کوفہ کا رہنے والا ہے اور مشہور تابعی ہے اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مغیرہ، فضیل بن غزوان اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں یہ ثقہ اور ولی تھا۔

احمد بن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے ابن ابونعم ضعیف ہے ابن قطان نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے امام احمد نے اس بارے میں اس کی متابعت نہیں کی ہے۔

۴۹۹۸- عبدالرحمٰن بن نمر (خ،م).

زہری سے اس نے روایات نقل کی ہیں ولید بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ بسرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یامر بالوضوء من مس الذکر

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنے کا حکم دیا''

اس خاتون کی مثال بھی' اس راوی کے مانند ہے اور یہ الفاظ اس کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیے یحییٰ بن معین نے اس راوی کو ضعیف قرار دیا ہے امام ابوحاتم اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے زہری سے ایک نسخہ منقول ہے۔ جس میں منقول احادیث مستقیم ہیں۔

۴۹۹۹- عبدالرحمٰن بن ہانی (د،ق)، ابونعیم نخعی.

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں امام احمد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے یحییٰ نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے اس کی متابعت نہیں کی گئی اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک

روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

من قتل ضفدعا فعلیہ شاۃ محرما کان او حلالا.

''جو شخص مینڈک کو مارے گا اس پر بکری دینا لازم ہوگا' خواہ وہ حالت احرام میں ہو' یا حالتِ احرام میں نہ ہو''۔

ابونعیم نخعی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت واثلہ، حضرت ابوعمامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

جنبوا مساجدکم صبیانکم، ومجانینکم، ورفع اصواتکم، وسل سیوفکم، واقامۃ حدودکم، وعمروھا فی الجمع، واتخذوا علی ابوابھا مطاھر

''اپنی مساجد کو اپنے بچوں اپنے پاگلوں آوازیں بلند کرنے تلوار سونت کے رکھنے حدود قائم کرنے سے بچا کے رکھو اور جمعہ کے دن انہیں آباد کرو اور ان کے دروازوں پر طہارت خانے بنالو''

ایک قول کے مطابق اس راوی کا انتقال 216 ہجری میں ہوا۔

۵۰۰۰- عبدالرحمٰن بن ہبۃ اللہ المعروف بہ ''ابن غریب الخال''

میں نے حافظ ضیاء کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے: اس نے ابن سمرقندی کے حوالے سے جزء روایت کیا ہے اور بظاہر یہ لگتا ہے کہ اس نے اس جزء کا سماع کسی دوسرے سے کیا تھا اس لیے ہم نے اسے متروک قرار دیا ہے اس کا انتقال 607 ہجری میں ہوا۔

۵۰۰۱- عبدالرحمٰن بن واقد (ت، ق)، ابومسلم.

اس نے سفیان بن عیینہ اور شریک سے روایات نقل کی ہیں ابن عدی بیان کرتے ہیں اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر روایات بیان کی ہیں یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا میں یہ کہتا ہوں یہ ابومسلم واقدی ہے۔

عباس دوری کہتے ہیں: یحییٰ بن معین نے اس کے بارے میں میری رہنمائی کی تھی۔

میں یہ کہتا ہوں: اس سے حدیث روایت کرنے والا آخری شخص محمد بن ہارون حضرمی ہے جو شریق اور ابراہیم بن سعد سے اس نے احادیث کا سماع کیا ہے اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس کا انتقال 247 میں ہوا۔

۵۰۰۲- عبدالرحمٰن بن وردان (د).

اس نے ابوسلمہ سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۰۰۳- عبدالرحمٰن بن وعلہ (م، عو) سبائی.

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین عجلی اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ شیخ ہے امام احمد کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے کہ ان کے سامنے ابن واعلہ نامی اس راوی کی نقل کردہ یہ روایت نقل کی گئی۔

ایما اھاب دبغ فقد طھر

''جس بھی چمڑے کی دباغت کر لی جائے وہ پاک ہوتا ہے''

تو امام احمد نے دریافت کیا: ابن وعلہ کون ہے؟

۵۰۰۴- عبدالرحمٰن بن ولید صنعانی

اس نے خلاد بن عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے نباتی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۵۰۰۵- عبدالرحمٰن بن یامین.

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ مدنی بزرگ ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے میں یہ کہتا ہوں اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے ابویحییٰ حیوانی نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔

۵۰۰۶- عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن سعید انصاری

اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنے والد سے نقل کی ہے، ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر روایات بیان کرتا ہے۔

عمرو بن محمد بصری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ما من دعاء احب الی اللہ من ان یقول العبد: اللّٰھم ارحم امۃ محمد رحمۃ عامۃ.

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی دعا اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ بندہ یہ کہے: اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر عام رحمت کر''

گویا یہ روایت موضوع ہے' عمرو سے یہ روایت عبداللہ بن عبدالوہاب خوارزمی اور علی بن اشکاب عامری نے نقل کی ہے۔

۵۰۰۷- عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن خلاد زرقی.

اس نے عبداللہ بن انیس سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے امام بخاری نے اس کا تذکرہ الضعفاء میں کیا ہے انہوں نے یہ فرمایا ہے اس نے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

توضا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا ثلاثا. ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو کیا''۔

یہ روایت حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ نے اس سے نقل کی ہے۔

۵۰۰۸- عبدالرحمٰن بن یحییٰ عذری

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' عقیلی بیان کرتے ہیں یہ مجہول ہے' اس کی جہت کے اعتبار سے حدیث مستقیم نہیں.

ہوتی، علی بن حرب طائی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

من قرا القرآن فاعرب فیه کانت له دعوة عند الله مستجابة.. الحدیث.

''جو شخص قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اسے اچھا کر کے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لیے ایک دعا مخصوص ہوتی ہے جو مستجاب ہوتی ہے''۔

اس سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

اذا ازاد الله ان یخلق من النطفة خلقا قال ملك الارحام: ای رب، شقی ام سعید؟ احمر ام اسود؟ ذکر ام انثی؟ فیکتب بین عینیه ما هو لاق حتی النکبة ینکبها.

''جب اللہ تعالیٰ کسی نطفے سے کسی کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو رحم سے متعلق فرشتہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ خوش نصیب ہوگا یا بدبخت ہوگا، یہ سفید ہوگا یا سیاہ ہوگا، یہ لڑکا ہوگا یا لڑکی ہوگی؟ تو اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان وہ چیز نوٹ کردی جاتی ہے، جس کا وہ سامنا کرے گا، یہاں تک کہ جو کانٹا اسے چبھنا ہے، وہ بھی نوٹ کیا جاتا ہے''۔

۵۰۰۹- عبدالرحمٰن بن یحییٰ صدفی

یہ معاویہ بن یحییٰ کا بھائی ہے، اس نے ہشیم سے روایات نقل کی ہیں امام احمد بن حنبل نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے۔

۵۰۱۰- عبدالرحمٰن بن یربوع (ت،ق).

اس کا تعلق بنو مخزوم سے ہے، اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں ابن منکدر نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی اس نے بھی اس سے ایک حدیث نقل کی ہے جو عج اور ثج کے بارے میں ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں: ابن منکدر نے یہ روایت اس سے نہیں سنی ہے، ایک قول کے مطابق یہ روایت سعید بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ سند زیادہ مستند ہے۔

۵۰۱۱- عبدالرحمٰن بن یزید (س،ق) بن تمیم دمشقی.

اس نے مکحول اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد نے اسے کچھ کمزور قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: اس سے ایک متصل حدیث منقول ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے اور شامی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: یہ بڑی عجیب بات ہے کہ وہ اس سے روایت نقل بھی کر لیتے ہیں اور اسے متروک بھی کہہ دیتے ہیں۔ دحیم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام احمد نے اسے ضعیف قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: اس نے شہر بن حوشب کی احادیث کو الٹ پلٹ کر انہیں زہری کی روایات بنا دیا تھا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قدم من سفر بدا بالمسجد فصلى فيه ركعتين، ثم يقعد ما قدر له لمسائل الناس ولكلامهم.

نبی اکرمؐ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو پہلے مسجد میں آتے تھے اس میں دو رکعات ادا کرتے تھے اور پھر لوگوں کے مسائل سننے اور ان کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے تشریف فرما ہو جاتے تھے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رجل: يارسول الله، انى اصبت امراتى وهى حائض. فامره النبى صلى الله عليه وسلم ان يعتق نسمة.

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اپنی بیوی کے ساتھ اس کے حیض کے دوران صحبت کر لی ہے تو نبی اکرمؐ نے اسے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔

۵۰۱۲- عبدالرحمٰن بن یزید (ع) بن جابر، ابوعتبہ ازدی دارانی دمشقی،

یہ ثقہ علماء میں سے ایک ہے۔ ابوعبداللہ بخاری کے علاوہ میں نے اور کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے اس راوی کا ذکر ضعیف راویوں میں کیا ہو۔ امام بخاری نے الضعفاء الکبیر میں اس کا ذکر کیا ہے' لیکن اس کے حوالے سے کوئی ایسی روایت نقل نہیں کی جو اس کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہو' بلکہ یہ کہا ہے: اس نے مکحول اور بسر بن عبیداللہ سے سماع کیا ہے اور عبداللہ بن مبارک نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ولید کہتے ہیں: عبدالرحمٰن کے پاس ایک تحریر تھی جس کا انہوں نے سماع کیا ہوا تھا اور ایک ایسی تحریر تھی جو انہوں نے خود لکھی تھی اس کا انہوں نے سماع نہیں کیا ہوا تھا۔ یہ سب باتیں امام بخاری نے لکھی ہیں۔

ابن عساکر کہتے ہیں: اس نے ابواشعث صنعانی' ابوکبشہ سلولی اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے اس کے بیٹے عبداللہ' ولید بن مسلم' ابن شابور' حسین جعفی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بينا انا اقود برسول الله صلى الله عليه وسلم فى نقب من تلك النقاب اذ قال لى: الا تركب يا عقب، فاجللته ان اركب مركبه، ثم شفقت ان يكون معصية، فنزل وركبت هنيهة، ثم نزلت فركب، فقدت به، فقال: الا اعلمك من خير سورتين قرا بهما الناس؟ قلت: بلى.

فاقرانى: قل اعوذ برب الناس، وقل اعوذ برب الفلق.

قال: فلما اقيمت صلاة الصبح قرا بهما رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثم مر بى فقال: كيف رايت يا عقب؟ اقرا بهما كلما قمت ونمت

ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر ایک راستے سے گزر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عقبہ تم سوار نہیں ہو گے تو میں نے آپ ﷺ کے احترام کے پیش نظر یہ مناسب نہیں سمجھا کہ آپ ﷺ کی سواری پر سوار ہوں۔ پھر مجھے یہ

اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ معاصیت نہ ہو نبی اکرم ﷺ نیچے اترے اور میں تھوڑی دیر کے لئے سوار ہو گیا پھر میں نیچے اتر گیا اور نبی اکرم ﷺ سوار ہو گئے میں پھر آپ ﷺ کی سواری کو پکڑ کر چلنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ان دو سب سے بہترین سورتوں کی تعلیم نہ دوں جن کی لوگ تلاوت کرتے ہیں میں نے عرض کی جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے سورہ الناس اور سورہ فلق پڑھنی سکھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں جب صبح کی نماز کی امامت کہی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے نماز میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی پھر آپ ﷺ کا گزر میرے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ہے اے عقبہ تم نے انہیں کیسا پایا ہے تم جب بھی بیدار ہو اور جب بھی سونے لگو تو ان دونوں کی تلاوت کیا کرو۔"

ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں ابن جابر نے یہ بات بیان کی ہے ولید بن عبدالملک کے زمانے میں میں ابی کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو ابی نے انہیں حمام چلنے کی دعوت دی اور ان کے لئے کھانا تیار کروایا۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ابن جابر نامی راوی ثقہ ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ ابومسہر بیان کرتے ہیں میں نے ابن جابر کو دیکھا ہے اس کا انتقال 154 ھ میں ہوا۔ فلاس بیان کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر ضعیف الحدیث ہے۔

اس نے مکحول کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اہل کوفہ کے نزدیک منکر ہیں۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں اہل کوفہ نے عبدالرحمٰن بن یزید کی ابن جابر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ انہیں اس بارے میں وہم ہوا ہے تو اس بارے میں خرابی کا ملبہ اہل کوفہ پر ہوگا اور ابن تمیم بھی ثقہ نہیں ہے۔

۵۰۱۳- عبدالرحمٰن بن یوسف.

ابن ابوفدیک نے اس سے احادیث روایت کی ہیں ابن عدی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی ابن ابوفدیک نے اس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من اقتراب الساعة انتفاخ الاهلة.

"قرب قیامت میں ایک نشانی یہ ہوگی کہ چاند پھول جائے گا"۔

۵۰۱۴- عبدالرحمٰن بن یوسف بن خراش حافظ.

عبدان کہتے ہیں: یہ مرسل روایات کو مرفوع روایات کے طور پر نقل کرتا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا۔ امام ابوزراعہ کہتے ہیں: محمد بن یوسف حافظ نے شیخین کے خلاف زروایات نقل کی ہیں۔ یہ رافضی تھا۔ ابدان بیان کرتے ہیں میں نے ابن خراش کے سامنے یہ حدیث ذکر کی ہم کسی کو وارث نہیں بناتے ہم جو چھوڑ کے جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ تو اس نے کہا یہ روایت جھوٹی ہے میں نے دریافت کیا تم اس روایت کے حوالے سے کس پر الزام عائد کرتے ہو اس نے جواب دیا مالک بن اوس پر۔

(امام ذہبی کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں شائد ہو سکتا ہے کہ ایسا آغاز میں ہوا ہو جب وہ جوان تھا چونکہ میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس

نے اپنی تاریخ میں مالک بن اوس کی احادیث روایت کی ہیں اور یہ کہا ہے کہ یہ ثقہ ہے۔

ابدان کہتے ہیں: ابن خراش نے بندار کی طرف دو جز بھیجے جو اس نے شیخین کی مزمت میں تیار کئے تھے۔ تو اس نے اسے دو ہزار درہم بھجوائے۔''

میں یہ کہتا ہوں: اللہ کی قسم! یہ برباد ہونے والا وہ بوڑھا ہے جس کی کوششیں گمراہی کا شکار ہوئیں۔ کیونکہ وہ (یعنی بندار) اپنے زمانے کے بڑے حافظ الحدیث ہیں۔ انہوں نے علم حدیث کی طلب میں بڑا سفر کیا ہے۔ انہیں احادیث کے بارے میں بہت زیادہ علم حاصل تھا لیکن اس کے باوجود بھی ان کے علم سے نفع حاصل نہیں کیا جاسکا۔ اور نہ ہی رافضیوں کے گدھے پر عتاب کیا جاسکتا ہے۔ ابن خراش نے فلاس سے احادیث کا سماع کیا ہے اور اس کے معاصرین سے بھی عراق میں سماع کیا ہے اور عبداللہ بن عمر عابدی سے۔''

ابن خراش نے عراق میں فلاس اور ان کے معاصرین سے مدینہ منورہ میں عبداللہ بن عمران عابدی اور ان کے طبقے کے افراد سے اور خراسان میں زوہری اور ان کے پائے کے افراد سے اور شام میں ابوتقی جزمی سے اور مصر میں یونس بن عبدالعلیٰ اور ان کے معاصرین سے سماع کیا ہے۔

اس سے ابن عقدہ ابوساحل القطان نے روایات نقل کی ہیں۔

بکر بن حمدان مروزی کہتے ہیں: میں نے ابن خراش کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے ابونعیم عبدالملک بن محمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے ابن خراش سے بڑا حافظ الحدیث نہیں دیکھا اس کے سامنے مشائخ یا ابواب میں سے جس کا بھی ذکر کیا جائے تو وہ اس سے واقف ہوتا تھا۔ اس کا انتقال 238 ہجری میں ہوا۔

۵۰۱۵- عبدالرحمٰن بن یونس (خ)، ابومسلم مستملی.

اس سفیان بن عینیہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متین نہیں ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں یہ صدوق ہے میں کہتا ہوں امام بخاری' حنبل اور ابراہیم حربی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوعباس سراج بیان کرتے ہیں میں نے ابویحییٰ سے ابومسلم کے بارے میں دریافت کیا تو وہ حدیث میں اس سے راضی نہیں تھے۔ انہوں نے اس کے بارے میں کچھ کلام کرنے کا ارادہ کیا لیکن پھر انہوں نے استغفر اللہ پڑھ لیا۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں اس کا انتقال 224ھ میں اچانک ہوا۔ اس وقت اس کی عمر 60 سال تھی۔

۵۰۱۶- عبدالرحمٰن بن یونس، ابومحمد رقی.

یہ صدوق اور عمر رسیدہ شخص ہے اس نے عبدالعزیز بن ابوحازم اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں' یہ محاملی کے اکابر مشائخ میں سے ایک ہے' امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من اصابه جهد في رمضان فلم يفطر فمات دخل النار.

''جس شخص کو رمضان میں روزے کے دوران (شدید بھوک لاحق ہو اور وہ روزہ نہ توڑے اور اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔''

انہوں نے اس کے حوالے سے ایک اور روایت بھی نقل کی ہے' ابن صاعد بیان کرتے ہیں اس کا انتقال 248 ہجری میں ہوا۔

۵۰۱۷- عبدالرحمٰن مولیٰ سلیمان بن عبدالملک۔

اس نے حضرت انس اور دیگر حضرات سے روایت نقل کی ہیں' جبکہ اس سے عراق بن خالد اور سوار بن عمارہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام نسائی نے اس کی کنیت ابوامیہ بیان کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۵۰۱۸- عبدالرحمٰن عصاب۔

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ مرجّی بن وداع ''نے'' اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے۔

۵۰۱۹- عبدالرحمٰن بن سندی۔

اس نے داؤد بن ابوہند سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی۔ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

یقول اللہ: اطلبوا الفضول من الرحماء من عبادی تعیشون فی اکنافھم، فانی جعلت فیھم رحمتی، ولا تطلبوھا من القاسیۃ قلوبھم، فانی جعلت فیھم سخطی.

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اضافی چیزیں میرے بندوں میں سے رحم دل لوگوں سے حاصل کرو۔ تم لوگ اپنی ضروریات کی تکمیل کرلو گے چونکہ میں نے ان کے اندر اپنی رحمت رکھی ہے۔ اور تم سخت دل والوں سے ان کو طلب نہ کرو کیونکہ میں نے اپنی سختی ان کے اندر رکھی ہے۔''

عقیلی نے اسے نقل کیا ہے۔

۵۰۲۰- عبدالرحمٰن

یہ معمر کا ہم نشین ہے' حفص بن غیاث نے اس سے ایک منکر روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۵۰۲۱- عبدالرحمٰن مکی۔

اس نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔

۵۰۲۲- عبدالرحمٰن مدنی۔

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ (عبدالرحمٰن نامی سابقہ دونوں راوی) مجہول ہیں۔

۵۰۲۳- عبدالرحمٰن اصم.

یحییٰ بن سعید القطان کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا علی بھی قدریہ فرقے سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے جواب دیا جی ہاں! یہ بصرہ کا رہنے والا تھا اور مدائن میں بھی مقیم رہا۔

۵۰۲۴- عبدالرحمٰن قیسی.

اس نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من وجد البقل لم تحل له الميتة.

''جس شخص کو سبزی دی جائے اس کے لئے مردار حلال نہیں رہتا''۔

یہ روایت ابن علیہ نے اس سے نقل کی ہے' ازدی بیان کرتے ہیں اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہوتی۔

۵۰۲۵- عبدالرحمٰن مسلی (د،س،ق) کوفی،

یہ وبرہ کا والد ہے' اس کی شناخت صرف اس حدیث سے ہو سکی ہے' جو اس نے اشعث کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' آدمی سے اس چیز کے بارے میں حساب نہیں ہوگا' جو اس نے اپنی بیوی کی پٹائی کی ہوگی' داؤد بن عبداللہ اودی اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۰۲۶- عبدالرحمٰن ازدی (د) جرمی' بصری.

اس نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بیٹے اشعث کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث نقل نہیں کی اس سے شیخین کی فضیلت کے بارے میں حدیث منقول ہے۔

۵۰۲۷- عبدالرحمٰن مولیٰ قیس (ت).

اس نے زیاد نمیری سے روایات نقل کی ہیں' نوح بن قیس حدانی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۰۲۸- عبدالرحمٰن (ت).

یہ محمد بن منکدر کا بھتیجا ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور اس کی نقل کردہ احادیث کی متابعت بھی نہیں کی گئی' یہ حدیث عبداللہ بن داؤد تمار نے اس سے نقل کی ہے' جو خود ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے' یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

قال عمر ذات يوم لابي بكر: يا خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم .فقال ابوبكر: اما لئن قلتها لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ما طلعت الشمس على رجل خير من عمر.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن حضرت ابو بکر سے کہا! اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین فرد

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے یہ بات کہہ تو دی ہے لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ سورج ایسے کسی شخص کو طلوع نہیں ہوا جو عمر سے بہتر ہو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: اس کی سند اس پائے کی نہیں ہے۔

(عبدالرحیم)

۵۰۲۹- عبدالرحیم بن احمد بن الاخوۃ۔

اس نے ابوعبداللہ بن طلحہ نعالی اور دیگر حضرات سے احادیث کا سماع کیا ہے' یہ بغداد میں علم حدیث کے طالب علموں میں سے ایک تھا اور اس پر یہ تہمت عائد کی گئی ہے' کہ یہ قرات کے دوران صفحات پلٹ دیتا تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۵۰۳۰- عبدالرحیم بن حبیب فاریابی۔

اس نے بقیہ بن ولید سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ نہیں ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے پانچ سو سے زیادہ احادیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے ایجاد کی ہیں۔ محمد بن اسحاق سعدی اور دیگر حضرات نے اس کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ان من اجلال الله اكرام ذى الشيبة المسلم.

اللہ تعالیٰ کے اجلال میں یہ بات شامل ہے کہ سفید بالوں والے مسلمان کا احترام کیا جائے۔''

ابن حبان کہتے ہیں: اس کی کوئی اصل نہیں ہے' عبدالرحیم نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے آباؤ اجداد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ما جاء عن الله فهو فريضة، وما جاء عنى فهو حتم، وما جاء عن الصحابة فهو سنة، وما جاء عن التابعين فهو اثر، وما كان عمن دونهم فهو بدعة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو حکم اللہ تعالیٰ سے منقول ہو وہ فرض ہے' جو میری طرف سے ہو وہ لازمی ہے جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرف سے ہو وہ سنت ہے۔ جو تابعین کی طرف سے وہ اثر ہے اور جو ان کے علاوہ ہو وہ بدعت ہے''۔

احمد بن یسار بیان کرتے ہیں: عبدالرحیم' فاریاب میں رہتا تھا' یہ لین اور حسن الحدیث ہے۔

۵۰۳۱- عبدالرحیم بن حماد ثقفی۔

اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ سندی کے نام سے معروف ہے اس نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی عقیلی بیان کرتے ہیں میرے دادا نے مجھ سے کہا سندھ سے ہمارے پاس ایک شیخ آیا جو عمر رسیدہ تھا وہ اعمش اور عمرو بن عبید کے حوالے

سے روایات بیان کرتا تھا۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے۔

- ان رجلا قال: یا نبی اللّٰه.فقال: لست بنبیء اللّٰه، ولکن انا نبی اللّٰه.

''ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے ''نبیء'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا ''نبیء'' نہیں ہوں' بلکہ میں اللہ کا نبی ہوں۔''

اس سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بھی منقول ہے۔

ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مر بامراة زمنة لا تقدر ان تمتنع ممن ارادها، ورآها عظیمة البطن حبلی، فقال لها: ممن؟ فذکرت رجلا اضعف منها، فجیء به، فاعترف، فقال: خذوا اثاکیل مائة فاضربوه بها مرة واحدة.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت کے پاس سے ہوا جو لولی تھی۔ جو شخص اس کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا وہ اس کو روک نہیں سکتی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اس کا پیٹ بڑا ہوا ہے اور وہ حاملہ ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے دریافت کیا یہ حمل کس کا ہے تو اس عورت نے اس بات کا ذکر کیا کہ وہ ایک ایسے شخص کا ہے جو اس عورت سے بھی زیادہ کمزور تھا اس شخص کو لایا گیا اس شخص نے اس کا اعتراف کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سو شاخیں لے کر اس شخص کو ایک مرتبہ مار دو۔''

اس نے اعمش کے حوالے سے زہری سے ثقیفہ کے بارے میں روایات نقل کی ہے۔ ان تمام روایات کی اصل اعمش کی نقل کردہ روایت ہے۔

اس نے حدیث ہمزدوسری ''لین'' سند کے ساتھ نقل کی ہے اور ایک روایت جید سند کے ساتھ مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ میں نے محدثین کا اس کے بارے میں کوئی کلام نہیں دیکھا اور یہ بڑی حیران کن بات ہے۔ ابن جمیع کی موجم میں اس کے حوالے سے ایک حدیث مجھ تک پہنچی ہے جو عالی سند کے ساتھ منقول ہے۔

۵۰۳۲- عبدالرحیم بن حماد،

یہ شیخ ہے اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جو اس نے معاویہ بن یحییٰ صدفی سے نقل کی ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: سلیمان بن احمد نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو محفوظ نہیں ہے پھر عقیلی نے وہ حدیث نقل کی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں شاید یہ پہلے والا راوی ہے۔ (یعنی جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)۔

۵۰۳۳- عبدالرحیم بن خالد ایلی۔

اس نے یونس بن زید سے روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: اس کی احادیث کی مطابقت نہیں گئی۔

احمد بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے اس کے بعد انہوں نے ایک منکر روایت اس سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۵۰۳۴- عبدالرحیم بن داود (ق).

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور اس کی نقل کردہ احادیث کو منکر قرار دیا گیا ہے۔ جو سنن ابن ماجہ میں سے منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم سے نقل کی ہے۔

البركة في ثلاثة: البيع الى اجل، والمقارضة، وخلط الشعير بالبر للبيت لا للبيع.

''برکت تین چیزوں میں ہوتی ہے' متعین مدت تک کئے گئے سودے میں مقارضہ میں اور گھر میں جو کو گندم کے ساتھ ملانے میں لیکن فروخت کرنے کے لئے ایسا نہیں کیا جاسکتا۔''

عقیلی بیان کرتے ہیں نقل کے اعتبار سے یہ مجہول ہے میں یہ کہتا ہوں نثر بن قاسم اس سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۵۰۳۵ - عبدالرحیم بن زید (ق) بن حواری عمی

اس نے اپنے والد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے ایک مرتبہ انہوں نے کہا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے جوزجانی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی احادیث کو ترک کر دیا گیا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ واہی ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: حضرت کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

كفى بالمرء سعادة ان يوثق به في الله.

''آدمی کے سعادت مند ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ کے بارے میں اُس پر اعتماد کیا جائے''۔

امام بخاری نے اس کے حوالے سے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں تعلیق کے طور پر ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ايسر ما يؤجر المؤمن ان يكون في يده عشرة دراهم فيجدها تسعة فيحزن، ثم يعدها فيجدها عشرة، فتكتب لحزنه ذلك حسنة لا تقوم لها الارض.

''مؤمن کو جس چیز پر اجر دیا جائے گا اُس میں سب سے زیادہ آسان چیز یہ ہے کہ اُس کے ہاتھ میں دس درہم ہوں' وہ اُن میں سے نو درہم پائے تو غمگین ہو' پھر اُس کے بعد وہ دسواں درہم بھی پالے تو اُس کے غم کو اُس کیلئے نیکی لکھا جائے گا' ایسی نیکی کہ زمین اُس کی قیمت نہیں بن سکتی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

يا محمد، اصحابك بمنزلة النجوم..الحديث.

''(اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) اے محمد! تمہارے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں''۔

میں یہ کہتا ہوں: اس راوی کا انتقال 184 ہجری میں ہوا۔

۵۰۳۶ - عبدالرحیم بن سعید ابرص

یہ محمد مصلوب کا بھائی ہے۔ اسکے حوالے سے امام زہری سے ایک روایت منقول ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: ہم نے بغداد میں اس سے سماع کیا تھا۔ میں کہتا ہوں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اس کا ذکر انتہائی مختصر طور پر کیا ہے۔

۵۰۳۷- عبدالرحیم بن حافظ ابوسعد سمعانی، ابومظفر

یہ مرو کا شیخ تھا ہم نے اس کی اجازت کے ساتھ ایک جماعت سے روایات سنی ہیں ابن نجار کہتے ہیں: اس کا سماع معروف خط کے ساتھ صحیح ہے تاہم جہاں تک اس کے اپنے خط کا تعلق ہے تو اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس نے کئی طبقوں میں اپنا نام الحاق کے طور پر شامل کر دیا تھا جس کا الحاق ہونا واضح ہے اور اس نے کچھ ایسی اشیاء سے سماع کا دعویٰ کیا ہے جو پائی نہیں جاتی ہیں میں یہ کہتا ہوں: یہ شافعی تھا۔ اس کا انتقال 617ھ یا اس کے بعد ہوا۔

۵۰۳۸- عبدالرحیم بن سلیم بن حیان.

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۵۰۳۹- عبدالرحیم بن عمر.

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہیں، مسلم زنجی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہے اور اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۵۰۴۰- عبدالرحیم بن کردم بن ارطبان.

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں اس سے ایک جماعت نے روایت نقل کی ہے جس کا نام ابن ابوحاتم نے ذکر کیا ہے۔

یہ مجہول ہے میں یہ کہتا ہوں اس سے روایات نقل کرنے والوں میں عقدی اور معلہ بن اسد اور ابراہیم بن حجاج سامی شامل ہیں۔ تو یہ شیخ واہی نہیں ہے اور نہ ہی مجہول الحال ہے اور نہ ہی ثبت ہے اس کی کنیت ابومرحوم ہے۔ امام بزاز اپنی مسند میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے

الغیرة من الایمان، والبذاء من النفاق.

''غیرت ایمان کا حصہ ہے اور بدزبانی نفاق کا حصہ ہے۔''

بزاز کہتے ہیں: ہمیں اس کے بارے میں علم نہیں ہے کہ یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی اور الفاظ میں منقول ہو صرف انہی الفاظ میں منقول ہے اور اس کو نقل کرنے میں ابومرحوم منفرد ہے جو عبداللہ بن عون کا چچازاد ہے۔

ابوالحسن بن قطان کہتے ہیں: ابن ابوحاتم نے یہ بات بیان کی ہے میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں

نے کہا یہ مجہول ہے پھر ابوالحسن نے یہ بات بیان کی ہے تم اس بات کا جائزہ لو کہ ایک جماعت کی اس سے روایت کا کیسے پتا چل سکتا ہے۔
پھر انہوں نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے یہ مجہول ہے اور ان سے یہی بات درست منقول ہے۔

۵۰۴۱- عبدالرحیم بن موسیٰ۔

اس نے ہیثم سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے اور یہ شام کا رہنے والا ہے۔

۵۰۴۲- عبدالرحیم بن میمون (د،ت،ق)۔

اس نے سہل بن معاذ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں یحییٰ نے اس ضعیف قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ البتہ اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ میں یہ کہتا ہوں یہ مصر کے رہنے والے ان صوفیوں میں سے ایک تھا جن کی دعا مستجاب ہوتی تھی۔ ابن لہیعہ نے اس سے استفادہ کیا ہے اس کا انتقال 143 ہجری میں ہوا۔ امام ابوداؤد نے اس کے حوالے سے حضرت سہل کے حوالے سے ان کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الحبوة یوم الجمعة.

''نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن حبوہ کے طور پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔''

۵۰۴۳- عبدالرحیم بن واقد۔

یہ خراسانی شیخ ہے حارث بن ابواسامہ' بشر بن موسیٰ اور ایک جماعت نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔
اس نے ہیاج بن بسطام اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں منکر روایات ہیں کیونکہ اس نے ضعیف اور مجہول راویوں سے روایات نقل کی ہیں۔
ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد روایات نقل کی ہیں جنہیں انہوں نے منکر قرار دیا ہے۔ ان میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۵۰۴۴- عبدالرحیم بن ہارون غسانی واسطی (ت)، ابوہشام۔

اس نے شعبہ اور عبدالعزیز بن ابورواد سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے اور جھوٹ بولتا ہے' اس سے دمشقی، اسحاق بن وہب اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد روایات نقل کی ہیں' جنہیں انہوں نے منکر قرار دیا ہے' ان میں سے ایک روایت یہ ہے' جو اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ عائشہ سے نقل کی ہے: وہ فرماتی ہیں:

توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان درعه مرهون عند یهودی فی ثلاثین صاعا اخذه طعاما لاهله

''جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع اناج کے عوض میں رہن رکھی

ہوئی تھی آپ ﷺ نے وہ اناج اپنے اہل خانہ کے لئے حاصل کیا تھا۔"

مسند عبد میں اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو حضرت ابن ابو اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں:

جاء اعرابی فقال: یارسول اللہ، اہلکنی الشبق والجوع. قال: اذہب فاول امراۃ تلقاہا لیس لہا زوج فہی امراتک. فدخل نخلا فاذا جاریۃ تحترف، فقال: انزلی، فقد زوجنیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. الحدیث بطولہ

"ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ مجھے شدت جماع کی حاجت اور بھوک نے ہلاکت کا شکار کر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم جاؤ اور تمہیں جو پہلی عورت ملتی ہے جس کی شادی نہ ہوئی ہو اس کے ساتھ تمہاری شادی ہوئی وہ دیہاتی ایک باغ میں گیا وہاں ایک لڑکی موجود تھی جو کام کر رہی تھی تو اس دیہاتی نے کہا تم میرے ساتھ آؤ' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے میری شادی تمہارے ساتھ کر دی ہے"۔ اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

ان ہذہ القلوب تصدا کما یصدا الحدید. قیل: یا رسول اللہ، فما جلاؤہا؟ قال: قراءۃ القرآن.

"ان دلوں کو بھی اس طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس سے صقیل کرنے کا طریقہ کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قرآن کی تلاوت کرنا"۔

حفص بن غیاث نے یہ روایات عبدالعزیز کے حوالے سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے پھر انہوں نے اس روایت کو منقطع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

۵۰۴۵- عبدالرحیم بن یحییٰ ادمی.

اس نے عثمان بن عمارہ کے حوالے سے ابدال کے بارے میں ایک حدیث نقل کی ہے۔ ابوعثمان نے اس روایت کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی ہے۔ اس کا تذکرہ عثمان کے حالات میں آئے گا۔

(عبدالرزاق)

۵۰۴۶- عبدالرزاق بن عمر ثقفی، ابوبکر دمشقی.

اس نے زہری اور اسمائیل بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس کے حوالے سے ابمسہر' ابوالجماہر سلیمان بنت شرحبیل زہری "نے" اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام مسلم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اس وجہ سے کیونکہ اس کی تحریر ضائع ہو گئی تھی ابومسہر کہتے ہیں: زوہری کے حوالے سے اس نے جو روایات نوٹ کی تھیں وہ ضائع ہو گئی تھیں تو اس کے بعد اس نے ان کا تدبر یوں کیا کہ اس نے جا کر وہ روایات دوسرے راویوں سے حاصل کر لی۔

اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من قاد اعمی خمسین خطوۃ دخل الجنۃ.

''جو شخص پچاس قدم تک کسی نابینا کا ہاتھ پکڑ کر جائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واصحابہ کانوا یصلون بعد صلاۃ الظھر جلوسا، فقال: ما بال الناس؟ قالوا: یارسول اللّٰہ، اصاب الناس وعك شدید.قال: صلاۃ القاعد نصف صلاۃ القائم.فتجشم الناس القیام.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے ظہر کی نماز کے بعد بیٹھ کر نوافل ادا کیے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا لوگوں کو کیا ہوا ہے لوگوں نے عرض کی لوگوں کو شدید بخار لاحق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف ہوتی ہے تو لوگ تیزی سے قیام کی طرف گئے''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے یہ روایت انہیں سند کے ساتھ عبداللہ بن عمرو کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

۵۰۴۷- عبدالرزاق بن عمر بزیعی

اس نے عبداللہ بن مبارک سے روایات نقل کی ہیں ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

ابراہیم بن ابوبکر بن ابوشیبہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔قتادہ کہتے ہیں۔(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''اس میں ان کے لئے ایسی ازواج ہوں گی جو پاک ہوں گی''۔

قتادہ کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ حیض اور نخاعہ (یعنی تھوک یا بلغم) سے پاک ہوں گی۔

تو اس نے یہ روایت نقل کی ہے۔اور یہ بات بیان کی ہے کہ ابن مبارک نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے تو اس نے اس بارے میں غلطی کی ہے۔

۵۰۴۸- عبدالرزاق بن عمر دمشقی

یہ کم سن عبادت گزار شخص تھا اس نے مبشر بن اسماعیل سے روایات نقل کی ہیں اور مدرک بن ابوسعد فزاری اور دیگر حضرات سے بھی روایات نقل کی ہیں اس سے اس کے پوتے عبداللہ بن عبدالرزاق نے امام ابوحاتم نے یزید بن محمد نے اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق اور عبادت گزار شخص تھا اس کا شمار ابدال میں ہوتا ہے۔یزید بن محمد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے

۵۰۴۹- (صح) عبدالرزاق بن ہمام (ع) بن نافع الامام، ابوبکر حمیری مولاہم صنعانی،

یہ جلیل القدر اہل علم اور ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں ان کی پیدائش 126 ھ میں ہوئی۔انہوں نے بیس سال کی عمر میں علم الحدیث کے حصول کا آغاز کیا یہ فرماتے ہیں میں سات سال تک معمر بن راشد کی خدمت میں حاضر رہا ہوں۔

پھر یہ تجارت کے سلسلے میں شام آئے انہوں نے حج کیا اور ابن جریج' عبید اللہ بن عمر' عبداللہ بن سعید' ثور بن یزید' امام اوزاعی اور ایک مخلوق سے احادیث کا سماع کیا۔ انہوں نے بہت زیادہ روایات نوٹ کیں انہوں نے الجامع' الکبیر تصنیف کی جو علم کا خزانہ ہے پھر لوگوں نے (ان سے استفادے کی خاطر ان کی طرف سفر کیا جن میں امام احمد اسحاق بن راھویہ' یحییٰ بن معین' ذھلی' رمادی اور عبد شامل ہیں۔

امام ابوزرعہ دمشقی بیان کرتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کیا امام عبدالرزاق معمر کی احادیث کے حافظ تھے انہوں نے جواب دیا جی ہاں! ان سے دریافت کیا گیا ابن جریج کے بارے میں کون زیادہ ثبت ہے۔ عبدالرزاق یا برسانی انہوں نے جواب دیا عبدالرزاق' انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ ہم 200ھ سے پہلے امام عبدالرزاق کے پاس گئے تھے اس وقت ان کی نظر ٹھیک تھی لیکن جس نے ان کی بینائی رخصت ہونے کے بعد ان سے احادیث کا سماع کیا ہے تو اس کا سماع ضعیف ہوگا۔

ہشام بن یوسف بیان کرتے ہیں جب ابن جریج یمن آئے تھے اس وقت امام عبدالرزاق کی عمر 18 سال تھی۔

اثرم بیان کرتے ہیں میں نے ابوعبداللہ کو سنا ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا آگ میں جلنا رائیگاں جاتا ہے تو انہوں نے جواب دیا یہ جھوٹی ہے۔

انہوں نے دریافت کیا امام عبدالرزاق کے حوالے سے یہ حدیث کسی نے بیان کی ہے میں نے جواب دیا احمد بن سبوۂ نے انہوں فرمایا ان لوگوں نے امام عبدالرزاق سے سماع اس وقت کیا تھا جب وہ نابینا ہو چکے تھے۔ اس وقت انہیں تلقین کی جاتی تھی۔ تو انہیں ایسی باتوں کی بھی تلقین کی گئی جو ان کی کتابوں میں نہیں تھی ان لوگوں نے ان کے حوالے سے ایسی احادیث نقل کی ہیں جو ان کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو ان کے نابینا ہونے کے بعد انہیں تلقین کی گئی تھی۔

امام نسائی بیان کرتے ہیں اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے جس نے ان کے حوالے سے بعد میں روایات نوٹ کی ہیں اور اس کے حوالے سے بہت سی منکر روایات بھی نقل کی گئی ہیں۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں انہوں نے فضائل کے بارے میں ایسی احادیث نقل کی ہیں جن میں کسی نے ان کی موافقت نہیں کی ہے۔ اور دیگر لوگوں کی تنقید کے بارے میں منکر روایات نقل کی گئی ہیں لوگوں نے انہیں تشیعوں کی طرف کی بھی منسوب کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں لیکن احادیث میں معمر سے روایات نقل کرنے میں غلطی کر جاتے ہیں۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں نے امام عبدالرزاق کو مکہ میں احادیث بیان کرتے ہوئے دیکھا میں نے ان سے کہا کیا آپ نے ان احادیث کا سماع کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا ان میں سے بعض کا میں نے سماع کیا ہے بعض استاد کے سامنے پیش کی تھیں بعض کا ذکر کیا گیا تو یہ سب سماع ہی ہے پھر یحییٰ نے کہا میں نے ان کی تحریر کے علاوہ ان سے کوئی روایت نوٹ نہیں کی۔ صرف ایک روایت نوٹ کی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں امام عبدالرزاق اپنی تحریر سے جو روایت نقل کریں گے وہ زیادہ مستند ہوگی۔

محمد بن ابوبکر مقدسی بیان کرتے ہیں میں نے امام عبدالرزاق کو غیر موجود پایا ہے۔ جعفر بن سلیمان نے ان کے علاوہ اور کسی کو خراب نہیں کیا۔

عبداللہ مستندی کہتے ہیں: میں نے ابن عیینہ کو رخصت کرتے ہوئے کہا کہ میں امام عبدالرزاق کے پاس جانا چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جن کی دنیاوی زندگی میں کوششیں گمراہی کا شکار ہوئیں۔

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے ان کے بارے میں سوال کیا کہ کیا امام عبدالرزاق تشیوں میں افراط کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا میں نے ان سے اس بارے میں کوئی چیز نہیں سنی ہے لیکن وہ ایک ایسے شخص تھے جنہیں لوگوں کی روایات پسند آتی تھی۔

عقیلی بیان کرتے ہیں۔ احمد بن زکیر حضرمی اور مخلد شعیری نے یہ بات بیان کی ہے میں امام عبدالرزاق کے پاس موجود تھا اس شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو وہ بولے تم ابوسفیان کی اولاد کے تذکرے کے ذریعے ہماری محفل کو خراب نہ کرو۔

محمد بن عثمان بصری بیان کرتے ہیں جب عباس بن عبدالعظیم صنعاء سے امام عبدالرزاق کی خدمت میں حاضر ہو کر واپس آئے تو ہم ان کے پاس آئے انہوں نے ہم سے کہا حالانکہ ہم اس وقت متعدد لوگ تھے۔ کیا تم لوگوں نے امام عبدالرزاق کی طرف جانے کا ارادہ نہیں کر لیا۔

میں ان کے پاس گیا تھا میں نے ان کے ہاں قیام بھی کیا اس ذات کی قسم جن کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ عبدالرزاق کذاب ہے اور واقدی اس سے زیادہ سچا ہے۔

میں یہ کہتا ہوں یہ وہ چیز ہے جس کے بارے میں امام مسلم نے عباس کی موافقت میں کی ہے بلکہ تمام حفاظ اور تمام آئمہ اہل علم نے ان سے استدلال کیا ہے۔ البتہ ان چند منکر روایات کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ ان سے بہت زیادہ روایات نقل کی گئی ہیں۔

عقیلی بیان کرتے ہیں میں نے علی بن عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا زید بن مبارک نے امام عبدالرزاق کی خدمت میں حاضری دی اور ان سے بکثرت روایات نقل کیں پھر انہوں نے ان کی کتاب تحریرات کو پھاڑ دیا اور محمد بن ثور کے ساتھ ہو گئے ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے ایک مرتبہ ہم امام عبدالرزاق کے پاس تھے انہوں نے ہمیں ایک حدیث بیان کی جب انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول پڑھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے تھا کہ اب آپ اپنے بھتیجے کی میراث طلب کرنے کے لئے آئے ہیں اور یہ صاحب اپنی بیوی کے ان کے والد کی طرف سے میراث کا مطالبہ لے کر آئے ہیں تو امام عبدالرزاق نے کہا تم اس غلطی کی طرف دیکھو یہ کہتا ہے کہ آپ اپنے بھتیجے کی میراث لینے آئے ہیں۔ اور یہ اپنی خاتون کے والد کی میراث لینے کے لئے آئے ہیں۔ اس سے یہ نہیں کہا جاتا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی میرات لینے کے لئے آئے ہیں۔ تو زید بن مبارک کہتے ہیں: میں وہاں سے اٹھ گیا۔ میں دوبارہ ان کے پاس نہیں گیا اور میں ان سے روایات نقل بھی نہیں کروں گا۔

میں یہ کہتا ہوں اس نقل میں رسال پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے صحیح ہونے سے زیادہ واقف ہے البتہ حضرت فاروق اعظم پر اس حوالے سے اعتراض نہیں کیا جا سکتا کیونکہ انہوں نے اس محاورے میں کلام کیا تھا جو ترکے کی تقسیم کے حوالے سے تھا۔

جعفر ابن ابوسفیان نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے ایک دن میں نے امام عبدالرزاق کا ایسا کلام سنا جس کے ذریعے میں نے یہ استدلال کیا کہ وہ شیعہ ہیں۔ تو میں نے کہا آپ کے وہ تمام اساتذہ جن سے آپ نے استدلال کیا ہے وہ تمام تو سنی تھے معمر، مالک، ابن

جریج' سفیان' اوزاعی تو آپ نے یہ مسلک کس سے حاصل کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا جعفر بن سلیمان ہمارے پاس آئے میں نے انہیں دیکھا کہ وہ ایک فاضل شخص ہیں اچھے اخلاق کے مالک ہیں تو میں نے ان سے یہ مسلک حاصل کر لیا۔

احمد بن ابوخیثمہ بیان کرتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین کو سنا ان سے یہ کہا گیا۔ امام احمد یہ کہتے ہیں: عبیداللہ بن موسیٰ کی احادیث کو مسترد کیا جائے گا کیونکہ وہ شیعہ ہے۔ تو یحییٰ بن معین نے جواب دیا اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے امام عبدالرزاق عبیداللہ سے زیادہ غالی شیعہ تھے جو ایک سو گنا زیادہ تھے اور میں نے امام عبدالرزاق سے اس سے کئی گنا زیادہ روایتیں سنی ہیں جتنی میں نے عبداللہ سے سنی ہیں۔ سلمی بن شبیب بیان کرتے ہیں میں نے امام عبدالرزاق کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ کی قسم مجھے اس وقت تک شرح صدر حاصل نہیں ہوا جب تک میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے افضل قرار نہیں دیا۔

احمد بن ازہر کہتے ہیں: میں نے امام عبدالرزاق کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں شیخین کو اس لئے افضل قرار دیتا ہوں چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو اپنے سے افضل قرار دیا ہے اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں افضل قرار نہ دیا ہوتا تو میں بھی انہیں افضل قرار نہ دیتا تو میرے لئے خرابی کے لئے یہی کافی ہوگا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تو محبت کروں پھر ان کے قول کے برخلاف کروں۔

محمد بن ابوسدی بیان کرتے ہیں۔ میں نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا تفضیل کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ تو اس بارے میں انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا پھر انہوں نے بتایا کہ سفیان یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما۔ پھر وہ خاموش ہو جاتے تھے۔ امام مالک یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پھر وہ خاموش ہو جاتے تھے۔

محمد بن اسماعیل ضراری بیان کرتے ہیں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے اس وقت ہم امام عبدالرزاق کے پاس صنعاء میں موجود تھے کہ امام احمد یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے امام عبدالرزاق کی حدیث کو متروک قرار دیا ہے یا انہوں نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ تو اس سے ہمیں شدید غم لاحق ہوا ہم نے کہا ہم نے تو اتنا خرچہ کیا اور سفر کیا اور مشقتیں برداشت کیں پھر میں حج کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوا وہاں میری ملاقات یحییٰ سے ہوئی میں نے اس سے سوال کیا تو انہوں نے کہا اے ابوصالح اگر عبدالرزاق اسلام کو چھوڑ کر مرتد بھی ہو جائے تو بھی ہم اس کی احادیث کو ترک نہیں کریں گے۔

احمد بن ازہر کہتے ہیں: میں نے امام عبدالرزاق کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے معمر میرے منہ میں کی طرح کڑوا ہے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ثوری نے ابواسحاق کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

"اگر وہ علی کو والی بنا دیں تو وہ ہدایت یافتہ ہے اور ہدایت کا مرکز ہے۔"

امام عبدالرزاق سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے یہ ثوری سے سنی ہے تو انہوں نے کہا نعمان بن ابوشعبہ اور یحییٰ بن العلی نے ثوری کے حوالے سے یہ حدیث ہمیں بیان کی ہے۔

اس میں نعمان نامی راوی مجہول ہے اور یحییٰ نامی راوی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔ لیکن یہ روایت امام احمد نے اپنی مسند میں اپنی سند کے ساتھ ابواسحاق کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہی روایت زید بن حباب نے اپنی سند کے ساتھ ابواسحاق کے حوالے سے نقل کی

ہے۔ اور یہ ایک اور سند کے ساتھ ابواسحاق سے منقول ہے تو ابواسحاق سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ روایت محفوظ ہے زیدان کا شیخ ہے مجھے اس کے بارے میں کسی جگہ کا علم نہیں ہے اور جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے تو یہ منکر ہے۔

امام ابوعمرو بن صلح امام احمد کے قول کے بعد لکھتے ہیں جس نے امام عبدالرزاق کے نابینا ہو جانے کے بعد ان سے سماع کیا تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ میں نے ایسی احادیث پائی ہیں جنہیں امام طبرانی نے روایت کیا ہے وہ انہوں نے دبری کے حوالے سے امام عبدالرزاق سے نقل کی ہیں لیکن میں انہیں منکر قرار دیتا ہوں۔ تو میں نے ان کے معاملے کو اس صورت حال پر مجہول کیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں سب سے واہی حدیث وہ ہے جو احمد بن از ہر جو ثقہ ہیں انہوں نے نقل کی ہے کہ امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا تم دنیا میں بھی سردار ہو اور آخرت میں بھی سردار ہو گے جو شخص تم سے محبت رکھے گا وہ مجھ سے محبت رکھے گا اور جو تم سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا۔''

میں یہ کہتا ہوں اس روایت کے مستند نہ ہونے کے باوجود اس کا مفہوم صحیح ہے جو دوسرے حوالوں سے منقول ہے لیکن میرے ذہن میں اس کے حوالے سے کچھ الجھن ہے۔ اور اس راوی نے اس پر اکتفا نہیں کیا چونکہ اس نے اس میں ان الفاظ کا بھی اضافہ کیا ''تمہارا محبوب اللہ کا محبوب ہو گا اور تمہارا ناپسندیدہ شخص اللہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ ہو گا اور اس شخص کے لئے بربادی ہے جو تم سے بغض رکھے اور اس شخص کے لئے بھی بربادی ہے جو اس سے بغض رکھے۔''

اس میں کوئی شک نہیں ہے بلکہ بربادی اس شخص کے لئے ہے جو اس سے چشم پوشی کرے اور جو ان کے رتبے سے چشم پوشی کرے اور ان سے اس طرح محبت نہ کرے جس طرح اہل شوریٰ میں ان کے ساتھی ان سے محبت کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: رافضی کافر ہے ابوسلط ہروی کہتے ہیں: خرابی کی جڑ یہی ہے امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کی ہے جو غریب ہے اس کے پاس مال ہی نہیں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف دیکھا اور اہل زمین میں سے دو آدمیوں کو منتخب کر لیا ان میں سے ایک کو تمہارا باپ بنا دیا اور دوسرے کو تمہارا شوہر بنا دیا۔''

''ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ امام عبدالرزاق کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ ابوسعید خدری کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

''جب تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو اسے قتل کر دو۔''

یہ ہی روایت بعض دیگر حضرات کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ابوبکر مقری اپنی سند کے ساتھ امام عبدالرزاق کا یہ قول نقل کیا ہے۔

''اللہ تعالیٰ اس سامان کو رسوائی کا شکار کرے جسے بوڑھاپا یا کمزور ہو جانے کے بعد خرچ کیا جائے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک

شخص ایک سو سال تک ہو جاتا ہے۔ اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی جاتی ہیں تو یا تو اسے کذاب قرار دے دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا علم باطل ہو جاتا ہے۔ یا اسے بدعتی قرار دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے تو ایسے لوگ کم ہیں جنہیں اس سے نجات ملی ہو۔

امام احمد بن صالح کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے کہا کیا آپ نے امام عبدالرزاق سے زیادہ بہتر ان کی حدیث دیکھی ہے انہوں نے جواب دیا جی نہیں۔ امام عبدالرزاق کا انتقال 211 ہجری میں شوال کے مہینے میں ہوا۔

(عبدالسلام)

۵۰۵۰- عبدالسلام بن ابوجنوب (ق).

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں عیسیٰ بن یونس نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث متروک ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت ثلاثۃ اسباع جمیعا، ثم صلی خلف المقام ست رکعات.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا' ایسا آپ نے تین مرتبہ کیا' پھر آپ نے مقام ابراہیم کے پاس چھ رکعات نماز ادا کی۔''

ابوضمرہ نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ معقل بن یسار سے نقل کی ہے۔

۵۰۵۱- (صح) عبدالسلام بن حرب (ع) ملائی،

یہ کوفہ کے اکابر مشائخ میں سے ایک ہے اور وہاں کے ثقہ اور مسند راویوں میں سے ایک ہے اس نے ایوب اور عطا بن سائب سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے صناد' ابن عرفہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں' یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زندگی میں پیدا ہو گیا تھا ابن اسحاق نے اپنے مقدم ہونے کے باوجود اس سے احادیث نقل کی ہیں امام ترمذی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حافظ ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حجت ہے ابن سعد کہتے ہیں: اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے لیکن اس کی احادیث میں لین ہونا پایا جاتا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اہل کوفہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اس کا انتقال 187 ہجری میں ہوا۔

۵۰۵۲- عبدالسلام بن حفص (د، ت، س).

اس نے عبداللہ بن دینار اور یزید بن ابوعبید سے روایات نقل کی ہیں' یہ مدینہ منورہ کا رہنے والا اور صدوق ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے ابن واہب اور خالد بن مخلد نے اس سے احادیث نقل کی ہیں۔ اس کی کنیت ابومصعب ہے اس کا انتقال امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے ہو گیا تھا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ کتاب الکامل میں کیا ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من الشعر حكمة. ''بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔''

یزید نامی راوی ہشام سے عمر میں بڑا تھا اس نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: عبدالسلام سے مستقیم روایات منقول ہیں۔ میں نے اس کے حوالے سے کوئی ایسی روایت نہیں دیکھی جو اس سے زیادہ منکر ہو۔

میں یہ کہتا ہوں خالد نامی راوی نے متعدد منکر روایات نقل کی ہیں لیکن وہ پل عبور کر چکا ہے۔

۵۰۵۳- عبدالسلام بن راشد.

اس نے عبداللہ بن مثنیٰ کے حوالے سے پرندے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یہ معروف نہیں ہے اور وہ خبر بھی مستند نہیں ہے۔

۵۰۵۴- عبدالسلام بن سہل، ابوعلی سکری. بغدادی.

اس نے مصر میں۔ یحییٰ حمانی اور قواریری سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے ابن شبوذ سے روایات نقل کی ہیں اور طبرانی نے ابن یونس کہتے ہیں: یہ عقل مند لوگوں میں سے اور اہل صدق میں سے ایک تھا آخری ایام میں یہ تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔

۵۰۵۵- عبدالسلام بن صالح، ابوعمرو دارمی. بصری.

یزید بن ہارون نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۰۵۶- عبدالسلام بن صالح (ق)، ابوالصلت ہروی

یہ ایک شخص تھا البتہ یہ انتہا پسند شیعہ تھا اس نے حماد بن زید، ابو معاویہ اور امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ صدوق نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ نے اس کی احادیث کو پرے کر دیا تھا۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ رافضی ہے اور خبیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں۔ اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: رافضی اور خبیث ہے اس پر احادیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ (اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں)۔

''ایمان دل کے ذریعے اقرار کا نام ہے۔''

اس کے بارے میں یہ بات بھی نقل کی گئی ہے کہ اس نے یہ کہا ہے علویہ بنو امیہ سے زیادہ بہتر ہیں۔

عباس دوری بیان کرتے ہیں میں نے یحییٰ کو ابو مسلط کو ثقہ قرار دیتے ہوئے سنا ہے۔ ابن محرز نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ یہ ان افراد میں سے نہیں ہے جو غلط بیانی کرتے ہیں۔ احمد بن سیار نے مرو کی تاریخ میں اس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جنگ میں حصہ لیتے ہوئے مرو آیا تھا جب مامون نے اسے دیکھا اور اس کا کلام سنا تو اسے اپنے مقربین میں شامل کر لیا یہ مسلسل آپ کے پسندیدہ افراد میں شامل رہا یہاں تک کہ مامون نے جہم کے کلام کا اظہار کیا تو اس نے اس کے اور مریسی کے درمیان مقابلہ کروایا اور اسے درخواست کی کہ وہ اس سے کلام کرے تو ابوصلت مرجعہ جہمیہ اور قدریہ فرقے کے لوگوں کا رد کیا کرتا تھا تو اس نے بشر کے ساتھ کئی مرتبہ مامون کی موجودگی میں کلام کیا حالانکہ وہ علم کلام کے ماہرین میں سے نہیں تھا لیکن پھر بھی یہ ہر مرتبہ کامیاب ہوا۔ یہ تشیع کے حوالے سے معروف ہے میں نے بھی اس سے مناظرہ کیا تاکہ میں اس کے نظریات جان سکوں تو میں نے اسے افراط کا شکار نہیں دیکھا میں نے اسے دیکھا کہ یہ

حضرت ابوبکر اور عمر کو مقدم قرار دیتا تھا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اچھے الفاظ میں ذکر کرتا تھا اس نے مجھ سے یہ کہا کہ یہ میرا وہ مذہب ہے جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا ابن یسار کہتے ہیں: البتہ اس سے کچھ روایات منقول ہیں جو اس نے (کچھ صحابہ اکرام علیہم الرضوان) کی مزمت میں نقل کی ہیں۔

۵۰۵۷- عبدالسلام بن عبداللہ مذحجی.

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں اس کا اور اس کے شیخ کا پتا نہیں چل سکا۔

۵۰۵۸- عبدالسلام بن عبدالحمید، ابوالحسن

یہ حران کی مسجد کا امام تھا اس نے زہیر بن معاویہ اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں۔ ازری کہتے ہیں۔ محدثین نے اسے متروک قرار دیا تھا ابوعروبہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ وہ اس کے بارے میں بری رائے کا شکار تھے وہ یہ کہتے تھے میں اس سے احادیث نقل نہیں کروں گا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کا انتقال 244 ہجری میں ہوا۔ مجھے اس کی احادیث کے بارے میں کسی ہرج کا علم نہیں ہے اور میں نے اس کی احادیث میں کوئی منکر روایت بھی نہیں دیکھی ہے۔

۵۰۵۹- عبدالسلام بن عبدالقدوس (ق) بن حبیب کلاعی شامی.

اس نے ہشام بن عروہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے اور اس کا بیٹا اس سے زیادہ برا ہے عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں سے کسی کی بھی متابعت نہیں کی گئی ابن حبان کہتے ہیں: یہ موضوع روایات نقل کرتا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات غیر محفوظ ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

اربع لا يشبعن من اربع: ارض من مطر، وانثى من ذكر، وعين من نظر، وطالب علم من علم.

''چار چیزیں چار چیزوں سے کبھی سیر نہیں ہوتیں ہیں زمین بارش سے، عورت مرد سے، آنکھ دیکھنے سے اور طالب علم، علم سے''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

من اهديت له هدية ومعه قوم فهم شركاؤه فيها.

''جب کسی شخص کو کوئی چیز تحفے کے طور پر دی جائے اور اس وقت اس شخص کے ساتھ دوسرے لوگ بھی موجود ہوں تو وہ اس تحفے کے بارے میں حصہ دار ہوں گے''۔

امام ابن حبان بیان کرتے ہیں۔ اس راوی نے ابراہیم کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

من تزوج امراة لعزها لم يزده الله الا ذلا، ومن تزوجها لمالها لم يزده الله الا فقرا، ومن تزوجها

لحسنها لم یزده الا دناء ة، ومن تزوج لیغض بصره ویحصن فرجه او یصل رحمه بارك الله له فیها ولها فیه.

"جو شخص کسی عورت کے ساتھ اس کی عزت مند ہونے کی وجہ سے شادی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی ذلت میں اضافہ کرے گا۔ جو شخص عورت کے مال کی وجہ سے اس کے ساتھ شادی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی غربت میں اضافہ کرے گا۔ جو شخص عورت کے حسن کی وجہ سے اس کے ساتھ شادی کرے گا اس شخص کی رسوائی زیادہ ہوگی۔ اور جو شخص اس لئے شادی کرے گا تا کہ اس کی نگاہ جھکی رہے اور اس کی شرم گاہ محفوظ رہے یا وہ صلہ رحمی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس عورت میں برکت رکھے گا اور عورت کے لئے اس مرد میں برکت رکھے گا۔"

یہ روایت محمد بن معافی نے صیدا میں عمرو کے حوالے سے اس راوی سے ہمیں بیان کی تھی۔

۵۰۶۰- عبدالسلام بن عبدالوہاب

یہ "حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ" کا پوتا ہے اس نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہیں یہ قابل مذمت سیرت کا مالک تھا اور علم نجوم میں دخل رکھتا تھا۔ شروع میں یہ فلسفے کی طرف مائل رہا بعد میں اس کی کتابیں برسرعام جلا دی گئیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے پردہ پوشی کا سوال کرتے ہیں۔ یہ 600 ہجری سے پہلے کا ہے۔ اس کا انتقال 611 ہجری میں رجب کے مہینے میں ہوا۔

۵۰۶۱- عبدالسلام بن عبید بن ابی فروہ

یہ سفیان بن عینہ کا شاگرد ہے بعد میں یہ نصیبین نامی شہر میں آ گیا تھا۔ حافظ ابوعوانہ نے اس کی طرف سفر کیا تھا اور اپنی صحیح میں اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا اور موضوع روایات نقل کرتا تھا۔ ازدی بیان کرتے ہیں اس کی نقل کردہ احادیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہیں۔

من كذب علی متعمدا.

"جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے۔"

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بھی نقل کی ہے۔

لا یلسع المؤمن من حجر مرتین.

"مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔"

یہ دونوں روایات ابن عینیہ کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتی ہیں۔ پہلی روایت کو یونس اور لیث نے زہری سے نقل کیا ہے اور دوسری روایت کو ابن عینیہ نے زہری کے حوالے سے سید بن مصیب سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے زناد کے حوالے سے اعرج سے روایت نہیں کیا۔

۵۰۶۲- عبدالسلام بن عجلان

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی کنیت ابوخلیل بیان کی ہے جبکہ دیگر حضرات نے اس کی کنیت ابوجلیل بیان کی ہے۔ بدل بن محبر نے اس سے روایت نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی احادیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ انہوں نے اس سے استدلال کرنے میں توقف کیا ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اول شخص يدخل الجنة فاطمة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جنت میں داخل ہونے والا پہلا شخص فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوگی۔''

ابوصالح مؤذن نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب میں اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۵۰۶۳- عبدالسلام بن علی، شیخ۔

ولید نے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۵۰۶۴- عبدالسلام بن عمرو بن خالد۔ مصری۔

یہ قابل اعتماد نہیں ہے اس نے اپنے والد کے حوالے سے اسکندریہ کی فضیلت میں موضوع روایات نقل کی ہیں۔ ہانی بن متوکل نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۰۶۵- عبدالسلام بن محمد حضرمی۔

اعرج سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔

۵۰۶۶- عبدالسلام بن الشیخ ابی علی محمد بن عبدالوہاب

یہ معتزلہ کے شیخ ابوہاشم جبائی کا بیٹا ہے' اس کی تصانیف منقول ہیں اس کا انتقال 321 ہجری میں ادھیڑ عمری میں ہوا۔ اس نے کوئی چیز روایت نہیں کی ہے۔

۵۰۶۷- عبدالسلام بن موسیٰ بن جبیر۔

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اس پر رافضی ہونے کا الزام ہے اور اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں۔

آدم نے امام بخاری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ عبداسلام بن موسیٰ نامی اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے ابوالحویرث کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ لیکن ابوالحویرث کا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع واضح نہیں ہو سکا پھر عقیلی نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جس کا متن معروف ہے۔

۵۰۶۸- عبدالسلام بن ہاشم اعور

یہ ایک شیخ ہے جس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں اس نے دوسو ہجری کے بعد احادیث نقل کی تھیں امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں

ہے عمرو بن علی فلاس کہتے ہیں: میں اس کے علاوہ اور کسی کو قطعی طور پر جھوٹا قرار نہیں دیتا۔

۵۰۶۹- عبدالسلام، ابوکیسان،

یہ محمد بن سعید قرشی کا استاد ہے۔

۵۰۷۰- عبدالسلام بجلی.

اس نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۰۷۱- عبدالسلام بن ابومطر،

۵۰۷۲- عبدالسلام عدنی.

اس نے حکم بن ابان سے روایات نقل کی ہیں' یہ (سابقہ چار راوی) مجہول ہیں۔

(عبدالسید - عبدالصمد)

۵۰۷۳- عبدالسید بن عتاب ضریر.

یہ اکابر قاریوں میں سے ایک ہے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اس نے حمانی اور ایک مخلوق کے سامنے قرات کی تھی شجاع زوہلی نے یہ بات بیان کی ہے یہ ان افراد میں سے نہیں ہے جن کی بیان پر اعتماد کیا جائے۔

۵۰۷۴- عبدالصمد بن جابر ضبی

یہ شیخ ابونعیم ملائی کا استاد ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کے حوالے سے ایک یا دو احادیث منقول ہیں اس نے اپنی سند کے ہاتھ حضرت عتاب بن شمیر کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم : ان لی ابا شیخا کبیرا واخوۃ فاذھب الیھم لعلھم ان یسلموا.قال: ان ھم اسلموا فھو خیر لھم، وان اقاموا فالاسلام واسع او عریض.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی میرے والد ایک عمر رسیدہ بوڑھے شخص ہیں اور میرے بھائی بھی ہیں میں ان کی طرف جاتا ہوں تاکہ وہ اسلام قبول کرلیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر وہ اسلام قبول کرلیں گے تو یہ ان کے حق میں زیادہ بہتر ہوگا۔ اور اگر وہ اپنے سابقہ مذہب پر برقرار رہیں گے تو اسلام وسعت والا اور پھیلاؤ والا ہے۔''

۵۰۷۵- عبدالصمد بن حبیب (د) ازدی.

یہ مسلم بن ابراہیم کا استاد ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ حدیث میں یہ ''لین'' ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ہے''۔ امام احمد نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے معاملے کو موضوع قرار

دیا ہے۔

۵۰۷۶- عبدالصمد بن حسان مروزی.

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب مروزی ہے۔ اس نے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور اسرائیل سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے محمد بن یحییٰ ذوہلی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ھراۃ کا قاضی بنا تھا اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا۔ ایک قول کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اسے متروک قرار دیا ہے اور اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں' یہ مقارب الحدیث ہے۔

۵۰۷۷- عبدالصمد بن سلیمان ازرق،

یہ ہشیم کا معاصر ہے۔ سعید بن سلیمان نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے اس نے خصیب بن جحدر سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۰۷۸- عبدالصمد بن عبدالاعلیٰ.

ولید بن مسلم نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ اس کی نقل کردہ روایات کم ہیں۔

۵۰۷۹- عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن العباس الہاشمی الامیر.

اس نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اکرموا الشھود. "گواہوں کی عزت افزائی کرو۔"

یہ روایت منکر ہے اور عبدالصمد نامی یہ راوی حجت نہیں ہے۔ شاہد حافظان حدیث نے اس سے سکوت اس لئے اختیار کیا ہے کیونکہ یہ اپنے وقت کا حاکم تھا۔

۵۰۸۰- عبدالصمد بن مطیر.

اس نے ابن وہب سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: کتابوں میں اس کا تذکرہ صرف مزمت کرنے کے لئے کیا جاسکتا ہے میں یہ کہتا ہوں یہ اس جھوٹی روایت کو نقل کرنے والا شخص ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من اکل فولة بقشرها اخرج اللہ منه من الداء مثلها.

"جو شخص فولہ کو اس کے چھلکے سمیت کھالے گا اللہ تعالیٰ اس کے جسم سے اس کی مانند بیماری کو نکال دے گا۔"

۵۰۸۱- عبدالصمد بن معقل بن منبہ یمانی

جہاں تک اس راوی کا تعلق ہے تو محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۰۸۲- عبدالصمد بن فضل.

اس نے ابن وہب سے روایات نقل کی ہیں اس سے ایک حدیث منقول ہے جسے منکر قرار دیا گیا ہے۔البتہ حالت کے اعتبار سے یہ صالح ہے' اگر اللہ نے چاہا۔

۵۰۸۳- عبدالصمد بن موسیٰ ہاشمی، ابوابراہیم.

خطیب کہتے ہیں: محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس کے حوالے سے اس کے بیٹے ابراہیم نے امالی میں روایات نقل کی ہیں میں یہ کہتا ہوں اس کے اپنے دادا محمد بن ابراہیم کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں اس نے علی بن عاصم سے بھی روایات نقل کی ہیں' یہ متوکل کے زمانے میں امیر الحج بھی بنا تھا۔خطیب نے اس کے بارے میں جو کہا ہے وہ اس کی تاریخ میں منقول ہے۔

۵۰۸۴- عبدالصمد بن نعمان بغدادی بزاز.

اس نے عیسیٰ بن طہمان اور شعبہ سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے عباس' تمام اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس طرح کہا ہے اس کے حوالے سے صحاح ستہ میں کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

۵۰۸۵- عبدالصمد، ابومعمر

اس نے بکر بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۵۰۸۶- عبدالصمد بن یزید مردویہ

یہ فضیل بن عیاض کا شاگرد ہے اس کی کنیت ابوعبداللہ ہے ایک قول کے مطابق اسے مردویہ صائغ بھی کہا جاتا ہے اس نے حکایات نقل کی ہیں ابن عدی کہتے ہیں: مجھے اس کے حوالے سے کسی مسند احادیث کا علم نہیں ہے۔امام ابویعلی موصلی کہتے ہیں: یحییٰ بن معین نے مردویہ سے کہا تم نے فضیل کا کلام کیسے سنا ہے اس نے جواب دیا اطراف میں انہوں نے کہا تم یہ کیسے کہتے ہو کہ میں یہ کہا اور میں نے وہ کہا راوی کہتے ہیں: یعنی یحیی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔۔ مردویہ کا انتقال 235 ہجری میں ہوا۔

(عبدالعزیز)

۵۰۸۷- عبدالعزیز بن ابان (ت)، ابوخالد اموی کوفی.

یہ متروک راویوں میں سے ایک ہے' یہ عبدالعزیز بن ابان بن محمد بن عبداللہ بن سعید بن العاص بن ابواحیحہ سعید بن عاص بن امیہ قرشی ہے' اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی اور مسعر' فطر' اور ایک گروہ سے اس نے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے حارث بن اسامہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔امام احمد بن حنبل کہتے ہیں۔جب اس نے مواقیت سے متعلق احادیث بیان کی تو میں نے اسے

ترک کر دیا یحییٰ کہتے یہ کذاب اور خبیث ہے اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی احادیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے ابن سعد کہتے ہیں: یہ واسط کا قاضی بنا تھا اس کا انتقال 207 ہجری میں ہوا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

اذا سلم رمضان سلمت السنة، واذا سلمت الجمعة سلمت الايام.

''جب رمضان سلامت رہے تو پورا سال سلامت رہتا ہے اور جب جمعہ سلامت رہے تو پورا ہفتہ سلامت رہتا ہے۔''

عثمان بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے میں نے یحییٰ کو سنا ان سے سوال کیا گیا۔ عبدالعزیز بن ابان کا ضعف کہاں سے حاصل ہوتا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا یہ لوگوں کی تحریرات حاصل کرتا تھا اور پھر انہیں (اپنی طرف سے) روایت کر دیتا تھا۔

احمد بن زہیر بیان کرتے ہیں یحییٰ بن معین سے عبدالعزیز بن ابان قرشی نے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا اس نے فطر کے حوالے سے ابوطفیل کے حوالے سے حضرت علی سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے)

السابع من ولد العباس يلبس الخضرة.

''حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ساتویں پشت کا بیٹا سبز لباس پہنے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے۔

بينما سليمان عليه السلام جالس عن شط البحر وهو يلعب بخاتمه فوقع، وكان ملكه فى خاتمه، فانطلق فاتى عجوزا، فاوى اليها، وخلفه الشيطان، فقالت العجوز: اذهب فاطلب وانا اكفيك عمل البيت، فذهب فانتهى الى صيادين فنبذوا اليه سمكات، فاتى بهن، فشقت العجوز سمكة فاذا الخاتم، فاخذه فقبله، فاقبلت اليه الجن والطير والوحش، وفر الشيطان الى جزيرة، فقال سليمان: ائتونى به. قالوا: لا نقدر عليه الا انه يرد علينا فى كل اسبوع. قال: فصبوا له خمرا، فلما شرب سكر فاروه الخاتم فقال: سمعا وطاعة. فاتوا به سليمان، فاوثقه، وامر به الى جبل الدخان، فما ترون من الدخان فذلك

''ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام سمندر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے وہ اپنی انگوٹھی کے ساتھ کھیل رہے تھے وہ انگوٹھی گر گئی ان کی بادشاہی اسی انگوٹھی میں تھی وہ روانہ ہوئے ان کی ملاقات ایک بوڑھی عورت سے ہوئی وہ اس بوڑھی عورت کی پناہ میں چلے گئے۔ شیطان ان کے پیچھے آ رہا تھا اس بوڑھی عورت نے کہا آپ جا کر اسے تلاش کریں میں آپ کی جگہ سارے کام قید کرلوں گی۔ وہ مچھلیاں پکڑنے والوں کے پاس گئے۔ انہوں نے کچھ مچھلیاں ان کے سامنے رکھیں وہ مچھلیوں کو لے کر آ رہے تھے۔ اس بوڑھی عورت نے ایک مچھلی کو چیرا تو اس میں انگوٹھی موجود تھی حضرت سلمان علیہ السلام نے اسے پکڑا اور

اسے بوسہ دیا تو جنات' پرندے اور وحشی جانوران کے پاس آ گئے اور شیطان جزیرہ کی طرف بھاگ گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اسے پکڑ کر میرے پاس لے کر آ ؤ ان لوگوں نے جواب دیا ہم اس پر قابو نہیں پا سکتے وہ صرف ہفتے میں ایک مرتبہ ہمارے پاس آتا ہے۔ نو راوی بیان کرتے ہیں ان لوگوں نے اس کے لئے شراب تیار کی جب اس نے شراب پی لی تو وہ نشے میں آ گیا ان لوگوں نے اسے انگوٹھی دکھائی تو وہ بولا میں اطاعت و فرمابرداری کرتا ہوں تو لوگ اسے لے کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے باندھ دیا اور اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے لاوے والے پہاڑ کی طرف لے کر جایا جائے تو وہ جو تمہیں دھواں سا نظر آتا ہے یہ اس وجہ سے ہوتا ہے۔

۵۰۸۸- عبدالعزیز بن اسحاق بن بقال

یہ تین سو ساٹھ ہجری کے آس پاس کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے ابن ابوالفوارس کہتے ہیں: اس کے نظریات انتہائی برے تھے اور روایت میں یہ اس پائے کا نہیں ہے میں نے اس سے کچھ حدیث کا سماع کیا تھا جس میں ایسی روایات جو مسترد کئے جانے کے لائق تھیں۔

میں یہ کہتا ہوں اس سے تصانیف منقول ہیں جو زیدیہ فرقے کے نظریات سے متعلق ہیں یہ 90 سال تک زندہ رہا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبدالعزیز بن عبداللہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: ان نزول اللّٰہ الی الشیء اقبالہ علیہ من غیر نزول.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کی طرف نزول کرنے کا مطلب اس کا ذاتی طور پر نزول کیے بغیر اس چیز کی طرف بطور خاص توجہ کرنا ہے۔''

اس کی سند تاریک ہے اور اس کا متن ایجاد کیا ہوا ہے۔

۵۰۸۹- عبدالعزیز بن اسید (س) طاحی.

اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' ابوسلمہ سعید بن یزید کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۵۰۹۰- عبدالعزیز بن بحر مروزی.

اس نے اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ عباس دوری نے اس کے بارے میں طعنہ زنی کی ہے۔ اور روایت کے یہ الفاظ اسی سے منقول ہیں۔ جبکہ عبداللہ بن احمد اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: الآن یطلع علیکم رجل من اھل الجنۃ، فطلع معاویۃ، فقال: انت یا معاویۃ منی وانا منک، لتزاحمنی علی باب الجنۃ کھاتین - واشار باصبعیہ.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ابھی تمہارے سامنے اہل جنت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آئے گا۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معاویہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں جنت کے دروازے پر تم میرے ساتھ یوں ہو گے''۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

۵۰۹۱- عبدالعزیز بن بشیر بن کعب.

علی بن مدینی بیان کرتے ہیں یہ مجہول ہے میں یہ کہتا ہوں (اس کے والد کا نام) ب پر پیش کے ساتھ ہے اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے حضرت سلمان بن عامر سے نقل کی ہے۔

۵۰۹۲- عبدالعزیز بن بشیر.

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ سچ نہیں بولتا تھا اور یہ ''عبدک'' کے نام سے معروف ہے۔

۵۰۹۳- عبدالعزیز بن بکار بن عبدالعزیز بن ابوبکرہ

اس کی نقل کردہ احادیث محفوظ نہیں ہیں بعض حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے عقیلی نے اس کے حالات میں اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

يلى ولد العباس من كل يوم يليه بنو امية يومين ولكل شهر شهرين.

''بنوامیہ کی ایک دن کی حکومت کے مقابلے میں بنوعباس کی دو دن کی حکومت ہوگی اور ان ایک مہینے کے مقابلے میں ان کے دو مہینے کی ہوگی''۔

۵۰۹۴- عبدالعزیز بن بکر بن شرود.

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ اس کا باپ اور اس کا دادا (تینوں ہی) ضعیف ہیں۔

۵۰۹۵- عبدالعزیز بن ابوثابت.

(اس کے والد کا نام) عمران ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۵۰۹۶- عبدالعزیز بن جریج (عو).

اس نے سیّدہ عائشہ سے وتر کے بارے میں روایات نقل کی ہیں جس میں اس کی متابعت نہیں کی گئی یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے اور یہ روایت عبدالعزیز نامی اس راوی سے خصیف نے نقل کی ہے جو خود قوی نہیں ہے اس روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

يقرا في الثالثة بقل هو الله احد، وبالمعوذتين.

"نبی اکرم ﷺ تیسری رکعت میں سورہ اخلاص اور معوذتین کی تلاوت کرتے تھے۔"

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ صرف سورہ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔ یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

۵۰۹۷- عبدالعزیز بن حارث،

(اس کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالحسن تمیمی حنبلی ہے یہ حنابلہ کے سرداروں اور بغداد کے اکابرین میں سے ایک ہے لیکن اس نے خود کو تکلیف دی یوں کہ اس نے مسند احمد میں ایک یا شائد دو احادیث ایجاد کر کے شامل کر دیں۔

ابن زرقویہ کہتے ہیں: علماء نے اس کے طرز عمل کے خلاف اس کے خلاف محضر تحریر کیا تھا۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں تحریر کیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔

احمد بن اسحاق مصری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

ما اجتمع قوم علی ذکر الا احفتهم الملائكة وغشيتهم الرحمة.

"جب بھی کچھ لوگ ذکر کرنے کے لئے اکٹھا ہوتے ہیں تو فرشتے ان پر اپنے پر تان لیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔"

اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام ابوالحسن نامی راوی کے سر ہے۔

اس کے اکثر اجداد کا تذکرہ تاریخ یا رجال کی کتابوں میں نہیں ہے ان میں سے اس کے ایک دادا کا ذکر ساقط ہے اور وہ لیث ہے جو اسد کا والد ہے چونکہ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں یہ کہا ہے کہ عبدالعزیز نامی راوی کا سلسلہ نسب یہ ہے۔

عبدالعزیز بن حارث بن اسد بن لیث بن سلیمان بن اسود بن سفیان بن یزید بن اکینہ بن عبداللہ تمیمی اور خطیب نے جو ذکر کیا ہے اس میں ہثیم کا تذکرہ نہیں ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا ہے ابوالحسن نامی اس راوی کا انتقال 371 ہجری میں ہوا تھا۔

خطیب بیان کرتے ہیں عبدالواحد نامی راوی نے حسن بن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ عمر بن مسلم کہتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ایک محفل میں موجود تھا ان سے مکہ فتح کیا جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا یہ بزور بازو فتح ہوا تھا ان سے اس بارے میں دلیل مانگی گئی تو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ امام زہری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کر دی۔

ان الصحابة اختلفوا فی فتح مكة اكان صلحا او عنوة ؟ فسالوا عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: كان عنوة.

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا مکہ فتح کیا جانے کے بارے میں اختلاف ہو گیا کہ صلح کی وجہ سے فتح ہوا ہے یا بزور بازو فتح ہوا ہے لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ بزور بازو فتح ہوا ہے۔

ابن مسلم کہتے ہیں: جب میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا میں نے یہ روایت اس وقت اپنی طرف سے ایجاد کی تھی تا کہ میں اس کے ذریعے اپنے مخالف فریق کو لاجواب کرسکوں۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ اپنے آباؤاجداد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

سمعت عليا عليه السلام - وقد سئل عن الحنان المنان، فقال: الحنان الذی یقبل علی من اعرض عنه، والمنان الذی یبدا بالنوال قبل السؤال.

''میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا ان سے حنان اور منان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا حنان وہ ذات ہے جو اس کی طرف بھی توجہ کرتا ہے جو اس سے منہ موڑ لیتا ہے اور منان وہ ذات ہے جو مانگنے سے پہلے عطا کر دیتا ہے''۔

اس میں اس کے نو آباء کا ذکر ہے' عبدالوہاب نامی اس راوی کا انتقال 425 ہجری میں ہوا۔

۵۰۹۸-(صح) عبدالعزیز بن ابی حازم (ع) مدنی.

یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔ شیخ ابن سعید ناس نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے۔ یہ تیونس کا خطیب تھا۔ اس سے پہلے عقیلی نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں: حضر بن داؤد نے احمد بن محمد کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ میں نے امام ابوعبداللہ (احمد بن حنبل) کو سنا ان سے عبدالعزیز نامی اس راوی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا جہاں تک اس کی روایات کا تعلق ہے تو علماء کی یہ رائے ہے کہ وہ روایات اس نے اپنے والد سے سنی ہیں۔

جہاں تک ان تحریروں کا تعلق ہے جو اس کے والد کے علاوہ دوسرے لوگوں سے منقول ہیں ان کے بارے میں علماء نے یہ کہا ہے کہ یہ سلیمان بن بلال کی تحریریں تھیں جو اس کے پاس آ گئیں تھیں میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ ان کی تدلیس کرتا تھا۔ انہوں نے جواب دیا مجھے نہیں معلوم۔

فلاس بیان کرتے ہیں میں نے امام مہدی کو ابن ابوحازم کے حوالے سے کوئی حدیث نقل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

امام احمد کہتے ہیں: یہ علم حدیث کی باقاعدہ تحصیل کے حوالے سے معروف نہیں ہے لیکن مدینہ منورہ میں امام الک کے بعد اس سے بڑا فقیہی اور کوئی نہیں تھا۔

ابن ابوخیثمہ بیان کرتے ہیں مصعب بن عبداللہ سے دریافت کیا گیا ابن ابوحازم ضعیف ہے۔ البتہ اس نے جو اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں ان میں ضعیف نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا کیا لوگوں نے یہ بھی بات بیان کی ہے اس نے تو سلیمان بن بلال کے ہمراہ احادیث کا سماع کیا ہے۔ جب سلیمان کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے اپنی کتابیں (یعنی تحریرات) اسے دینے کی وصیت کی تھی۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: حاتم ابن اسماعیل نے اس کی ان روایات کے حوالے سے اس پر تنقید کی ہے جو اس نے اپنے والد سے نقل کی ہیں۔ حاتم نے مجھ سے کہا میں نے اسے اس سے منع کیا تھا لیکن باز نہیں آیا۔

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں یہ دراوردی سے زیادہ بڑا فقیہ ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: اس کی پیدائش 107 ہجری میں ہوئی اور یہ

184 ہجری میں سجدے کے عالم میں انتقال کر گیا۔

میں یہ کہتا ہوں امام جنیدی' عمرو ناکت' یعقوب دورقی اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی عالی سند سے کچھ منقول روایات ہم تک بھی پہنچی ہیں۔

۵۰۹۹- عبدالعزیز بن حسن بن زبالہ

اس نے امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے جو ان کے آباؤ اجداد سے منقول ہے۔

میں اس سے واقف نہیں ہوں شاید یہ محمد بن حسن بن زبالہ کا بھائی ہو۔

۵۱۰۰- عبدالعزیز بن حصین بن ترجمان، ابو سہل،

یہ مروزی الاصل ہے' اس نے زہری' ثابت بنانی' عمرو بن دینار کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے کتیبہ' نعیم اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام مسلم کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی روایات کا ضعیف ہونا واضح ہے۔ نعیم نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة وله اربع غدائر - يعني ذوائب.

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقع پر یا حجۃ الوداع کے موقع پر) مکہ تشریف لائے تو آپ کے بالوں کی چار لٹیں تھیں۔

اس سے مراد زلفیں ہیں۔

خالد بن مخلد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ان لله تسعة وتسعين اسما من احصاها دخل الجنة - وسرد الاسماء .

''اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں۔ جو شخص انہیں یاد کر لے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اس کے بعد اس نے تمام نام ذکر کیے ہیں' میں یہ کہتا ہوں اس سے حدیث نقل کرنے والا آخری شخص ہشام بن عمار ہے۔

۵۱۰۱- عبدالعزیز بن حکیم حضرمی.

میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں۔ یہ روایت اس راوی سے معتمر نے سنی ہے اور اسے عقیلی نے نقل کیا ہے۔ اس راوی کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث کا سماع کیا ہے اور اس سے ثوری نے سماع کیا ہے۔

۵۱۰۲- عبدالعزیز بن جوران،

اس کے والد کا نام ایک قول کے مطابق حوران ہے تاہم لفظ جوران زیادہ درست ہے۔ یہ صنعان کا رہنے والا ایک عمر رسیدہ شخص

ہے۔ وہب بن منبہ سے اس نے روایات نقل کی ہیں ابن عدی نے اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۵۱۰۳- عبدالعزیز بن حیان موصلی۔

اس نے ہشام بن عمار کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ کیا کہوں۔

۵۱۰۴- عبدالعزیز بن ربیعہ (ت) بنانی۔

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ صالح الحدیث ہے اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۵۱۰۵- عبدالعزیز بن ابی رجاء۔

اس نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے اس کے حوالے سے ایک تصنیف منقول ہے جو تمام موضوع روایات پر مشتمل ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : ابن آدم، اطع ربك تسمی عاقلا، ولا تعصه تسمی جاهلا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اے انسان تو اپنے پروردگار کی اطاعت کر تجھے عقلمند کا نام دیا جائے گا تو اس کی نافرمانی نہ کرو رنہ تجھے جاہل کا نام دیا جائے گا''

امام مالک سے منسوب ہونے کے حوالے سے یہ روایت جھوٹی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے۔

سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: استشیروا ذوی العقول ترشدوا، ولا تعصوهم فتندموا.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ عقلمند لوگوں سے مشورہ لو تم ہدایت پا جاؤ گے اور ان کی نافرمانی نہ کرو ورنہ تم ندامت کا شکار ہو جاؤ گے۔''

۵۱۰۶- عبدالعزیز بن ابورواد (عو) میمون۔

ایک قول کے مطابق اس کا نام ایمن بن بدر مکی ہے۔ یہ مہلب بن ابوصفرہ ازدی کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہے۔ اس نے عکرمہ اور نافع سے روایات نقل کی ہیں اس سے اس کے بیٹے عبدالمجید، یحییٰ بن سعید، امام عبدالرزاق اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ سب سے زیادہ عبادت گزار شخص تھا امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق اور عبادت گزار تھا۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث تھا۔ ایک قول کے مطابق یہ مرجئی تھا۔ ابن جنید کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر سے ایک موضوع نسخہ نقل کیا ہے۔ ابن حبان نے اس طرح بیان کرنے کے بعد یہ کہا ہے کہ اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ثقہ ہے لیکن یہ ارجاء کے عقیدے کا گمان رکھتا تھا۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا:

ہے۔

سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول: ان بعض اوصیاء عیسیٰ بن مریم حی بالعراق، فان انت رایته فاقرئه منی السلام.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت عیسیٰ بن مریم کے کچھ وصی عراق میں زندہ ہیں اگر تم انہیں دیکھ لو تو میری طرف سے تم انہیں سلام کہنا۔''

یہ روایت ابن عدی کی کتاب ''الکامل'' کے عیوب میں سے ایک ہے کہ اس نے آدمی کے حالات میں ایک جھوٹی روایت نقل کر دی۔ جسے کبھی بیان نہیں کیا جانا چاہیے تھا چونکہ یہ روایت اس کے بعد ایجاد کی گئی ہے تو یہ روایت جھوٹی ہے اور اس کی سند تاریک ہے اور ابن مغیرہ نامی راوی ثقہ نہیں ہے جہاں تک ابن حبان کا تعلق ہے۔ تو انہوں نے عبدالعزیز کی تنقیص میں مبالغے سے کام لیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ایسا شخص اپنی ذات کے اعتبار سے پرہیزگار کیسے ہو سکتا ہے جو ارجاء کے عقیدے میں انتہائی شدت رکھتا ہو۔ اور جو لوگ سنت کے راستے پر چلتے ہیں ان کے ساتھ انتہائی بغض رکھتا ہو۔

ابونعیم بیان کرتے ہیں عمر بن شبہ نے یہ بات بیان کی ہے ابو عاصم نے یہ بات نقل کی ہے کہ عکرمہ بن عمار عبدالعزیز نامی اس راوی کے دروازے پر آئے انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا اور بولے ایک گمراہ شخص کا بیٹا یہ کہتا ہے کہ سراج نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے کہ فلاں شخص نے یہ بات بیان کی ہے میں نے عبدالعزیز بن ابورواد سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے ایمان یکساں ہوتا ہے لیکن لوگوں کو جنت میں ایک دوسرے پر باہمی فضیلت حاصل ہوگی۔ میں نے کہا ہمارے علماء تو یہ کہتے ہیں: ایمان میں کمی اور بیشی ہوتی ہے۔ اس نے دریافت کیا تمہارے علماء کون ہیں میں نے کہا ایوب' یونس' ابن عون تو اس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ان کے گروہ کو زیادہ نہ کرے۔

پھر مؤمل نامی راوی نے یہ بات بیان کی کہ ابن ابورواد کا انتقال ہوا تو سفیان اس وقت مکہ میں تھے۔ انہوں نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جب جنازہ ان کے سامنے آیا تو وہ اٹھ کر چلے گئے۔ جبکہ لوگ انہیں دیکھ رہے تھے لیکن انہوں نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔ انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں لوگوں کو یہ بات دکھا دوں کہ اس کا انتقال بدعتی عقیدے پر ہوا ہے۔ پھر راوی نے ابن حبان کے حوالے سے اس کے حوالے سے دو منکر روایات بھی نقل کی ہیں جن میں سے ایک عبدالرحیم بن ہارون سے منقول ہے جو اس سے روایات نقل کرنے والے گمراہ لوگوں میں سے ایک ہے۔ جبکہ دوسری روایات زافر بن سلیمان نے اس سے نقل کی ہے اور حیرانگی ہوتی ہے کہ عبدالعزیز کیسے ارجاء کا عقیدہ رکھتا تھا حالانکہ وہ بکثرت حج اور بکثرت عبادت گزاری کی وجہ سے خود اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے لوگوں میں سے ایک تھا۔

اس کا انتقال 159 ہجری میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے اور اس سے درگزر کرے۔

۵۱۰۷- عبدالعزیز بن سلمہ

یہ ایک شیخ ہے جس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے یہ مجہول ہے اس طرح (درج ذیل راوی بھی مجہول ہے)۔

۵۱۰۸- عبدالعزیز بن زیاد.

اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں اس طرح درج ذیل راوی بھی مجہول ہے۔

۵۱۰۹- عبدالعزیز بن صالح.

اس نے ابن لہیعہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۱۱۰- عبدالعزیز بن ابی سلمہ (خ) ماجشون

یہ ثقہ اور مشہور ہے یہ مدنی ہے۔

۵۱۱۱- عبدالعزیز بن عبداللہ (ت،ق) زمقی رازی.

اس نے یحییٰ البقاء اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اس نے یحییٰ البقاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تین یا شائد چار منکر روایات نقل کی ہیں۔

۵۱۱۲- عبدالعزیز بن عبداللہ، ابووہب.

اس نے ہشام بن حسان سے روایات نقل کی ہیں ابن عدی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے۔ اس کا اسم منسوب قریشی بصری ہے۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے کچھ روایات نقل کی جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ بات بیان کی ہے اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں ثقہ راویوں نے اس کی متابعت نہیں کی۔

۵۱۱۳- (صح) عبدالعزیز بن عبداللہ (خ،د،ت،ق) اویسی مدنی

یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے ثقہ اور جلیل القدر ہے اس نے امام مالک ابن ماجشون نافع بن عمر جمحی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوحاتم اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے ایک راوی کے حوالے سے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ پھر میں نے یہ بات پائی کہ میں نے المغنی میں اس کا تذکرہ کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ امام ابوداؤد یہ فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے پھر میں نے شیخ ابوعبداللہ آجری کے امام ابوداؤد سے کیے گئے سوالات میں یہ بات پائی کہ عبدالعزیز اویسی نامی راوی ضعیف ہیں۔

۵۱۱۴- عبدالعزیز بن عبداللہ.

یہ مجہول ہے یہ بات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے اور عمارہ بن عقبہ نامی وہ شخص جس کا ذکر سند میں ہے۔ (وہ بھی مجہول ہے) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: وہ مجہول ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۵۱۱۵- عبدالعزیز بن عبداللہ اصم۔

یہ حنین کا استاد ہے اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عبدالعزیز بن محمد ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ان الشیطان یھم بالواحد وبالاثنین۔

''بیشک شیطان ایک یا دو آدمیوں کا ارادہ کرتا ہے۔''

اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے۔

لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر ولم یؤخروہ تاخیر المشرکین۔

''لوگ اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے جب تک وہ جلد افطاری کرتے رہیں گے وہ اسے اتنا مؤخر نہیں کریں گے جتنا مشرکین مؤخر کرتے ہیں۔''

امام بزار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم نے یہ روایت صرف شیخ ابن ابوحنین سے سنی ہے۔

۵۱۱۶- عبدالعزیز بن عبدالخالق الکتانی۔

اس نے شیخ ابویزید قراطیسی سے روایات نقل کی ہیں اس میں ''ولین'' ہونا پایا جاتا ہے اور اس پر کی گئی تنقید مجھے اس وقت یاد نہیں ہے۔

۵۱۱۷- عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بالسی۔

اس نے خصیف سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اس پر تہمت عائد کی ہے اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک یہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من تقلد سیفا فی سبیل اللہ قلدہ اللہ یوم القیامۃ وشاحین من الجنۃ، لا تقوم لھما الدنیا وما فیھا، ان اللہ یباھی ملائکتہ بسیف الغازی ورمحہ وسلاحہ.. الحدیث

''جو شخص اللہ کی راہ میں تلوار گردن میں لٹکاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں جنت کے زیورات (یا ہار) لٹکائے گا اور وہ ایسے ہوں گے کہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزیں بھی اس کی قیمت نہیں بن سکتی۔ اللہ تعالیٰ غازی کی تلوار اس کے نیزے اور اس کے ہتھیار کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے اس پر فخر کا اظہار کرتا ہے۔''

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم نے عمر بن صنعان کے حوالے سے اسحاق بن خالد کے حوالے سے اس راوی سے ایک نسخہ نقل کیا ہے۔ جس میں تقریباً ایک سو مقلوب روایات ہیں ان میں سے کچھ ایسی روایات بھی ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ کچھ ایسی روایات ہیں جن میں دوسری چیزیں شامل کی گئی ہیں اس لئے اس سے کسی بھی صورت میں استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل نے اس کی نقل کردہ احادیث کو مسترد کر دیا تھا۔

۵۱۱۸- عبدالعزیز بن عبدالملک (د)، دمشقی

شیخ ابوتوبہ حلبی اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس نے عطاء خراسانی سے روایات نقل کی ہیں۔ آزری کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۵۱۱۹- عبدالعزیز بن عبدالملک شیبانی دمشقی حافظ۔

اس نے خشوعی سے سماع کیا اور اس سے بکثرت روایات نقل کی ہیں اس نے (علم حدیث کی طلب میں) عراق اور خراسان کا سفر کیا اور مشقتیں برداشت کیں اس کی نقل کردہ روایات کے بارے میں کلام کیا گیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

ابن نجار کہتے ہیں: اس نے کندی کے سامنے روایات پڑھ کر سنائی تھیں اور اس نے اصبحان میں ایک پاک دامن خاتون سے احادیث کا سماع کیا تھا میں نے اس کی قرات کے طور پر حاصل کردہ احادیث کو سنا ہے کہ اس کے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔ اس نے جن روایات کی قرات کی تھی وہ مستند تھیں اور عمدہ اور بہترین تھیں لیکن یہ احادیث میں تحقیق سے کام نہیں لیتا تھا۔ اور اس نے مستند سراج کی سماعات ہمارے بعض مشائخ سے نقل کی ہے۔ تو اس سے اصل کا مطالبہ کیا گیا تو اس نے مختلف لوگوں کی طرف جانے کے لئے کہا جب اس کی تحقیق کی گئی تو وہ نہیں پائی گئیں تو اس کے کلام میں اختلاف ہو گیا اس لئے ہم نے اس مسند کی روایت کو ترک کر دیا جس کے سماعات کو اس نے نقل کیا تھا اور کئی مرتبہ یہ بات بھی دیکھی گئی کہ اس نے لوگوں کو وضو کے بغیر نماز پڑھادی۔ اس نے شیخ ابن سمعانی کی تحریریں چوری کر لی تھیں۔

میں یہ کہتا ہوں 618 ہجری میں جب تاتاریوں نے نیشاپور کو تباہ و برباد کیا اس وقت اس کا پتا نہیں چلا (یا یہ اسی دوران مارا گیا) میں نے شیخ صیف بن مجد کی تحریر میں یہ بات پائی ہے میرے ماموں نے یہ بات بیان کی ہے۔ شیخ عبدالعزیز بن ہلالہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں وہ اس کے معاصرین میں سے ہیں۔ اور اس نے اس طبقے کو غلط طور پر اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ یعنی زینب سعردیہ کے (طبقے کو) اور اس نے اس دھوکہ دہی کے ساتھ مسند سراج کی پوری نقل کی ہے۔

سیف کہتے ہیں میرے ماموں ایسے ہی اس سماع کو مفید قرار نہیں دیتے تھے جو انہوں نے اس کی قرأت کے حوالے سے کیا تھا۔

۵۱۲۰- عبدالعزیز بن عبیداللہ (ق) بن حمزہ بن صہیب۔

اس نے وہب بن کیسان اور شہر بن حوشب سے روایات نقل کی ہیں' یہ واہی ہے۔ امام ابوحاتم' یحییٰ بن معین' ابن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور اسماعیل بن عیاش کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۵۱۲۱- عبدالعزیز بن عبیداللہ حمصی۔

ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام عبداللہ ہے اس نے واہب بن کیسان سے روایات نقل کی ہیں میرے خیال میں یہ صہیبی ہے۔ محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے امام نسائی نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۵۱۲۲- عبدالعزیز بن عقبہ بن سلمہ بن اکوع.

امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند ہیں میں یہ کہتا ہوں حاتم بن اسماعیل نے یزید بن عمرو اسلمی کے حوالے سے عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عبداللہ بن رافع بن خدیج کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی۔ وہ اس وقت ضریہ میں تھے جبکہ دیہاتی لوگ عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

۵۱۲۳- (صح) عبدالعزیز بن عمر (ع) بن عبدالعزیز بن مروان اموی.

ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ صرف ابومسہر نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۱۲۴- عبدالعزیز بن عمران (ت) زہری مدنی،

یہ عبدالعزیز بن ابوثابت ہے اس نے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اور افلح بن سعید سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے ابراہیم بن منذر اور ابوحذافہ سہمی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ عثمان بن سعید بیان کرتے ہیں میں نے یحییٰ سے دریافت کیا۔ ابن ابوثابت عبدالعزیز کا کیا حال ہے۔ انہوں نے جواب دیا وہ ثقہ نہیں ہے یہ شاعری کیا کرتا تھا اور یہ حضرت رحمٰن بن عوف کی اولاد میں سے ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من قال لرجل يا مخنث فاجلدوه عشرين.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص کسی دوسرے کو یہ کہے "اے ہیجڑے تو تم اسے بیس کوڑے لگاؤ"

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

لما تجلى للجبل طارت لعظمته ستة اجبل، فوقعت ثلاثة بمكة: ثبير، وحراء ، وثور. وثلاثة بالمدينة: احد، وورقان، ورضوى.

"جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اس کی عظمت کی وجہ سے چھ پہاڑوں میں تبدیل ہو گیا۔ ان میں سے تین پہاڑ مکہ میں ہیں۔ ثبیر، حرا، اور ثور۔ اور تین مدینہ منورہ میں ہیں۔ احد، ورقان اور رضوی۔

محاملی نے یہ روایت اس سے سنی ہے۔

۵۱۲۵- عبدالعزیز بن عمرو.

اس نے جریر بن عبدالحمید سے روایات نقل کی ہیں۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے اور اس میں خرابی کی جڑ یہی شخص ہے۔

۵۱۲۶- عبدالعزیز بن عیاش.

یہ شخص ابن ابوذئب کا استاد ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اس کا شمار اہل مدینہ میں کیا گیا ہے اور یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۵۱۲۷- عبدالعزیز بن فائد.

اس نے حکم بن ابان سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے۔

۵۱۲۸- عبدالعزیز بن قاسم.

اس نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں خطیب کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ لیکن اس سے روایت نقل کرنے والا شخص نضر بن طاہر بھی ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۵۱۲۹- عبدالعزیز بن قیس.

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایات نقل کی ہیں اس سے اس کے بیٹے سراج نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے میں یہ کہتا ہوں اس کا بیٹا بھی اسی طرح (مجہول ہے) بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ سکین ہے۔ سراج نہیں ہے۔" اور اس نے عبدالعزیز المثنی بن دینار الاحمر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ الثقات کیا ہے۔

۵۱۳۰- عبدالعزیز بن محمد (م، خ قرنہ، عو) دراوردی.

یہ صدوق ہے اور مدینہ منورہ کے علماء میں سے ہے تاہم دوسرے لوگ اس سے زیادہ قوی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب یہ اپنے حافظے کی بنیاد پر کوئی حدیث بیان کرے تو یہ کوئی چیز نہیں لیکن جب یہ اپنی تحریر کی بنیاد پر کوئی چیز بیان کرے تو بہت عمدہ ہے۔ امام احمد نے یہ بھی کہا ہے کہ جب اس نے اپنے حافظے کی بنیاد پر احادیث بیان کی تو اس نے جھوٹی روایات بھی نقل کر دیں جہاں تک ابن مدینی کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور ثبت ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ فلیح سے زیادہ ثبت ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: انہی کا حافظہ خراب تھا معین بن عیسیٰ کہتے ہیں: دراوردی اس لائق ہے کہ یہ امیر المومنین ہو۔ میں یہ کہتا ہوں اس نے صفوان بن سلیم، صوالہ اور قدماء سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے اسحاق بن راحویہ، یعقوب دورقی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

من اشرك بالله فليس بمحصن.

"جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہو وہ محصن شمار نہیں ہوگا۔"

امام حاکم کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق اسحاق کے علاوہ اور کسی نے یہ روایت نقل نہیں کی ہے۔

عبدالعزیز بن محمد نے سعد بن سعید کے حوالے سے جو خود "لین" ہے۔ اس کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع احادیث بھی نقل کی ہے۔

کسر عظم المیت ککسرہ حیا.

"میت کی ہڈی کو توڑنا زندہ شخص کی ہڈی توڑنے کے مترادف ہے۔"

اس کا انتقال 187ھ میں ہوا۔

۵۱۳۱- عبدالعزیز بن محمد بن زبالہ مدنی.

ابن حبان کہتے ہیں: اس میں اہل مدینہ کے حوالے سے کچھ معضل روایات نقل کی ہیں اس لئے ان سے استدلال کرنا باطل ہو گیا۔

۵۱۳۲- عبدالعزیز بن مختار بصری دباغ.

اس نے ثابت بنانی اور منصور سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ اور حجت ہے مجھے نہیں معلوم کہ یحییٰ بن معین نے اس کے بارے میں یہ کیوں کہا ہے: احمد بن زہیر کوئی چیز نہیں ہے

۵۱۳۳- عبدالعزیز بن مروان. (د)

یہ عمر اموی جو مصر کا حکمران تھا اس کا والد ہے اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے اس کے بیٹے اور علی بن رباح نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۱۳۴- عبدالعزیز بن مسلم.

یہ شیخ ہے اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۵۱۳۵- (صح) عبدالعزیز بن مسلم (خ،م) قسملی. بصری

یہ ثقہ ہے عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث میں کچھ وہم پایا جاتا ہے میں یہ کہتا ہوں یہ بات تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شعبہ جیسے لوگوں پر بھی صادق آتی ہے پھر عقیلی نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو محفوظ ہے لیکن اس حدیث کے بارے میں اس کے برخلاف اس راوی نے نقل کیا ہے۔ جو حافظ کے حوالے سے اس سے کم درجے کا ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عبدالعزیز قسملی میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث اور ثقہ ہے۔ یحییٰ بن اسحاق کہتے ہیں۔ میں نے اس سے سماع کیا ہے۔ یہ ابدال میں سے ایک تھا عقدی کہتے ہیں: یہ عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا۔

میں یہ کہتا ہوں اس نے عبداللہ بن دینار اور حصین سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں جن میں

قعنبی اور شیبان شامل ہیں۔ اس کا انتقال 167 ھ میں ہوا۔

۵۱۳۶- عبدالعزیز بن مطلب (ق،م،ت) بن عبداللہ بن حنطب.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے شواہد ہیں روایات نقل کی ہیں۔ اصول میں نقل نہیں کی ہیں۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ کتاب الزدعافہ میں کیا ہے اور اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔ جس کو نقل کرنے میں یہ منفرد ہے یہ روایت عبدالرحمن بن مہدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من ارید ماله ظلما فقاتل فقتل فهو شهيد.

''جس شخص کا مال ظلم کے طور پر حاصل کیا جارہا ہو اگر وہ لڑائی کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید شمار ہوگا''

امام ابوعبداللہ حاکم کہتے ہیں۔ یہ صدوق ہے۔ امام مسلم نے مختلف مقامات پر اس سے استشہاد کیا ہے میں یہ کہتا ہوں اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے سہیل' صفوان بن سلیم اور موسیٰ بن عقبہ سے نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد' معن' اسماعیل بن ابواویس اور ابن ابوفدیک نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے مجھے نہیں معلوم کہ اس کی احادیث کیسی ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اس کا انتقال تقریباً 170 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔

۵۱۳۷- عبدالعزیز بن ابومعاذ

یہ ایک شخص ہے جس کے حوالے سے مسلمہ بن صلت نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۵۱۳۸- عبدالعزیز بن معاویہ قرشی.

اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا' اس پر تنقید کی گئی ہے۔ امام ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس نے شیخ ابوعاصم نبیل کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن میں اس کی مطابقت نہیں کی گئی۔ امام دارقطنی کہتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے میں یہ کہتا ہوں اس کا انتقال 284 ھ میں ہوا۔

۵۱۳۹- عبدالعزیز بن نعمان.

یہ ایک شیخ ہے جس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع کرنے کا پتہ نہیں چل سکا۔ ثابت بنانی نے عبداللہ بن ابورباح کے حوالے سے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۱۴۰- عبدالعزیز بن نعمان.

اس نے شعبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے حسن زعفرانی اور علی بن حرب نے روایات نقل کی ہیں' یہ حسن الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۵۱۴۱- عبدالعزیز بن یحییٰ مدنی.

اس نے امام مالک اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابراہیم بن منذر حزامی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے جہاں تک امام حاکم کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اس نے امام مالک سے جو روایات نقل کی ہیں ان کے حوالے سے اس پر تہمت عائد نہیں کی گئی اور انہوں نے باطن کی سلامتی کے ساتھ اس طرح بیان کیا ہے۔ اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے سلیمان بن بلال لیث اور دراوردی سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے سلمہ بن شبیب محمد بن ایوب بن ادریس موسیٰ بن اسحاق انصاری صالح بن علی نوفلی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میرے والد نے اس سے احادیث کا سماع کیا تھا اور پھر اس کی حدیث کو متروک قرار دیا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ سچ بیانی نہیں کرتا تھا میں نے ابراہیم بن منذر کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے اسے جھوٹا قرار دیا میں نے ابومصعب سے اس کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ سلیمان بن بلال کے حوالے سے روایات بیان کرتا ہے تو وہ بولے وہ غلط بولتا ہے میں اس سے عمر میں بڑا ہوں لیکن میں نے تو سلیمان کا زمانہ نہیں پایا۔ امام حاکم کہتے ہیں: شیخ ابوعمرو مستملی نے نیشاپور میں 230ھ میں اس سے احادیث کا سماع کیا تھا۔

عقیلی بیان کرتے ہیں یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کرتا ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

کان لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سریر مشبك بالبردی، علیہ کساء اسود، فدخل ابوبکر وعمر والنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نائم علیہ، فلما جلس رایا اثر السریر فی جنبہ فبکیا، فقال: ما یبکیکما ؟ قالا: نبکی یارسول اللّٰہ ان ھذا السریر قد اثر بجنبك لخشونتہ، وکسری وقیصر علی فرش الدیباج! فقال: ان عاقبة کسری وقیصر الی النار وعاقبة سریری ھذا الی الجنة.

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پلنگ تھا جو عمدہ قسم کی کھجور کے درخت کے ساتھ بنا ہوا تھا اس پر سیاہ چادر ہوتی تھی پس ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پلنگ پر سوئے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو پر بان کا نشان دیکھ کر رو پڑے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کس چیز نے رلا دیا؟ تو ان حضرات نے عرض کیا کہ یہ آپ کا پلنگ جس کے بان کے نشان آپ کے پہلو پر ہیں اور قیصر و کسریٰ ریشم کے فرش پر سوتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیصر و کسریٰ کا انجام جہنم ہے اور میرے اس پلنگ کا انجام جنت ہے''۔

اس نے امام مالک اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابراہیم بن منذر حزامی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے جہاں تک امام حاکم کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اس نے امام مالک سے جو روایات نقل کی ہیں ان کے حوالے سے اس پر تہمت عائد نہیں کی گئی اور انہوں نے باطن کی سلامتی کے ساتھ اس طرح بیان کیا ہے۔ اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے سلیمان بن بلال لیث اور دراوردی سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے سلمہ بن شبیب محمد بن ایوب بن ادریس موسیٰ بن اسحاق انصاری صالح بن علی نوفلی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا۔

ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میرے والد نے اس سے احادیث کا سماع کیا تھا اور پھر اس کی حدیث کو متروک قرار دیا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ سچ بیانی نہیں کرتا تھا میں نے ابراہیم بن منذر کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے اسے جھوٹا قرار دیا میں نے ابومصعب سے اس کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ سلیمان بن بلال کے حوالے سے روایات بیان کرتا ہے تو وہ بولے وہ غلط بولتا ہے میں اس سے عمر میں بڑا ہوں لیکن میں نے تو سلیمان کا زمانہ نہیں پایا۔ امام حاکم کہتے ہیں: شیخ ابوعمرو مستملی نے نیشاپور میں 230ھ میں اس سے احادیث کا سماع کیا تھا۔

عقیلی بیان کرتے ہیں یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کرتا ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی سریر مرمول بشریط، وتحت راسه مرفقة حشوھا لیف، فدخل علیه ناس من اصحابه فیھم عمر.قال: فاعوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعوجاجة، فرای عمر اثر الشریط فی جنب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، فبکی، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : ما یبکیك؟ فقال: کسری وقیصر یعیشان فیما یعیشان فیه وانت علی ھذا السریر؟ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : اما ترضی ان تکون لھم الدنیا ولنا الآخرة؟ قال: بلی.

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایسے پلنگ پر آرام فرما تھے جو پوست خرما کی بٹی ہوئی رسی سے بنا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے نیچے ایک ایسا تکیہ تھا جس میں کھجور کی شاخیں بھری ہوئیں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کروٹ بدلی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر بان کا نشان دیکھا تو رو پڑے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم کیوں رو رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی کسریٰ اور قیصر تو آسائشوں سے بھرپور زندگی گزار رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پلنگ پر آرام فرما رہے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ ان لوگوں کو دنیا مل جائے اور ہمیں آخرت ملے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم یہ ایسا ہی ہوگا۔

عقیلی نے اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

اطلبوا الخیر عند ذوی الرحمة فتعیشوا فی اکنافھم، ولا تطلبوھا من الفسقة، فان فیھم سخطی.

''رحم دل لوگوں سے بھلائی طلب کرو اور ان کے ان کے سائے میں زندگی بسر کرو تم اسے فاسق لوگوں سے حاصل نہ کرو کیونکہ ان کے اندر سختی پائی جاتی ہے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

انھا کانت تغتسل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاناء الواحد،

''وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کرتی تھیں۔''

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے تو یہ مستند ہے میں نے اسے اس لئے لکھا ہے کیونکہ اس کی سند عالی ہے۔

۵۱۴۲- عبدالعزیز بن یحییٰ (س، د)

(اس کا اسم منسوب اور کنیت) ابواصبغ بکائی حرانی ہے' اس نے عیسیٰ بن یونس اور ابواسحاق فزاری سے روایات نقل کی ہیں اس سے امام ابوداؤد اور امام ابوزرعہ اور جعفر فریابی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الضعفاء میں یہ بات بیان کی ہے۔ عبدالعزیز نامی اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من اجلال اللہ علی العباد اکرام ذی الشیبة المسلم، ورعایة القرآن لمن استرعاہ اللہ ایاہ، وطاعة الامام القاسط.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد بیان فرماتے ہوئے سنا ہے بندوں پر اللہ تعالیٰ کی جو تعظیم لازم ہے اس میں یہ بات شامل ہے کہ بوڑھے مسلمان کی عزت افزائی کی جائے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کا عالم بنایا ہو وہ قرآن کا خیال رکھے (یعنی اس کی تلاوت کرتا رہے اور تعلیم دیتا رہے) اور عادل حکمران کی اطاعت کرے۔''

پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اس روایت میں اس کی مطابقت نہیں کی گئی۔

میں یہ کہتا ہوں کہ سند میں سلم نامی راوی ضعیف ہے' عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے' ابوعروبہ کہتے ہیں: عبدالعزیز بن یحییٰ نامی راوی بنو بکاء آزاد کردہ غلام ہے۔ اس کی کنیت ابواصبغ ہے' میں نے اسے دیکھا ہے یہ اپنے سر اور داڑھی میں خضاب لگایا کرتا تھا' اس کا انتقال 235 ہجری میں ہوا۔ ابن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں یہ بات بیان کی ہے اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۱۴۳- عبدالعزیز بن یحییٰ

یہ ثوری کے زمانے سے تعلق رکھنے والا ایک بزرگ ہے یہ مجہول ہے۔

۵۱۴۴- عبدالعزیز بن یحییٰ بن عبدالعزیز کنانی مکی

یہ وہ شخص ہے جس کی طرف حیدہ نے بشر مریسی کے ساتھ اپنے مناظرے میں اپنی نسبت کی تھی تو اس کے دمامت کی وجہ سے اس کا لقب غول ہے۔

داؤد ظاہری نے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ ایک مدت تک امام شافعی کے ساتھ رہا اس نے ابن عیینہ اور ایک چھوٹی سی جماعت سے روایت نقل کی ہیں' جبکہ اس کے حوالے سے عسباء' حسین بن فضل بجلی' ابوبکر اور یعقوب بن ابراہیم تیمی ''نے'' روایات نقل کی ہیں۔ اس سے تصانیف منقول ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں حیدہ کی کتاب کی اس کی طرف نسبت درست نہیں ہے۔ گویا کہ اس نے اسے ایجاد کر کے اس کی طرف منسوب کیا ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۵۱۴۵- عبدالعزیز،

یہ موسیٰ بن اسماعیل کا استاد ہے یہ مجہول ہے۔

۵۱۴۶- عبدالعزیز بن یزید بن رمانہ

قدامہ بن موسیٰ نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے یہ روایت سلیمان بن بلال نے عبدالملک کے حوالے سے قدامہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۵۱۴۷- عبدالعزیز (د).

اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں۔اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

(عبدالعظیم، عبدالغفار)

۵۱۴۸- عبدالعظیم بن حبیب.

اس نے زبیدی سے روایت نقل کی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

میں یہ کہتا ہوں اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے علی بن اقمر کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : المطعون شهيد، والغريق شهيد، ومن مات يشهد ان لااله الا الله وان محمدا رسول الله شهيد.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے طاعون سے مرنے والا شہید ہے ڈوب کر مرنے والا شہید ہے اور جو شخص اس بات کی گواہی دیتے ہوئے مرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں وہ بھی شہید ہے۔''

۵۱۴۹- عبدالغفار بن جابر.

اس نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔شیخ ابوالفتح ازدی نے اور ان سے پہلے امام ابوحاتم نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۵۱۵۰- عبدالغفار بن حسن، ابوحازم.

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں' یہ رملہ سے تعلق رکھتا ہے جوزجانی کہتے ہیں: اس کے ذریعے دھوکہ حاصل نہیں کیا جا سکتا ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

۵۱۵۱- عبدالغفار بن عبیداللہ کوثری.

اس نے صالح بن ابواخضر سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری کہتے ہیں: یہ قائم الحدیث نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اس نے ابن وارہ اور ابوحاتم سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس نے شعبہ سے بھی ملاقات کی ہے۔

۵۱۵۲- عبدالغفار بن القاسم، ابومریم انصاری

یہ رافضی ہے یہ ثقہ نہیں ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا ایک قول کے مطابق یہ شیعہ کے اکابرین میں سے ہے عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے کوئی چیز نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عبدالغفار بن قاسم بن فہد محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

احمد بن صالح نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت بریدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

علي مولى من كنت مولاه.

''علی بھی اس کا مولیٰ ہے جس کا میں مولیٰ ہوں''۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے شعبہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں سماک حنفی کو کسی بات کے جواب میں ابومریم کو یہ کہتے ہوئے سنا: خدا کی قسم میں نے جھوٹ بولا ہے۔

عبدالواحد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے ابومریم سے سنا کہ وہ حکم کے واسطے سے امام مجاہد سے ''لرادك الى معاد'' کا مطلب یہ نقل کرتا تھا کہ اللہ رب العزت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے اعمال کو دیکھیں گے۔ اس پر عبدالواحد نے ابومریم سے کہا کہ تو جھوٹ بولتا ہے تو ابومریم نے کہا: اللہ سے ڈر تو مجھے جھٹلا رہا ہے۔

امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ ابومریم کذاب تھا۔ میں اس سے ملاقات اور سماع کر چکا ہوں اور اس کا نام عبدالغفار بن قاسم تھا۔

امام ابوحاتم رازی، امام نسائی اور دیگر حضرات اسے متروک الحدیث کہتے ہیں۔

اس نے نافع، عطاء بن ابی رباح اور ایک جماعت سے روایات بیان کی ہیں اور اس سے امام شعبہ نے روایات لی تھیں، مگر جب انہیں معلوم پڑا کہ یہ غیر ثقہ ہے تو انہوں نے اسے ترک کر دیا۔

۵۱۵۳- عبدالغفار بن ميسرة.

اس سے مبارک بن فضالہ نے روایت بیان کی ہے۔

یہ مجہول ہے۔

۵۱۵۴- عبدالغفار.

اس نے سعید بن مسیب سے روایت بیان کی ہے۔

اس کا حال معلوم نہیں ہو سکا اور گویا کہ یہ ابومریم ہے اور اس کی بیان کردہ خبر جھوٹی ہے۔

(عبدالغفور)

۵۱۵۵- عبدالغفور، ابوالصباح الواسطی.

اس نے ابوہاشم رمانی وغیرہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ اس کی حدیث کچھ بھی نہیں۔

ابن حبان نے کہا کہ یہ حدیث گھڑنے والوں میں سے ہے۔

بخاری نے کہا کہ محدثین نے اسے ترک کردیا تھا۔

ابن عدی نے کہا کہ یہ ضعیف' منکر الحدیث ہے۔

اس نے سند مذکور کے ساتھ حدیث ''مرفوع'' بیان کی ہے کہ

لا یجتمع الایمان والبخل فی قلب رجل، ومن اوتی السماحة والایمان فقد اوتی اخلاق الانبیاء .

''ایمان اور بخل ایک ہی شخص کے دل میں جمع نہیں ہوسکتا اور جس شخص کو سخاوت اور ایمان دے دیا گیا پس اسے نبیوں کے اخلاق دے دیئے گئے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس سند کے ساتھ بارہ احادیث منقول ہیں جو قطان نے بیان کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

طوبی لاهل السنة والجماعة من اهل القرآن والذکر.

''اہل سنت اور جماعت کے لئے یہ خوشخبری ہے جو اہل قرآن بھی ہیں اور ذکر کرنے والے بھی ہیں۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

لا شغار فی الاسلام. ''اسلام میں شغار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبدالعزیز بن سعید کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے

ان اللہ یسخ خلقا کثیرا فی البر والبحر، وان الاثنین لیخلوان بشیء من معصیة فرارا من الناس، وھو بعین اللہ، فیقول (اللہ) استهانة بی وفرارا من الناس، فیمسخه، ثم یعیده یوم القیامة فی صورة انسان یقول: کما بداکم تعودون، ثم یدخله النار.

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ خشکی اور سمندر میں بہت سی مخلوق کو مسخ کردیتے ہیں۔ انسان تنہائی میں اللہ کی معصیت کا ارتکاب کربیٹھتا ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں میرے حکم کو کمتر سمجھ کر معصیت کا ارتکاب کیا جارہا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی صورت کو مسخ کردیتے ہیں' پھر قیامت کے دن اسے انسان بنا کر اٹھائیں گے اور پھر فرمائیں گے جیسے تم پہلے تھے اسی طرح ہوجاؤ پھر اسے آگ میں داخل کردیں گے۔

(عبدالغنی، عبدالقاہر)

۵۱۵۶- عبدالغنی بن سعید ثقفی.

بکر بن سہل دمیاطی اور دیگر حضرات نے اس سے روایت نقل کی ہیں' ابن یونس نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۱۵۷- عبدالقاہر بن عبداللہ

یہ منکر راوی ہے' معاویہ بن صالح حضرمی کے علاوہ' اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہے

۵۱۵۸- عبدالقاہر بن فضل بن سہل بن بشر بن احمد اسفرائینی ثم دمشقی

دیلمی کہتے ہیں: اخضر نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے۔

۵۱۵۹- عبدالقاہر بن سری (د،ق) سلمی

اس نے عبداللہ بن کنانہ اور حمید الطویل سے روایات نقل کی' ہیں نصر بن علی جہضمی اس سے ملا تھا' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے اس کے حوالے سے سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی میں ایک حدیث منقول ہے۔

(عبدالقدوس)

۵۱۶۰- عبدالقدوس بن بکر (ت،ق) بن خنیس، ابوالجہم.

اس نے حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے' عامر بن عبداللہ سے احادیث کا سماع کیا ہے' البتہ حجاج کے عامر سے سماع کا پتا نہیں چل سکا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۱۶۱- عبدالقدوس بن حبیب کلاعی شامی دمشقی، ابوسعید

اس نے سرمہ' شعبی' مکحول اور دیگر اکابرین نے اس سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ثوری' ابراہیم بن طہمان' ابوالجہم' علی بن الجعد' اسحاق بن ابی اسرائیل اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک کو عبدالقدوس نامی اس راوی کے علاوہ' اور کسی کو صریح لفظوں میں کذاب قرار دیتے ہوئے نہیں سنا' فلاس کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کرنے پر اتفاق کیا ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات سند اور متن کے اعتبار سے منکر ہوتی ہیں۔ اس نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

یا اخوانی تناصحوا فی العلم، ولا یکتم بعضکم بعضا، فان اللہ سائلکم عنه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے میرے بھائیو! علم کے بارے میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو۔ اور کوئی شخص کسی

دوسرے سے کچھ نہ چھپائے کیونکہ اللہ تعالیٰ علم کے بارے میں تم سے حساب لے گا"۔

جعدیات میں یہ بات منقول ہے اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت شداد بن اوس کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من قرض بيت شعر بعد العشاء لم يقبل له صلاة حتى يصبح.

"جو شخص عشاء کے بعد کسی شعر کا ایک مصرع موضوع کرے گا اس کی صبح تک کوئی نفل نماز قبول نہیں ہوگی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ما من مسلم يصبح ووالداه عليه ساخطان الا كان له بابان من النار، وان كان واحد فواحد.

"جو مسلمان ایسی حالت میں صبح کرے کہ اس کے ماں باپ اس سے ناراض ہوں تو اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھل جائیں گے اور اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ناراض ہو تو جہنم کا ایک دروازہ کھل جائے گا"

۵۱۶۲- (صح) عبدالقدوس بن حجاج (ع)، ابومغیرہ خولانی حمصی۔

اس نے امام اوزاعی' صفوان بن عمرو اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ عجلی' امام دار قطنی اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے بعض ناواقف حضرات نے اس کا ذکر کتاب الضعفاء میں کر کے غلطی کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ اس کی احادیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابومغیرہ نامی اس راوی کا انتقال 212 ہجری میں ہوا۔

۵۱۶۳- عبدالقدوس بن عبدالقاہر۔

اس نے ابوذئب کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہیں بلکہ اس کے حوالے سے جھوٹی روایات منقول ہیں جو اس نے علی بن عاصم کی طرف از خود منسوب کی ہیں میں نے انہیں واضح کیا ہے اس کی سب سے بری روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من اكل الطين فقد اكل لحم ابيه آدم، واغتسل به.

"جس نے مٹی کھائی تو اس نے گویا اپنے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کا گوشت کھایا اور (ان کے خون کے ذریعے) غسل کیا"

(عبدالکبیر - عبدالکریم)

۵۱۶۴- عبدالکبیر بن محمد، ابوعمیر۔

اس نے سلیمان شاذکونی سے روایت نقل کی ہیں اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے۔

۵۱۶۵- عبدالکریم بن جراح.

اس نے یونس بن ابواسحاق سے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: ضعیف اور مجہول ہے۔

۵۱۶۶- عبدالکریم بن روح (ق).

اس نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔ شیخ ابوحاتم کے علاوہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ متروک الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ غلطی کرتا تھا اور (دوسروں کے) برخلاف روایات نقل کرتا تھا۔

۵۱۶۷- عبدالکریم بن عبداللہ (د) شقیق العقیلی.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی بدیل بن میسرہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۱۶۸- عبدالکریم بن عبداللہ.

اس نے قاسم بن محمد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام ابوداؤد طیالسی نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۵۱۶۹- عبدالکریم بن عبدالصمد بن محمد، ابومعشر طبری مقری

یہ صاحب تصانیف ہے اس نے شیخ ابوالقاسم زیدی اور شیخ ابوعبداللہ کازرونی' شیخ ابن نفیس سے قرات نقل کی ہے جبکہ اس نے ایک جماعت کے حوالے سے احادیث بھی بیان کی ہیں اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی اور ایک عرصے تک لوگوں کو قرات کی تعلیم دیتا رہا۔ شیخ ابن نظیف القاری سے اس کے سماع کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۵۱۷۰- عبدالکریم بن عبدالکریم.

شیخ ابوحاتم رازی کہتے ہیں: اس کی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ جھوٹی ہے۔

۵۱۷۱- عبدالکریم بن ابوعمیر دہان.

اس نے ولید بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۵۱۷۲- عبدالکریم بن ابوعوجاء،

یہ معن بن زائدہ کا ماموں ہے' یہ بے دین اور گمراہ شخص ہے شیخ ابواحمد بن عدی کہتے ہیں: جب اسے پکڑا گیا تا کہ اس کی گردن اڑا دی جائے تو اس نے کہا میں نے تم لوگوں کے درمیان چار ہزار احادیث ایجاد کر کے پھیلا دی ہیں جن میں میں نے حلال چیز کو حرام قرار دیا ہے اور حرام چیز کو حلال قرار دیا ہے۔ بصرہ کے امیر محمد بن سلیمان عباسی نے اسے قتل کروا دیا تھا۔

۵۱۷۳- عبدالکریم بن کیسان.

یہ مجہول راویوں میں سے ایک ہے اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہے عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : حوضی اشرب منه یوم القیامة، ومن اتبعنی من الانبیاء، ویبعث اللّٰہ ناقة ثمود لصالح فیحلبها فیشربها، والذین آمنوا معه حتی یوافی بها الموقف، ولها رغاء، وابنتی فاطمة علی العضباء وانا علی البراق۔

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے میرے حوض سے قیامت کے دن میں پانی پیوں گا اور میرے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام پانی پئیں گے اللہ تعالیٰ قوم ثمود کی اونٹنی کو حضرت صالح کے لئے زندہ کرے گا وہ اس کا دودھ دوھ کر اسے پئیں گے اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے لوگ بھی اس کا دودھ پئیں گے۔ یہاں تک کہ تمام میدان محشر (کے اہل ایمان) کے لئے وہ کافی ہوگا۔ وہ اونٹنی آواز نکال رہی ہوگی۔ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا اضباء (نامی میری اونٹنی) پر سوار ہوگی اور میں براق پر سوار ہوں گا۔ یہ روایت عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں یہ روایت موضوع ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۵۱۷۴- (صح) عبدالکریم بن مالک (ع) الجزری.

یہ تابعین کے زمانے کے ثقہ علماء میں سے ایک ہیں ابن حبان نے اس سے استدلال کرنے کے بارے میں توقف کیا ہے۔ الکامل کے مصنف نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے حالات میں یہ بات کی ہے کہ سفیان بن عینیہ نے ابواسیغ عبدالعزیز سے کہا ہائے میں روؤں تمہارے پاس عبدالکریم سے زیادہ بڑا اثبت عالم اور کون ہے۔ اور اس کا علم صرف یہی ہے کہ میں نے سوال کیا اور میں نے سنا۔

معمر نے عبدالکریم جزری نامی اس راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے میں سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا کرتا تھا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔ انہوں نے خز کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ثقہ اور ثبت ہے ابن عدی کہتے ہیں: جب کوئی ثقہ راوی اس سے روایت نقل کرے گا تو اس کی نقل کردہ روایت مستقیم ہوگی۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عطاء کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایات ردی ہیں۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس لئے جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس کے ذریعے استدلال کرنا مجھے پسند نہیں ہے۔ لیکن ان افراد میں سے ایک ہے جن کے بارے میں میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ میں یہ کہتا ہوں یہ پل عبور کر چکا ہے اور شیخین نے اس سے استدلال کیا ہے ابوزکریا نے اسے ثبت قرار دیا ہے ابواحمد حاتم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ حافظ الحدیث نہیں ہے۔

۵۱۷۵- عبدالکریم بن محمد جرجانی.

یہ جرجان کا قاضی ہے یہ قضاء کا عہدہ چھوڑ کر بھاگ گیا تھا اور مکہ میں مقیم ہوگیا تھا۔ اس نے ابن جریج اور ثور بن یزید سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے قتیبہ اور امام شافعی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کتاب الثقات میں کہتے ہیں: یہ مرجعیہ کے

عقائد رکھتا تھا لیکن بہترین لوگوں میں سے ایک ہے۔

۵۱۷۶- عبدالکریم بن محمد بن طاہر الصنعانی.

حسن بن علی بصری کہتے ہیں: یہ ہمارے پاس بصرہ آیا تھا اور اس نے محمد بن مقری کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان کی ہیں' یہ پسندیدہ شخصیت کا مالک نہیں ہے۔

۵۱۷۷- عبدالکریم بن ابومخارق (ت، س، ق) ابوامیہ

اس کے باپ کا نام ایک قول کے مطابق قیس ہے' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور معلم ہے اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور طاوس سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں معمر کہتے ہیں: ایوب نے مجھ سے کہا تم عبدالکریم ابوامیہ سے احادیث نوٹ نہ کرو کیونکہ وہ کوئی چیز نہیں ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یحییٰ بن معین اور ابن مہدی عبدالکریم المعلم سے احادیث روایت نہیں کرتے تھے۔ عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ لیس بشی ء کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس کی احادیث کو ترک کر دیا تھا یہ متروک ہونے سے مشابہت رکھتا ہے۔ امام نسائی اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

حمیدی بیان کرتے ہیں سفیان نے ہمیں یہ بات بتائی ہے میں نے ایوب سے کہا اے ابوبکر کیا وجہ ہے کہ آپ طاؤس کے حوالے سے بکثرت روایات نقل نہیں کرتے۔ انہوں نے جواب دیا میں ان سے سماع کرنے کے لئے ان کے پاس آیا تو میں نے انہیں دو بھاری لوگوں کے درمیان دیکھا۔ عبدالکریم ابوامیہ اور لیث بن ابوسلیم تو میں نے انہیں ترک کر دیا۔

میں یہ کہتا ہوں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے تعلیق کے طور پر ایک روایت نقل کی ہے جبکہ امام مسلم نے ایک روایت متابعت کے طور پر نقل کی ہے یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اسے بالکل بھی ترک نہیں کیا جائے گا۔

ابوعمر بن عبدالبر کہتے ہیں: یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اس کے ضعیف ہونے کے بارے میں محدثین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ البتہ بعض محدثین نے اس سے ایسی روایات قبول کی ہیں جو بطور خاص احکام کے بارے میں نہ ہوں لیکن انہوں نے اس سے استدلال نہیں کیا یہ مدرسے میں اتالیق تھا اور اچھے اخلاق کا مالک تھا۔ امام مالک کو اس کا ظاہر دیکھ کر اس کے بارے میں غلط فہمی ہوئی تھی چونکہ یہ ان کے علاقے کا تو تھا نہیں کہ وہ اس سے واقف ہوتے بالکل اسی طرح جس طرح امام شافعی کو ابراہیم بن ابویحییٰ کی ظاہری سمجھداری کی وجہ سے غلط فہمی ہوئی تھی۔ اس کے ضعیف ہونے پر بھی سب کا اتفاق ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے حکم سے متعلق کوئی روایت نقل نہیں کی بلکہ ترغیب اور فضیلت کے متعلق روایات نقل کی ہیں۔ شیخ ابوالفتح یعمری کہتے ہیں: امام مالک نے اس کے حوالے سے صرف وہ روایت نقل کی ہے جو کسی دوسری سند سے بھی ثابت ہو۔ (اور وہ روایت یہ ہے)۔

''جب تمہیں شرم نہیں آتی تو تم جو چاہے کرو۔ اور نماز کے دوران دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا چاہیئے۔''

جب اس کا معاملہ ان کے سامنے واضح ہوا تو انہوں نے اپنے آپ کو معزول قرار دیا اور یہ کہا مسجد میں اس کے بکثرت رونے نے

اور اس جیسی دیگر چیزوں نے مجھے غلط فہمی کا شکار کر دیا تھا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور عبدالکریم جندری نامی اس شخص کا انتقال ایک سو ستائیس ہجری میں ہوا۔ یہ دونوں حضرت سعید بن جبیر' مجاہد اور حسن بصری رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کرنے میں مشترک ہیں' جبکہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں سے روایات نقل کی ہیں۔

تو بعض روایات میں یہ ایک دوسرے کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

۵۱۷۸- عبدالکریم بن ہلال.

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۵۱۷۹- عبدالکریم بن ہارون.

اس نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ شیخ الفتح ابوازدی نے ان دونوں کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (یعنی عبدالکریم نامی اس راوی کو اور سابقہ راوی کو)۔ البتہ ابن ہارون (یعنی عبدالکریم نامی اس راوی) سے امام ابوحاتم نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۱۸۰- عبدالکریم جزری.

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ازدی نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۵۱۸۱- عبدالکریم بن خزاز.

اس نے جابر جعفی سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ انتہائی واہی الحدیث ہے۔

۵۱۸۲- عبدالکریم،

یہ ولید بن صالح کا استاد ہے میرے خیال میں یہ خزاز ہے (یعنی سابقہ راوی ہے)۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ غلط بیانی کیا کرتا تھا۔

۵۱۸۳- عبدالکریم بن یعفور خزاز.

یہ وہی راوی ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ شیعہ کے اکابرین میں سے ایک تھا۔

۵۱۸۴- عبدالکریم.

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ محمد بن سلام نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۵۱۸۵- عبدالکریم شیخ.

اس نے اسحاق بن موسیٰ خطمی سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(عبداللطیف، عبدالمتعالی)

۵۱۸۶- عبداللطیف بن المبارک بن احمد نرسی بغدادی

یہ صوفی اور بغدادی ہے اس نے مغرب میں رہائش اختیار کی تھی اس نے شیخ ابوالوقت کے حوالے سے صحیح بخاری روایت کی ہے۔ اور یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اس کی پیدائش 540 ہجری سے پہلے ہوئی تھی شیخ ابوعباس نباتی نے اس پر تنقید کی ہے محمد بن سعید طراز نے اسے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ ابن مسدی نے اس سے استفادہ کیاہ ے۔

۵۱۸۷- عبدالمتعالی بن طالب (خ).

یہ بغداد کا رہنے والا شیخ ہے اس نے ابوعوانہ اور ابدان اہوازی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام احمد' امام بخاری اور ابدان رہوازی نے روایات نقل کی ہیں۔

عبدالخالد بن منصور نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ثقہ ہے میں نے اس کا تذکرہ اس لئے کیا ہے کیونکہ شیخ ابن عدی نے اپنی کتاب الکامل میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس کے بارے میں زیادہ بات نہیں کی ہے۔ بلکہ یہ بات ذکر کی ہے کہ عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو اس نے واہب کے حوالے سے نقل کی ہے تو انہوں نے جواب دیا یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

عثمان بیان کرتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے عبدالمتعال کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ ثقہ ہے یا شاید یہ صدوق ہے یہ شک عثمان نامی راوی کو شک ہے۔

(عبدالمجید)

۵۱۸۸- عبدالمجید بن عبدالعزیز (م، عو) بن ابی رواد.

یہ صدوق ہے اور اپنے والد کی طرح مرجئہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔ امام یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے یہ ارجاء کے عقیدے کا داعی تھا ابن حبان کہتے ہیں: متروک قرار دیئے جانے کا مستحق ہے اور انتہائی منکرالحدیث ہے۔ یہ احادیث کو الٹ پلٹ دیتا تھا اور مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کرتا تھا ایک قول کے مطابق اس نے اپنے باپ کو ارجاء کے عقیدے میں داخل کیا تھا اس نے ابن جریج کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ''قدریہ فرقے کے لوگ کافر ہیں شیعہ فرقے کے لوک ہلاک کا شکار ہونے والے سے ہیں خارجیوں کا عقیدہ رکھنے

والے بدعتی ہیں اور ہمارے علم کے مطابق حق صرف مرجیہ فرقے میں ہے۔"

یہ روایت موضوع ہے عصام بن یوسف بلخی نے یہ روایت اس سے نقل کی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں امام ابن حبان نے بذات خود اس روایت کو موضوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا میرا یہ خیال ہے کہ یہ عصام بن یوسف بلخی کی طرف جھوٹی منسوخ کی گئی ہے۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا البتہ اس کا اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ثقہ ہے اس نے ضعیف راویوں کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' وہ یہ بھی کہتے ہیں: ابن جریج کی احادیث کا سب سے بڑا عالم تھا اور یہ مرجئہ کے عقیدے کا اعلان کیا کرتا تھا اس نے معمر سے سماع کیا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام حمید رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

ہارون بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے وکیع سے زیادہ خشوع وخضوع والا کوئی شخص نہیں دیکھا لیکن عبدالمجید نامی راوی ان سے بھی زیادہ خشوع والا تھا۔ امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ ارجاء کے عقیدے میں غلو رکھتا تھا۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ ان مشکوک لوگوں میں سے ایک ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے اور اس کے حوالے سے پانچ روایات مستند طور پر منقول ہیں' سلمہ بن شبیب بیان کرتے ہیں ہم امام عبدالرزاق کے پاس موجود تھے عبدالمجید بن ابورواق کے انتقال کی اطلاع آئی یہ 206 ہجری کی بات ہے تو امام عبدالرزاق نے فرمایا حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عبدالمجید سے نجات عطا کی۔

عباس بن مصعب "مرو کی تاریخ" میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ عبدالمجید نامی اس راوی نے اپنے والد کے ہمراہ مکہ میں سکونت اختیار کی تھی اس نے مشائخ سے ابن جریج اور دیگر حضرات کی کتابوں کا سماع کیا یہ عبادت گزار شخص تھا۔ البتہ اس کے اس قول پر اعتراض کیا گیا ہے کہ ایمان صرف لفظی ہوتا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عبدالمجید نامی شخص ابن علیہ کی ابن جریج کے حوالے سے نقل کردہ تحریروں میں سب سے زیادہ صالح ہے۔ یحییٰ سے دریافت کیا گیا کیا عبدالمجید اس حیثیت کا مالک ہے انہوں نے جواب دیا یہ ابن جریج کی تحریروں کا عالم تھا۔ البتہ اس نے اپنے آپ کو احادیث کے لئے خرچ نہیں کیا۔ عبدالمجید نامی راوی پر یہ اعتراض بھی کیا گیا ہے کہ اس نے ہارون الرشید کو فتویٰ دیا تھا کہ وکیع کو قتل کر دیا جائے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن بہی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

"جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کو اس وقت دفن نہیں کیا گیا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ پھیل نہیں گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی انگلیاں پھول نہیں گئیں۔"

قتبہ بیان کرتے ہیں۔ وکیع نے یہ روایت مکہ میں بیان کی تھی اس سال حج کے لئے ہارون الرشید بھی مکہ آیا ہوا تھا لوگوں نے وکیع کو اس کے سامنے پیش کیا۔ ہارون الرشید نے سفیان بن عیینہ اور عبدالمجید کو بلوایا تو عبدالمجید نے کہا اسے قتل کرنا واجب ہے۔ چونکہ اس نے یہ روایت صرف اس لئے نقل کی ہے کیونکہ اس کے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں ہے۔ ہارون الرشید نے سفیان سے اس بارے

میں دریافت کیا تو وہ بولے اسے قتل کرنا واجب نہیں ہے چونکہ اس نے ایک حدیث سنی تھی اور اسے روایت کر دیا اور مدینہ منورہ میں ویسے بھی گرمی زیادہ ہوتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا وصال پیر شریف کے دن ہوا تھا اور آپ ﷺ کو منگل کی شام تک دفنایا نہیں گیا تھا تو ہوسکتا ہے کہ اس وجہ سے یہ تغیر لاحق ہو گیا ہو۔

میں یہ کہتا ہوں: نبی اکرم سید البشر ہیں لیکن آپ ﷺ بشر بھی ہیں' آپ ﷺ کھاتے تھے' پیتے تھے' سوتے تھے قضائے حاجت کرتے تھے' بیمار ہوتے تھے' دوائی استعمال کرتے تھے' اپنے منہ کو صاف رکھنے کے لئے مسواک کیا کرتے تھے تو ان صورتوں میں آپ کی مثال دیگر اہل ایمان کی طرح ہے۔ جب آپ ﷺ کا وصال ہوا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں تو آپ ﷺ کے ساتھ وہ تمام معمولات سرانجام دیئے گئے جو کسی بھی بشر کے ساتھ سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ غسل دیا گیا' پاک صاف کیا گیا' کفن دیا گیا' لحد بنائی گئی' دفن کیا گیا اور آپ ﷺ زندگی اور موت ہر حالت میں ہمیشہ پاک وصاف رہے۔ آپ ﷺ کی مقدس انگلیوں کا پھول جانا یا بڑھ جانا یا پیٹ کا بڑھ جانا ہمارے پاس ایسی کوئی خاص نہیں ہے کہ جس سے اس کی نفی ہو سکے۔ چونکہ بعض اوقات کسی زندہ شخص کا بھی پیٹ پھول جاتا ہے اور اسے عیب شمار نہیں کیا جاتا۔ اگرچہ ہمارے پاس اس بات کی نص موجود ہے کہ آپ ﷺ کا جسم اطہر اس طرح خراب نہیں ہوتا (جس طرح لوگوں کے جسم خراب ہوتے ہیں)۔ چونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ بات حرام قرار دی ہے کہ وہ انبیاء اکرام علیہم السلام کے اجاسم کو کھائے۔"

بلکہ یہ خصوصیت تو بعض شہداء کو بھی حاصل ہے کہ (ان کے جسم بھی خراب نہیں ہوئے)۔

البتہ جو شخص حضرت عبداللہ بن بہی کی نقل کردہ احادیث کو اس لئے روایت کرے تا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کر سکے تو وہ زندیک شمار ہوگا۔ بلکہ اگر کوئی شخص اس حدیث کو نقل کرے کہ نبی اکرم ﷺ پر جادو ہوا تھا اور وہ اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی تنقید کرنا چاہتا ہو تو وہ کافر اور زندیق ہو جائے گا۔ اس طرح اگر وہ یہ حدیث روایت کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیا تھا اور یہ کہتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو تو اتنا بھی نہیں پتا تھا کہ آپ ﷺ نے کتنی رکعات ادا کی ہیں اور وہ اپنے ان الفاظ کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنا چاہتا ہے تو وہ کافر ہو جائے گا چونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ میں بھی ایک بشر ہوں میں اس طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو۔

لیکن غلو اور حد سے بڑھانا اس سے بھی منع کیا گیا ہے اور نبی اکرم ﷺ کا ادب اور توقیر بھی واجب ہے۔ تو جب حد سے بڑھنا اپ کی تعظیم ان دونوں کے درمیان اشتباہ ہو جائے تو عالم شخص کو توقف اختیار کرنا چاہیے اور بچنا چاہیے اور اس شخص سے سوال کرنا چاہیے جو اس سے زیادہ علم رکھتا ہے تا کہ حق اس کے سامنے واضح ہو جائے اور پھر اس حق کے مطابق اسے کہنا چاہیے ورنہ خاموشی اختیار کرنا اس کے لئے زیادہ گنجائش والا ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ کی تعظیم و توقیر کے حوالے سے وہ روایات کافی ہیں جن میں اس بات کی نص موجود ہے (کہ آپ ﷺ کی تعظیم ضروری ہے) اور ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح آدمی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آدمی کو ایسے غلو سے بچنا چاہیے جس کے مرتکب

عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہوئے تھے۔ وہ محض نبوت سے راضی نہیں ہوئے تھے یہاں تک کہ انہوں نے ان کا مرتبہ بلند کر کے انہیں معبود بنا دیا اور خدا کا بیٹا بنا دیا تو اس طرح انہوں نے پروردگار کی عظمت کی شان میں گستاخی کی اور گمراہ ہوئے اور خسارے کا شکار ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کو اتنا بڑھا دینا کہ وہ پروردگار کے ادب کی خلاف ورزی کی طرف لے جائے (یہ بھی غلط ہے) ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ تقویٰ کے ذریعے ہمیں محفوظ رکھے اور ہمیں اپنے نبی سے اس طرح محبت کرنے کی توفیق دے جس سے وہ راضی ہو۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے۔

''نبی اکرم ﷺ نے دو قطری کپڑوں میں احرام باندھا تھا۔''

اس راوی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

احب الطعام الی اللہ ما کثرت علیه الایدی.

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کھانا وہ ہے جس میں کھانے والے ہاتھ زیادہ ہوں۔''

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

من عاد مریضا وجلس عنده ساعة کتب له اجر عمل سنة لا یعصی اللہ فیها طرفة عین.

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے اور ایک گھڑی اس کے پاس رہتا ہے۔ تو اس کے لئے ایک سال کے ایسے عمل کا ثواب نوٹ کیا جاتا ہے جس کے دوران اس نے پلک جھپکنے کے عرصے کے دوران بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی ہو۔'' اس کا انتقال 206 ہجری میں ہوا۔

۵۱۸۹- عبدالمجید بن ابوعبس حارثی.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب المعجم الاوسط میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: احد جبل یحبنا ونحبه، وهو علی باب الجنة، وعیر یبغضنا ونبغضه، وانه علی باب من ابواب النار.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ یہ جنت کے دروازے پر ہو گا جبکہ عیر پہاڑ ہم سے بغض رکھتا ہے اور ہم اسے ناپسند کرتے ہیں اور یہ جہنم کے دروازے پر ہو گا۔''

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت اسی سند کے ساتھ منقول ہے ابن ابوذی اس روایت کو اس سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(عبدالمطلب، عبدالملک)

۵۱۹۰- عبدالمطلب بن جعفر.

اس نے حسن بن عرفہ کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ جس کا متن یہ ہے۔

الشیب نوری. "سفید بال میرا نور ہیں۔"

۵۱۹۱- عبدالملک بن ابراہیم شیبانی.

اس نے محمد بن سیرین سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۵۱۹۲- عبدالملک بن ابراہیم ابومروان مدنی.

خالد بن مخلد قطوانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۵۱۹۳- عبدالملک بن ابراہیم بن قارظ.

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے.........اور یہ مجہول ہے۔

۵۱۹۴- عبدالملک بن اصبغ بعلبکی.

اس نے ولید بن مسلم سے ایک روایت نقل کی ہے۔

۵۱۹۵- عبدالملک بن اعین (عو، خ).

اس نے ابووائل اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں۔ یہ صالح الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے یہ صدوق ہے لیکن رافضی ہے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: عبدالملک نے ہمیں حدیث بیان کی جو رافضی تھا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ شیعہ کے اکابرین میں سے تھا یہ صالح الحدیث ہے۔ دونوں سفیانوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں اوران دونوں نے اس کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جس میں سند کے اندر کے علاوہ دوسرے راوی کا ذکر ہے۔

۵۱۹۶- عبدالملک بن بدیل.

اس نے عبید بن نجیح سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو منکر نہیں ہے پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت بھی نقل کی ہے۔ اور یہ بات بیان کی ہے امام ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان رجلا جاء فقال: یا رسول اللہ، ان هذا سرق ناقتی، فقال اعطه ناقته.فقال: لا والله الذی لا اله

الا هو، ما هي عندي.فقال الرجل: كذب والله الذي لا اله الا هو، انها لعنده.قال: اد اليه ناقته، فحلفا جميعا ايضا، فقال النبي صلى الله عليه وسلم : اعطه ناقته، فان حلفك في مرتين مخلصا كفارة، وانها لعندك، قم فاعطه ناقته، فقام فاعطاه

''ایک شخص آیا اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے میری اونٹنی چوری کی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس کی اونٹنی اسے دے دو اس نے عرض کی اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ اونٹنی میرے پاس نہیں ہے تو دوسرے شخص نے کہا اللہ کی قسم اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اونٹنی اس کے پاس ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس کی اونٹنی اسے دے دو تو ان دونوں نے حلف اٹھالیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس کی اونٹنی اسے دے دو چونکہ تمہارا دونوں مرتبہ حلف اٹھانا جو اخلاص کے ہمراہ تھا یہ کفارہ بن جائے گا کہ اونٹنی تمہارے پاس ہی ہے تم اٹھو اور جا کر اس کی اونٹنی اسے دے دو تو وہ شخص گیا اور اس نے وہ اونٹنی اسے دے دی۔

یہ روایت انتہائی منکر ہے۔

۵۱۹۷- عبدالملک بن جعفر سامری.

اس نے ابن عرفہ کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس میں خرابی کی جڑ یہی ہے اس نے علی بن عمرو بن سہیل حریری کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۵۱۹۸- عبدالملک بن ابو جمعہ

اس نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں اس کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے یحییٰ بن معین نے اسے ضعف قرار دیا ہے اس طرح اسے ابن عدی نے بھی اس کا مختصر طور پر تذکرہ کیا ہے۔ مسلم بن ابراہیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۱۹۹- عبدالملک بن ابو جمیلہ

اس نے ابوبکر بن بشیر سے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے میں یہ کہتا ہوں معتمر بن سلیمان اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۲۰۰- عبدالملک بن حبیب قرطبی

یہ آئمہ میں سے ایک ہے اور ''الواضح'' کا مصنف ہے یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتا تھا۔ ابن حزم سے ہے یہ ثقہ نہیں ہے۔ حافظ ابوبکر بن سیدانانس نے احمد بن صدفی کی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے کہ عبدالمالک بن حبیب واہی ہے اور یہ صحفی ہے اسے حدیث کا پتا نہیں ہے۔

شیخ ابوبکر کہتے ہیں: کئی لوگوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے بعض حضرات تو اس پر کذب بیانی کا بھی الزام عائد کیا ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات ساقط اور مردود ہیں ان میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی

سند کے ساتھ حضرت محمد بن حیان انصاری سے نقل کی ہے۔

ان امراۃ قالت: یا رسول اللّٰہ، ان ابی شیخ کبیر. قال: فلتحجی عنہ، ولیس ذلک لاحد بعدہ.

''ایک خاتون نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد بوڑھے عمر رسیدہ شخص ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کی طرف سے حج کرلو''

لیکن یہ اس کے بعد کسی اور کے لئے جائز نہیں ہوگا''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت محمد بن ابراہیم تیمی کا بیان نقل کیا ہے۔

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: لا یحج احد عن احد الا ولد عن والدہ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے حج نہیں کرسکتا۔ البتہ اولاد اپنے باپ کی طرف سے حج کرسکتی ہے۔''

یہ صالح لیکن مجہول ہے' میں یہ کہتا ہوں یہ شخص زیادہ جلیل القدر ہے لیکن غلطیاں کرتا ہے۔

۵۲۰۱- عبدالملک بن حذیفہ

یہ صالح بن کیسان کا استاد ہے' یہ مجہول ہے۔

۵۲۰۲- عبدالملک بن حذافہ جمحی.

امام دارقطنی کہتے ہیں اسے متروک قرار دیا گیا ہے۔

۵۲۰۳- عبدالملک بن حسین (ق) ابو مالک نخعی کوفی.

اس نے علی بن اقمر، منصور اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ سے نقل کی ہے۔

انما قنت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثلاثین لیلۃ یدعو علی اناس سماھم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک قنوت نازلہ پڑھی تھی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کے لئے دعائے ضرر کی تھی''۔

(راوی) نے ان لوگوں اکے نام بھی بیان کئے تھے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا نام لے کر ان کے لئے دعائے ضرر کی تھی)۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

جالس الکبراء، وخالط الحکماء، وسائل العلماء.

''عمر رسیدہ افراد کے ساتھ بیٹھا کرو' دانشوروں کے ساتھ میل جول رکھو اور علماء سے سوالات کیا کرو''۔

۵۲۰۴- عبدالملک بن حسین

اس نے حسن بن عرفہ کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس میں خرابی کی جڑ یہی شخص ہے۔

۵۲۰۵- عبدالملک بن حصین بن ترجمان،

یہ عبدالعزیز کا بھائی ہے امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس کی احادیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۲۰۶- عبدالملک بن خشک.

ابن نقطہ نے اس کے والد کا نام خسک نقل کیا ہے یہ یمن کا رہنے والا ایک شیخ ہے۔ جس نے حجر مدری سے روایات نقل کی ہیں ہشام بن یوسف کہتے ہیں: اس میں ضعف پایا جاتا ہے ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب الکامل میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جن میں سے زیادہ تر کی متابعت نہیں کی گئی اور میں نے زیادہ تر مقامات پر اس کے والد کا نام خشک ہی دیکھا ہے۔

۵۲۰۷- عبدالملک بن خطاب بن عبداللہ بن ابی بکرہ عقیلی.

یہ انتہائی تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔ حنظہ سودوسی نے اس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منفرد طور پر نقل کی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ لم یقرا فیھا الا بالفاتحۃ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ فاتحہ کے علاوہ اور کوئی تلاوت نہیں کی۔''

ابن قطان نے اس روایت کے حوالے سے اس پر تنقید کی ہے اور حنظہ نامی راوی بھی ''لین'' ہے۔

۵۲۰۸- عبدالملک بن خلج صنعانی.

اس نے وہب بن منبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ہشام بن یوسف اور رازدی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۲۰۹- عبدالملک بن خیار.

اس نے محمد بن دینار کے حوالے سے ہشیم سے تاریک روایات نقل کی ہیں جن کا متن واضح طور پر جھوٹ ہے۔

۵۲۱۰- عبدالملک بن ربیع بن سبرہ (م، د، ت، ق).

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا۔ صرف یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن ابوخیثمہ بیان کرتے ہیں۔ یحییٰ بن معین سے اس کی نقل کردہ ان روایات کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کی ہیں تو انہوں نے جواب دیا وہ ضعیف ہیں۔

ابن قطان کہتے ہیں: اگرچہ امام مسلم نے عبدالملک نامی اس راوی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں لیکن یہ پھر بھی اس قابل نہیں ہے کہ اس استدلال کیا جائے۔

۵۲۱۱- عبدالملک بن زرارہ

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہیں۔

۵۲۱۲- عبدالملک بن زکریا.

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اس نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے۔

یہ مجہول ہے میں یہ کہتا ہوں اس نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے حضرت زید بن حسن رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور اس کے علاوہ ان کے صاحبزادے حسن بن زید رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے کہ یہ دونوں حضرات ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

۵۲۱۳- عبدالملک بن ابوزہیر.

سعید بن سائب نے اس سے احادیث نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۵۲۱۴- عبدالملک بن زیاد نصیبی.

احمد بن عبداللہ شاشی نے اس سے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۵۲۱۵- عبدالملک بن زید (د،س) بن سعید بن زید. حجازی.

ابن ابوفدیک نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں علی بن حسین بن جنید نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن ابوفدیک نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اقيلوا ذوى الهيئات عثراتهم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے صاحب حیثیت لوگوں کی کوتاہیوں سے درگزر کرو۔''

یہ روایت دحیم نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۵۲۱۶- عبدالملک بن سعید (م،د،س).

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں۔

قال عمر: قبلت وانا صائم، فقال النبى صلى الله عليه وسلم : رايت لو تمضمضت وانت صائم اقلت: لا باس. قال: فمه.

''حضرت عمر بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں نے روزے کے درمیان (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تمہارا کیا خیال ہے اگر تم روزے کے درمیان کلی کرلو (تو کیا ہوگا) میں نے عرض کی کچھ نہیں ہوگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو پھر (اس صورت میں بھی کچھ نہیں ہوگا)۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔ بقیر بن اشج جو ایک مامون راوی ہے اس نے عبدالملک کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت اس کے حوالے سے کئی افراد نے نقل کی ہے لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ شخص کون ہے۔

۵۲۱۷- (صح) عبدالملک بن ابی سلیمان (م، عو)

یہ ثقہ اور مشہور لوگوں میں سے ایک ہے شعبہ نے اس کے بارے میں ان روایات کے حوالے سے کلام کیا ہے جو اس نے عطاء سے نقل کی ہیں کہ پڑوسی کو شفعہ کا حق حاصل ہوتا ہے یہ کوفہ کا رہنے والا ہے۔ اس کے والد کا نام میسرہ تھا۔

وکیع بیان کرتے ہیں میں نے شعبہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ عبدالملک نے کوئی اور حدیث اس طرح کی نقل کی ہوتی جو شفعہ کی حدیث کی مانند نہ ہوتی تو میں اس کی حدیث کو پرے کر دیتا۔

ابوقدامہ سرخسی بیان کرتے ہیں میں نے یحییٰ القطان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

اگر عبدالمالک نے شفعہ کی حدیث کی مانند کوئی اور حدیث روایت کی ہوتی تو میں اس کی روایت کو متروک قرار دیتا۔

احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے۔ یہ ثقہ ہے۔ عثمان بن سعید نے بھی یحییٰ کے حوالے سے اس طرح نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

كنا نعفی السبال الا فی الحج والعمرة.

''ہم لوگ حج اور عمرے کے علاوہ بالوں کو چھوڑ دیتے تھے۔''

سفیان ثوری کہتے ہیں: عبدالملک بن ابوسلیمان نے ہمیں حدیث بیان کی جو میزان ہے' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شفعہ کے بارے میں اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے ویسے یہ راوی ثقہ ہے۔

۵۲۱۸- عبدالملک بن سلیمان قرقسانی

اس نے عیسیٰ بن یونس سے روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات محفوظ نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے عیسیٰ بن یونس سے ایک روایت نقل کی ہے جو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من قتل دون ماله فهو شهيد.

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہوگا۔''

۵۲۱۹- عبدالملک بن شعشاع

اس نے تابعین سے روایات نقل کی ہیں اس کی کنیت ابومخلد ہے۔ ابن ابوحاتم نے مختصر طور پر اس کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ مجہول ہے۔

۵۲۲۰- عبد الملک بن ابو صالح الکوفی۔

ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف اور مجہول ہے عیسیٰ بن یونس نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔

۵۲۲۱- (صح) عبد الملک بن صباح (خ، م، س، ق) صنعانی۔

اس نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں اس پر حدیث میں سرقہ کا الزام ہے۔ صرف جلیلی نے یہ کہا ہے کہ ایسا ہی ہے۔

۵۲۲۲- عبد الملک مسمعی۔

یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور صدوق ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اس نے ابن عون سے ملاقات کی تھی اور یہ 200 ہجری تک زندہ تھا۔ امام بخاریؒ اور امام مسلم دونوں نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۲۲۳- عبد الملک بن طفیل (س) جزری۔

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ لیکن اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۵۲۲۴- عبد الملک بن عبد اللہ بن محمد بن سیرین۔

یہ مجہول شیخ ہے میں یہ کہتا ہوں۔ یحییٰ بن ابو کثیر عنبری نے اس کے بارے میں حکایت نقل کی ہیں۔

۵۲۲۵- عبد الملک بن عبد اللہ عائذی۔

اس نے عاصم احول سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۲۲۶- عبد الملک بن عبد الرحمٰن (د، س)، شامی۔

اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں فلاس نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا ہے۔ ایک قول کے مطابق انہوں نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ بظاہر یہ لگتا ہے یہ عبد الملک بن عبد الرحمٰن صنعانی زاری ابناوی ابو ہاشم ہے جو قاضی بنا تھا اور جسے باندھ کر ذبح کر دیا گیا تھا کیونکہ اس نے قصاص لینے کا فیصلہ دیا تھا تو خارجیوں نے اسے قتل کر دیا تھا۔

اس نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ابراہیم بن ابو عبلہ سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

فلاس نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق راہویہ نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی ابن عدی نے اپنی کتاب الکامل میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۵۲۲۷- عبدالملک بن عبدالرحمن.

یہ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث محفوظ نہیں ہے یعلی بن سیابہ ثقفی نے اس سے روایات نقل کی ہیں جس کا متن یہ ہے۔

اول من هاجر عثمان کما هاجر لوط.

''سب سے پہلے عثمان نے ہجرت کی تھی جس طرح حضرت لوط علیہ السلام نے ہجرت کی تھی۔''

۵۲۲۸- عبدالملک بن عبدربہ طائی.

اس نے خلف بن خلیفہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر الحدیث ہے اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے ولید بن مسلم سے نقل کی ہے اور وہ موضوع روایات ہے اس کے حوالے سے ایسی روایات بھی منقول ہیں جو اس نے شعیب بن صفوان سے نقل کی ہیں۔

۵۲۲۹- عبدالملک بن عبدالعزیز.

اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوالعباس معلم سے روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کے والد کا نام عبداللہ ہے اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے۔ اور یہ عبدالملک بن عبدالرحمن نامی وہ شخص ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ احادیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا۔ ابراہیم بن محمد نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے عبداللہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

اکرموا الخبز، فان اللہ سخر له برکات السموات والارض.

''روٹی کا احترام کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے آسمان اور زمین کی برکات کو مسخر کر دیا ہے۔''

۵۲۳۰- (صح) عبدالملک بن عبدالعزیز (م،س) ابونصر التمار.

اس نے حماد بن سلمہ' سعید بن عبدالعزیز اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں اس نے علم حدیث کی طلب میں سفر بھی کیا اور بھرپور کوشش سے علم بھی حاصل کیا۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں اس سے احادیث روایت کی ہیں اس کے علاوہ امام ابوزرعہ' امام بغوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر نے اسے ثقہ قرار دیا ہے یہ خلق قرآن کے مسئلے کی آزمائش میں مبتلا ہوا تھا اس نے جواب دیا اور خوف زدہ بھی ہوا۔ (یا اس نے اس کا سامنا کیا اور اسے خوف کا شکار بھی کیا گیا)۔ سعید بن عمرو کہتے ہیں: کیا تم نے امام ابوزرعہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ابونصر تمار کے حوالے سے روایات نوٹ کرنے کے قائل تھے اور نہ ہی اسے کسی فرد کے حوالے سے اسے آزمائش میں مبتلا کیا گیا اور اس نے اسے قبول کیا۔

میں یہ کہتا ہوں یہ شدت اور مبالغہ ہے وہ لوگ اس حوالے سے معذور ہیں کہ انہوں نے افضل چیز کو ترک کیا تھا تو پھر کیا ہوا' تمار کا

انتقال 228 ہجری کے پہلے دن میں ہوا یہ عبادت گزار اور ثقہ لوگوں میں سے ایک تھا۔

۵۲۳۱- عبدالملک بن عبدالعزیز (س، ق) بن عبداللہ بن ماجشون

یہ فقیہ ہے اور امام مالک کا شاگرد ہے۔ ساجی اور ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے یہ ایسا اور ایسا ہے کون اس سے استفادہ کرے گا۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں: یہ فقیہی تھا، فصیح تھا اس کے زمانے میں اس سے فتویٰ کے لئے رجوع کیا جاتا تھا اور اس سے پہلے اس کے والد کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ آخری عمر میں یہ نابینا ہو گیا تھا اور اس پر یہ الزام ہے کہ یہ گانے سنا کرتا تھا۔

احمد کہتے ہیں: جب میں یہ بات یاد کرتا ہوں مٹی نے عبدالملک بن ماجشون جیسے شخص کو کھالیا ہے تو میری نظر میں دنیا حقیر ہو جاتی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایسا شخص تھا جسے حدیث کا فہم ہی نہیں تھا۔ یحییٰ بن اکثم کہتے ہیں: یہ ایسا سمندر تھا جس کی تہہ تک ڈول نہیں پہنچ سکتا ہے۔

اس کا انتقال 213ھ یا شاید 212 ہجری میں ہوا تھا۔

۵۲۳۲- (صح) عبدالملک بن عبدالعزیز (ع) بن جریج، ابو خالد مکی،

یہ ثقہ اور اکابر اہل علم میں سے ایک ہے یہ تدلیس کرتا تھا اپنی ذات کے حوالے سے اس کے ثقہ ہونے پر اتفاق ہے اس کے باوجود کہ اس نے ستر خواتین کے ساتھ نکاح متعہ کیا تھا چونکہ یہ اس کے جائز ہونے کا قائل تھا۔ یہ اپنے زمانے میں اہل مکہ کا فقیہی تھا۔

عبداللہ بن احمد بیان کرتے ہیں میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے وہ بعض احادیث جنہیں ابن جریج نے مرسل روایات کے طور پر نقل کیا ہے وہ موضوع احادیث ہیں۔

ابن جریج اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ اس نے روایت کو کیسے حاصل کیا ہے۔ یعنی ان الفاظ کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ مجھے خبر دی گئی یا مجھے احادیث بیان کی گئی فلاں کے حوالے سے۔

۵۲۳۳- عبدالملک بن عبدالملک۔

اس نے مصعب بن ابوذعب کے حوالے سے قاسم سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ قاسم بن محمد کے حوالے سے ان کے والد یا چچا کے حوالے سے ان کے دادا (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ينزل الله ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا، فيغفر لكل نفس الا انسانا في قلبه شحناء او مشرك ب الله.

''پندرہ شعبان کی رات اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے اور ہر شخص کی مغفرت کر دیتا ہے سوائے اس شخص کی جس کے دل

میں (اپنے بھائی کے خلاف) دشمنی ہو یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینے والے شخص کے۔"

ایک قول کے مطابق مصعب نامی راوی اس کا دادا ہے' ابن حبان اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے اس کی نقل کردہ احادیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۵۲۳۴- عبدالملک بن عبید (س)

اس نے حمران سے روایات نقل کی ہیں' علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے ایک قول کے مطابق اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ قتادہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۲۳۵- عبدالملک بن علاق.

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے عنبسہ بن عبدالرحمٰن قرشی اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۲۳۶- عبدالملک بن عطیہ

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' سہل بن سلیمان اس سے روایات نقل کرتا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت قائم نہیں ہے۔

۵۲۳۷- عبدالملک بن عمر رزاز

اس نے امام دارقطنی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ اس پر یہ الزام ہے کہ اس نے (بعض اکابر مشائخ سے سماع کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ خطیب نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔)

۵۲۳۸- عبدالملک

یہ عمرو بن حریث کا بھتیجا ہے' اس نے ایک حدیث مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

۵۲۳۹- عبدالملک بن عمرو (س) خطمی.

اس نے ہرمی سے روایات نقل کی ہیں' عبیداللہ بن عبداللہ اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۲۴۰- (صح) عبدالملک بن عمیر (ع) لخمی کوفی

یہ ثقہ ہے اس کی کنیت ابوعمر اور اسم منسوب قبطی ہے اور یہ اس حوالے سے معروف ہے جو اس کے گھوڑے کی نسبت کے حوالے سے ہے کیونکہ اس کے گھوڑے کا نام قبطی تھا۔

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ اور ایک مخلوق سے روایات نقل

کی ہیں' جبکہ اس سے زائد اسرائیل' جری اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں' یہ علم کا ماہر تھا شعبی کے بعد یہ کوفہ کا قاضی رہا۔ لیکن اس کی عمر طویل ہوگئی تھی جس کے نتیجے میں اس کا حافظہ خراب ہوگیا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ حافظ نہیں ہے اس کا حافظہ متغیر ہوگیا تھا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے یہ غلطی کرتا تھا۔ امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ اختلاط کا شکار ہوگیا تھا۔

ابن خیراش بیان کرتے ہیں شعبہ اس سے راضی نہیں تھے کوسج نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے انہوں نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میرے والد سے عبدالملک بن عمیر اور عاصم بن ابونجود کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے میرے نزدیک عاصم روایت کے الفاظ میں کم اختلاف نقل کرتا ہے تو انہوں نے عاصم کو مقدم قرار دیا میں یہ کہتا ہوں۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ نہیں کیا عقیلی نے اور ابن حبان نے بھی اس کا تذکرہ نہیں کیا اور انہوں نے ایسے افراد کا ذکر کیا ہے جو اس سے زیادہ قوی حافظے کے مالک تھے جہاں تک ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق تو انہوں نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے صرف جرح نقل کی ہے توصیق نقل نہیں کی۔

یہ شخص ابواسحاق سبیعی اور سعید مقبری کی طرح ہے۔ کہ جب یہ لوگ بوڑھے ہوئے تو ان کے حافظے میں خرابی آگئی۔ ان کے ذہن میں خرابی آگئی یہ لوگ اختلاط کا شکار نہیں ہوئے تو ان کی نقل کردہ احادیث تمام کتابوں میں موجود ہیں۔ عبدالملک نے ایک سو سال سے زیادہ کی عمر پائی تھی اس کا انتقال 136 ہجری میں ہوا۔

۵۲۴۱- عبدالملک بن ابوعیاش.

اس نے حضرت عرزب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جو صحابی ہیں ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے یہ مجہول ہے۔

۵۲۴۲- عبدالملک بن عیسیٰ عکبری

یہ روایات کا عالم ہے' ہناد نسفی نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس نے حیران کن اور پریشان کن روایات نقل کی ہیں۔

۵۲۴۳- عبدالملک بن قتادہ (د، س، ق) او ابن قدامہ بن ملحان.

ایک قول کے مطابق اس کا نام عبدالملک بن منہال اور ایک قول کے مطابق بن ابومنہال ہے۔ اور ایک قول کے مطابق کچھ اور ہے اس نے اپنے والد کے حوالے سے ایام بیض کے روزوں کے بارے میں روایت نقل کی ہے کہ انس بن سیرین کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی یہ بات ابن مدینی نے بیان کی ہے۔

۵۲۴۴- عبدالملک بن قدامہ (ق) بن ابراہیم بن محمد بن حاطب جمحی.

اس نے مقبری' عمرو بن شعیب اپنے والد اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے یزید بن ہارون' اسماعیل بن ابواویس موسیٰ بن اسماعیل اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: عبدالرحمٰن نے اس کی تعریف بیان کی ہے لیکن اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اسے متروک قرار دیا گیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے۔

شیخ ابن قدامہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان نفرا قدموا علی رسول اللہ فاسلموا وسالوہ عن اشیاء من امورهم منها شراب لهم المزر. قال: ایسکر ؟ قالوا: نعم. قال: کل مسکر حرام، ان علی اللہ حتما الا یشربها احد فی الدنیا الا سقاہ اللہ یوم القیامة من طینة الخبال. وهل تدرون ما طینة الخبال! عرق اهل النار.

''کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اسلام قبول کرلیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ معاملات سے متعلق چیزوں کے بارے میں دریافت کیا جن میں ایک مشروب کے بارے میں بھی دریافت کیا جس کا نام مزر تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا یہ نشہ کرتا ہے انہوں نے عرض کی جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ جو شخص دنیا میں اسے پیئے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن طینہ الخبال پلائے گا کیا تم لوگ جانتے ہو طینہ خبال کیا ہے؟ یہ اہل جہنم (کے خون اور پیپ) کا عرق ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

لیس منا من لم یوقر کبیرنا، ویرحم صغیرنا، ویعود مریضنا، ویشهد جنائزنا، ویجیب دعوتنا.

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا ہمارے بیمار کی عیادت نہیں کرتا' ہمارے جنازے میں شریک نہیں ہوتا اور ہماری دعوت کو قبول نہیں کرتا۔'' یہ روایات انتہائی منکر ہے۔

۵۲۴۵- عبدالملک بن قریب (د، ت) اصمعی.

یہ اخباریوں میں سے ایک ہے اور صدوق آئمہ میں سے ایک ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: اصمعی صدوق ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ جھوٹ نہیں بولتا تھا ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

انہوں نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم لما کفن زر علیه قمیصه.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض پر بٹن لگایا گیا۔'' یہ روایت منکر ہے۔

یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں کوئی قمیض نہیں تھی تو اس روایت کی سند میں احمد بن عبید نامی راوی عمدہ نہیں ہے۔

حسین کوکبی نے احمد بن عبید کا یہ قول نقل کیا ہے ابوزید انصاری سے ابوعبیدہ اور اصمعی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے یہ دونوں کذاب ہیں۔ ان دونوں سے اس کے بارے میں یعنی (ابوعبید انصاری) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا آپ جنتی پاک دامنی اور پرہیزگاری چاہتے ہیں۔ (وہ اس شخص میں موجود ہے)

۵۲۴۶- عبدالملک بن قعقاع (س).

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبیذ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ شیخ ابوبکر بن ابوعاصم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ میں یہ کہتا ہوں یہ عبدالملک بن نافع ہے جو قعقاع کے بھتیجے کا بیٹا ہے اس کی نسبت سے اس کے چچا قعقاع کی طرف کی گئی ہے۔

قرہ عجلی اور شیبانی اس سے روایات نقل کی ہیں ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابن ابی شعبہ نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتى بقدح فيه شراب فقربه الى فيه، ثم رده، فقيل: احرام هو؟ قال: ردوه.فردوه، ثم دعا بماء فصبه عليه، ثم قال: انظروا الى هذه الاشربة، فاذا اغتلمت عليكم فاقطعوا متونها بالماء.

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالے میں شراب لائی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے منہ کے قریب کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا عرض کی گئی کیا یہ حرام ہے تو آپ نے فرمایا اسے واپس کر دو لوگوں نے اسے واپس کر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس میں انڈیل دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان مشروبات کا جائزہ لیا کرو۔ جب ان برتنوں کی نبیذ میں نشہ اور تلخی پیدا ہونے لگے تو اس کی تیزی کو پانی سے توڑ لیا کرو"۔

۵۲۴۷- عبدالملک بن محمد (د، س، ق) ذماری.

ایک قول کے مطابق اس کے والد کا نام عبدالرحمٰن ہے اس کا اسم منسوب اور کنیت زرقاء صنعانی ہے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ دونوں (باپ بیٹا) شیخ ہیں اور ان دونوں نے امام اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے فلاں کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: عبدالملک بن محمد صنعانی نے زید بن جبیرہ اور یحییٰ بن سعید انصاری سے جبکہ اس سے ہشام بن عمار نے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے جو بھی سوال کیا جاتا تھا یہ اس کا جواب دیتا تھا یہاں تک کہ اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

۵۲۴۸- عبدالملک بن محمد (س) بن بشیر.

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ امام بخاری کہتے ہیں: عبدالملک بن محمد نے عبدالرحمٰن کے حوالے سے علقمہ سے روایات نقل کی ہیں ان حضرات کا ایک دوسرے سے سماع واضح نہیں ہو سکا۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ اس طرح مختصر طور پر کیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں ابوحذیفہ عبداللہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کیں ہیں۔

۵۲۴۹- عبدالملک بن محمد

اس نے ہشام کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: لیس فی القبلۃ وضوء .

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بوسہ لینے پر وضو لازم نہیں ہوتا۔''

بقیہ نے اس کے حوالے سے ''عن'' کے لفظ کے ساتھ ایک روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: عبدالملک ضعیف ہے۔

۵۲۵۰- عبدالملک بن محمد (ق) رقاشی.

یہ ابوقلابہ ہے یہ بکثرت روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔ علم حدیث کا ماہر تھا فضیلت کا مالک شخص تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتا تھا اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا انہوں نے یہ بھی کہا ہے یہ صدوق ہے اور بکثرت غلطیاں کرتا ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ امین اور مامون ہے ابن جریر کہتے ہیں: میں نے اس سے بڑا حافظ اور کوئی نہیں دیکھا۔ احمد بن کامل کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ ایک دن اور ایک رات میں چار سو رکعات ادا کرتا تھا اور اس نے اپنے حافظے کی بنیاد پر ساٹھ ہزار احادیث بیان کی ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں اس کی نقل کردہ روایات غیلانیات کے بلند پائے میں شمار ہوتی ہیں۔ اس کا انتقال 276 ہجری میں ہوا۔ اس نے یزید بن ہارون اور دیگر اکابرین سے ملاقات کی ہے۔

۵۲۵۱- عبدالملک بن ابومروان.

اس نے کلبی سے روایات نقل کی ہیں' یہ واہی ہے۔ امام ابوحاتم رازی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۲۵۲- عبدالملک بن مروان (س) بن حارث بن ابوذباب دوسی.

اس نے سالم سبلان سے روایات نقل کی ہیں۔ جعید بن عبدالرحمٰن اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۵۲۵۳- عبدالملک بن مروان بن حکم

اس کی عدالت کیسے ثابت ہو سکتی ہے؟ جبکہ اس نے خون بہایا ہے اور بہت سی خرابیاں کی ہیں۔

۵۲۵۴- عبدالملک بن مسلم رقاشی.

اس نے ابوجرو کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے یعنی یہ روایت۔

ان علیا رضی اللّٰہ عنہ ناشد الزبیر: اما سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول: تقاتلنی وانت ظالم لی! قال: بلی. ولکن نسیت.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو واسطہ دے کر دریافت کیا کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ آپ میرے ساتھ جنگ کریں اور اس وقت آپ میرے ساتھ جنگ کرنے والے ہوں گے۔ تو حضرت زبیر

رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جی ہاں! لیکن میں یہ بات بھول گیا تھا۔"

یہ روایت جعفر بن سلیمان نے عبداللہ بن محمد رقاشی سے نقل کی ہے اور عبداللہ بن محمد اپنے دادا عبدالملک نامی اس شخص سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۲۵۵- عبدالملک بن مسلم (ت، س) بن سلام.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے وکیع اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ شیعہ تھا۔

۵۲۵۶- عبدالملک بن مسلمہ

اس نے لیث اور لہیعہ سے روایات نقل کی ہیں ابن یونس کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابن حبان کہتے ہیں: اس نے اہل مدینہ کے حوالے سے بکثرت منکر روایات نقل کی ہیں۔

۵۲۵۷- عبدالملک بن مصعب.

اس نے قاسم سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے ان پر تنقید کی ہے کہ عبدالملک بن عبدالملک ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۲۵۸- عبدالملک بن معاذ نصیبی.

اس نے دراوردی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے حسن بن سلیمان نے روایات نقل کی ہیں' یہ حافظ الحدیث ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کا پتا نہیں چل سکا اس کے حوالے س ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لا ضرر ولا ضرار. "نہ نقصان کیا جائے گا اور نہ نقصان کروایا جائے گا۔"

۵۲۵۹- عبدالملک بن مہران.

اس نے عمرو بن دینار اور ابوصالح سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے مطابق اس نے ابوصالح زکوان سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے اور اس پر وہم غالب تھا احادیث میں سے اس نے کسی بھی چیز کو قائم نہیں رکھا اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے کہ

من اکل الطین فکانما اعان علی قتل نفسہ

"جو شخص مٹی کھاتا ہے وہ گویا خودکشی کرنے میں مدد کرتا ہے۔"

بقیہ نے اس کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ سہیل کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

منقول ہے۔ میتب بن واضح نے یہ روایت بقیہ سے نقل کی ہے۔

عبدالملک نامی اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع روایت بھی نقل کی ہے۔

السر افضل من العلانية، والعلانية افضل لمن اراد الاقتداء .

''پوشیدہ چیز' اعلانیہ سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے لیکن اعلانیہ (نیکی کرنا) اس شخص کے لئے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جو یہ چاہتا ہو کہ اس کی پیروی کی جائے''۔

۵۲۶۰ - عبدالملک بن مہران رفاعی

اس نے عبدالوارث تنوری اور دیگر حضرات سے جبکہ اس کے حوالے سے موسیٰ بن ایوب نصیبی نے ایک جھوٹی حدیث نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے:

لا تقصوا الرؤيا على النساء .

''اپنے خواب خواتین کو نہ سنایا کرو''۔

اُس نے صحیحین کی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔ سلیمان شرجیل کے نواسے ہیں۔ انہوں نے عبدالملک نامی راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من زهد في الدنيا اربعين يوما ، واخلص فيها العبادة، اجرى الله ينابيع الحكمة على لسانه من قلبه

''جو شخص دنیا میں چالیس دن تک زہد کی طرح بسر کرے گا اور اس دوران عبادت کو پورے خلوص سے انجام دے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے دل سے اُس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری کر دے گا''۔

یہ روایت بھی جھوٹی ہے۔

۵۲۶۱ - عبدالملک بن موسیٰ الطّویل.

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۵۲۶۲ - عبدالملک بن نافع (س).

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو نبیذ کے بارے میں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی احادیث سے استدلال نہیں کیا جا سکتا یہ عبدالملک بن قعقاع ہے۔

۵۲۶۳ - عبدالملک بن الولید (ت،ق) بن معدان.

اس نے عاصم بن ابونجود سے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: ضعیف ہے امام ابن حبان کہتے ہیں: یہ اسانید کو الٹ پلٹ دیتا ہے اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی

گنجائش ہے۔ بدل اور عبدالصمد نے اس سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

۵۲۶۴- عبدالملک بن ہارون بن عنترہ.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں یہ دونوں (باپ بیٹا) ضعیف ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: عبدالملک نامی راوی ضعیف ہے۔

یحییٰ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک اور ذاہب الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا' یہ وہی شخص ہے جسے عبدالملک بن ابوعمرو کہا جاتا ہے اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنی دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع احادیث نقل کی ہیں۔

اربعة ابواب من ابواب الجنة مفتحة: الاسكندرية، وعسقلان، وقزوين، وعبادان، وفضل جدة على هؤلاء كفضل بيت الله عليه سائر البيوت.

''چار دروازے ایسے ہیں جو جنت کے کھلے ہوئے دروازے ہیں اسکندریہ' عسقلانی' قزوین اور عبادان اور جدہ کو ان سب پر وہی فضیلت حاصل ہے جو بیت اللہ کو تمام گھروں پر حاصل ہے۔''

امام ابن حبان کہتے ہیں: محمد بن مسیب نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اس سند کی تاریکی اس شخص تک جاتی ہے اب مجھے نہیں معلوم کہ اس نے یہ ایجاد کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من قال للمسكين (ابشر) فقد وجبت له الجنة.

''جو شخص کسی غریب کو یہ کہے تم خوشخبری حاصل کرو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

سعدی کہتے ہیں: عبدالملک بن ہارون نامی راوی دجال اور کذاب ہے میں یہ کہتا ہوں اس پر اس احادیث کو ایجاد کرنے کا بھی الزام ہے۔

من صام يوما من ايام البيض عدل عشرة آلاف سنة.

''جو شخص ایام بیض میں سے کسی ایک دن میں بھی روزہ رکھ لے گا تو یہ دس ہزار سال کے برابر ہوگا۔''

اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

البلاء موكل بالقول ما قال عبد لشيء لا والله لا افعله. الا ترك الشيطان كل عمل وولع بذلك منه حتى يؤثمه.

''آزمائش بات کے ساتھ متعلق رہتی ہے جب بندہ کسی چیز کے بارے میں یہ کہتا ہے جی نہیں اللہ کی قسم میں یہ کام نہیں کروں گا تو شیطان ہر کام چھوڑ کر اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ اس سے گناہ کرا دے۔''

نصیر بن باب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود کے حوالے سے یہ مرفوع احادیث نقل کی ہے۔

البلاء موکل بالمنطق، فلو ان رجلا عیر رجلا برضاع کلبة لرضعها.

''مصیبت بولنے کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے اگر کسی نے کسی کو کتیا کا دودھ پینے پر عار دلائی تو وہ اس کا دودھ پیئے گا''۔

محمد بن حسن نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعمله.

''جو شخص اپنے کسی بھائی کو کسی گناہ کی وجہ سے عار دلائے تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک خود وہ عمل نہیں کرے گا''

علی بن یزید نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

من صام من رجب یوما کتب له صوم الف سنة، ومن صام منه یومین کتب له صوم الفی سنة..الحدیث

''جو شخص رجب کے ایک دن کا روزہ رکھ لے اسے ایک ہزار سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص اس کے دو دن کا روزہ رکھ لے اسے دو ہزار سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے''۔

۵۲۶۵- عبدالملک بن ہلال.

یہ حرملہ بن عمران تجیبی کا استاد ہے۔

۵۲۶۶- عبدالملک.

اس نے حضرت انس سے روایت نقل کی ہیں' یہ دونوں (یعنی یہ اور سابق راوی) مجہول ہیں۔

۵۲۶۷- عبدالملک، مکی.

اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے ابن ابوملائکہ سے نقل کی ہے۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۲۶۸- عبدالملک بن یزید.

اس نے ابوعوانہ کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو شادی نہ کرنے کے بارے میں ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے کہ حلیہ کے مصنف نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

اذا احب اللہ عبدا اقتناہ لنفسه ولم یشغله بزوجة ولا ولد.

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے اپنی ذات پر اکتفاء کرنے کا موقع دیتا ہے اور اسے بیوی اور اولاد میں مشغول نہیں کرتا''۔

ابن جوزی نے یہ روایات الموضوعات میں نقل کی ہے۔

۵۲۶۹- عبدالملک بن یسار (س).

میرے علم کے مطابق اس کے بھائی سلیمان بن یسار کے علاوہ کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہے۔ البتہ امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۲۷۰- عبدالملک زبیری (ق).

اس نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں ابوسعید کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ جو خود ایک مجہول ہے۔

۵۲۷۱- عبدالملک قیسی (س).

اس نے ہند کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ''دباء'' کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس سے روایت نقل کرنے میں اس کا بیٹا طود منفرد ہے۔

۵۲۷۲- عبدالملک، ابوجعفر (ق).

اس نے ابونضرہ سے روایات نقل کی ہیں حماد بن سلمی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۵۲۷۳- عبدالملک

یہ عمرو بن حریث کا بھتیجا ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اس نے یہ مرسل روایت نقل کی ہے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربما مس لحیتہ وھو یصلی.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات نماز کے دوران اپنی داڑھی کو ہاتھ لگاتے تھے۔''

اس سے صرف حصین بن عبدالرحمٰن نے روایات نقل کی ہیں۔

(عبدالمنان، عبدالمنعم)

۵۲۷۴- عبدالمنان بن ہارون واسطی.

ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور متروک ہے۔

۵۲۷۵- عبدالمنعم بن ادریس یمانی.

یہ مشہور قصہ گو ہے اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ کئی حضرات نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے اس کے بارے میں زیادہ وضاحت کے ساتھ یہ کہا ہے کہ اس نے واہب بن منبہ کے بارے میں جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے۔
عقیلی بیان کرتے ہیں اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔
ما طار ذباب بين اثنتين الا بقدر.
''مکھی جن دو پھولوں کے درمیان اڑتی ہے وہ بھی تقدیر کے مطابق ہے۔''
اس کے حوالے سے ایک اور روایت منقول ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے یہ نبی کرام ﷺ کی وفات کے بارے میں ہے اور طویل روایت ہے اور یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چھڑی حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کو دی' تا کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے بدلہ لیں۔
امام ابن حبان کہتے ہیں: اس نے اپنے والد اور دیگر حضرات کی طرف جھوٹی روایات منسوب کی ہیں' اس کا انتقال 228 ہجری میں بغداد میں ہوا۔

۵۲۷۶- عبدالمنعم بن بشیر، ابو خیر انصاری مصری۔

اس نے عبداللہ بن عمر عمری سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے یعقوب فسوی نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اس پر جرح کی ہے جبکہ عمران ابن حبان کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے۔ اس سے استدلال جائز نہیں ہے۔ شیخ احمد بن محمد حنبلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو رافع کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فى جنازة اذ سمع شيئا فى قبر، فقال لبلال: ائتنى بجريدة خضراء ، فكسرها باثنين، وترك نصفها عند راسه ونصفها عند رجله، فقال له عمر: لم يارسول الله فعلت هذا به ؟ قال: انه مسه شىء من عذاب القبر، فقال لى: يا محمد، فشفعت الى ربى ان يخفف عنه الى ان تجف هاتان الجريدتان.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے اس دوران آپ ﷺ نے قبر میں سے کسی چیز کی آواز سنی تو حضرت بلال کو حکم دیا تم میرے پاس کوئی سرسبز شاخ لے کر آؤ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شاخ کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور اس کا نصف حصہ میت کے سرہانے کی طرف اور نصف حصہ پائنتی کی طرف لگا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے کچھ عذاب قبر کا سامنا کرنا پڑا تو اس نے مجھ سے کہا اے حضرت محمد ﷺ (آپ میری مدد کیجئے) تو میں نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں یہ سفارش کی ہے کہ جب تک یہ دونوں شاخیں خشک نہیں ہوتیں اس وقت تک اس کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔''

یہ روایت انتہائی منکر ہے ہمارے علم کے مطابق ابوالخیر کے علاوہ اور کسی نے اسے روایت نہیں کیا ہے۔ اور اس کا استاد ابو مودود جو قصہ گو ہے جس نے دونوں معمروں اور نساک سے روایات نقل کی جن کا ذکر ہو چکا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین نے اس ثقہ قرار دیا ہے اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔ جبکہ قعنبی اور کامل حجدری نے اس سے ملاقات کی ہے۔ ختلی بیان کرتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں عبدمنعم کے پاس آیا تو اس نے ابوداؤد کی دوسو کے قریب جھوٹی روایات مجھے نکال کر دکھائی تو میں نے کہا: اے بزرگ وار کیا تم نے یہ ابوموود سے سنی ہیں اس نے کہا جی ہاں! تو میں نے کہا آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں کیونکہ یہ تو جھوٹ ہے' وہاں سے اٹھ گیا اور میں نے اس کے حوالے سے کوئی چیز نوٹ نہیں کی۔

۵۲۷۷- عبدالمنعم بن نعیم بصری' صاحب السقاء۔

اس نے جریری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے عقبہ بن مکرم اور محمد بن ابوبکر مقدمی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(عبدالمؤمن)

۵۲۷۸- عبدالمؤمن بن خالد (د، ت، س) حنفی

یہ مرو کا قاضی تھا اس نے ابن بریدہ اور عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابوتمیلہ اور زید بن حباب نے روایات نقل کی ہیں' یہ نعیم بن حماد کا بڑا استاد ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۵۲۷۹- عبدالمؤمن بن سالم بن میمون' بصری۔

عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی مطابعت نہیں کی گئی۔ انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جس کی سند منکر ہے۔ یہ روایت اس نے ہشام بن حسان کے حوالے سے نقل کی ہے جبکہ اس سے مطر بن محمد بن ضحاک نے نقل کی ہے۔

۵۲۸۰- عبدالمؤمن بن عباد عبدی۔

اس نے اپنے والد اور ابن انس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم راسي ودعا لي، وقال: اذا كان لك حاجة فاسال الله، فقد جف القلم بما هو كائن.. الحديث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہیں کوئی ضرورت درپیش ہو تو تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا کیونکہ جو کچھ ہونا ہے اس کے بارے میں قلم خشک ہو چکے ہیں۔'' (الحدیث)

عقیلی کہتے ہیں: اس روایت کی سند جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

۵۲۸۱- عبدالمؤمن بن عبداللہ عبسی، کوفی

عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے' یہ روایت اس نے اعمش سے نقل کی ہے جبکہ اس سے محمد بن حرب نشائی نے روایت کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۵۲۸۲- عبدالمؤمن بن عثمان عنبری۔

ازدی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب عبدی ہے۔

۵۲۸۳- عبدالمؤمن بن القاسم انصاری

یہ ابومریم عبدالغفار کا بھائی ہے' عقیلی کہتے ہیں: یہ شیعہ ہے اس کی نقل کردہ بہت سی روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔ اس نے حکم بن عتبہ سے روایات نقل کی ہیں اس کے علاوہ اسماعیل بن ابان سے روایات بھی نقل کی ہیں۔

(عبدالمہیمن، عبدالنور)

۵۲۸۴- عبدالمہیمن بن عباس (ت، ق) بن سہل بن سعد ساعدی۔

اس نے اپنے والد ابوحازم سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے ابومصعب ابن کاسب نے روایات نقل کی ہیں اس سے تقریباً دس روایات منقول ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۲۸۵- عبدالنور بن عبداللہ مسمعی۔

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ کذاب ہے عقیلی کہتے ہیں: یہ غالی رافضی تھا۔ اس نے یہ روایت شعبہ کی طرف سے جھوٹی منسوب کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے حوالے یہ بات منقول ہے۔

قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک: ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی.

ففعلت، فقال لی جبرائیل: ان اللہ قد بنی جنۃ من لؤلؤ..وسرد حدیثاً طویلا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر ہم سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کردوں تو میں نے ایسا کردیا۔ پھر جبرائیل نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو موتیوں سے بنایا ہے۔''

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے' میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت اسماعیل نے بشر بن ولید ہاشمی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

(عبدالواحد)

۵۲۸۶- عبدالواحد بن اسماعیل کتانی عسقلانی.

ابن نقطہ کہتے ہیں: میں نے مکہ میں اسے دیکھا تھا لیکن میں نے اس سے سماع نہیں کیا' اس نے صحیح مسلم موضوع سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ اس نے اسے اپنے دادا ابوحفص کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ شیخ ابواسحاق کے حوالے سے امام مسلم نے نقل کیا ہے۔ حالانکہ اسحاق کے بارے میں پتا نہیں ہے کہ وہ کون ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ سند اور اس کا تذکرہ صرف طنزیہ طور پر ذکر کیا گیا ہے اور راوی پر تنقید کرنا مقصود ہے۔

۵۲۸۷- عبدالواحد بن ثابت باہلی.

اس نے ثابت بنانی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

تسحروا ولو بجرعة. ''سحری کیا کرو خواہ ایک گھونٹ (پانی پی لو)''۔

یہ اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے عقیلی کہتے ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی یہ روایت ابراہیم بن حجاج نے اس سے نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۵۲۸۸- عبدالواحد بن جابار.

اس پر اس احادیث کو ایجاد کرنے کا الزام ہے' یہ بات ابن جوزی نے بیان کی ہے' پھر انہوں نے تاریک سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

من قص شاربه فله بكل شعرة الف مدينة من الدر والياقوت، في المدينة الف قصر.. الحديث.

''جو شخص اپنی مونچھیں چھوٹی کرتا ہے تو اسے ہر ایک بال کے عوض میں یاقوت اور موتیوں سے بنے ہوئے ایک ہزار ملیں گے جن میں سے ہر ایک شہر میں ایک ہزار محل ہوں گے۔''

اس کے بعد پوری حدیث ہے۔

۵۲۸۹- عبدالواحد بن حمید صباغ.

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے ابن نجار نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ یہ بری حالت کا مالک تھا۔

۵۲۹۰- عبدالواحد بن راشد.

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے عباد بن عباد نے روایات نقل کی ہیں' یہ عمدہ نہیں ہے۔ اس نے یہ روایت نقل کی ہے۔

من بلغ التسعين سمی اسير الله فی أرضه.

''جو شخص نوے سال کی عمر تک پہنچ جائے اللہ کی زمین میں اس کا نام اللہ کا اسیر رکھ دیا جاتا ہے۔''

۵۲۹۱- عبدالواحد بن الرماح، ابورماح.

اس نے عبداللہ بن رافع کے حوالے سے ان کے والد سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

كان يامر بتاخير العصر.

''نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کا حکم دیتے تھے۔''

یعقوب حضرمی اس روایت کو اس راوی سے نقل کرنے میں منفرد ہے اس کا تذکرہ ابن عدی نے بھی کیا ہے۔

۵۲۹۲- عبدالواحد بن زیاد، ابوبشر عبدی بصری

یہ مشہور اہل علم میں سے ایک ہے صحیحین میں اس سے رُوایات منقول ہیں۔ البتہ دونوں مصنفین نے ان منکر روایات سے اعراض کیا ہے جن کے حوالے سے اس راوی پر تنقید کی گئی ہے۔

اس نے اعمش کے حوالے سے سماع کے صیغے کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا صلى احدكم الركعتين قبل الصبح فليضطجع على يمينه.

''جب کوئی شخص صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرلے تو اسے اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جانا چاہیے۔''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

قطان کہتے ہیں: میں نے اسے کبھی بھی کوفہ یا بصرہ میں علم حدیث حاصل کرتے ہوئے نہیں دیکھا جمعہ کے دن نماز کے بعد میں اس کے دروازے پر بیٹھ جاتا تھا میں اس کے ساتھ اعمش کی نقل کردہ روایت کا مذاکرہ کرتا تھا اسے ان میں سے ایک حرف کا بھی علم نہیں ہوتا تھا۔

فلاس بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوداؤد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ عبدالواحد نے ان روایات کا علم حاصل کرنے کا ارادہ کیا جنہیں اعمش نے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ تو اس نے ان روایات کو موصول روایات کے طور پر نقل کردیا یہ کہہ کر کہ اعمش نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ مجاہد نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ مجاہد نے ہمیں اس اس طرح کی احادیث بیان کی ہے۔

عثمان بن سعید کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے عبدالواحد بن زیاد کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے یہ ثقہ ہے۔

مسدد قتیبہ اور ایک مخلوق نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ عثمان نے یحییٰ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ یہ ثقہ ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۲۹۳-عبدالواحد بن زید (بصری زاہد)

یہ صوفیہ کا سردار اور ان کا واعظ ہے۔اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات سے استفادہ کیا ہے۔عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد عبدالواحد کو محدثین نے متروک قرار دیا ہے۔جوزجانی کہتے ہیں: یہ برے مسلک کا مالک تھا اور سچا نہیں تھا اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لا يدخل الجنة جسد غذي بحرام.

''جنت میں ایسا جسم داخل نہیں ہوگا جس کی پرورش حرام غذا کے ذریعے کی گئی ہو۔''

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

ان لله مائة خلق وسبعة عشر خلقا من جاء منهن بخلق واحد دخل الجنة.

''اللہ تعالیٰ کے 117 مخصوص اخلاق ہیں جو شخص ان میں سے کسی ایک پر بھی عمل پیرا ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

میں یہ کہتا ہوں وکیع مسلم اور ابوسلیمان درانی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔یہ بات بیان کی گئی ہے اس نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی۔حسین بن قاسم بیان کرتے ہیں اگر اہل بصرہ پر عبدالواحد کی نقل کردہ روایات کو تقسیم کیا جائے تو یہ ان سب کے لئے کافی ہوگی ایک اور شخص نے یہ کہا ہے کہ یہ مستجاب الدعوی تھا اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو شیخ ابن ابودنیا نے اپنی تصنیف میں نقل کی ہے جو اس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

كنا مع ابي بكر فدعا بشراب، فلما ادناه من فيه بكى وبكى حتى ابكى اصحابه وسكتوا، وما سكت، ثم مسح عينيه فسالوه، قال: كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فرايته يدفع من نفسه شيئا، ولم ار معه احدا.فقلت: يارسول الله، ما الذى تدفع عن نفسك ؟ قال: هذه الدنيا، مثلت لى فقلت لها: اليك عني. ثم رجعت فقالت: ان افلت مني فلم ينفلت مني من بعدك.

''وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے مشروب منگوایا جب انہوں نے اسے اپنے منہ کے قریب کیا تو وہ رونے لگے وہ اتنا روئے کہ انہوں نے اپنے پاس موجود ساتھیوں کو بھی رلا دیا۔لیکن ان کے ساتھی خاموش رہے۔پھر انہوں نے اپنی آنکھیں پونچھیں ان کے ساتھیوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو اپنے سے پرے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ چیز نظر نہیں آئی۔میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کو اپنے سے پرے کر رہے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دنیا مثالی شکل میں میرے سامنے آئی تو میں نے اس سے کہا میرے سے دور رہو پھر یہ واپس چلی گئی اس نے کہا آپ تو مجھ سے بچ گئے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے لوگ مجھ سے نہیں بچ سکیں گے۔''

۵۲۹۴- عبدالواحد بن سلیم . بصری

اس نے عطاء کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث موضوع ہیں۔

یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے امام یہ کہتے ہوں۔ امام ابوداؤد' علی بن جعد اور سعدویہ نے اس سے احادیث نقل کی ہیں اس کے حوالے سے ایک منکر روایت منقول ہے جو تقدیر اور قلم کی تخلیق کے بارے میں ہے۔ حیرانگی اس بات پر ہوتی ہے کہ ابن حبان نے اس کا تذکرہ الثقات میں کیا ہے۔

۵۲۹۵- عبدالواحد بن سلیمان ازدی' براء.

اس نے ابن عون کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: ایک جماعت نے اس سے روایت نقل کی ہیں' یہ ابن عون کا خادم تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیتا فیہ ستر علیہ صلیب، فقال فیہ قولا شدیدا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر میں داخل ہوئے جس میں ایسا پردہ موجود تھا جس پر صلیب کا نشان بنا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔''

ابن عدی کہتے ہیں: یہ اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۲۹۶- عبدالواحد بن صالح (ق).

اس نے اسحاق ازرق کے حوالے سے جبکہ علی بن مامون رقی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

۵۲۹۷- عبدالواحد بن صخر .

یہ شام کا رہنے والا شیخ ہے اس نے خصیف سے روایات نقل کی ہیں ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۲۹۸- عبدالواحد بن صفوان . بصری.

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عباسی دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ حفص بن عمر نے اس کے حوالے سے جو خود واہی ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ان ملکا من الملوک تکلم بکلمة علی سریرہ فمسخہ اللہ قردا او خنزیرا او صخرة، فذهب، وفقد فلم یر لہ اثر.

''ایک مرتبہ ایک بادشاہ نے اپنے پلنگ پر بیٹھے ہوئے کوئی کلمہ کہا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اسے مسخ کر کے بندر یا پھر خنزیر یا پتھر بنا دیا اور پھر وہ وہاں سے چلا گیا اسے غیر موجود پایا گیا لیکن اس کا کوئی نشان نظر نہیں آیا۔''

اس سے ایک اور روایت بھی منقول ہے جو اس نے عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

یحییٰ القطان نے اس سے احادیث نقل کی ہیں اور اگر یہ ان کے نزدیک صالح الحال نہ ہوتا تو وہ اس سے روایت نقل نہ کرتے' اس کے علاوہ عفان اور حدبہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں' کوسج نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے یہ صالح ہے۔

۵۲۹۹- عبدالواحد بن عبداللہ (خ،عو) نصری.

اس نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ امام دارقطنی' عجلی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ حکومت کے حوالے سے قابل تعریف ہے۔ امام اوزاعی اور عمر بن روبہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۳۰۰- عبدالواحد بن عبید.

اس نے یزید رقاشی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابومعاویہ نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہے۔

۵۳۰۱- عبدالواحد بن عثمان بن دینار موصلی.

اس نے معافی بن عمران کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے ازدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۵۳۰۲- عبدالواحد بن علی بن برہان عکبری،

یہ عربی زبان وادب کا ماہر تھا اس میں واضح طور پر اعتدال پایا جاتا تھا جو متعدد مسائل کے بارے میں تھا۔

۵۳۰۳- عبدالواحد بن ابی عمرو (بن عمر) اسدی.

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں عقیلی نے اس کی نقل کردہ روایت کو منکر قرار دیا ہے۔ جو اس نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

انا مع عمر وعمر معي حيث حللت، من احبه فقد احبني، ومن ابغضه فقد ابغضني.

''میں عمر کے ساتھ ہوں اور عمر میرے ساتھ ہے خواہ میں جہاں کہیں بھی ہوں جو ان سے محبت رکھے گا وہ مجھ سے محبت رکھے گا اور جو اس سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا۔''

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۵۳۰۴- عبدالواحد بن قیس (ق).

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: عبدالواحد بن قیس نے حضرت ابو ہریرہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: امام اوزاعی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' حسن بن ذکوان نے اس سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں۔

ابن مدینی بیان کرتے ہیں میں نے یحییٰ کو سنا ان کے سامنے عبدالواحد بن قیس کا ذکر کیا گیا جس سے امام اوزاعی نے روایات نقل کی ہیں تو انہوں نے فرمایا یہ اسی طرح ہے جیسے کوئی چیز نہ ہو۔

عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

یکون فی رمضان / هدة توقظ النائم، وتقعد القائم، وتخرج العواتق من خدورها.

وفی شوال هممة، وفی ذی القعدة تمیز القبائل بعضها من بعض؛ وفی ذی الحجة تراق الدماء .. الحدیث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے رمضان میں ایسی چیخ ہونی چاہئے' جو سوئے ہوئے کو بیدار کردے اور کھڑے ہوئے کو بیٹھا دے اور پردہ نشین عورتوں کو ان کے پردے سے باہر نکالے اور شوال میں ملی جلی آوازوں کا شور ہے جب کہ ذی قعدہ میں قبائل کی ایک دوسرے سے نوبت ہو جاتی ہے اور ذوالحج میں خون بہایا جاتا ہے (یعنی قربان کی جاتی ہے)۔ (الحدیث)

میں یہ کہتا ہوں یہ روایت امام اوزاعی کی طرف جھوٹ منسوب ہے عقیلی نے غلطی کی ہے کہ انہوں نے اس روایت کو عبدالواحد کے حالات میں نقل کیا ہے۔ حالانکہ وہ اس سے بری ہیں چونکہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کبھی ملاقات نہیں کی۔ نہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے عروہ' نافع کا زمانہ پایا ہے یہ عمر بن عبدالوحد دمشقی کے استاد ہیں۔ اور عمر نامی راوی نے اپنے والد کا زمانہ نہیں پایا۔

عثمان دارمی نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ عبدالواحد بن قیس نامی راوی ثقہ ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور شام کا رہنے والا ہے' مفضل نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ اس پائے کا نہیں ہے اور اس کے قریب بھی نہیں ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ امام اوزاعی کا اس سے روایت کرنا یہ استقامت پر دلالت کرتا ہے۔ (یا امام اوزاعی کی نقل کردہ روایت مستقیم ہیں)۔ برقانی نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

ابومسہر بیان کرتے ہیں صدق بن خالد نے مروان کے حوالے سے عبدالواحد کے بارے میں نقل کیا ہے۔ جو اہل شام کا نحو کا عالم تھا وہ بیان کرتا ہے میں نے یزید بن عبدالملک سے کہا میں تم لوگوں میں سے کسی سے قرآن کا کوئی بھی حصہ نہیں سیکھوں گا۔ چونکہ میں نے آداب سیکھے ہوئے ہیں راوی کہتے ہیں: یہ اس کے بچوں کو تعلیم دیا کرتا تھا۔

میں یہ کہتا ہوں اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے۔

کان علیه السلام اذا توضا عرك عارضه شیئاً.

''نبی اکرم ﷺ جب وضو کرتے تھے تو اپنے رخساروں کو تھوڑا سا مل لیتے تھے۔''

۵۳۰۵- عبدالواحد بن محمد.

اس نے ابواسلم رعینی سے روایت نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۵۳۰۶- عبدالواحد بن میمون، ابوحمزہ

اس نے عروہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے عقدی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے یہ ضعیف ہے اس کی نقل کردہ روایت جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں ہے اور یہ روایت ہے۔

كنت سمعه وبصره ''میں اس کی سماعت اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں۔''

۵۳۰۷- عبدالواحد بن نافع الکلاعی، ابوالرماح.

اس نے اہل شام کے حوالے سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے' اس کا تذکرہ کرنا جائز نہیں ہے البتہ اس پر اعتراض کرنے کے حوالے سے کیا جا سکتا ہے۔ یہ بات ابن حبان نے بیان کی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بتاخیر العصر.

''نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے''۔

یہ روایت عبدالواحد ابو رماح کے حالات میں پہلے گزر چکی ہے کہ ابوعاصم نے عبدالواحد' ابو رماح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔

مررت بمسجد فی المدینة وقد اقیمت العصر، فدخلت، فلما انصرفنا اذا شیخ قد اقبل علی المؤذن یلومه،فقال: اما علمت ان ابی اخبرنی ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یامر بتاخیر الصلاة.

''ایک مرتبہ میرا مدینہ منورہ میں ایک مسجد کے پاس سے گزر ہوا جہاں عصر کی نماز کھڑی ہو چکی تھی۔ میں مسجد کے اندر داخل ہوا جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو وہاں ایک بوڑھا شخص تھا جو مؤذن کے پاس جا کر اسے ملامت کر رہا تھا اس نے کہا کیا تمہیں یہ بات پتا نہیں ہے کہ میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز کو تاخیر سے ادا کرنے کا حکم دیتے تھے۔''

میں یہ کہتا ہوں یہ شخص ابن رماح کے نام سے بھی معروف ہے اور اس حدیث کے علاوہ اس سے کوئی حدیث منقول نہیں ہے البتہ شاید کوئی معمولی سی روایت ہو۔ (تو کچھ کہہ نہیں سکتے)

عبدالحق نے اپنی کتاب احکام میں یہ بات بیان کی ہے اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے' ابن قطان کہتے ہیں: یہ مجہول الحال ہے

اور اس کی نقل کردہ احادیث کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

۵۳۰۸- عبدالواحد بن واصل (خ، د، ت، س)، ابوعبیدہ حداد

یہ علم حدیث کے حوالے سے مشہور ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری نے اس کے حوالے سے کتاب الصلوٰۃ میں ایک روایت نقل کی ہے لیکن اس کے ساتھ دوسرے راوی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا ہے یہ حافظ الحدیث نہیں تھا۔ البتہ اس کی تحریریں مستند ہیں۔ یحییٰ بن معین نے یہ بھی کہا ہے یہ ثبت راویوں میں سے ایک ہے۔ میرے علم کے مطابق ہم نے اس کی کوئی غلطی نہیں پکڑی ہے۔ اس کا انتقال 119 ہجری میں ہوا۔

۵۳۰۹- عبدالواحد بن واصل.

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۳۱۰- عبدالواحد

جس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ محمد بن سوقہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہے۔

(عبدالوارث)

۵۳۱۱- عبدالوارث بن ابوحنیفہ (س) کوفی.

اس نے ابراہیم تیمی اور امام شعبی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ شعبہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ شیخ ہیں۔

۵۳۱۲- عبدالوارث بن سعید (ع)، ابوعبیدہ تنوری بصری

یہ بنوعنبر کا آزاد کردہ غلام ہے اور حافظان حدیث میں سے ایک ہے۔ اس نے ایوب' یزید رشک اور ان دونوں کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے مسدد' حمید بن مسعدہ' ابومعمر مقعد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ فصاحت کے اعتبار سے یہ ضرب المثال حیثیت کا حامل تھا۔ اور ثبت ہونے میں یہ آخری درجے کا فرد تھا البتہ یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور عمرو بن عبید کے بارے میں تعصب کا شعار تھا۔ حماد بن زید نے محدثین کو اس کے قدریہ فرقے کے نظریات کی وجہ سے اس سے روایات نقل کرنے سے منع کر دیا تھا۔

یزید بن زریع بیان کرتے ہیں جو شخص عبدالوارث کے محفل میں جاتا ہے وہ میرے قریب نہ آئے۔

۵۳۱۳- عبدالوارث بن صخر حمصی .

یہ شرحبیل کے نواسے نعمان کا استاد ہے۔ یہ مجہول ہے۔

۵۳۱۴- عبدالوارث بن غالب .

اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اور اس کی نقل کردہ روایت بھی منکر ہے۔

۵۳۱۵- عبدالوارث .

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے یہ انصاری ہے اور اس کی نقل کردہ روایات تھوڑی ہیں۔

امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے مندل بن علی اور مصاد بن عقبہ سے منقول روایات نقل کی ہیں۔

معمری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من افطر يوما من رمضان من غير عذر ورخصة كان عليه ان يصوم ثلاثين يوما ، ومن افطر يومين كان عليه ستون يوما .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص رمضان کے ایک دن میں کسی عذر اور رخصت کے بغیر روزہ توڑ دے تو اس پر یہ لازم ہے کہ وہ تیس دن کے روزے رکھے اور جو شخص 2 روزے توڑ دے تو اس پر ساٹھ دن کے روزے رکھنا لازم ہوگا۔''

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے امام ترمذی نے امام بخاری کا یہ قول نقل کیا ہے۔ عبدالوارث نامی راوی منکر الحدیث ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اور جو حدیث ذکر کی گئی ہے اسے مندل نے ابوہاشم کے حوالے سے عبدالوارث سے مختصر طور پر بھی نقل کیا ہے۔

۵۳۱۶- عبدالوارث .

اس نے ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ میں یہ کہتا ہوں خارجہ بن مصعب نے ابوبردہ کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے شفاعت کے بارے میں ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

(عبدالوہاب)

۵۳۱۷- عبدالوہاب بن اسحاق قرشی .

یہ ہشیم کے زمانے سے تعلق رکھنے والا ایک شیخ ہے۔ جو مجہول ہے۔

۵۳۱۸- عبدالوہاب بن بخت (د،س،ق) مکی۔

یہ کم سن تابعین میں سے ایک ہے۔ اس کا انتقال زہری سے پہلے ہوگیا تھا۔ امام مالک نے اس کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ بکثرت وہم کا شکار ہو جاتا تھا۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے بعض حضرات یہ کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطی کرتا ہے اور بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

۵۳۱۹- عبدالوہاب بن جعفر میدانی دمشقی۔

اس نے چار سو ہجری کے بعد احادیث بیان کی تھیں۔ عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: اس میں تساہل پایا جاتا ہے اور اس کے ابوعلی بن ہارون انصاری سے ملاقات کرنے کے بارے میں بھی اس پر غلط بیانی کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

۵۳۲۰- عبدالوہاب بن حسن۔

امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں میں اس سے واقف نہیں ہوں اس نے شیبان نحوی سے روایت نقل کی ہیں۔

۵۳۲۱- عبدالوہاب بن ضحاک (ق) حمصی عرضی۔

اس نے اسماعیل بن عیاش اور بقیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس سے عجیب وغریب روایات منقول ہیں۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم : ويحك.فجزعت منها، فقال لها رسول الله: يا حميراء لا تجزعي منها، فان ويسك وويحك رحمة، لكن اجزعي من الويل.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تمہارا ستیاناس ہو وہ اس بات پر گھبرا گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے حمیرا! تم اس سے نہ گھبراؤ' کیونکہ ویسك وبحك یہ الفاظ رحمت ہیں تم لفظ ویل سے گھبراؤ''۔

پھر امام بخاری نے یہ بات بیان کی کہ یوسف بن موسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

حببوا الله الى الناس يحببكم الله.

''اللہ تعالیٰ کی وجہ سے لوگوں سے محبت کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا''۔

اس کی نقل کردہ عجیب وغریب روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر سے نقل کی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يخرج المهدي وعلى راسه عمامة، فيها مناد ينادي: هذا

المهدی خليفة الله فاتبعوه.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب مہدی نکلے گا تو اس کے سر پر امامہ ہوگا اور وہاں ایک منادی اعلان کرے گا یہ مہدی ہے جو اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے تم اس کی پیروی کرو''۔

اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہی۔

ان الله اتخذنی خليلا، ومنزلی ومنزل ابراهيم فی الجنة تجاهين، والعباس بيننا مؤمن بين خليلين.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنایا ہے جنت میں میرا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا گھر آمنے سامنے ہوگا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان ہوں گے اور مومن دو خلیلوں کے درمیان ہوگا''

ابن حبان کہتے ہیں: اس کی کنیت ابوحارث سلمی تھی یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا۔

پھر امام ابن حبان نے یہ بات ذکر کی ہے کہ مذکورہ حدیث اس کے حوالے سے عمر بن صنعان اور ابوعروبہ نے نقل کی ہے۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت سہل کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

لو كان القرآن فی اهاب ما مسته النار.

''اگر قرآن کسی چمڑے میں ہو تو آگ اس پر اثر نہیں کرے گی''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ مرفوع احادیث بھی نقل کی ہے۔

يخرج المهدی من قرية اليمن يقال لها كرعة، وعلى راسه عمامة فيها مناد ينادی الا ان هذا المهدی فاتبعوه

''مہدی کا ظہور یمن کے ایک گاؤں سے ہوگا جس کا نام قرعہ ہے اس کے سر پر امامہ ہوگا جس میں سے ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ خبردار یہ مہدی ہے تم لوگ اس کی پیروی کرو''۔

۵۳۲۲- عبدالوہاب بن ضحاک نیشاپوری

اس نے (علم حدیث کی طلب میں) سفر کیا اور حجاج اعور اور ان کے طبقے کے افراد سے ملاقات کی۔ جعفر بن محمد اور محمد بن سلیمان بن فارس نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق ہے۔

۵۳۲۳- عبدالوہاب بن عاصم۔

اس نے اسماعیل بن عیاش سے روایت نقل کی ہیں میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابن ارسلان نے تاریخ خوارزم میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے یہ ضعیف ہے۔ تو عبدالوہب نامی راوی یہ ہے یعنی عبدالواہب بن عاصم ابوالحارث سلمی اس پر جھوٹا ہونے اور احادیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: محمد بن عوف نے یہ بات بیان کی ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس نے ابوالیمان کے فوائد حاصل کیے ہیں تو میں نے اسے منع کر دیا۔

۵۳۲۴- عبدالوہاب بن عبداللہ بن صخر.

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہیں' جبکہ عبدالصمد بن محمد بن عبدالوارث نے اس سے روایت نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۵۳۲۵- عبدالوہاب بن عبداللہ، ابوالقاسم بغدادی.

یہ معتزلہ کے اکابرین میں سے ایک تھا۔

۵۳۲۶- (صح) عبدالوہاب بن عبدالمجید بن ابوصلت (ع).

ابن ابوحاتم' عبدالوہاب ثقفی کے حوالے سے ایک روایت نقل کرنے میں منفرد ہے اور وہ راوی یہی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ مجہول ہے۔ میں یہ کہتا ہوں جہاں تک ثقفی کا تعلق ہے تو وہ ثقہ درمشہور ہے۔ لیکن عقبہ بن مکرم کہہ چکے ہیں کہ یہ مرنے سے تین یا شائد چار سال پہلے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ تغیر کا شکار ہو گیا تھا عقیلی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے یہ آخری عمر میں تغیر کا شکار ہو گیا تھا پھر انہوں نے عقبی کا عمر بن زکریا کے حوالے سے اس کا نقل کردہ قول نقل کیا ہے میں یہ کہتا ہوں اس کا تغیر کا شکار ہونا اس کی حدیث کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا کیونکہ اس نے تغیر کے زمانے میں کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

عقیلی بیان کرتے ہیں حسین بن عبداللہ نے امام ابوداؤد کا یہ قول نقل کیا ہے۔ جریر بن حازم اور عبدالوہاب ثقفی تغیر کا شکار ہو گئے تھے تو لوگوں نے اس سے قطع تعلق کر لی تھی۔ اس کی نقل کردہ منفرد روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

قضی بالیمن مع الشاهد.

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ایک گواہ کے ہمراہ قسم کی بنیاد پر فیصلہ دیدیا تھا''

یہ روایت امام مالک' قطان اور دیگر کئی لوگوں نے امام جعفر صادق کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں جب ثقفی کسی روایت کو نقل کرنے میں بلکہ دس روایتوں کو نقل کرنے میں بھی منفرد ہو تو اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ یہ ہر سال چالیس ہزار (درہم یا دینار) علم حدیث کے طلباء پر خرچ کرتا تھا۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے منقول دنیا میں کوئی تحریر اس کی تحریر سے زیادہ مستند نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابن قطان نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ عمرو بن علی کہتے ہیں: یہ مرنے سے دو یا تین سال پہلے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے: محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے

شدید اختلاط کے ہمراہ ہمیں حدیث بیان کی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عبدالوہاب نامی راوی عبدالاعلیٰ شامی سے زیادہ ثبت اور زیادہ عارف ہے۔ عباس دوری کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ عبدالوہاب ثقفی آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ میں یہ کہتا ہوں اس کا انتقال ایک سو چورانوے ہجری میں ہوا تھا۔ اس وقت اس کی عمر 84 سال تھی۔

۵۳۲۷- عبدالوہاب بن عطاء خفاف (م،عو)

اس نے سعید بن ابوعروبہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اس کی کنیت ابونصر ہے یہ صدوق ہے' عثمان بن سعید اور ابن دورقی یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میمونی نے امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے یہ ضعیف الحدیث اور مضطرب ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید عبدالوہاب کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب خفاف نے ہشام دستوائی کی احادیث ان کے سامنے بیان کرنے کا ارادہ کیا تو یہ کہا مجھے ان کی تحریر دو۔ انہوں نے مجھ سے کہا تم اس کا جائزہ لو میں نے اس میں تحقیق کی تو اس میں سے کچھ احادیث کو پرے کر دیا تو اس نے پھر بقیہ احادیث بیان کی تو حدیث نقل کرنے کے حوالے سے یہ مستندر ہے۔

ابن جوزی نے اپنی کتاب احیاء الموات میں کتاب التحقیق کے حوالے سے کچھ نقل کیا ہے جس میں انہیں کچھ مغالطہ ہوا ہے۔ امام رازی کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولا کرتا تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ جرح عرضی نامی اس راوی پر ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ جہاں تک خفاف کا تعلق ہے تو یہ بات کہی گئی ہے کہ یہ قدریہ فرقے کے عقائد رکھتا تھا یہی وجہ ہے کہ ابوسلیمان درانی اس کی مسجد سے اٹھ گئے تھے۔ انہوں نے اس کے پیچھے نماز بھی نہیں پڑھی تھی یہ بات احمد بن ابوثنی نے نقل کی ہے اور وہ ثقہ ہیں۔

صالح جدرہ کہتے ہیں: لوگوں نے خفاف کی نقل کردہ اس احادیث کا انکار کیا ہے۔ جو ثور نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں نقل کی ہے۔ محدثین نے اس کے علاوہ اس کو منکر قرار نہیں دیا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ روایت موضوع ہے ہو سکتا ہے خفاف نے اس میں تدلیس کی ہو چونکہ انہوں نے اس میں لفظ عن کا ذکر کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اللهم اغفر للعباس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة، لا تغادر ذنبا. اللهم اخلفه في ولده

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! عباس کی اور ان کی اولاد کی ظاہری و باطنی مغفرت کر دے ان کے کسی گناہ کو باقی نہ رہنے دے اے اللہ ان کے بعد ان کی اولاد کا خیال رکھنا۔"

میں یہ کہتا ہوں اس دعا میں یہ بات منقول نہیں ہے کہ ان کی اولاد میں خلفاء ہوں گے بلکہ یہ ہے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے نائب ہوں گے ایک قول یہ بھی ہے کہ بہت زیادہ عبادت گزار اور رونے والا شخص تھا اس کا انتقال 204 ہجری میں ہوا۔

شاید اس سے روایت نقل کرنے والا آخری فرد حارث بن ابواسامہ ہے۔

۵۳۲۸- عبدالوہاب بن عمر بن شرحبیل.

عمرو بن حارث مصری نے اس سے روایت نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۵۳۲۹- عبدالوہاب بن مجاہد بن جبر مکی.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں ابن ابومریم نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ اس کی احادیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا عثمان بن یحییٰ سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: وکیع نے یہ بات بیان کی ہے۔ محدثین یہ کہتے ہیں۔ اس نے اپنے باپ سے کسی چیز کا سماع نہیں کیا ابن عدی کہتے ہیں۔ اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''اور نیک مومن'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سے مراد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہیں۔

اس کے حوالے سے ایک یہ روایت بھی منقول ہے جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ بیت اللہ کے اندر داخل ہونا نیکیوں میں داخل ہونے کے مترادف ہے اور اس سے باہر نکلنا برائیوں سے باہر نکلنے کے مترادف ہے۔

۵۳۳۰- عبدالوہاب بن محمد فارسی.

(یہ بغداد میں موجود) مدرسہ نظامیہ کا مدرس تھا اس نے ابوبکر بن لیث شیرازی اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات املاء کروائی ہیں۔ ابن ناصر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں پھر اس پر اعتزال کا الزام لگا تو اس منصب سے معزول کر دیا گیا۔ اور ہٹا دیا گیا۔

احمد بن ثابت نے کئی راویوں سے یہ بات نقل کی ہے کہ عبدالوہاب شیرازی نے ان لوگوں کو بغداد میں حضرت ابوامامہ کے حوالے سے منقول یہ روایت املاء کروائی۔

صلاة في اثر صلاة، كتاب في عليين

''ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا علیین میں نام نوٹ کیے جانے کا باعث ہے۔''

تو اس میں اس نے دو کلمات کی تصحیف کی اور یہ کہا جیسے اندھیرے میں آگ ہوتی ہے۔ امام محمد بن ثابت خجندی نے کہا ہے اس کا مطلب کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا اندھیرے میں آگ زیادہ روشن ہوتی ہے۔ میں نے طرقی کو سنا میرے بعد دوستوں نے اس جامع ترمذی کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا تم نے اس کا سماع کیا ہے؟ اس نے دریافت کیا جامع کون سی کتاب ہے اور ابوعیسیٰ کون ہے میں نے تو ایسی کسی کتاب کے بارے میں نہیں سنا۔

پھر میں نے بعد میں دیکھا کہ اس نے اپنی سنی ہوئی روایات میں اس کتاب کا نام بھی ذکر کر دیا۔

طرقی بیان کرتے ہیں جب عبدالوہاب نے جامع الکثر میں املاء کروانے کا ارادہ کیا تو میں نے اس سے کہا اگر تم حافظ سے مدد لے لو (تو یہ مناسب ہوگا)۔ تو اس نے جواب دیا یہ کام وہ کرے گا جس کی معرفت کم ہوگی میرے حافظے نے مجھے اس سے بے نیاز کیا ہے کہ میں کوئی چیز املاء کروں پھر میں نے املاء کے ذریعے اس کا امتحان لیا تو میں نے دیکھا کہ اس نے ایک آدمی کا نام چھوڑ دیا ہے ایک کی جگہ دوسرے کا نام دے دیا ہے۔ ایک کی جگہ دو آدمیوں کا ذکر کر دیا ہے اور بھی رسوا کن باتیں تھیں۔ پھر حسن بن سفیان آئے اور انہوں نے یزید بن جرح کے حوالے سے احادیث بیان کی تو تمام اہل محفل رک گئے انہوں نے میری طرف اشارہ کیا تو میں نے کہا محمد بن منہال کا ذکر اس میں نہیں ہے۔ بادشاہ امیہ بن بستام کا نہیں ہے تو اس نے کہا تم اس طرح تحریر کرو جس طرح میری تحریر میں ہے۔

اس نے یہ روایت نقل کی کہ سہل بن بحر نے ہمیں حدیث بیان کی لفظ یہ تھے کہ میں نے ان سے سوال کیا تو اس نے اس کی جگہ یہ کہہ دیا کہ میں نے انہیں سلب کر لیا۔ اسی دوران سعید بن عمرو اشعثی آ گئے تو اس نے کہا اشعثی آ گئے؟ یعنی اس نے وعظی اضافہ کر دیا اور اس نے نہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بنا دیا تو میں نے کہا یہ ابن عمرو ہیں اور یہ اشعثی ہے تو اس نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا میں نے دریافت کیا اشعثی کون ہے تو اس نے کہا تمہاری طرف سے ایک فضول آدمی ہے۔

جہاں تک متن میں اس کی تصحیف کا تعلق ہے تو وہ بہت زیادہ تھی۔ اس کا انتقال 500 ہجری میں ہوا۔

۵۳۳۱- عبدالوہاب بن موسیٰ

اس نے عبدالرحمٰن بن ابوزناد کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

ان اللہ احیی لی امی، فآمنت بی.. الحدیث.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے میری والدہ کو زندہ کیا اور وہ مجھ پر ایمان لے آئیں۔'' (الحدیث)

یہ بات پتا نہیں چل سکی کہ کذاب شخص کون ہے کیونکہ یہ حدیث جھوٹی ہے اور اس بات کے برخلاف ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے ان کے لئے دعائے مغفرت کی اجازت مانگی تو پروردگار نے انہیں اجازت نہیں دی تھی۔

۵۳۳۲- عبدالوہاب بن نافع عامری مطوعی

اس نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے واہی قرار دیا ہے۔ اس نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے۔

لا تکرھوا مرضاکم علی الطعام فان اللہ یطعمھم.

''تم اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلا دیتا ہے۔''

۵۳۳۳- عبدالوہاب بن ہشام بن الغاز

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ غلط بیانی کیا کرتا تھا اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ولید بن مزید نے اس سے روایات نقل

کی ہیں۔

۵۳۳۴- عبدالوہاب بن ہمام صنعانی

یہ امام عبدالرزاق کا بھائی ہے' یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' جیسا کہ احمد بن ابومریم نے ان کے بارے میں روایت نقل کی ہے کہ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ غالی شیعہ تھا۔ ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ غفلت کا شکار ہوتا تھا' ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم وفي يده كتابان بتسمية اهل الجنة وتسمية اهل النار باسمائهم واسماء آبائهم وقبائلهم.

''ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' آپ ﷺ کے ہاتھ میں دو تحریریں تھیں' جن میں اہل جنت اور اہل جہنم کے نام تھے' ان کے نام تھے' ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبیلوں کے نام تھے۔''

عبداللہ بن میمون نے عبیداللہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت انتہائی منکر ہے اور یہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ روایات نوٹ کرنے والوں کا وزن متعدد قنطاروں کے برابر ہوگا۔

۵۳۳۵- عبدالوہاب بن الورد (ت)۔

عبداللہ بن مبارک کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی' ایک قول کے مطابق یہ وہیب مکی ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا بھائی ہے۔

۵۳۳۶- عبدالوہاب بن مغربی۔

اس نے موسیٰ بن مردان سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۵۳۳۷- عبدالوہاب

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ یحییٰ بن سعید انصاری نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

(عبدان، عبدہ)

۵۳۳۸- عبدان بن یسار

اس نے احمد بن برقی کے حوالے سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے' میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۵۳۳۹- عبدہ بن عبدالرحیم (س) مروزی.

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوداؤد کہتے ہیں: میں اس سے احادیث روایت نہیں کرتا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: یہ صالح بزرگ ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں' جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے۔

امام نسائی نے اس حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلی فی کسوف فی صفۃ زمزم اربع رکعات فی اربع سجدات.

''نبی اکرم ﷺ نے زمزم کے صفہ پر چار رکوع کے ہمراہ' چار سجدوں کی نماز ادا کی''۔

روایت کے یہ الفاظ''زم زم کے چبوترے پر'' یہ اضافی الفاظ منکر ہیں' نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف ایک ہی مرتبہ مدینہ منورہ میں ادا کی تھی' یہ بات امام شافعی' امام احمد' امام بخاری اور ابن عبدالبر نے بیان کی ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت عدنی کے حوالے سے سفیان سے نقل کی ہے' جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت سلیمان بن بلال اور عبدالوہاب کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام نسائی نے عمرو بن حارث اور دیگر حضرات کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان تمام حضرات نے اس روایت کو یحییٰ کے حوالے سے اضافی الفاظ کے بغیر نقل کیا ہے۔

(عبدوس' عبدالمزنی)

۵۳۴۰- عبدوس بن خلاد

اس نے عبدالوہاب خفاف سے روایت نقل کی ہیں' امام ابوزرعہ رازی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۵۳۴۱- عبدالمزنی (ق)

اس نے عقیقہ کے بارے میں ایک مرسل روایت نقل کی ہے' اس کے بیٹے یزید کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کو نقل نہیں کیا' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔